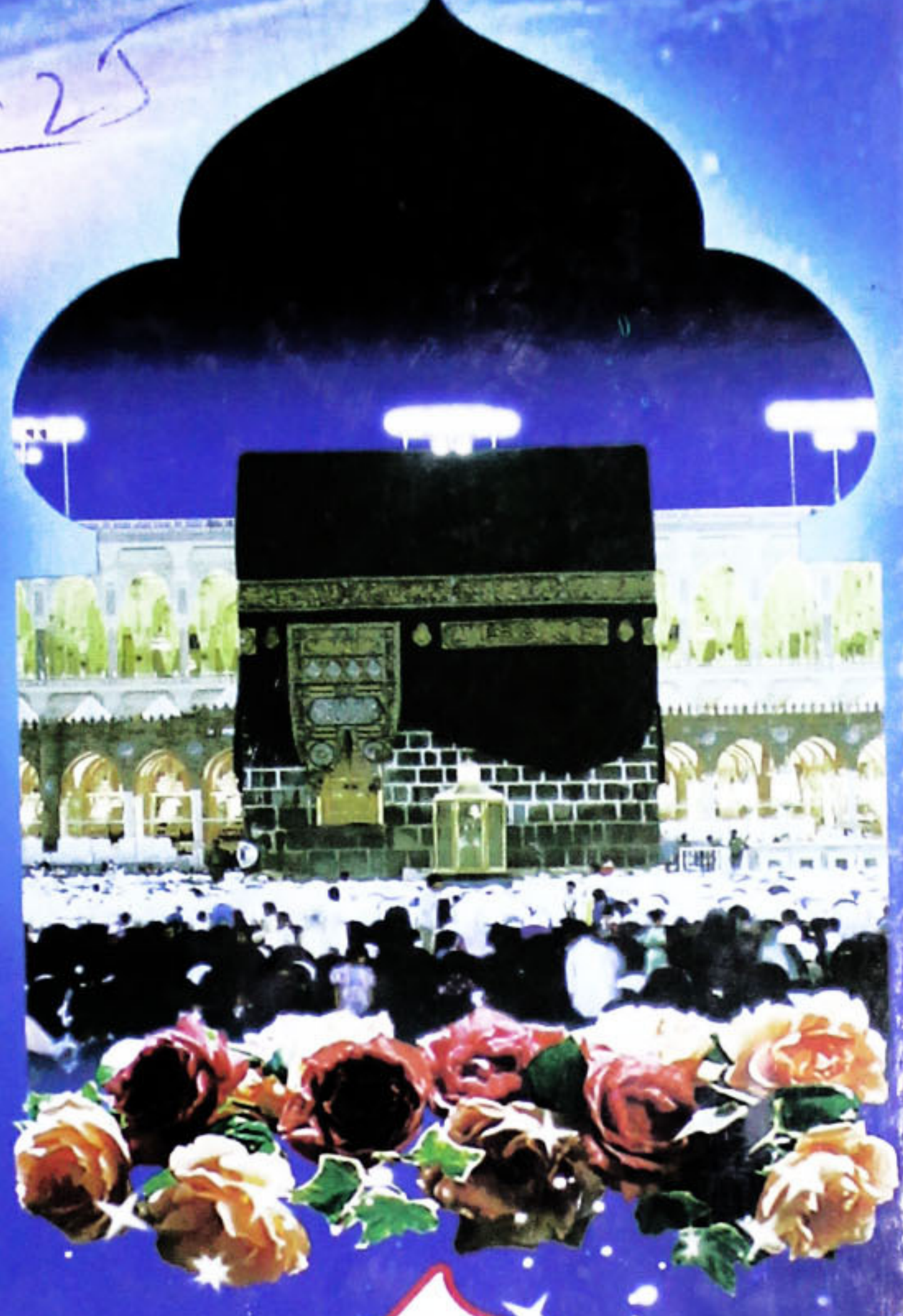
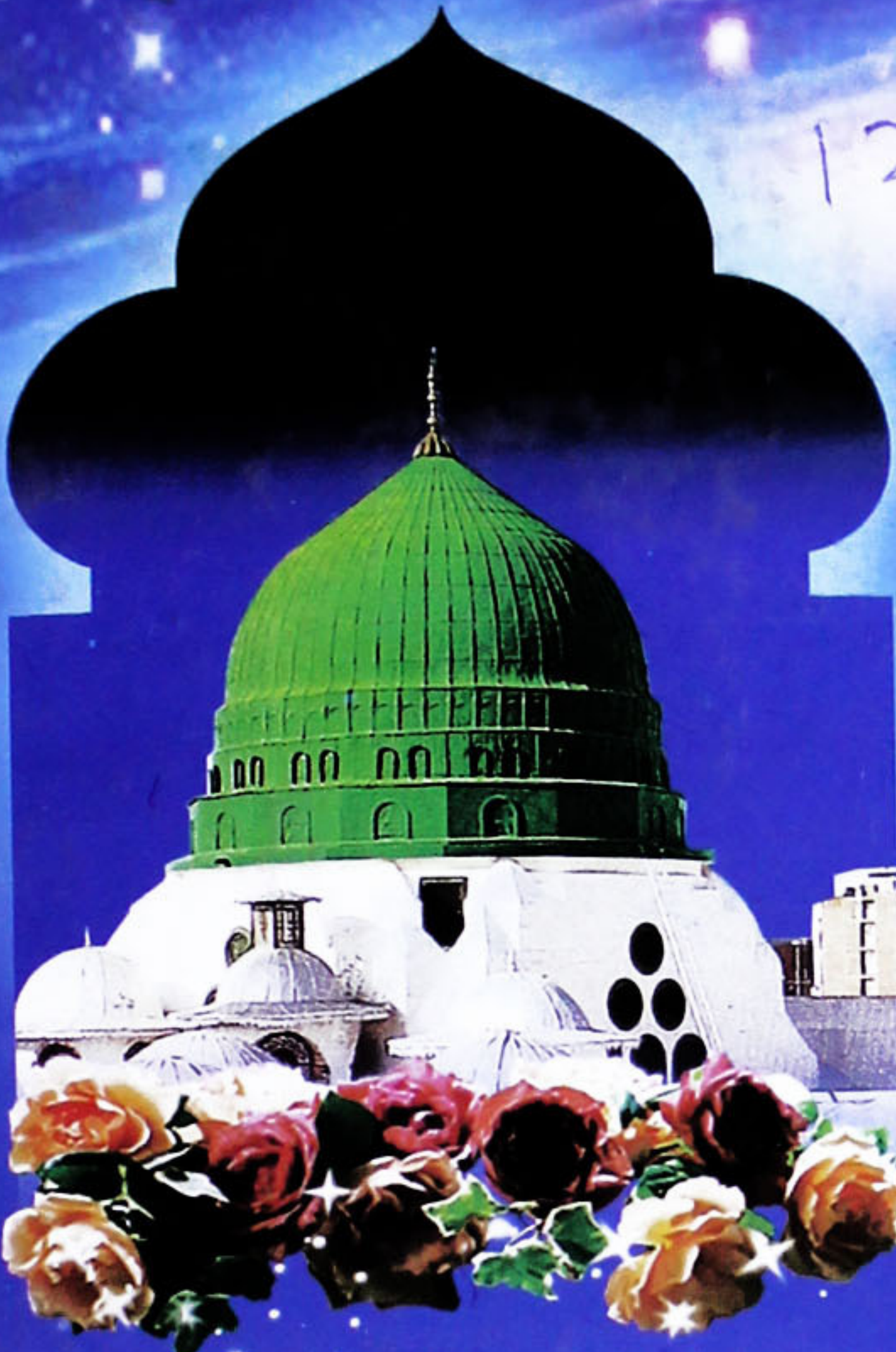


12/25



# فقر الاسلام

بفیضانِ نظر

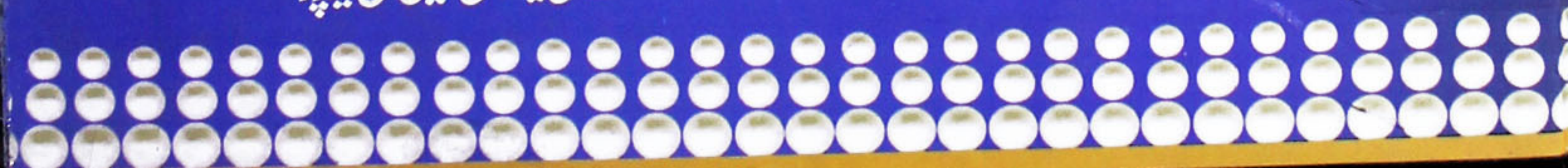
حضرت سید طالب حسین شاہ کھکھہ رحمۃ اللہ علیہ

آسانہ عالیہ دریہ اویسیہ فاروق آباد محلہ اسلام پورہ

مصنف

صوفی محمد اسلم صاحبزادہ قادری

آف ورن ڈیرہ نارائن تحصیل و ضلع شیخوپورہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

# تقر الاسلام

فیضان نظر حضرت سید طالب حسین شاہ کھگہ

(آستانہ عالیہ قادریہ اویسیہ فاروق آباد محلہ اسلام پورہ)

مصنف:

صوفی محمد اسلم عاجز قادری اویسی

آف ورن ڈیرہ تاراں تحصیل و ضلع شیخوپورہ

## جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	: نفر الاسلام
مصنف	: محمد اسلم عاجز قادری اویسی
ترجمہ قرآن	: اعلیٰ حضرت مولانا محمد احمد رضا خان بریلوی
مع تفسیر از	: صدر مولانا فاضل سید نعیم الدین مراد آبادی کے مطابق
نظر ثانی	: پیر سید کاشف حسین شاہ کھگہ (ایم، فل علوم اسلامیہ) فاروق آباد
سال اشاعت	: 2006ء
تعداد	: پانچ سو
کمپوزنگ	: ایم شبیر طاہر صائم (شیخوپورہ)
مطبع	: حیدر ایل پرنٹرز لاہور
قیمت	: 100 روپے
قانونی مشیر	: پیر سید اظہر حسین شاہ کھگہ ایڈووکیٹ (فاروق آباد) (بی، ایس سی۔ ایل، ایل، بی)

خط و کتاب اور رابطے کا پتہ:

صوفی محمد اسلم عاجز قادری اویسی

سکنہ ورن ڈیرہ تارڑاں تحصیل و ضلع شیخوپورہ

موبائل: 0301-6629027

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

## دیباچہ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کائنات کا خالق و مالک ہے جس نے انسان کو بذریعہ قلم علم سکھایا جس نے مجھ جیسے بندہ ناچیز کو اپنے فضل و کرم سے یہ کتاب (نفر الاسلام) جو کہ حمد باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول ﷺ، قصص الانبیاء، مناجات، حضور محمد ﷺ کی شان میں دو ہزار جات، ہی حرفی، بارہ ماہ اسلامی، منقبت اور دیگر موضوعات پر مشتمل ہے لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مجھے اپنی کم علمی کا پورا احساس ہے اگر پڑھنے والے حضرات کو کتاب میں کہیں خامی یا غلطی نظر آئے تو وہ مطلع فرما کر مجھے شکر یہ کاموقع دیں۔ کتاب نفر الاسلام لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ پڑھے والے حضرات کے دلوں میں خوفِ خدا اور عشقِ رسول ﷺ پیدا ہوتا کہ ہم اپنی زندگی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے احکام کی مطابقت بسر کرنے والے بن جائیں اور یہ کتاب ہمارے لیے ذرا یہ نجات بنے۔ میرے اس ذوق و خواہش کی کامیابی کیلئے میرے مرشد چپاک کے صاحبزادگان بلکہ انکے اہل خانہ کے تمام حضرات بارگاہِ الہی میں دعائیں کرتے رہے میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا شکر یہ ادا کرنے کے بعد ان سب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔ جن کے اسم گرامی یہ ہیں: سید جواد حسین شاہ، سید مدثر حسین شاہ، سید انظہر حسین شاہ سید ثاقب حسین شاہ، سید کاشف حسین شاہ، سید عاطف حسین شاہ کھلہ اور انکی والدہ محترمہ اور انکے پوتے سید ماحد حسین شاہ، سید ماح حسین شاہ، سید جلال حسین شاہ اور دانیال حسین شاہ کھلہ۔ ان حضرات کے علاوہ میرے والدین کی دعائیں بھی میرے ساتھ ہیں میں اپنے بیٹے محمد اولیس اور محمد شعیب رضا پشٹی جو کہ ثناء خوان رسول بھی تھے۔ اور باقی اہل خانہ کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں جن کی محبت نے میرے حوصلہ کو بلند رکھا۔

نیز میں خالد فیاض صاحب اور ایم شبیر طاہر صاحب کا بھی دل کی گہرائیوں کیساتھ شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کتاب نفر الاسلام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں محبت و رحمت سے کام لیا اور میرا پورا پورا ساتھ دیا۔ مگر یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حضور پر نور حضرت محمد ﷺ کے طفیل اور مرشد صاحب کی نظر کرم سے ہے کہ مجھ بندہ ناچیز پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اگر میں ساری زندگی ہر لمحہ بھی شکر یہ ادا کرتا رہوں تو بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اسلام کے سائے میں زندگی بسر کرنے اور ایمان میں مرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

الہی تو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول ہماری ذعا کر دے  
 دیدے محمد ﷺ کی غامی مجھے اور اپنی رضا میں میری ہر ادا کر دے  
 الہی منت ہے تجھ سے میری کوئی کسی کا زور نہیں  
 غامی محمد ﷺ کی دیدے مجھے سوائے تجھ کے اللہ کوئی اور نہیں  
 میں تو کچھ بھی نہیں میری لکھ توبہ بے شمار ہیں تیرے احسان اللہ  
 عاجز کو دیدے محمد ﷺ کا صدقہ ذات ہے تیری سبحان اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# نفر الاسلام

## فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱	حمد باری تعالیٰ	۲۸	حکم برائے ناعی رسول ﷺ
۲	درد شریف	۲۹	طریقہ دعا۔ اچھے اور برے کی پہچان
۳	نعت شریف (ہر پاسے رحمت و سدی)	۳۱	چند اشعار (اردو)
۴	معجزہ حضور پر نور ﷺ	۳۲	نعت شریف (سونا میرا عربی آقا)
۵	ایک ماں کا مسلمان ہونا	۳۳	حضرت نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کی طرف آنا
۶	شان حضور ﷺ۔ نعت شریف (دا اٹھبر جا)	۳۴	بیان طوفان حضرت نوح علیہ السلام
۷	حدیث نبوی۔ معجزہ حضور پر نور ﷺ	۳۶	نعت شریف (جب دنیا میں میری سرکار)
۸	نبی کا حاضر و ناظر ہونا۔ ایمان والوں کیلئے	۳۷	نعت شریف (اکھیاں اڈیکدیاں دیاں)
۹	خوشخبری۔ نعت شریف (سونا شہر مدینہ)	۳۸	نعت شریف (اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ جاندا)
۱۰	نیک دل عورت	۳۹	نعت شریف (سرخ نیٹاں وچ ڈورے)
۱۱	واقعہ ثیوی	۴۰	پیدائش حضرت موسیٰ علیہ السلام
۱۲	حکم درود سلام۔ نعت شریف (غلامان نبی آؤ)	۴۲	نعت شریف (جب ہوا غم امت سرکار)
۱۳	نعت شریف (کر علاج طیباً توں)	۴۷	نعت شریف (دیکھو جی دیکھو سرکار)
۱۴	حضور ﷺ کا بذریعہ وحی غیب جاننا	۴۸	نعت شریف (تیرے یار دی یاد وچ عید)
۱۵	حضور کے معاف کرنے پر اللہ کا معاف کرنا۔	۴۹	نعت شریف (تیری دید کارن اسان آقا)
۱۶	واقعہ ربیعہ بن کعب	۵۰	بیان جنگ بدر الکبریٰ
۱۷	بیان قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام	۵۲	پکار عاجز در حضور پر نور ﷺ
۱۸	بیان آخرت	۵۳	زکوٰۃ
۱۹	بیان حضرت موسیٰ کا فرعون لعین کو دعوت حق دینا	۵۴	منافق کے بارے میں حکم خداوندی

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۵۵	بعضے ملاں	۹۰	نعت شریف (نبی عرش تے پھیریاں پاندا)
۵۶	لڑائی کے نتائج	۹۱	دو ہڑے
۵۷	نعت شریف (محمد کا صدقہ یہ رونق)	۹۲	موت کا منظر
۵۸	معجزہ حضور پر نور ﷺ	۹۳	صبر کا اجر
۵۹	روزِ حشر کے منکر کا انجام	۹۴	فسادی پر لعنت۔ عبادت اللہ کے لیے
۶۰	حمد باری تعالیٰ	۹۵	نعت شریف (نبی فرش دے دین پھیلا اندار ہیا)
۶۱	نعت شریف (بلا لودینے میں بھی آؤں)	۹۷	فرشتے بحکم خدا آدمی کی حفاظت کرتے ہیں۔
۶۲	نعت شریف (اے خالق کائنات کے حبیب)۔		گمراہ لوگ
	دنیاوی زندگی کی کہاوت	۹۸	بارہ ماہ اسلامی
۶۳	ذُعا۔ بروں کا انجام۔ ثبوت جشن عید میلاد النبیؐ	۱۰۰	برے لوگوں کا ساتھ دینا منع ہے
۶۵	چشم دید واقعہ	۱۰۱	کلمہ کی مثال
۶۷	نعت شریف (تاجدار حرم ہونگاہ کرم)	۱۰۲	حضور پر نور ﷺ کا اعلان نبوت
۶۸	دو ہڑے۔ اولیاء اللہ کو خوشخبری	۱۰۳	معجزہ حضور پر نور ﷺ
۷۰	فرعون کا غرق ہونا	۱۰۴	معجزہ حضور پر نور ﷺ۔ بیان آخرت
۷۲	حضرت اسحاق اور یعقوب کی خوشخبری	۱۰۶	ابلیس کا جبدہ سے انکار کرنا
۷۴	اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کر بندیا	۱۰۷	شہد کی مکھی
۷۵	دو ہڑے	۱۰۸	مناظرہ کرنا جائز ہے
۷۶	نعت شریف (روضہ پاک تیرا سو ہنا)	۱۰۹	بیان معراج مبارک حضور پر نور سرور کونین ﷺ
۷۷	برائی کو نیکی منادیتی ہے۔ معجزہ حضور پر نور ﷺ	۱۱۱	نعت شریف (آسمان توں حوراں ویکھن)
۷۹	دو ہڑے	۱۱۳	سہرا مبارک حضور پر نور ﷺ
۸۰	حضور پر نور ﷺ کا حضرت بلالؓ کو آزاد کرانا	۱۲۹	حضور ﷺ کا واقعہ معراج بیان کرنا اور یہودی کا
۸۴	فریاد حضرت بلالؓ دربار گاہ خداوندی		مسلمان ہونا
۸۶	شان بلالؓ	۱۳۲	شیطان لعین کا جبدہ سے انکار کرنا
۸۷	حضرت مولانا مولوی حضرات	۱۳۳	حکم برائے نماز، تلاوت و تہجد
۸۸	نیم ملاں	۱۳۶	دوبارہ اٹھنے کا ثبوت اور شک کرنیوالوں کی سزا
۸۹	حکم برائے نماز جمعہ	۱۳۷	واقعہ اسحاب کبف

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۱	حضرت موسیٰ کی حضرت خضر سے ملاقات	۱۸۷	تاکید ذکر
۱۳۲	معجزہ حضور پر نور ﷺ۔ رسول اکرم سے دریافت کرنا احوال سکندر ذوالقرنین کا	۱۸۸	برے کی رستی دراز
۱۳۷	اللہ کا منکر اولیاً اللہ کو حمایتی نہیں بنا سکتا	۱۹۰	نعت شریف (ڈاچی والیا موڑ مہار سو بنیاں)
۱۳۸	شان خداوندی	۱۹۱	شیطان کا آسمان پر جانا بند ہے
۱۳۹	بیان حضرت زکریا علیہ السلام	۱۹۲	انعامات انبیاء علیہ السلام
۱۵۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پالنے میں بولنا	۱۹۳	واقعہ حضرت ایوب علیہ السلام
۱۵۲	بیان پیدائش حضرت ابراہیم اور نمرود کا	۲۰۰	سینہ کا کھلنا برائے اسلام
۱۵۹	سفر آخرت از دنیا فانی	۲۰۱	بیان روز قیامت
۱۶۰	ثبوت قیامت	۲۰۳	بیعت رضوان
۱۶۲	اللہ کا اپنے نبی ﷺ کی مدد کرنا	۲۰۶	حضور پر نور کی بیعت کرنا اللہ کی بیعت کرنا ہے
۱۶۳	سلام بحضور ﷺ۔ کافر کی سزا اور مسلمان کا انجام	۲۰۹	فتح خیبر
۱۶۴	بیان ثبوت مرنے کے بعد جینا	۲۱۱	شان حضور ﷺ میں دو ہڑے
۱۶۵	نعت شریف (نیں رجدائیں رجدا)۔ دو ہڑے	۲۱۳	حلم خدا برائے احترام حضور پر نور۔ صلح کا طریقہ
۱۶۷	حکم نماز۔ جہاد و زکوٰۃ	۲۱۵	حضور پر نور ﷺ کی حفاظت کا ذمہ دار اللہ رب العزت ہے۔ بیان قیامت
۱۶۸	بیان حساب حشر	۲۱۷	ابراہ بادشاہ کی شکست
۱۶۹	دوسروں کے گھروں میں جانے کا طریقہ	۲۱۹	بیان حضرت بی بی آسیہ
۱۷۰	نیک اور بد کا ٹھکانا	۲۲۲	نعت شریف (اے باد صبا زارمہ نہ تو چلی جانا)
۱۷۱	قیامت کا دن اور اس دن جناب رسول کی یاد آنا		نعت شریف (جشن عید میلاد منائے)
۱۷۲	نیکیوں کا صلہ	۲۲۳	ذکر کلمہ
۱۷۳	بیان حضرت سلیمان علیہ السلام	۲۲۴	نعت شریف (کملی والے محمد توں صدقے)
۱۷۹	بیان قارون کے ہلاک ہونے کا	۲۲۶	نعت شریف (سوہنے نام محمد توں وار زندگی)
۱۸۲	مسلمانوں کی آزمائش کیلئے حکم الہی	۲۲۷	چند اشعار۔ معجزہ حضور پر نور سرور کونین ﷺ
۱۸۳	نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے	۲۲۸	حضور پر نور ﷺ کا سفر ہجرت
۱۸۴	جنگ خندق	۲۳۱	نعت شریف (مدینے دی خلقت ساری)
۱۸۶	نعت شریف (پیار مل پیاردا سرکار چاہیدا)	۲۳۲	نعت شریف (دیکھو نیوی دیکھو سیوا گئے سرکار)



صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۸۸	معجزہ حضور پر نور ﷺ	۲۳۵	واقعہ غار حراء
۲۸۹	عظمتوں کے لیے نشانیاں	۲۳۶	واقعہ آب زم زم
۲۹۰	نبیوں کی گواہی	۲۳۸	نعت شریف (روضہ محمد والا چمکاں پتیا ماردا)
۲۹۱	منافق کون ہے۔ حضور پر نور وسیلہ نجات ہیں	۲۴۰	سورۃ فاتحہ۔ سورۃ بقرہ۔ ابلیس کا جبدہ سے انکار
۲۹۳	بشر نامی منافق کی موت	۲۴۱	ابلیس کا حضرت آدم کو بہکانا اور توبہ آدم
۲۹۴	نیکیوں کو انبیاء علیہ السلام کا ساتھ ہوگا۔ حکم اسلام	۲۴۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا سے پار ہونا
۲۹۵	ایماندار اور بے ایمان کا فرق	۲۴۳	حضور ﷺ کا حاسد۔ شب قدر
۲۹۶	جھوٹی گواہی دینے والا گمراہ ہے	۲۴۴	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا جبدہ سے انکار
۲۹۷	کافروں اور منافقوں سے مسلمانوں کی دوستی پر پابندی	۲۴۵	تعمیر خانہ کعبہ
۲۹۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں	۲۴۷	کعبہ کا قبلہ بننا
۲۹۹	دو بڑے جات	۲۴۸	شہید زندہ ہیں
۳۰۸	نعت شریف (رحمت میرے حضور دی و اجاں)	۲۴۹	شیطان انسان کا دشمن ہے
۳۰۹	سی حرنی	۲۵۰	گمراہ لوگوں کی سزا
۳۱۵	نعت شریف (تیریاں رضاواں رب کدے)	۲۵۱	روزوں کا فرض ہونا۔ فساد کی دوزخی ہے
۳۱۶	نعت شریف (نبی دی غلامی و بیچ سا ذوی)	۲۵۲	متکبر دوزخی ہوتا ہے
۳۱۷	نیکیوں کا صلہ	۲۵۳	شراب حرام ہے
۳۱۸	معجزہ حضور سید عالم ﷺ	۲۵۴	واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام
۳۱۹	حضرت موسیٰ کی قوم کا جنگ سے انکار کرنا	۲۷۸	اللہ کا مردوں کو زندہ کرنا
۳۲۱	مسلمانوں کے دشمن اور ساتھی	۲۷۹	اوس اور خزرج کی صلح
۳۲۳	بیان قیامت	۲۸۱	حکم تبلیغ
۳۲۴	حضرت ابراہیم کا زمین و آسمان کی بادشاہی دیکھنا۔ برائیوں سے منع کرنا	۲۸۲	حضور ﷺ کا احد کی طرف جانا
۳۲۶	روز قیامت ایمان لانا کام نہ آئے گا	۲۸۳	اللہ کے پیارے لوگ
۳۲۷	حضور ﷺ کی نماز اور قربانی اللہ کیلئے	۲۸۴	برے کی تہی دراز اور رسول کا حکم خدا غیب جاننا
۳۲۸	منکر قرآن اور متکبر کیلئے جہنم	۲۸۶	شہید زندہ ہیں
		۲۸۷	خدا سے ڈرو نہ کہ شیطانی چیلوں سے
		۲۸۸	خدا سے ڈرنے والوں کیلئے جنت ہے

- صفحہ نمبر عنوان
- صفحہ نمبر عنوان
- ۳۲۹ - دوزخیوں کا سوال کرنا بہشتیوں سے
- ۳۳۰ - شان حضور ﷺ میں دو ہڑے
- ۳۳۲ - نعت شریف (نوردیاں لاناں مارے)
- ۳۳۳ - اللہ کا نبی ﷺ کو نور فرمانا
- ۳۳۴ - دو ہڑے جات
- ۳۳۸ - بیان حضرت یونس علیہ السلام
- ۳۴۳ - بیان محفل و مجلس میں دوسروں کو جگہ دینا۔
- بارگاہ رسول ﷺ میں سوال عاجز
- ۳۴۵ - نعت شریف (کوئی وی نہیں آیا جگ تے)
- ۳۴۶ - طلب رحمت - حضرت سلیمان کا رنج میں مبتلا ہونا
- ۳۵۲ - نعت شریف (نی دسو کسے ویکھیا ہووے)
- ۳۵۵ - نظر لگانا
- ۳۵۶ - حضور ﷺ کا اپنے چچا کیساتھ سفر شام
- ۳۶۰ - نعت شریف (رہا دیدے پیار محمد ﷺ دا)
- ۳۶۱ - حوالہ آخرت
- ۳۶۲ - اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہونا
- ۳۶۳ - بارہ ماہ اور موسم
- ۳۶۵ - حدیث نبوی ﷺ
- ۳۶۶ - نعت شریف (اوہ آؤندا جے آؤنداراہ)
- ۳۶۷ - جہاد کا بدلہ
- ۳۶۸ - حضور پر نور ﷺ کو اپنی مثل مت کہو
- ۳۶۹ - بیان نبوت حضرت داؤد علیہ السلام
- ۳۷۰ - بیان حضرت داؤد علیہ السلام کا بلا میں مبتلا ہونا
- ۳۷۵ - حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق
- ۳۷۸ - نعت شریف (آگئی اے زت سوہنی سوہنی)
- ۳۸۰ - نعت شریف (ندہویا نہ ہوسی کوئی سوہنے محمد)
- ۳۸۱ - بیان قیامت
- ۳۸۲ - نعت شریف (رب صفتاں کر کرڈسیاں نے)
- ۳۸۳ - حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین کی طرف جانا
- ۳۸۷ - ایک بوڑھی ماں کا مسلمان ہونا
- ۳۸۸ - نعت شریف (مدنی دے بوہے جان دے)
- ۳۸۹ - دین کی مدد کرنا
- ۳۹۰ - نعت شریف (کالی کملی، الیاء عیداں آیاں)
- ۳۹۱ - بیان حضور ﷺ کا ذکر بلندی
- ۳۹۲ - معجزہ حضور پر نور ﷺ
- ۳۹۳ - ذعا
- ۳۹۴ - نعت شریف (سد لومدینے آقا کرداسائل)
- ۳۹۵ - نعت شریف (سوہنا شہر مدینہ انج لگدا جوین)
- ۳۹۶ - حکم برائے نماز
- ۳۹۷ - نعت شریف (جدوں رب نال عاشقاں)
- ۳۹۸ - بیان شداد لعین کا
- ۴۰۱ - بیان حضرت صالح علیہ السلام
- ۴۰۵ - بیان حضرت خواجہ اولین قرنی
- ۴۰۷ - چند اشعار - عشق حضرت ابو بکر صدیق
- ۴۰۸ - کفن چور کا جنتی ہونا
- ۴۰۹ - بیان حضرت عمر فاروق کا ایمان اانا
- ۴۱۱ - التجاء بخدمت حضور پر نور ﷺ
- ۴۱۲ - نعت شریف (وہ محمد رسول خدا آرہے ہیں)
- ۴۱۳ - بارگاہ رسالت مآب میں التجاء عاجز
- ۴۱۴ - نعت شریف (سوہنہ رب دی مدینے وچ)
- ۴۱۵ - بہار دی زت (آگئی اے زت سوہنی سوہنی)
- ۴۱۶ - نعت شریف (جب گئے آقا معراج کو تو سرکار)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۷	نعت شریف (جب آقا نے حراء میں سر کو)	۲۵۲	نعت شریف (مکہ جانے والے مدینے بھی)
۲۱۸	نعت شریف (زلف و لیل سے چہرہ سرکار)	۲۵۵	نعت شریف (پڑھتا ہے درود نبی پر اللہ)
۲۱۹	نعت شریف (میرے دل میں آؤں توں آقا)	۲۵۷	نعت شریف (کرو نظر کرم اے آقا)
۲۲۰	اللہ کے چنے ہوئے بندوں پر سلام	۲۵۸	نعت شریف (اے میرے دی اے وائے)
۲۲۲	محتاج کو کھانا کھلانے کا اجر	۲۶۰	نعت شریف (روضہ محمد ﷺ والا چمکاں)
۲۲۳	نعت شریف (اللی کملی والی سرکار)	۲۶۱	نعت شریف (منگناواں خیر آقا حضور)
۲۲۶	ذُعا	۲۶۲	نعت شریف (دیکھو جی دیکھو سرکار آرہے)
۲۲۷	التجاہ در حضور پر نور ﷺ	۲۶۳	نعت شریف (آقا سانوں ویں تے در)
۲۲۸	نعت شریف (جدوں یاد تیری آقا آوے)	۲۶۴	جان مومن سے حضور انکے زیادہ مالک ہیں
۲۲۹	نعت شریف (بنجو نظر انے تیرے اکھیاں)	۲۶۵	ناشکر گزاروں کا انجام
۲۳۰	نعت شریف (حضرت آمنہؓ وال سونہاں)	۲۶۷	اللہ بے نیاز ہے
۲۳۲	نعت شریف (سردار نبی کل نبیاں و سردار)	۲۶۸	نعت شریف (میرا سونہا نبی پیارا)
۲۳۳	نعت شریف (سردار نبی کل نبیاں و سردار)	۲۶۹	ذُعا
۲۳۴	نعت شریف (سونہا مدینے والا اکھیاں بجاہ)	۲۷۱	نعت شریف (جدوں کوئی مدینے نوں)
۲۳۶	سرکار دی کملی - نعت شریف (میرا نبی سائیں)	۲۷۲	نعت شریف (جب کوئی مدینے جاتا ہے)
۲۳۸	ذکر کلمہ	۲۷۳	شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام
۲۴۰	نعت شریف (اساں پیار نبی نال پایا اے)	۲۷۶	نعت شریف (کے جان والیا مدینے وی)
۲۴۱	التجاہ سائل	۲۷۷	والدین کا احترام
۲۴۳	محمدی ﷺ ماہیا	۲۷۸	نعت شریف (آقا دل تیری یاد وچ)
۲۴۴	سہرا پاک حضور سرور کونین حضرت محمد ﷺ	۲۷۹	عاشق رسول ﷺ جناب محمد پناہ کا واقعہ
۲۴۶	نعت شریف (اکھیاں ایہہ ترسن پیاں)	۲۸۱	نعت شریف (سانوں بڑی ہی پیاری)
۲۴۷	نعت شریف (چنگی لگدی چنگی لگدی)	۲۸۲	نعت شریف (ساں کس قدر سہانا ہے)
۲۴۸	نعت شریف (کے جان والیا مدینے)	۲۸۳	نعت شریف (میرے دل میں برپل)
۲۵۰	نعت شریف (آقا سانوں ویں تے)	۲۸۵	نعت شریف (مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے)
۲۵۱	نعت شریف (تھے دل نہیں لگدا)	۲۸۶	حکم خداوندی برائے ذُعا
۲۵۲	نعت شریف (آقا پاک جمال کرا دو جی)		نعت شریف (صلی علی نبینا صلی علی محمد)

- صفحہ نمبر عنوان - صفحہ نمبر عنوان
- ۲۸۸ - نعت شریف (کملی والیا زلفاں دے جال)
- ۲۸۹ - نعت شریف (سوہناں روضہ پاک محمد ﷺ وا)
- ۲۹۰ - سی حرنی
- ۲۹۶ - نعت شریف (میلا دم محمد ﷺ مناندے رہنا)
- ۲۹۸ - نعت شریف (جاگے بھاگ حلیمہ سعدیہ دے)
- ۲۹۹ - دو ہڑے
- ۵۰۰ - التجاء
- ۵۰۱ - درشان مرشد - اللہ ویوں کا دوست ہے
- ۵۰۳ - نعت شریف (جاگے بخت حلیمہ سعدیہ کے)
- ۵۰۴ - میلا دم مصطفیٰ ﷺ
- ۵۰۶ - خادم مدنی ﷺ دے
- ۵۰۷ - منافق کی پہچان
- ۵۰۹ - نعت شریف (رکھو دل میں عشق محمد ﷺ)
- ۵۱۰ - نعت شریف (پڑھتے ہیں فرشتے اور)
- ۵۱۱ - نعت شریف (پیار نمل پیار داسر کار)
- ۵۱۲ - نعت شریف (محمد ﷺ پیارے بڑی شان)
- ۵۱۳ - التجاء در حضور پر نور رسول مقبول ﷺ
- ۵۱۵ - نعت شریف (کملی والے میرے مدنی آقا)
- ۵۱۶ - بے نمازوں کے مکرو بہانے
- ۵۱۷ - نعت رسول مقبول (محمد پیارے بڑی شان)
- ۵۱۸ - کرامت حضرت پیر غوث زمانہ بچپن میں -
- نعت شریف (تیرا ہر دم ورد پکاواں)
- ۵۱۹ - بدی اور نیکی کا صلہ روز قیامت
- ۵۲۱ - نعت شریف (میرا نبی نبیوں سے اعلیٰ ہے)
- ۵۲۲ - نعت شریف (کردے کرم آج کرم اے)
- ۵۲۳ - نعت شریف (میرے نبی دا حسن کمال چہرہ)
- ۵۲۴ - افضل ذکر
- ۵۲۵ - سی حرنی
- ۵۳۱ - بیان روز قیامت
- ۵۳۳ - نعت شریف (حرام سے کتنی اقصیٰ ہے ذور)
- ۵۳۴ - نعت شریف (تیرے فیض کا دریا سر عام چل)
- ۵۳۵ - اللہ کو راضی کرنے کا انعام
- ۵۳۷ - نعت شریف (الہی کی ہے یہ نظر کرم کہ)
- ۵۳۸ - نعت شریف (تیرے در اقدس میں سو بنیاں)
- ۵۳۹ - قرآن پاک کی عظمت و طاقت
- ۵۴۱ - نعت شریف (دکھا دو مدینہ آقا تینوں واسطہ)
- ۵۴۲ - نبی حضرت محمد ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا -
- نعت شریف (میں جانا جانا انشاء اللہ)
- ۵۴۳ - اللہ کا خبر دار کرنا حضور پر نور کو برائے منافقین
- ۵۴۴ - سچے دل کی توبہ
- ۵۴۶ - اللہ کا منع فرمانا محمد کو مسجد نزار میں جانے سے
- ۵۴۸ - منافق کی پہچان
- ۵۴۹ - حضور پر نور ﷺ کو مجنون کہنے والا جنم ہی ہے
- ۵۵۱ - باغبانوں کا توبہ کرنا
- ۵۵۳ - سی حرنی
- ۵۵۹ - حضور پر نور ﷺ اور حضرت صدیق کا اہل شام -
- ذکر افضل
- ۵۶۰ - بھاگ جانے سے موت نہیں نلتی
- ۵۶۱ - نعت شریف (لوگ اکٹھے کیئے سرکار نے)
- ۵۶۲ - در محمد ﷺ پہ التجاء عاجز (میں در تیرے کا)
- ۵۶۳ - نعت شریف (پھول کلیوں سے بڑھ کر ہے)
- ۵۶۴ - نعت شریف (کلمہ نبی دا جو ورد پکا جاندا)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
	مسلمانوں پر جمعہ فرض ہونا	۵۶۵	حقہ نوشی بری عادت ہے
۶۰۲	ذسیلہ محمد ﷺ کیساتھ یہودیوں کا ڈکا کرنا	۵۶۶	نعت شریف (رب سب سے اعلیٰ بنادی ہے)
۶۰۳	نعت شریف (لکھ دے لکھ دے تو مولیٰ)	۵۶۷	نعت شریف (جدوں مدنی ﷺ آیا سو ہناوچ)
۶۰۴	ولید بن مغیرہ مخزومی کا تکبر	۵۶۸	شان حضور ﷺ میں دو ہڑے
۶۰۷	امت محمدی ﷺ کی لوگوں پر گواہی	۵۶۹	نعت شریف (نبی کے ناموں کا بن یاد محمد)
۶۰۸	حضور ﷺ کی واہوت باسعادت	۵۷۰	نعت شریف (جدوں مدنی آقا میرا آیا)
۶۱۳	واہوت باسعادت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ابولہب	۵۷۱	حضور ﷺ نے حضرت عثمان کی بیعت کیسے
	کا ثوبیہ کو آزاد کرنا۔ درشان مرشد		اور کس مقام پر ملی
۶۱۴	افضل ذکر (اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کر یا کرو)	۵۷۳	شان حضور کیخلاف باتیں کرنیوالوں کی سزا
۶۱۵	سود حرام ہے	۵۷۴	مذت کا پورا کرنا اور رضائے خدا کیلئے کھانا کھلانا
۶۱۶	مسلمان کا نکاح صرف مسلمان سے کرنا جائز ہے	۵۷۵	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا منت ماننا
۶۱۷	شان مرشد (نوری رنگ وچ مرشد رنگ دیندہ)	۵۷۶	نعت شریف (میرے مدنی ماہیاتینوں)
۶۱۸	نعت شریف (میری نبی دیاں جنہاں یارو)	۵۷۸	حلم خداوندی برائے تبلیغ دین
۶۱۹	ذکر کلمہ (نور نبی ہی پیدا کیتا آپ خداوند باری)	۵۸۰	نعت شریف (میرے مدنی عربی آقا دا)
۶۲۰	خوشخبری	۵۸۱	نعت شریف (آجامدنی ﷺ طبیب اول)
		۵۸۲	اللہ کا لوگوں کو روز قیامت سے آگاہ کرنا
		۵۸۵	نعت شریف (جسے چاہے مدنی بخشا جاندا)
		۵۸۶	کم تولنا حرام ہے
		۵۸۸	حکم الہی برائے سجدہ قرآنی
		۵۸۹	ایک ظالم بادشاہ
		۵۹۳	ابو جہل کا آنا حضور پر وار کرنے کیلئے بوقت نماز
		۵۹۴	دکھلاوے کی نماز
		۵۹۵	ابولہب اور اس کی بیوی
		۵۹۷	نعت شریف (مجھے دیدے دیدے خدایا)
		۵۹۸	شان حضور ﷺ میں دو ہڑے
		۵۹۹	قوم بنی اسرائیل کا بندروں میں مسخ ہونا اور

## حمد باری تعالیٰ

پڑھ بسم اللہ ہتھ قلم نوں لایئے حمد خدا دی کریئے  
 سب تعریفاں لائق اُسدئے ہر دم اُسٹوں ڈریئے  
 کلمہ ذکر زبانی کریئے درود نبی ﷺ تے پڑھیئے  
 کجھ نئیں لبھدا بدیاں وچوں کوئی نیکی عاجز کر مریئے  
 واحد ذات خداوند باری سجدہ اُسٹوں کریئے  
 کلمہ ذکر زبانی کریئے درود نبی ﷺ تے پڑھیئے  
 روزہ حج زکوٰۃ نہ بھلیئے رب توں ہر پل ڈریئے  
 والدین دی خدمت کریئے عاجز قدم مُرشد چم پھڑیئے  
 اپنی رحمت سے نظر کرم تو ہم پہ اے میرے خدا کردے  
 اور اپنی ہی رضا میں اے میرے خدا میری ہر ادا کردے  
 أَشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ط  
 نئیں معبود کوئی بعد خدا دے اللہ حکم فرماوے  
 محمد ﷺ رسول اللہ دے ہے جے ایوی نال بتاوے  
 سب تعریفاں لائق اُسدے جو رب العالمین سداوے  
 روزِ قیامت دامالک اللہ درخ ~~من رحیم~~ کہاوے  
 تیری اسیں عبادت کریئے مدد وی منگئے تیتھوں  
 سدھا رستہ دس توں مولا ایوی کچھینے تیتھوں  
 دیں اساں نوں رستہ اوہناں دا توں انعام جناں تے لیتے  
 نہ لوکاں گمراہواں اوہناںدا جو غضب تیرے وچ بیتے  
 بے نیاز ہے اللہ واحد نہ کوئی اُس نے جنیاں  
 نہ کوئی ہمسر اُسدا عاجز نہ کسے اُس نوں جنیاں  
 سب صفتاں نے لائق رب دے اللہ خالق مالک جو خالق کائنات ہے تی  
 بے شمار درود رسول ﷺ اُتے حبیب ﷺ خدا جو محمد ﷺ دی ذات ہے جی

صدقے نبی ﷺ دے دو جہان بنائے مولیٰ نالے رات معراج شبرات ہے جی  
عاجز سوہنے محمد ﷺ دا بول کلمہ سب جگ دے وچ سوغات ہے جی  
اللہ قادر کریم غفور الرحیم میرا ہر اک تے حکم چلان والا  
ہووے درود حضور پر نور ﷺ اُتے راہ حق جو آن دکھان والا  
صدقہ اُس دے نام دا ملے سب نوں سنے جوڑے جو عرش تے جان والا  
عاجز پاک محمد ﷺ دا بول کلمہ آقا ﷺ کعبے دا قبلہ بنان والا  
سبحان اللہ ہے تیری ذات خدایا شان بھی تیری عظیم ہے  
کھے صفتاں لائق تیرے توں رحمن رحیم ہے  
خود کریم ہے تو خدایا جس بنایا نبی ﷺ کریم ہے  
عاجز کھائے نبی ﷺ کا صدقہ رحمت تیری عظیم ہے

سبحان اللہ تو خالق ساڈا تیریاں کھے شاناں  
واہ رحیم کریم توں مالک تیریاں بے پرواہیاں  
میں ناچیز نکماں بندا مزگاں فتنل رباں  
سلام درود سب تیرے اُتے کالی کالی دیا سائیاں  
اول حمد خدای پہلے جس خالق دے بین جہان سارے  
پنچن پاک گھرانے وی شان سوتی سوہنے نبی دے یار پارے  
پیر غوث پیراں دے پیر جہڑے دستگیر بغدادی کہان والے  
سوہنے نبی دے سب غلام سوہنے نبی رب رسول رکھان والے  
تاج ختم نبوت پہنا کے تے رب سہرا رسالت نبھا دتا  
نالے بھیجا پاک قرآن دے کے سوہنے کھرتے شرک مٹا دتا

مالک ازل ابدا مولیٰ مالک کل جہاناں  
ہر شے قدرت کامل تیری تیریاں نے بادشاہیاں  
لکھ درود نبی ﷺ دے اُتے جو رحمت سب جہاناں  
پیش ثواب در خدمت مرشد جیس بوٹیاں اییاں  
بعد درود رسول ﷺ دے اُتے جو رحمت سب جہان بارے  
ماشق نبی دے خواجہ اولیس قرنی جگ باندا حضرت بلال بارے  
پیر مرشد سید طالب حسین کھلکھ فاروق آباد مقام رکھان والے  
صدقہ ماریاں دامولی لرم کردے امیں عاجز طلب رکھان والے  
دتا نبی نوں نور خطاب اللہ سورۃ مائدہ وچ فرما دتا  
دتے توڑ شیطان دے جال عاجز راہ حق دا نبی دکھا دتا

### درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا  
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

ترجمہ: اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت دے حضرت محمد ﷺ کو اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو جس طرح برکت دی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

حضرت محمد ﷺ سوئے اُتے رحمت بھیج الہی نالے آل محمد ﷺ اُتے عاجز عرض الہی جویں بھیجی ابراہیم نبی تے اوپر آل اوہناں دی بے شک تو بزرگ ہے اللہ سب تعریف تاں دی پاک محمد ﷺ سوئے اُتے برکت بھیج الہی نالے آل محمدی ﷺ اُتے اساں عرض الہی جویں بھیجی ابراہیم نبی تے اوپر آل اوہناں دی بے شک تو بزرگ ہے اللہ سب تعریف تاں دی

لکھ کروڑ درود نبی تے رحمت بے شماراں  
کدی خزاں نہ آئے اس باغے صدا ہی رہن بہاراں



## نعت شریف

ہر پائے رحمت وسدی اے سرکار ﷺ کا در سبحان اللہ  
کیڈا سوہنا نور محمد ﷺ دا سبحان اللہ سبحان اللہ  
ہر نبی اعلیٰ توں اعلیٰ اے پر سوئے دا رُتبہ بالا اے  
آقا عرش تے جاوے والا اے سبحان اللہ سبحان اللہ  
ہر پائے رحمت وسدی اے سرکار ﷺ کا در سبحان اللہ  
کیڈا سوہنا نور محمد ﷺ دا سبحان اللہ سبحان اللہ  
سورۃ ماندہ پاک قرآن دے وچ آیت سولہویں اندر آیا اے  
بھیجیا نور کتاب اک روشن اللہ حکم فرمایا اے  
ہر پائے رحمت وسدی اے سرکار ﷺ کا در سبحان اللہ  
کیڈا سوہنا نور محمد ﷺ دا سبحان اللہ سبحان اللہ  
فَذَجَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝  
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝



ہر پاسے رحمت و سدی اے سرکار ﷺ کا در سبحان اللہ  
 کیڈا سوہنا نور محمد ﷺ دا سبحان اللہ سبحان اللہ  
 لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقَ الْاَفْلَاكَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

محمد ﷺ نہ ہوندا تے کجھ بھی نہ ہوندا سوہنا رحمت سب جہاناں دی  
 ہر پاسے رحمت و سدی اے سرکار ﷺ کا در سبحان اللہ  
 کیڈا سوہنا نور محمد ﷺ دا سبحان اللہ سبحان اللہ  
 کوئی کلیم اللہ کوئی خلیل اللہ کوئی ذبیح اللہ کوئی رُوح اللہ  
 پڑھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سوہنا از لوں حبیب رسول اللہ

ہر پاسے رحمت و سدی اے سرکار ﷺ کا در سبحان اللہ  
 کیڈا سوہنا نور محمد ﷺ دا سبحان اللہ سبحان اللہ  
 رب سہرا رسالت نبھا دتا تان تم نبوت پہنا دتا سبحان اللہ سبحان اللہ  
 اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي نَبِيِّ ﷺ نے خود فرمادتا

ہر پاسے رحمت و سدی اے سرکار ﷺ کا در سبحان اللہ  
 کیڈا سوہنا نور محمد ﷺ دا سبحان اللہ سبحان اللہ  
 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ ط  
 سنے ملائکاں رب درود پڑھدا عاجز شک نہ جان بیان اندر

**معجزہ حضور پر نور ﷺ (حضرت ابو بکر صدیق بن قفا سے روایت ہے)**

کر دے ظالم ظلم بہترے ہرگز نہ شرماون اک دن آقا ﷺ میدان دے اندر جا آرام فرماون  
 سوئے حضور ﷺ درخت دے تھلے تلوار سرکار لنگائی اچانک اک یہودی آیا اُس نے آن اٹھائی  
 آقا ﷺ نوں اُس مارن کارن اوپر ہتھ اٹھایا ماری شاخ درخت نے ایسی مغز وی منہ تمہیں آیا

دیون خطبہ حضور پر نور سرور ﷺ ٹیک نال ستون دے لا کے تے  
 ہو یا مہر تیار میں جاں صدقے کھڑے ہو گئے اُس تے جا کے تے

عاجز تھم جدائی نہ سہہ سکیا رویا حب نبی وچ آ کے تے  
دلا سہ دتا سرکار ﷺ ستون تائیں ہتھ شفقت دا اُتے پھرا کے تے

## ایک ماں کا مسلمان ہونا

صدقے جاواں سرکار دے خلق اُتوں آقا مسجد نوں جدوں جانودے سن  
کوڑا سدی مائی حضور ﷺ اُتے حضرت اُف نہ ذرا فرمانودے سن  
اک دن ماں بیمار ہوئی سوہنے ﷺ ہمسایاں نوں پچھدے پانودے سن  
عاجز کیہہ ہو یا ماں نہیں آئی اُج پان کوڑا نبی اللہ خود فرمانودے سن  
پتہ لگا ماں بیمار ہوئی حضرت ﷺ تیمارداری کارن گھر جانودے نے  
خیر خبر ماں نوں جا چھچی پر پہلے سلام حضور ﷺ بانودے نے  
اھیں پٹیاں ماں نے ہوش کیتی بخت جاگ پے ماں بیمار دے نے  
عاجز ماں ویکھ سرکار ﷺ نوں خوش ہوئی کلمہ آپ جناب پڑھانودے نے



صدا نئیں جہان تے بیٹھ رہنا نئیں لکھ کے رب اشقام دتا  
واری اپنی اپنی کوچ کرنا ٹائم صبح نئیں کوئی شام دتا  
اللہ نبی ﷺ دی کرو اطاعت عاجز رب وچ فرما قرآن دتا  
رَب عرش بلا کے کرے گلاں درجہ نئیں ایہہ کسے نوں عام دتا  
آیا ہوں تیرے در پہ گدا بن کر میں بھی یارسول اللہ  
بچا لینا مجھ کو ہر عذاب خداوندی سے یارسول اللہ  
نظرِ کرم رکھنا مجھ پہ کہ کہیں بھٹک نہ جاؤں یارسول اللہ  
بخشا لینا عاجز کو میدانِ محشر میں یارسول اللہ  
تم ہی تو ہو غریبوں کے حامی اور مددگار یارسول اللہ  
گنہگاروں کو ہے آپ ہی کی سہار یارسول اللہ

ہمارا دل بھی چاہتا ہے کہ کہیں ہو جائے دیدارِ دربارِ یارِ رسول اللہ  
آئے جب وقت نزعِ عاجز کا تو لبوں پہ ہو کلمہ کی پکارِ یارِ رسول اللہ

### شانِ حضور ﷺ

دانِ رب دا سبھے نعمتاں نیں پر تندرستی ہے ہزارِ نعمت  
روپیہ پیسہ تے ہر کوئی آکھدا اے ہور دُنیا وِجِ علم و مالِ نعمت  
ماں باپ تے آلِ اولادِ نعمت سبھے جانِ رشتہ دارِ نعمت  
عاجزِ نعمتاں جگ دیاں اک پائے اللہ نبی دا ودھ پیارِ نعمت  
صدقے جاں سرکارِ دی شان اُتوں سوہنا عرش تے پھیریاں پانودا سی  
ہمیاں عرشِ عظیمِ سرکارِ دے جوڑیاں نوں سوہنا آنودا سی کدیں جانودا سی  
پنجاں پنجاں دی رب نے چھوٹ کیتی معاف کٹھیاں کرنیاں جاندا سی  
رب یار دے نازو ادا دیکھے عاجز چالِ محبوبِ تکانودا سی

-----

کہیں اُلج نہ جائیں یہ نعتِ رسول ﷺ ہے  
نعت کا لکھنا پڑھنا اور سننا غلامانِ نبی ﷺ کا اصول ہے

### نعت شریف

دِلا ٹھہر جا سرکارِ ﷺ دا کلمہ کہن دے  
کوئی پیار وِجِ پیار والی گل کہن دے  
دل کردا اے مدینے میں ویں جاواں جا کے دکھڑے میں پھول سناواں  
رکھاں لبوں اُتے آقا دا میں ناواں دِلا ٹھہر جا سرکارِ دا کلمہ کہن دے  
کوئی پیار وِجِ پیار والی گل کہن دے  
دِلا ٹھہر جا سرکارِ ﷺ دا کلمہ کہن دے

سوہنا جدوں مینوں وی بلاوے گا، مینہ رحمتاں دا رب برساوے گا  
 مین لکھ لکھ شکر بجاساں دلا ٹھہر جا سرکارؐ دا کلمہ کہن دے  
 کوئی پیار وچ پیار والی گل کہن دے  
 دلا ٹھہر جا سرکارؐ دا کلمہ کہن دے  
 لکھاں درود اُس تے کروڑاں سلام ایں، مٹھیاں توں مٹھا مدنی سوہنے دا نام ایں  
 لواں بلیاں تے مین وی سجا دلا ٹھہر جا سرکارؐ دا کلمہ کہن دے  
 کوئی پیار وچ پیار والی گل کہن دے  
 دلا ٹھہر جا سرکارؐ دا کلمہ کہن دے  
 سوہنا ایں گنبد خضریٰ عاجز سوہنیاں نیں جالیاں  
 لواں اکھاں وچ نقشہ سما دلا ٹھہر جا سرکارؐ دا کلمہ کہن دے



تاج ختم نبوت پہنا کے تے رب سہرا رسالت بنھا دتا  
 دتا نبی نوں نور خطاب مولا سورۃ مائدہ وچ فرما دتا  
 آیا نال قرآن کتاب لے کے اندھیرا کفر تے شرک مٹا دتا  
 دتے توڑ شیطان دے جال عاجز سوہنے حق دا راہ دکھا دتا

### حدیث نبوی ﷺ

اِنِّیْ اَعْطِیْتُ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ ۝

ترجمہ: بیشک مجھے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں۔ (بخاری شریف صفحہ 975 جلد نمبر 2)

اَوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ ۝

ترجمہ: مجھے تمام چیزوں کی چابیاں دے دی گئیں۔ (خسائص کبریٰ، صفحہ 195 جلد نمبر 2)

### معجزہ (حضور پر نور ﷺ)

سفید اکھیں اک بندے دیاں ہوئیاں آیا خدمت وچ سرکارے کرم کرو آقا کجھ نیں دسدا رو رو عرض گزارے

پڑھیا کچھ رسول اللہ نے پھونک مبارک لائی رحمت ہوئی خدا دی عاجز اس نون ملی پینائی

نبی ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا (سورۃ الاحزاب رکوع نمبر ۶)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دینا اور ڈر سنانا۔

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝

ترجمہ: اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکادینے والا آفتاب۔

حاضر و ناظر بھیجا نبی ﷺ اللہ غیب بتاؤں والا طرف خدا بلاوے سوہنا ﷺ ڈر سنانوں والا آفتاب چمکاون والا نبی ﷺ نون رب فرماوے سوہنا حکم خدا دے پاروں خوشخبری آن سناوے

ایمان والوں کیلئے خوشخبری

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بَأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۝

ترجمہ: اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کیلئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

وَلَا تَطْعَمِ الْكٰفِرِينَ وَ الْمُنْفِقِينَ وَ دَعِ اَذٰهُمُ وَ تَوَكَّلْ عَلٰى اللّٰهِ ط وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَ كَيْلًا ۝

ترجمہ: اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور ان کی ایذا پر درگزر فرماؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس ہے کارساز۔

دیو خوشخبری بڑا فضل اللہ دا کارن اہل ایمان خوشی نہ کرنا درگزر بے کرنا کارن ایذا بے ایمان کارساز ہے اللہ مالک حکم قرآنوں آوے کرو بھروسہ رب دے اُتے اللہ پاک فرماوے

نعت شریف

سوہنا شہر مدینہ دیکھن نون ربا میرا وی اے جی کر دا

کیڈی سوہنی شان مدینے دی جتھے رحمت تیری دا مینہ ور دا

اوتھے آفتاب نورانی سوہنا سوہنا نبی ﷺ ربانی سوہنا

لکھ سلام درود سوہنے ﷺ تے جس تے رہندا توں پڑھدا

سوہنا شہر مدینہ دیکھن نوں ربا میرا وی اے جی مر دا  
 کیڈی سوہنی شان مدینے دی جتھے رحمت تیری دا مینہ ور دا  
 کل نبیاں دا سردار اوتھے آقا اسماں دا لچپال اوتھے  
 اوہدا سوہنا روضہ دیکھن نوں سوہنہ رب دی ربا اے جی کر دا  
 سوہنا شہر مدینہ دیکھن نوں ربا میرا وی اے جی کر دا  
 کیڈی سوہنی شان مدینے دی جتھے رحمت تیری دا مینہ ور دا  
 قَدْجَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۝  
 بھیجیا نور کتاب اک روشن حکم خدا ایہہ خود کر دا  
 سوہنا شہر مدینہ دیکھن نوں ربا میرا وی اے جی کر دا  
 کیڈی سوہنی شان مدینے دی جتھے رحمت تیری دا مینہ ور دا  
 میرا آقا ﷺ سورج موڑ دیندا پر سائل نوں اوہ موڑ دا نیں  
 بن بہندا جہڑا منگتا اوہدا نیں خالی موڑن نوں جی کر دا  
 سوہنا شہر مدینہ وی بھن نوں ربا میرا وی اے جی کر دا  
 کیڈی سوہنی شان مدینے دی جتھے رحمت تیری دا مینہ ور دا  
 نوری شمع مدینے روشن جس دے سب پروانے  
 جے نہ ذات محمدی ﷺ ہوندی رب پیدا نہ کجھ کر دا  
 سوہنا شہر مدینہ دیکھن نوں ربا میرا وی اے جی کر دا  
 کیڈی سوہنی شان مدینے دی جتھے رحمت تیری دا مینہ ور دا  
 کر دیندا چن دے دو ٹوٹے پر دل کسے دا توڑ دا نیں  
 پڑھ کلمہ پاک محمدی ﷺ توں عاجز چکے بیٹھا کیہہ کر دا

### نیک دل عورت

خواجہ محمد اسلام کھڈیاں سے اپنی کتاب جس کا عنوان موت کا منظر ہے یہ واقعہ لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں طحطاف کر رہا تھا تو میں نے ایک لڑکی کو دیکھا جس کے کندھے پر ایک کلمن بچہ بیٹھا ہوا تھا اور وہ

یہ ندا کر رہی تھی اے کریم اے کریم تیرا گزرا ہوا زمانہ (یعنی کیا موجب شکر ہے) میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے جو تیرے اور مولا کے درمیان گزری تو اُس نے یہ واقعہ بیان کیا۔

عورت کہیا میں سفر سمندری اک دفعہ سی کیتا چلیا بیڑا اوہ تاجراں والا دور نکل جد جاوے میں اور میرا بچہ بچیا اک حبشی وی بچ جاوے اک پھٹے تے میں ساں بیٹھی سنے فرزند پیارے پھٹے نال اُس پھٹا لایا تے طرف برائی بلایا انکار کیتا میں عمل برائیوں چت خدا دل لایا بچہ روایا بہانے کارن کم نہ اوہ وی آیا کیتا رحم خداوند عالم اک تردا جانور آیا رکھ لئی لاج خدا نے میری تے میں لکھ لکھ شکر گزارے شالا بچے نہ کسے دے دچھرن نہ پل پل نکلن ہاواں جس تن لگے سو ہی جانے کیہہ جانن لوگ بیگانے ایسے طرح کجھ گزریا ویلا اک بیڑا نظری آیا باعزت اُس سوار کرایا طرف بیڑے دی آیا سر منہ چمیا لخت جگر دا سینے نال لگایا کیکر بچہ ایہہ تیرا بی بی مسافراں بول سنایا سارا قصہ اوہناں مرداں تائیں کھول کے میں سنایا جواب مسافر! اک جناور تردا آیا بچہ پشت بٹھا کے ایہہ آوازہ اساں غیبی سنیا کہ بچہ پکڑ اٹھاؤ سن کے بات اوہناں دی بی بی رب دا شکر بجایا

بچہ اٹھا وچ بیڑے بہہ گئی یاد خدا نوں کیتا قدرت مالک نال ہوا دے شوہ وچ غوطے کھاوے باقی ڈب کے مر گئے تاجر راوی ذکر لیاوے دو بچے تے سی حبشی بیٹھا جو طرف اساڈی آوے ڈریا نہ اوہ ذات خدا توں حیا نہ اُس نوں آیا چنگی لا روایا بچہ رب نوں رو سنایا حبشی ظالم بچہ کھویا تے سمندر وچ وگایا اکو لقمہ اُس بندے دا کیتا اُس دا کم مکایا پر بچدا مینوں بھلے ناہیں پل پل یاد ستاوے آل اولاد سب نوں پیاری جانور چڑیاں کاواں پر ماں بچے دا دکھ نہیں سہندی عاجز پھر کے دیکھ زمانے کشتی اُتے اک بندہ اوہوں طرف اساڈی آیا جدوں پہنچی میں بیڑے اندر بچہ اپنا پایا کہیا بچہ ایہہ میرا ہے جے ناں گودی وچ بٹھایا کس جاہ چھڈیا اسدے تائیں کیکر توں گویا بچھم پچھیا اوہناں کولوں تاں کتھوں ایہہ پایا دور اساں نے دیکھیا اُسوں کول کھلوتا آکے جے نہ تاں ایہہ بچہ پھڑیا ڈب اتھے مر جاؤ ایمان سلامت رکھیں رہتا عاجز عرض آلا

## ٹی وی کیا ہے

حضرات محترم ٹی وی ایک مہلک بیماری سے بھی بڑھ کر ہے جو ہمارے معاشرے کو خرابیوں میں مبتلا کرتا ہے۔ خاص کر مسلمانوں کیلئے بہت ہی نقصان دہ چیز ہے کیونکہ اس میں جو بہودہ قسم کے نعمات لباس اور پروگرام دکھائے جاتے ہیں یہ سب مسلمانوں کی شان کیخلاف ہیں۔ لہذا خواجہ سلام کھڈیاں سے اپنی کتاب ”موت کا منظر“ میں ایک واقعہ بیان فرماتے

ہیں جو مندرجہ ذیل ہے۔

اک گھر اندر ٹی وی ہے سی خبر کتابوں آئی  
وقت افطاری نیڑے آیا ماں نے حکم فرمایا  
پرگرام اک اچھا خاصا وچ ٹی وی دے آنا  
لڑکی چڑھی چارے اُتے ٹی وی جا چلایا  
نہ کجھ کھٹیا نہ کجھ کھادا پیتا پیار ٹی وی نال پایا  
ڈگ کے مرگئی ٹی وی اگے کسے پانی منہ نہ پایا  
چپکے جا چارے اُتے دروازہ ماں ہلایا  
آخر سارے اکٹھے ہوئے دروازہ توڑ گویا  
لاش نہ اٹھے اس لڑکی والی چارہ سب چلایا  
رکھی میت وچ ویٹھے اوہناں ٹی وی کول نکایا  
منجی نہ اٹھے بھاج ٹی وی دے خبر کتابوں آئی  
ٹی وی کول جنازہ پڑھیا میت قبر وچ پائی  
تن وار اوہناں دفن سی کیا میت باہر آوے  
بخش خدایا اساں دے تائیں رہے تیتھوں ڈر دے

ماہ رمضان مبارک سی سوہنا قدرت دیکھ الہی  
اٹھو بیٹی کجھ ہتھ بٹاؤ وقت کھانے دا آیا  
کیکر ماں میں ہتھ بٹاواں اُسوں دیکھن جانا  
بن بے ادب اوہ ماں دی بیٹھی کنڈا اندروں لایا  
عاجز دیکھ خدا دی قدرت وقت اخیری آیا  
ہویا وقت افطاری جس دم ہر فرد گھر آیا  
دتی آواز اُس بچی تائیں کوئی جواب نہ آیا  
ٹی وی سانویں ڈگی ہوئی مردہ لڑکی نوں پایا  
آخرکار اوہناں ٹی وی چکیا اگے لاش اٹھایا  
ٹی وی رکھیا پھٹے اُتے میت نوں غسل کرایا  
لکھیا ہویا عاجز پڑھیا نئیں کولوں گل بنائی  
ٹی وی لے کے گھر نوں چلے میت باہر آئی  
آخر ٹی وی دب سرہانے گھر نوں ٹر گئے سارے  
یاد تیری وچ ہر دم ریے کلمہ نبی ﷺ دا پڑھ دے

### واقعہ ٹی وی (کتاب موت کا منظر سے واضح ہے)

ریاض۔ جدہ دا اک اک بندہ دونویں یار پیارے  
وچ ریاض جو دوست رہندا اس نوں بال ستاون  
آخرکار مجبوراً اس نے ٹی وی خرید لیاندا  
اک دن آخری ویلا آیا اجل پیالہ پیتا  
سخت عذاب ٹی وی دی پاروں اس بندے نوں ہووے  
رحم خدا نے اس تے کیجا یار نوں یار ملایا  
سخت عذابوں روندنا ڈٹھا اس نے پوچھیا حالا  
کہن لگا گھر بچے دیکھن جد ٹی وی دے تائیں  
توں ہے میرا یار پرانا گھر میرے ول جائیں  
تن راتیں وچ خواب اس ڈٹھا ایہو ترلے پاوے

منظر موت کتاب دے اندر خواجہ خبر بتاوے  
لے دے ابا ٹی وی سانوں ہر دن رات اکاون  
یاد نہ رکھیا اگلا پاسا بچیاں تائیں دکھاندا  
ٹی وی گھر وچ چھڈیا اس نے قبر نکانہ کیجا  
پیش نہ اس جاہ جاوے کوئی بنجو بھر بھر رووے  
شہر جدے جو رہندا ہے سی خواب وچ اس نے پایا  
ٹی وی بدلے عذاب بتاوے حالوں حال بے حال  
پوے مصیبت میرے اُتے ملسن سخت سزائیں  
کریں نیکی ا میرے اُتے ٹی وی گھروں کڈھائیں  
بے چکاوں ٹی وی گھر تھیں عذاب میرا تل جاوے



آخر کار وہ جذیوں چلیا وچ ریاض دے آیا  
وڈا بچہ اس دا سن کے اٹھیا ٹی وی اس اٹھایا  
بہتر اس بچے نے کیا باپ دا درد وٹھایا  
ڈٹھا راتیں اس خواب دے اندر یار پیارے تائیں  
نظر رحمت عاجز تے کرنا مولیٰ بخشیں کل خطائیں  
جا کے اس دے کنبے تائیں قصہ سب سنایا  
پنکایا اس زمین دے اُتے ٹوٹے خوب کرایا  
ٹریا دوست پھر جدے ولے گھر اپنے وچ آیا  
بسے کھیڈے خوشیاں مانے سو سو دوسے دعائیں  
رکھیں لاج نبی ﷺ دے صدقے توں ہی خالق سائیں

### حکم درود و سلام (سورۃ الاحزاب رکوع ۷)

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور سلام بھیجو۔

سلام درود رب نبی تے بھیجے ملک وی بھیجن سارے تسیں وی بھیجو اہل ایمانوں بے شک اللہ فرماوے

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

ترجمہ: بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

دیون ایذا جو اللہ نبی ﷺ نوں بیشک رب فرماوے در دنیا آخرت لعنت او ہناں تے رب ذلت عذاب بتاوے

### نعت شریف

غامانِ نبی ﷺ آو مدینے چلیں

ساقی سے کوثر کو پینے چلیں

وہاں آقا جو پل میں پلا دینے والا ، منکر کو مومن بنا دینے والا

پتھروں کو کلمہ پڑھا دینے والا ، مردوں کو زندہ کرا دینے والا

شیر سے بکری منگوا دینے والا ، پھاپی سے ہرنی چھڑا دینے والا

بیماروں کو شفا دے دینے والا ، یا دلا دینے والا

غامانِ نبی ﷺ آو مدینے چلیں

ساقی سے کوثر کو پینے چلیں

قیموں پہ ہاتھ رکھا دینے والا ، غریبوں کی آس پہنچا دینے والا

کٹے ہوئے ہاتھ جڑا دینے والا ، بن بیج کھجوریں اگا دینے والا

سورج کو واپس کرا دینے والا ، چاند کو توڑ جڑا دینے والا  
وہ حبیب خدا میرا سوہنا کلام والا ، عرش کو جوڑے چما دینے والا

غلامانِ نبی ﷺ آؤ مدینے چلیں  
ساتی سے کوثر کو پینے چلیں

یثرب کو مدینہ بنا دینے والا ، مدینہ کو منورہ کہا دینے والا  
انبیاء کی امامت کرا دینے والا ، تحفے خدا سے وہ لا دینے والا  
قرآن کو ہم تک پہنچا دینے والا ، غیب کی خبریں بتا دینے والا  
دین اسلام پھیلا دینے والا ، خطائیں ہماری بخشا دینے والا

غلامانِ نبی ﷺ آؤ مدینے چلیں  
ساتی سے کوثر کو پینے چلیں

سب اسی کی خاطر بنایا خدا نے ، لکھا عرش پہ کلمہ سجایا خدا نے  
رتبہ اعلیٰ بتایا خدا نے ، نبی ﷺ کو نور فرمایا خدا نے  
تاج ختم نبوت پہنایا خدا نے ، سہرا رسالت بندھایا خدا نے  
براق اسوار کرایا خدا نے ، عرش پہ سوہنا بلایا خدا نے

غلامانِ نبی ﷺ آؤ مدینے چلیں  
ساتی سے کوثر کو پینے چلیں

جنت کا منظر دکھایا خدا نے ، دوزخ سے واقف کرایا خدا نے  
محبوب کو عرش پہ ٹرایا خدا نے ، چال کا نقشہ پکایا خدا نے  
نبی ﷺ کو معراج کرایا خدا نے ، دے تحفے الوداع فرمایا خدا نے  
پڑھے خود اور فرمایا خدا نے ، درود و سلام نبیؐ پہ عاجز بتایا خدا نے

### دُعا

کوئی نقد مانگتا ہے ، کوئی ادھار مانگتا ہے  
کوئی جنت مانگتا ہے ، کوئی بازار مانگتا ہے  
کوئی سیب مانگتا ہے ، کوئی اتار مانگتا ہے  
عاجز خدا سے رسول ﷺ کا پیار مانگتا ہے

گانا نہیں نبی ﷺ کی نعت ہے مزاجی بھی نہیں حقیقت کی بات ہے

## نعت شریف

سوہنا آقا میرا عربی یارو تے میں اس دا کلمہ بولاں  
جے سوہنا مینوں کول بلاوے تے میں دُکھ پرانے پھولاں  
پڑھاں درود نبی دے اُتے وِچ قدماں بہہ کے رولاں  
جے دست مبارک سوہنا رکھے سرتے عاجز عمر ساری نہ ڈھولاں

کر علاج طیبیا ﷺ توں میرا بیماری چھڈ جاوے

سوہنا نام محمد ﷺ تیرا لوں لوں وِچ رَچ جاوے

رَب نام تیرے دے صدقے کُـ \_\_\_\_\_ ن فرما بیٹھا

لکھیا عرش تے کلمہ تیرا تے عرش سجا بیٹھا

کر علاج طیبیا ﷺ توں میرا بیماری چھڈ جاوے

سوہنا نام محمد ﷺ تیرا لوں لوں وِچ رَچ جاوے

سوہنے نام تیرے دے صدقے دو جگ بجیا اے

تیرے کلمے پاک دا ڈنکا ہر جاہ وجیا اے

کر علاج طیبیا ﷺ توں میرا بیماری چھڈ جاوے

سوہنا نام محمد ﷺ تیرا لوں لوں وِچ رَچ جاوے

کراں یاد اللہ ہر ویلے نالے نام سوہنا جو تیرا

آقا نظر کرم جے کردیں کم بن جاندا اے میرا

کر علاج طیبیا ﷺ توں میرا بیماری چھڈ جاوے

سوہنا نام محمد ﷺ تیرا لوں لوں وِچ رَچ جاوے

ناجائز خیال دے دا آقا نس جاوے

تیری یاد کرے آ ڈھیرہ تے سینہ سَج جاوے

کر علاج طیباً ﷺ تون میرا بیماری چھڈ جاوے  
 سوہنا نام محمد ﷺ تیرا لوں لوں وچ رنج جاوے  
 عشق ذات تیری دا آقا مینوں لگ جاوے  
 تیرے نام دا ورد پکاواں زندگی سچ جاوے  
 کر علاج طیباً ﷺ تون میرا بیماری چھڈ جاوے  
 سوہنا نام محمد ﷺ تیرا لوں لوں وچ رنج جاوے  
 آقا نہیں لگدا دل میرا دکھا دے مقام (سبزگند) اپنا  
 کر نظر کرم دا پھیرا بنا دے غلام اپنا  
 کر علاج طیباً ﷺ تون میرا بیماری چھڈ جاوے  
 سوہنا نام محمد ﷺ تیرا لوں لوں وچ رنج جاوے  
 تیرے نام دا چرچا ہر جاہ رونقاں لگیاں نہیں  
 میلاد نبی ﷺ دیاں محفلاں عاجز ہر سو سجیاں نہیں  
 کر علاج طیباً ﷺ تون میرا بیماری چھڈ جاوے  
 سوہنا نام محمد ﷺ تیرا لوں لوں وچ رنج جاوے

### حضور ﷺ کا بذریعہ وحی غیب جاننا

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ  
 إِنِ اتَّبَعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ (سورة انعام رکوع ۵)

ترجمہ: تم فرما دو میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے کہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے۔

فرما دے تو اے محبوباً اللہ حکم فرماوے جو خزانے اللہ دے نہیں پاس ہمارے نہ ہاں میں فرشتہ کوئی نہ آپے غیب نون جانا تابع میں اس وحی دا لوکو جو رب دی طرفوں جاناں

کفار مکہ کا طریقہ تھا کہ وہ سید عالم ﷺ سے طرح طرح کے سوال کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت

سی دولت اور مال دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں اور آپ ہمارے لیے پہاڑوں کو سونا کر دیں، کبھی کہتے کہ گذشتہ اور آئندہ کی خبریں سنائیں اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبریں دیں کہ کیا کیا پیش آئے گا تا کہ ہم منافع حاصل کریں اور نقصان سے بچنے کیلئے پہلے انتظام کر لیں۔ کبھی یہ کہتے کہ ہم کو وقت قیامت بتائیں کب آئے گی، کبھی کہتے آپ کیسے رسول ہیں کھاتے پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں۔ ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ کلام نہایت بے محل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جاسکتی ہیں جو اس کے دعویٰ سے تعلق رکھتی ہوں۔ غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعویٰ کی خلاف حجت بنانا انتہائی درجہ کا جہل ہے اس لیے ارشاد ہوا کہ آپ فرمادیں کہ میرا دعویٰ یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ، نہ میرا دعویٰ ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تم کو گذشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کر سکو اور نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ کھانے پینے اور نکاح کرنے میں اعتراض کر سکو۔ یہ دعویٰ تو رسالت اور نبوت کا ہے جبکہ اس پر زبردست دلیلیں قائم ہو چکی ہیں اور غیر متعلق باتیں پیش کرنا کوئی مقصد نہیں ہے۔

## حضور ﷺ کے معاف کرنے پر اللہ کا معاف کر دینا

معافی کی غرض سے جو مسلمان پیش حضور ﷺ ہوتے ہیں خدا کی طرف سے معاف ان کے قصور ہوتے ہیں

وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا قُلْ سَلِّمْ عَلَيَّمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ  
الرَّحْمَةَ إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا أَوْ إِجْهَالًا ثُمَّ تَابَ مِنْهُم بَعْدَ ذَلِكَ وَأَصْلَحَ فَإِنَّهُ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (سورة انعام رکوع ۶۷)

ترجمہ: اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اہل ایمان نال نادانی بے غلطی کر کھلووے کرے توبہ اس غلطی کارن پیش تاں دے ہووے  
فرما سلام محبوباً اس تے رب مہربان بخشن والا رحمت لازم رب دی اس تے اللہ کرم کماون والا

## واقعہ ربیعہ بن کعب (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۴)

ربیعہ بن کعب سی اک عربی جدوں در اقدس آتے آیا  
پتہ لگا اونوں تن دن پہلے حضور ﷺ وصال فرمایا

وِجِ دَرَبَارُ جَا حَاضِرُ هُوِيَا رُبِيْعُهُ رُو كَرَلَايَا  
 هُووے نَظَرُ كَرَمِ مِيں وِل آتَا عَاجِزُ دَر تِيْرے تے آيَا  
 كَمَلِي وَايَا تَد تُوں جَاں صَدَقَتے سَلَامِ سَمَائِلِ دِي طَرَفُوں قَبُوْلِ هُووے  
 دَرُوْدِ تَسَاں تے بِشْمَارِ هُووے مَن تِ مَن كے اِيُوِي مَنظُوْرِ هُووے  
 قَدَمَاں وِجِ حَضُوْرُ مِيں اَن بِيْضَا آتَا نَظَرُ كَرَمِ ضَرُوْرِ هُووے  
 مَعَاْفِ عَاجِزِ دے سَمَحْهُ قَصُوْرِ كَرْنَا خُدَا وَاَسْطَے عَرَضِ مَنظُوْرِ هُووے  
 دَسْتِ بَسْتِ رُبِيْعِ يَارُو كَرے تَرَلے وِجِ يَادِ حَضُوْرُ زَارُو زَارِ رُوْنَدَا  
 دَفْتَرِ بَدِيَاں دَا سَانُوِيں نَظَرِ آوے اِپْنِے حَالِ اُتے بَارِ بَارِ رُوْنَدَا  
 نَالِے رُوُوْنِ رُبِيْعِ دے نِيْنِ لُوْكُو دِلِ اُسْدِے دَا وَاَلِ وَاَلِ رُوْنَدَا  
 تِيْرے بُوْهے تے سُوْهِنِيَاں آ دُكَاں عَاجِزُ هُو رُبِيْعِ خَسْتِ حَالِ رُوْنَدَا  
 تَاجِدَارَا كَرُو مَعَاْفِ مِيْنُوں مِيں ظَلْمِ تے ظَلْمِ كَمَا بِيْضَا  
 نِيں حَامِي كُوِي سُوْهِنِيَاں تَد وَرْگَا مِيں وَاہِيں بِيْهِيْرِيَاں لَا بِيْضَا  
 اَسْرَا تَد دَا تِكِ كے آگِيَا ہَاں دَا مَن بُوْهے تے آ وِچْھَا . بِيْضَا  
 مَعَاْفِ عَاجِزِ دے آقَا ﷺ قَصُوْرِ كَرِ دُو صَدَقَہ لِيْنِ حَسِيْنِ دَا آ بِيْضَا  
 كَرُو مَعَاْفِ خَطَاوَاں مِيْنُوں مِيں حَكْمِ قُرْآنُوں پَايَا  
 جے تُوں بَخْشِيں تے رُبِ وِي بَخْشِے هے اَللّٰهُ نِے فَرْمَايَا  
 كِيْتِے مَعَاْفِ رُبِيْعِ قَصُوْرِ تِيْرے غِيْبِي آوَازِہ آيَا  
 عَاجِزِ رُبِ وِي كَرِ مَعَاْفِ چھُڈِے جَدُوں سُوْهِنِيَاں ﷺ چَا فَرْمَايَا

## بَيَانِ قُرْبَانِي حَضْرَتِ اِسْمَاعِيْلِ عَلَيْهِ السَّلَام

کتاب قصص الانبياء میں یہ واقعہ یوں مذکور ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک رات حضرت ابراہیم نے اپنے خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہتا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام اٹھ اور قربانی کرتے ہو حضرت نے فجر کو اٹھ کر دو اونٹ خدا کی راہ میں قربان کر دیئے۔ اسی طرح تین دن تک یہ خواب دیکھا تینوں دن دو اونٹ قربانی کئے پھر چوتھی شب کو دیکھا کہ اپنے فرزند کو اللہ کی راہ میں قربان کرو۔

حضرت ابراہیم نے رب رضا بدلے جان اپنی پیش کرا دی  
جدوں نمرود نے پٹھ دے وچ پایا بازی سرتے دھڑ دی لا دی  
کیٹی نار گلزار سی رب اوہدے عاجز جگ وچ مثل بنا دی  
ہور جگ دا مال اک پائے چھری بچے دی گردن رکھا دی

سبحان اللہ سچ ہے کہ خواب پیغمبروں کا بمنزلہ وحی کے ہوتا ہے۔ اسی دن فجر کو نیند سے بیدار ہو کر حضرت سارہ خاتون سے کہا کہ آج مجھ کو خواب میں حکم ہوا ہے کہ اپنے فرزند اسماعیل علیہ السلام کو خدا کی راہ میں قربان کر دو۔ لہذا میں اس حکم خدا کو بجالانے کیلئے تیار ہوں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے شتر پر سوار ہو کر بی بی حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جا پہنچے اور ان سے یہ سارا ماجرہ سنایا جبکہ اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر مبارک نو (۹) برس کی تھی۔

نو برس دے شاہزادے حضرت اسماعیل پیارے  
کنگھی کرو اسماعیل دے سرنوں خوشبو خوب لگاؤ  
نہلاؤ دھلاؤ اس دے تائیں زیادہ دیر نہ لاؤ  
سنیا حکم حضرت دا بی بی دیر ذرا نہ کیٹی  
سرمہ پایا اکھیں اندر تیاری خوب کرائی  
آستیں وچ چھری لکائی ابراہیم خلیل اللہ  
دیون دعاواں مانواں بچیاں تائیں جد باہراوہ جاون  
جنت ماں دے قدام تھلے نبی اللہ فرماوے

ماں اوہناں دی بی بی حاجرہ تائیں خلیل اللہ فرماوے  
پہناؤ پاکیزہ کپڑے اس نوں سرمہ اکھیں پاؤ  
دعوت الی اللہ وچ لے جانا بچے میرے ساتھ گھلاؤ  
نہلایا بچرا کپڑے دتے کنگھی ماں نے کیٹی  
بیٹا پیش حضرت کیتا عذر نہ کیتا کائی  
ماں کھلوتی ٹر دا دیکھے اسماعیل ذبح اللہ  
خیریں جاون سلامت آون رب نوں عرض سناون  
راضی کرے جو باپ دے تائیں رب وی راضی ہو جاوے

جب حضرت اسماعیل چلے جا رہے تھے تو یہ کیفیت دیکھ کر شیطان لعین حضرت اسماعیل کے پاس آیا لیکن اس نے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا اور فوراً ہی وہ شیطان حضرت حاجرہ کے پاس پہنچا اور کہنے لگا کہ آج اسماعیل تمہارا بیٹا کہاں ہے تو حضرت حاجرہ نے فرمایا آج وہ اپنے باپ کے ہمراہ ایک ضیافت میں گیا ہے۔ تو شیطان نے کہا کہ افسوس اس کو تو اس کا باپ ذبح کرنے کیلئے لے گیا ہے، حضرت حاجرہ نے کہ معاذ اللہ تم نے سنا ہے کہ کبھی باپ نے بھی اپنے بیٹے کو مارا ہے جبکہ وہ بے گناہ ہو۔ شیطان نے کہا خدا نے اُسے ایسا ہی حکم کیا تو حضرت حاجرہ نے کہا واقعی خدا کا فرمان ہے تو میں بھی اس کی رضا میں راضی ہوں۔ پس ابلیس پھر حضرت اسماعیل کے پاس آیا اور اس لعین نے یہ گھمنڈ کیا کہ ابھی تو یہ لڑکا ہے ہم آسانی سے اسے راہ خدا سے بھٹکالیں گے۔ ابلیس نے حضرت اسماعیل سے کہا تو کہاں جاتا ہے حضرت اسماعیل نے کہا میں آج اپنے باپ کے ساتھ ضیافت میں جاتا ہوں شیطان بوا نہیں تمہارا باپ تم کو ذبح کرنے کیلئے لے جا رہا ہے۔ حضرت اسماعیل نے کہا کہ کبھی باپ بھی اپنے بے گناہ بیٹے کو مارتا ہے کیا تم نے کبھی ایسا سنا ہے؟ ابلیس نے کہا اس کو تو یہ حکم خدا نے دیا ہے کہ وہ آج اپنے

بیٹے کو خدا کی راہ میں ذبح کر دے یہ سن کر حضرت اسماعیلؑ نے جواب دیا کیا یہ حکم اللہ نے فرمایا ہے؟ تو پھر بے قربانی رب منگی میری عذر ذرا نہ کر ساس ہزار جان بے ہووے میری اوہ وی حاضر کر ساس جب دونوں بزرگ دور تک نکل گئے تو حضرت اسماعیلؑ نے اپنے باپ سے عرض کی کہ اے ابا جان! مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی طرف سے جو وحی کی گئی تھی وہ اپنے لخت جگر فرزند ابرہیمؑ کے سامنے انہیں الفاظ کیساتھ بیان کر دی۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَبْنِيَّ اِنِّي اَرَىٰ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اَذُبُحُكَ فَاَنْظُرُ مَاذَا تَرَىٰ ط  
(سورة الصّٰفّٰت - آیات نمبر ۱۰۲-۱۰۳ رکوع ۳۷)

ترجمہ: جب پھر وہ اچھی طرح چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو باپ نے اپنے لخت جگر سے فرمایا اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تم کو اللہ کے راستے میں ذبح کر رہا ہوں۔ پس اے میرے بیٹے مجھے بتاؤ تمہاری اس میں کیا رائے ہے یہ سن کر حضرت اسماعیلؑ نے اپنے باپ کی خدمت میں عرض کی اے ابا جان! یہ تو میرے لیے بڑی باری سعادت ہے اور آپ تو خداوند قدوس کے دوست ہیں اور رات کو بہت کم سوتے ہیں جب آپ حکم خدا سوائے تو رحمت رب سے آپ کو اس خواب کی سعادت حاصل ہوئی ہے تو میں اس پر بخوشی راضی ہوں جس پر میرا اللہ راضی ہے۔

ابا جی تسی کر ڈالو جو حکم خداوند باری انشاء اللہ مینوں صابر پاسو نال رہے دی یاری

قَالَ يَا بَنِيَّ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

ترجمہ: حضرت اسماعیلؑ نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ آپ کر ڈالے جو کچھ آپ کو خدا کی طرف سے حکم ہے اور مجھے انشاء اللہ آپ صابروں میں سے پائیں گے۔

حضرت اسماعیلؑ نے اپنے باپ سے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ کا مطیع ہوں، نافرمان نہیں ہوں اس لیے آپ جلدی کریں تاخیر نہ کریں تا کہ شیطان لعین کوئی وسوسہ نہ ڈال سکے اور نہ ہی ہمیں راہ راست سے بھٹکا سکے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس وقت فرمایا اس لعین پر پتھر مارو تب باپ اور بیٹے نے اس لعین پر پتھر پھینکے اور اب یہ حاجیوں کیلئے سنت ہے کہ وہ شیطان کو پتھر مارتے ہیں۔

باپ بیٹا دونوں اس جاہ پہنچے جو منی بازار سدیندا جتھے جا کے ہر کوئی حاجی قربانی ادا کریندا پھر پچھیا باپ بیٹے نوں دس فرزند پیارے صلاح مشورہ کیا ہے تیرا اس قربانی بارے اسماعیلؑ وچ باپ دی خدمت ادب تھیں عرض الائی ہزار جان بے ہوندی میری کردا پیش الہی حکم خدا تے راضی ہوئے دونوں بزرگ پیارے باپ بیٹے نوں زمین دے اُتے متھے دل لٹاوے عمل ساڈے وچ فرق نہ آوے نہ جوش محبت مارے تاں بیٹے دا منہ نظر نہ آوے پٹی اکھیں لاوے ذبح ویلے ذبح اللہ نے عرضاں تن سنایاں سجان اللہ ذبح اللہ جیسے نت نئی جن دیاں مائیاں تھ پیر بنھوں تسی میرے وچ جنبش نہ آون کپڑے باپ تساں دے تائیں قطرہ خون نہ آون



منہ میرا زمین دل کر سوتاں نوں نظر نہ آوے نہ دیکھاں میں تساں دے تائیں نہ جوشِ محبت مارے  
 سلام کرنا میرا ماں میری نوں جدوں وی گھر ول جائیو کپڑا میرا خون آلودہ اونوں جا پھڑائیو  
 ایہہ نشانی اوہناں دے کارن دل تسلی آوے نئیں بیٹا ہور کوئی اوہناں دا اسماعیل سناوے  
 نوٹ: کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیلؑ نے کہا کہ ابا جان میرے ہاتھ پاؤں کھول دیں کیونکہ باغیوں کو باندھ کر دربار میں پیش  
 کیا جاتا ہے اور میں باغی نہیں ہوں، اور یہ بات حضرت ابراہیمؑ نے نہ مانی۔

تھ پیرِ خلیلؑ نے بدھے تے اسماعیلؑ لٹایا رکھی چھری گلے دے اُتے جویں حکم الہی پایا  
 کیجا یاد خدا دے تائیں خلیلؑ نے زور لگایا وال نہ کٹیں اک وی چھریئے حکم ربانا آیا  
 کیوں نئیں کردی ذبح توں چھریئے حضرت حکم سناوے حکم خدا جو چھری نوں ہو یا بول کلام بتاوے  
 یا حضرت میرا دوش نہ کوئی اللہ حکم فرماوے اک وار تساں نوں ذبح لئی کہندا مینوں دس وار منع فرماوے  
 ذنبہ جبرائیلؑ نے آندا جویں حکم خدا دا آیا رکھیا اس نے چھری دے تھلے اسماعیلؑ ہٹایا  
 یہ پڑھتے ہوئے اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ  
 پئی کھولی حضرت اکھیاں اتوں تے ذبح ذبے نوں پایا جبرائیلؑ خوشخبری دتی جویں حکم خدا دا آیا  
 قال تعالیٰ۔ فَلَمَّا اسْلَمَا وَاَتَلَهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَا اِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّوْيَانَ  
 اَنَا كَذٰلِكَ نَجِزِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهٗوَ الْبَلٰؤُ الْمُبِيْنُ ۝ وَقَدَيْنُهٗ بِذَبْحٍ عَظِيْمٍ ۝  
 وَتَرْكُنَا عَلِيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجِزِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ  
 مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمہ: جب دونوں نے میرے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو منہ کے بل لٹایا اور پکارا ہم نے اس کو یوں کہ اے  
 ابراہیمؑ بیشک تو نے سچ کیا اپنے خواب کو تحقیق اسی طرح ہم جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو یعنی ایسی مشکل میں ڈال کر  
 آزما تے ہیں اور پھر ان کو صابر قدم رکھتے ہیں پھر اسکے بدلے میں بلند درجات عطا فرماتے ہیں۔ بیشک یہی ہے صریح آزمانا  
 اور ہم نے اسماعیلؑ کو ایک بڑی قربانی کے بدلے چھڑا لیا اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ سلام ہو ابراہیمؑ پر  
 ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان بندوں میں سے ہیں۔

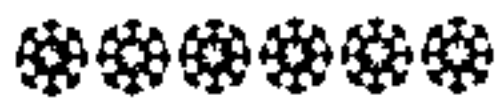
رضا ربی جدوں منی دوہاں رب نے حکم سنایا ابراہیمؑ توں خواب اپنے نوں پورا کر دکھایا  
 رب آزماوے نیکاں تائیں مشکل اندر پا کے کرے درجات بلند اوہناں دے ثابت قدم رکھا کے  
 شک نہ رہیا آزماون اندر اللہ اسماعیلؑ چھڑایا بھیج قربانی اس دے بدلے ذنبہ ذبح کرایا  
 ابراہیمؑ سلام تیرے تے اللہ نے فرمایا سنت قائم ایہہ نسلاں کارن جو کوئی جگ وچ آیا  
 بیشک تسیں اوہناں نیکاں وچوں جہاں اعلیٰ درجہ پایا کامل ایمان جہاں دے عاجز حکم ربانا آیا

ہے رَبُّ ذَا اِذَا حَاكِمٌ حَاكِمًا وَ اِذَا سَلِيْمًا تَوًّا بَثُّهُ جَهْوَكَا نِ وَالَا  
 حَضْرَتِ يُوْسُفَ نُوْنٍ كَهْوَهُ تَهِيْسُ كَذُّهُ كَيْ تَيْ اُتَيْ تَحْتِ دَعَى رَبِّ بَثْحَانَ وَالَا  
 حَضْرَتِ خَلِيْلٍ نُوْنٍ پَايُوْ نِيْ نِيْ نِيْ اَنْدَرِ رَبِّ نَارِ كَلْزَارِ بِنَانِ وَالَا  
 اِسْمَاعِيْلٍ تَيْ جَهْرِي رَكْحَا دِيْ دَنْبِهٖ بَهِيْجِ كَيْ اَبِّ جَهْرَانَ وَالَا

**فائدہ :** فرمایا گیا ہے کہ ذالحدج کی آٹھویں، نویں اور دسویں شب کو حضرت ابراہیم کو یہ خواب آیا پہلے اونٹوں کی قربانی بھی کی گئی پھر حضرت اسماعیل کو لیکر دربار خداوندی میں حاضر ہوئے۔ پس معلوم ہوا کہ وہ پہلی خوشخبری انکی تھی اور سارا واقعہ اللہ کے راستے میں ذبح ہونیکا حضرت اسماعیل سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن یہود کہتے ہیں کہ حضرت اسحاق کو ذبح کیا گیا مگر یہ بات حقیقت کیخلاف ہے کیونکہ حضرت اسحاق کی خوشخبری کیساتھ حضرت یعقوب کی بھی خوشخبری ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم کے دونوں بیٹوں سے اولاد بہت پھیلی اور یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت اسحاق کی اولاد سے بنی اسرائیل میں نبی کثرت سے آتے رہے اور حضرت اسماعیل کی اولاد سے ملک عرب میں نبی آتے رہے اور آخری نبی جناب حضرت محمد ﷺ بھی آپ ہی کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت اسماعیل کی قربانی کے عوض جو ذنب حکم خداوندی سے الیا کیا وہ سخت مندوبانہ تازہ بے داغ اور خم بصورت تھا۔ لہذا قربانی کا جانور بھی تندرست بے داغ اور صحت مند ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق قربانی عطا فرمائے۔ (آمین)

آلِ اَوْلَادِ نِيْكَ اَوْ بِنَا نِ دِيْ بَحْتِ جِهَانَ دَعَى پَنْغِي  
 رَا نِيْ كَرْنَ خَدَا دَعَى تَا نِيْسِ نِيْ كُوْكَارِ جُوْ بَنْدَعَى  
 نِيْ وِلِي رِبِّ اَزْمَانِيْ وَجِجِ پَا كِيْ مَشْكَ لِ دِهَنْدَعَى  
 صَدَقَ سِرْكَارِ كَا بَشِيْمِ خَدَا وَنَدَا سِيْمِ عَا جَزَ نَا جِيْزِ جُوْ بَنْدَعَى

اللَّهُ اَكْبَرُ، اللَّهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ اَكْبَرُ، اللَّهُ اَكْبَرُ وَاللَّهُ الْحَمْدُ



## بیانِ آخرت

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ اَنْ يُّهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ ۗ وَمَنْ يُرِدْ اَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ  
 ضَيِّقًا حَرَجًا ۗ كَا نَمَا يَضَعُ فِي السَّمَا ءِ ۗ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلٰى الَّذِيْنَ  
 لَا يُؤْمِنُوْنَ ۗ وَهٰذَا صِرَاطٌ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۗ قَدْ فَضَّلْنَا الْاٰلِيَةَ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُوْنَ ۗ لَهُمْ  
 دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۗ وَيَوْمَ يَخْشَرُهُمْ جَمِيْعًا ۗ

يَمْعُشِرَ الْجِنِّ قَدْ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ وَقَالَ أَوْلِيُوهُمْ مِنَ الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمِعْ  
بَعْضَنَا بَعْضٍ وَبَلَّغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَ لَنَا ۖ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَلِيدِينَ فِيهَا إِلَّا  
مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَكَذَلِكَ نُوَلِّيُ بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا  
كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ يَمْعُشِرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ  
آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا ۖ قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ  
الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝ (سورة انعام۔ رکوع ۱۵)

ترجمہ: اور جسے اللہ راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا سینہ خوب تنگ کر دیتا ہے۔ گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے اللہ یونہی عذاب میں ڈالتا ہے ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے، ہم نے آیات مفصل بیان کر دیں، نصیحت ماننے والوں کیلئے ان کیلئے سلامتی کا گھر ہے (مراد جنت) اپنے رب کے ہاں اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان کے کاموں کا پھل ہے اور جس دن ان سب کو اٹھایا جائیگا اے جن کے گروہ تم نے بہت سے آدمی گھیر لیے اور ان کے دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اس میعاد کو پہنچے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی تھی۔ تو اللہ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا چاہے اے محبوب ﷺ تیرا رب حکمت والا ہے اور یونہی ہم ظالموں کو ایک دوسرے پر مسلط کرتے ہیں بدلہ انکے کاموں کا۔ اے جنوں اور آدمیوں کیا تمہارے پاس ہم کے رسول نہ آئے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور یہ دن دیکھنے سے ڈراتے کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی اور ان کو دنیا کی زندگی میں فریب دیا اور خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ ہم کافر تھے۔

جس دن چاہے رب کھولے سینہ راہ اسلام دکھاوے  
راہ سدھا بڑا مشکل جا پے رب انج عذاب کراوے  
دیا کھول میں آیتاں اندر اللہ حکم سناوے  
نیک اعمال دا پھل ایہہ مل سی جس دن رب اٹھایا  
اے گروہ جن دے اللہ حکم فرمائے  
شیطانی دوست عرضاں کر سن سن تون عرض خدایا  
پہنچے ہاں میعاد اپنی نون جو مقرر تون فرمائی  
اگ ٹھکانا اوہناں کارن اللہ حکم فرمایا  
جس نون چاہے گمراہ اوہ کرنا خوب اس دا تنگ کراوے  
پر ہے عذاب اوہناں دے کارن جو نہ ایمان لیاوے  
دے ساں گھر سلامت اوہناں نون جو کوئی ایمان لیاوے  
پندرہواں رکوع انعام سورۃ عاجز وادھائیں لایا  
کانی آدمی ایہوی جو گھیرے تیرے وچ آئے  
اساں لوکاں اک دوجے تون فائدہ ہیسی اٹھایا  
ڈر دے رپے رب ڈاڈھے کولوں خبر قرآنوں آئی  
رہن ہمیشہ اس دے اندر ایہوی نال سنایا

98208

قبر خاص ہنیرے دی جاہ کوٹھی کچھ اس دا کر اپا میاں  
 اللہ نبی ﷺ دی کر اطاعت بندے دیتا رب نے حکم فرما میاں  
 رہ ڈر کے ذات خدا کولوں وچ سجدے سیس جھکا میاں  
 شمع عشق محمدی ﷺ بال سینے کلمہ نبی ﷺ دا عاجز پکا میاں

## بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون لعین کو دعوت حق دینا

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو نشانیاں دے کر فرعون اور اسکے درباریوں کے پاس دعوت حق کیلئے بھیجا تو اس کے بارے میں قرآن کریم میں یوں فرمایا گیا، جب فرعون اور اس کے درباریوں نے انکار کیا۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يُفْرَعُونَ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ  
 عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ ۖ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۖ  
 قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَآتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ فَالْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ  
 ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۖ وَنَزَعَ يَدَهُ فَازَاهِيَ بِيضَاءٍ لِلنَّظِيرِينَ ۖ قَالَ الْمَلَائِمُ قَوْمِ فِرْعَوْنَ  
 إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ عَلِيمٌ ۖ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۖ قَالُوا  
 أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۖ يَا تُوَكُّبُ كُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ۖ وَجَاءَ  
 السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ۖ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ  
 الْمُقْرَبِينَ ۖ (سورة اعراف، رکوع ۱۳، ۱۴)

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے فرعون میں پروردگار عالم سے رسول بن کر آیا ہوں مجھے سزاوار ہے کہ میں اللہ پر نہ کہوں مگر سچی بات میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی نشانی لے کر آیا ہوں، تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دو (جو اس نے قیدی کر رکھے تھے)۔ بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ اگر سچے ہو تو حضرت موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ظاہر ایک اژدھا ہو گیا اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر باہر نکالا تو دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا۔ قوم فرعون کے

سردار بولے یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے تم کو تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے۔ بولے انہیں ان کے بھائی کے پاس ٹھہراؤ اور شہروں میں لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے جادوگر کو تمہارے پاس لے آئیں اور جادوگر فرعون کے پاس آئے بولے ہمیں کچھ انعام ملے گا اگر ہم غالب آئے، بولا ہاں اس وقت جب تم مقرب ہو جاؤ گے۔

موسیٰ کہن فرعون دے تا میں جویں حکم قرآنوں آیا بن رسول خدا دی طرفوں میں دل تاساں دے آیا ہے سزا میرے تا میں ہے نہ سچ بتایا لے نشانی تمہارے رب دی پاس تاساں دے آیا پھنڈ دے قیدی اسرائیلی موسیٰ نے فرمایا چپے ہوون دی دیو نشانی فرعون سوال الایا ڈالیا عامہ حضرت موسیٰ اژدھا نظر سی آیا پا کے ہتھ گریبانوں کڈھیا اوہوی جگمگایا علم والا اے جادوگر ہے جے سردار فرعونی آندے کڈھنا چاہے ملکوں تاساں نوں گل بنا ساندے موسیٰ ٹھہرن پاس بھائی دے مشورہ اساندا پاؤ بندے بھیجو شہراں اندر جادوگر منگواؤ پاس آ فرعون دے بولے ہمیں یہ بتائیے کجھ انعام اسان نوں دیسو جے اسیں غالب آئیے؟

فرعون بولا ہاں اس وقت دوں گا جب تم کامیاب ہو جاؤ گے

قَالُوا يَمْوَسِيٰ اَمَا اِنْ تُلْقٰى وَاَمَا اِنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝ قَالَ الْقُوٰةُ فَلَمَّا الْقُوٰةُ  
سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاَسْتَرْهَبُوْهُمْ وَاَجَءَ وُ بِسِحْرِ عَظِيْمٍ ۝ وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوسٰى  
اِنَّ الْقٰى عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا  
يَعْمَلُوْنَ ۝ فَاغْلَبُوْا هٰنٰلِكَ وَاِنْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ وَاَلْقٰى السَّحْرَةَ سٰجِدِيْنَ ۝

ترجمہ: بولے اے موسیٰ مایہ السام یا تو آپ ڈالیں یا ہم ڈالتے ہیں کہا تم ہی ڈالو جب انہوں نے ڈال لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرایا اور بڑا جادو والے اور ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو اژدھا ان کی بناوٹوں کو نکلنے لگا تو حق ثابت ہوا اور ان کا باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر پلٹے اور سجدہ میں گر گئے۔

بولے اے موسیٰ یا تو آپ ڈالیں یا ہم ڈالتے ہیں تو کہا تم ہی ڈالو

وڈھا جادو اوہناں نظراں تے لیجا لوکاں نوں خوب ڈرایا آ گئی وحی خدا دے ولوں اللہ حکم فرمایا ڈالا اپنا عامہ موسیٰ امر الہی آیا سب بن کے نکلن لگا جو سی اوہناں بنایا حق ثابت موسیٰ دا ہويا فرعون دا کم سب باطل ذلیل شرمندے ڈگنے ہوئے پر کجھ نہ ہويا حاصل جادوگر کر گئے بندے اندر کہن ایمان لیائے اکو رب جو ہارون موسیٰ دا جس جہان بناجے

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُمُّوهُ قَبْلَ أَنْ  
 اذِّنْ لَكُمْ ۚ إِنَّ هَذَا الْمَكْرُ مَكْرَتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لَتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ  
 تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ : بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل  
 اسکے میں نہیں اجازت دوں یہ تو بڑا جمل ہے جو تم نے کیا اور شہروں میں پھیلا یا ہے کہ شہروالوں کو اس سے نکال دو۔

لَا قِطْعَنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَا صَلْبِنَكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ  
 رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۝ وَمَا نُنْقِمُ مِنْهَا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَ تَنَاطُ رَبِّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا  
 صَبْرًا وَتَوْفِنَا مُسْلِمِينَ ۝ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اتذُرْ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ  
 لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذُرْكَ وَالْهَتْكَ ط قَالَ سَنُقْتِلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِ  
 نِسَاءَهُمْ ۚ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ  
 الْأَرْضَ لِلَّهِ تَفَّا يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

ترجمہ : فرعون بولا اب تو تم جان جاؤ گے قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں  
 کاٹوں گا اور پھر سب کو سولی دوں گا، بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نہ جو ہم  
 اپنے رب کی نشانی پر ایمان لائے؟ جب وہ ہمارے پاس آئیں اے رب ہمارے ہم پر صبر اٹھیل دے اور ہمیں  
 مسلمان اٹھا اور فرعون کے سردار بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے پھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائے  
 اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے بولا ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور بیٹیوں کو زندہ  
 رکھیں گے اور ہم بے شک ان پر غالب ہیں۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو اور صبر کرو بے شک زمین کا  
 مالک اللہ ہے جسے چاہے اپنے بندوں میں سے اس کا وارث بنائے اور آخر میدان پر ہیزگاروں کے ہاتھ ہے۔

قسم کھا فرعون نے کہا لگ سی پتہ تساندا  
 دیاں سولی تساں ساریاں تائیں فرعون نے بول سنایا  
 کیہ فرعون ساڈا براتوں ڈٹھا کہ کیوں ایمان لیائے؟  
 ہر سردار فرعون دے تائیں ایہو بات سناوے  
 موسیٰ نہ منے بتاں تائیں نہ تدنوں رب ٹھہراوے  
 بچے ایہناں دے قتل کریاں فرعون بول سناوے  
 حضرت موسیٰ قوم نوں کہا مدد خدا توں چاہو  
 آخر فتح میدان دی پرہیزگاراں ہتھ آوے  
 اک طرف دا ہتھ وی کٹ ساں دو جا پیر تساندا  
 جاون والے ہاں اسیں پاس خدا دے جادوگراں الا یا  
 بخشیں صبر ربا ایمان وچ رکھیں جد دشمن سر پر آئے  
 موسیٰ بمعہ قوم جے چھڈیا زمین فساد مچاوے  
 بھرن کن فرعون ظالم دے ہر کوئی بات سناوے  
 بچیاں سکھ زندہ رکھساں سرداراں نوں بتاوے  
 بے شک اللہ زمین دا مالک صبر تسیں اپناؤ  
 جس نوں چاہے زمین دے اندر وارث رب بتاوے

تو بولے یعنی (موسیٰ کی قوم نے کہا) ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے پہلے اور تشریف لانے کے بعد کہا  
 قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور اس کی جگہ زمین کا مالک تم کو بنائے، پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو اور  
 بیشک ہم نے فرعون والوں کو برسوں کے قحط اور اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا کہ کہیں وہ نصیحت مانیں جب ان کو بھلائی ملتی  
 کہتے یہ ہمارے لیے ہے اور جب برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی وجہ سے کہتے۔ سن لو ان کے نصیبہ کی شامت تو  
 اللہ کے یہاں ہے لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے تم کیسی بھی نشانی لیکر ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادو کرو، ہم کسی  
 طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں (تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا)۔

فَارْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالذَّمَامَ اَيُّتٍ مُّفْصَلَةٍ تَف  
 فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ  
 لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ  
 مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝

ترجمہ : تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان ٹیڑی (ٹڈی) اور گھن (کلنی یا جوئیں) اور مینڈک اور خون جدا جدا نشانیاں۔ تو انہوں  
 نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی تو جب ان پر عذاب پڑتا تو کہتے اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب  
 جو اس کا تمہارے پاس ہے۔ بیشک اگر تم ہم سے عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر  
 دیں گے۔ (پھر جب ہم ان سے عذاب اٹھا لیے ایک مدت کیلئے جب تک انہیں پہنچتا ہے جیسی وہ پھر جاتے تو ہم نے ان سے بدل لیا)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۝ وَآوَيْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضَعُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا ط وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ بِمَا صَبَرُوا ط وَذَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ۝ وَجَوَّزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَهُمْ ج قَالُوا يُمُوسَىٰ اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ط قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ إِنَّ هَؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبِطُلُّ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

(حوالہ: سورة اعراف، رکوع ۱۶) ترجمہ: تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ان کو دریا میں ڈبو دیا اس لیے کہ وہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے بے خبر تھے اور ہم اس قوم کو جو دبائی گئی تھی اس زمین کے یورپ پچھم کا وارث بنایا۔ جس میں ہم نے برکت رکھی اور تیرے رب کا اچھا وعدہ بنی اسرائیل پر پورا ہوا، بدلہ ان کے صبر کا اور ہم نے برباد کر دیا فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بناتی اور جو چوناٹیاں اٹھاتے تھے اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار اُتارا تو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارتے تھے۔ بولے اے موسیٰ بنادے جیسا ان کے لیے اتنے خدا ہیں، بولا تم ضرور جاہل ہو یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں یہ لوگ ہیں اور جو کچھ کر رہے نرا باطل ہے۔

لیا بدلہ اسماں اوہناں کولوں جہاں آیتاں نوں جھٹلایا رہے اوہ بے خبری اندر دریا وچ ڈوب مرایا وعدہ رب نے پورا کیجا جو قوم دبی ہوئی آہی یورپ پچھم دی شاہی دتی برکت بھیج الہی بدلہ اوہناں صبر دا پایا حکم خدا فرمایا کیجا غرق فرعون ظالم نوں تے جو کجھ اُس بنایا اسرائیلی پار لگائے جو اک قوم نوں جا نکاون منکر جو خدا دے ہے سن ٹھا کر رب ٹھہراون جب اسرائیلیوں نے ان کے جھوٹے خدا (یعنی بت) دیکھے تو کہنے لگے اے حضرت موسیٰ، ہم کو بھی ایک خدا بنا دو کافر لوگ ایہہ حال ویرانہ جو ایہہ کسب کماون اسرائیلیو تسیں جاہل لوکیں حضرت موسیٰ فرماون کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو زمانے بھر کی فضیلت دی ہے اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات دلائی کہ تم کو بری ماردیتے تھے تمہارے بیٹے قتل کرتے اور بیٹیاں زندہ رکھتے اور اس میں رب کا بڑا فضل ہوا اور ہم نے موسیٰ سے تیس (۳۰) رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس (۱۰) اور بڑھا کر پوری کیوں اور اس



کے رب کا وعدہ پوری پالیس (۳۰) رات کا ہوا (وعدہ روزوں کے بارے میں تھا جو حضرت موسیٰ کو پہلے بتائے گئے اور پھر دس اور بڑھادیئے گئے) لہذا حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فساد یوں کی راہ کو دخل نہ دینا اور جب موسیٰ اپنے وعدے پر حاضر ہوا اور رب نے اس سے کلام فرمایا۔

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ ۗ قَالَ رَبِّ ارْنِيْ اَنْظُرِ اِلَيْكَ ط قَالَ لَنْ تَرَانِيْ وَلٰكِنْ اَنْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنْ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِيْ ۗ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكَاوُۡنًا ۗ خَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۗ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قَالَ يٰمُوسَىٰ اِنِّيْ اصْطَفَيْتُكَ عَلٰى النَّاسِ بِرِسَالَتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۗ فَخُذْ مَا اَتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ ۝ (سورة اعراف، رکوع ۱۷)

ترجمہ۔ اور جب موسیٰ علیہ السلام ہمارے وعدے پر حاضر ہوا، اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا، عرض کی اے میرے رب مجھے اپنا دیدار کرا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو مجھے، قریب دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گرا۔ پھر جب ہوش میں آیا بواپا کی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں میں جن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو۔

وعدہ مطابق موسیٰ حاضر ہوئے کلام خدا فرمایا سن کلام خدا دا موسیٰ کر عرض سوال الایا دیدار کرا توں اللہ مینوں موسیٰ عرض سناوے اے موسیٰ توں دیکھ نیں سکدا حکم خدا فرماوے پر دیکھ موسیٰ توں پہاڑ دی طرف جے سلامت رہیا پھر دیکھ لیسیں توں مجھ دے تائیں اللہ نے خود کہیا کوہ تے چمکیا نور الہی پہاڑ سرمہ سی ہویا حضرت موسیٰ ڈگا زمین اُتے وچ بیہوشی ہویا پھر جب ہوش ہوا بواپا کی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ فرمایا اے موسیٰ میں نے تمہیں لوگوں میں سے جن لیا اپنی رسالتوں اور کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو۔

حکم خداوندی برائے غلامی رسول ﷺ

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ

وَالْإِنْجِيلَ زِيَامُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيثَاتِ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۗ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۗ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝  
(سورة اعراف۔ رکوع ۱۹)

ترجمہ: وہ جو غلامی کریں گے اُس رسول ﷺ بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جیسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ ان کو بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا۔ تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی با مراد ہوئے۔

رسول ﷺ ان پڑھ دی جو کرے غلامی اوہ مراد نونوں پاس تورات انجیل و حج وی ذکر ہے جسدا سوہنا طرف بھلائی باسی برائی توں اوہ منع کریسی سبق بھلائی دا دیسی دور کریں نبی پھندے اوہناں دے نال بوجھ وی اتارن بہڑے حکم قرآنی من تے ایمان نبی ﷺ تے اوون

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ  
وَكَلِمَتِهِ ۗ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝  
(سورة اعراف، رکوع ۲۰)

ترجمہ: تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا رسول ﷺ ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو جائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

اے محبوب فرما دو لوکاں تائیں اللہ حکم فرمایا نہیں معبود کوئی اللہ بانجوں جس مجھے رسول بنایا زمین آسمان و حج شاہی رب دی اللہ حکم فرماوے غلامی کرے جو نبی ﷺ اللہ دی راہ راست اوہ پاوے

دُعَا كَا طَرِيقَهٗ۔ اچھے اور برے کی پہچان

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

بَعْدَ إِضْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝  
 وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ط حَتَّىٰ إِذَا أَقْلَتْ سَحَابًا ثِقَالًا  
 سُقْنَهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ط كَذَلِكَ نُخْرِجُ  
 الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۝ وَالَّذِي خَبُتَ  
 لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكْدًا ط كَذَلِكَ نَصْرِفُ الْأَيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ۝ (سورة اعراف، رکوع ۷)

ترجمہ: اپنے رب سے ڈعا کرو گڑ گڑاتے اور آہستہ اور بیشک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں اور زمین میں فساد نہ  
 مچاؤ اس کے سنورنے کے بعد اور اس سے ڈعا کرو، ڈرتے اور طمع کرتے بیشک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے اور وہی ہے  
 جو ہوا میں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مڑدہ سناتی یہاں تک کہ جب اٹھالائیں بھاری بادل ہم نے اسے کسی مردہ شہر کی  
 طرف چلایا پھر اس سے پانی اتارا پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے۔ کہیں تم نصیحت  
 مانو اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حکم سے نکلتا ہے اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا۔ مگر تھوڑا بمشکل ہم یونہی طرح  
 طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں ان کے لیے جو احسان مانیں۔

رو رو سب دعائیں مانگو وچ درگاہ الہی  
 نہ کوئی ودھے حد توں اگے نہ زمین فساد مچائے  
 رحمت رب دی قریب نیکاں دے اس وچ شک نہ کائی  
 بدلاں اگے جو ہوائیں چلاوے اوہ ہی ذات الہی  
 جویں اس تھیں پھل پھل کڈھے مردے تویں جگاوے  
 سوہنی سبزیوں ظاہر ہووے خطہ زمین اوہ چنگی  
 مگر آہستہ کرے پسند اس وچ شک نہ آ ہی  
 ڈردے روو خدادے کولوں ہر کوئی نیک امید رکھائے  
 قادر کریم خداوند باری اس دی ہر جاہ شاہی  
 مردہ زمین تے مینہ برساوے جس دی ہے سب شاہی  
 کسے طرح نصیحت منوں مثال خدا فرماوے  
 تھوڑا فصل جتھے مشکل ہووے ہر کوئی آکھے مندی

یہ مومن کی مثال بتائی گئی ہے کہ جس طرح اچھی زمین بارش سے نفع دیتی ہے زمین سے پھل پھول حاصل ہوتے ہیں  
 اسی طرح جب مومن کے دل پر قرآنی انوار کی بارش ہوتی ہے تو وہ اس سے نفع پاتا ہے۔ ایمان پختہ ہوتا ہے اطاعت و  
 عبادات سے پھلتا پھولتا ہے اور ساتھ ہی کافر کی مثال بھی ہے جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی اسی طرح کافر قرآن  
 سے نفع نہیں پاتا کیونکہ اس کا دل مردہ ہوتا ہے۔ برادران اسلام اللہ رب العزت نے قرآن حکیم کی اس آیت مبارک میں  
 ہمارے لیے یہ مثال بیان فرمائی ہے کہ اچھا سبزہ (اچھی فصل) زمین کے اچھی ہونے کو ظاہر کرتا ہے اور کمزور بیمار یا ناقص قسم

کی کھیتی جو مالک کا خرچہ بھی پورا کرتی نہ نظر آئے تو اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ خطہ زمین اچھی نہیں ہے بلکہ کمزور بخر (یعنی بری قسم کی) زمین ہے۔ چونکہ یہ بات واضح ہے کہ فصل کی ماں زمین ہوتی ہے اور فصل اس کی پیداوار ہوتی ہے تو اسی طرح یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ہر انسان اپنے والدین کی پیداوار یعنی (فصل) ہوتا ہے تو پھر اسے چاہئے کہ اپنے والدین کو اچھے اور نیک ثابت کرنے کے لیے دنیا میں رہتے ہوئے نیک اور اچھے کام کرے۔ تاکہ لوگ اس کے رہن سہن کی عملی زندگی کو دیکھ کر اس کے والدین کو نیک اور صالح کہہ سکیں اور بارگاہِ الہی میں ان کے لیے ایک اچھی شہادت ہو سکے تو اس پر نہ صرف دانا انسان بلکہ اس کا اللہ اور رسول ﷺ بھی انشاء اللہ راضی ہوگا اور اسے جنت میں جگہ فرمائے گا۔ بیشک وہ انسان بعض لوگوں کو اپنے صبر و شرافت کی وجہ سے ادنیٰ اور حقیر ہی نظر کیوں نہ آئے۔

جو اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کو ٹھکرا کر چوری بدکاری یا صرف دوسروں کو تنگ کر کے اپنے آپ کو ایک بہت بڑا چوہدری تسلیم کرانے میں مشغول رہتا ہے تو وہ نبی ﷺ کا غلام کیسے بن سکتا ہے۔ بلکہ وہ اپنے والدین کی پیداوار کے ناطے سے والدین کو بھی برا ظاہر کرے گا کوئی کہے گا ماں اچھی نہیں، کوئی باپ کے بارے میں برا کہے گا تو پھر ان کے حق میں نیک گواہی کیسے ہوگی؟ دنیا کے لوگوں میں سے وہ بیشک کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں ان کو کسی نے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو تو اس طرح وہ اپنا گھر دوزخ میں بنانے کی کوشش کرے گا۔ لہذا بارگاہِ خداوندی میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو نیک بنائے اور ہماری آل اولاد کو بھی نیک بنائے ہر برائی سے بچائے اور اپنے محبوب ﷺ کا صدقہ اللہ مہربان اپنا اور اپنے حبیب ﷺ کا پیار ہمارے دلوں میں سمائے اور ہمارے انجامِ آخرت بھی نیکوں کے ساتھ فرمائے۔ (آمین)

اللہ وحدہ دی حمد و ثناء پہلے نبیؐ پاک تے پاک درود ہووے

بول بالا اسلام دا کریں مولیٰ کفر و شرک نیست و نابود ہووے

بے شمار ہے تیرا شکر خدایا بے حد احسان نے تیرے

صدقہ نبیؐ دا کر معاف رہا عیب گناہ جو میرے

### چند اشعار (اُردو)

ب پھول کھل جاتے ہیں جب چمن میں بہار آتی ہے

غلاموں کے دل بھی مہک جاتے ہیں جب یاد میں سرکار آتی ہے

اللہ رب العزت تیرے دربار میں یہ دعا کرتا ہوں

سچ کہنے کی دیدے توفیق مجھ کو بسم اللہ سے ابتداء کرتا ہوں

الحمد للہ تو ہی خالق کائنات ہے اقرار کرتا ہوں  
 عاجز کو بھی مدینہ دکھا دو مولیٰ تیرے حکم کا انتظار کرتا ہوں  
 الہی دکھا دے مجھے وہ مدینہ جہاں میری سرکار رہتی ہے  
 برستی رہتی ہے جس پہ بارشِ رحمت تیری اور سدا ہی بہار رہتی ہے  
 بیشمار درود و سلام ہو اس ذاتِ محمد ﷺ پہ جس پہ خدایا تو بھیجتا ہے  
 سبحان اللہ وحدہ لا شریک ہے ذات تیری جو تو بن آنکھوں کے دیکھتا ہے

### نعت شریف

سوہنا میرا عربی آقا ﷺ تجھ پہ درود ہو لکھاں  
 تیرے در دیدار دے کارن سہکن میریاں اکھاں  
 آقا ﷺ سدا مدینے دل لگدا نیں میرا  
 کہڑا ویلا اوہ ہو سی جدوں روضہ میں تکاں  
 سوہنا میرا عربی آقا ﷺ تجھ پہ درود ہو لکھاں  
 تیرے در دیدار دے کارن سہکن میریاں اکھاں  
 سائیاں زور نیں میرا ایہہ تے مرضی اے تیری  
 پر قسم خدا دی دل وچ شوق میں رکھاں  
 سوہنا میرا عربی آقا ﷺ تجھ پہ درود ہو لکھاں  
 تیرے در دیدار دے کارن سہکن میریاں اکھاں  
 دیکھاں گنبدِ خضریٰ چماں روضے دی جالی  
 دکھڑے بیٹھ سناواں سر قد میں میں رکھاں  
 سوہنا میرا عربی آقا ﷺ تجھ پہ درود ہو لکھاں  
 تیرے در دیدار دے کارن سہکن میریاں اکھاں  
 عاجز ترے پاوے ایہوں عرض سناوے  
 وچ زندگی ہمیشہ کلمہ تیرا ہی چپاں

## بیان حضرت نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کی طرف آنا

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ط إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالَ الْمَلَأِينَ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرُكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَ لَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَبَلِّغُكُمْ رِسَالَتِ رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ أَوْعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَ كُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ۝

(سورۃ اعراف، رکوع ۸)

ترجمہ: بے شک ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا اور اس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو جو اس کے سوا کوئی معبود نہیں بیشک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ اس کی قوم کے سردار بولے بیشک ہم تم کو کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں سمیں تو رب العالمین کا رسول ہوں تم کو اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے، اور کیا تمہیں اس کا اجماع بھلا ہوا؟ کہ تمہارے پاس رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں سے ایک مرد کی معرفت کہ وہ ڈرائے اور تم ڈرو کہیں تم پر رحم ہو۔ تو انہوں نے اسے بھٹایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں بھٹانے والوں کو ڈبو دیا، بیشک وہ اندھا گروہ تھا۔

حضرت نوح خدا دی طرفوں قوم اپنی دل آیا  
نیں معبود خدا دے باجوں قوم نون آ فرمایا  
ڈر ہے مینوں عذاب الہی کتے تسان اوپر نہ آوے  
واحد خدا دی پوجا کرنا حضرت نوح فرمادے  
بول سردار آوے کہندے اس وچ شک نہ کائی  
اسیں سارے نوح دے تائیں ویلھی وچ گمراہی  
نیں گمراہی کوئی میرے اندر حضرت نوح فرمایا  
میں رسول خدا دی طرفوں دل تسان دے آیا  
بھلا منگا میں تسان دے کارن حکم خدا پہنچاواں  
نیں علم اوہ تسان دے تائیں جو رب ولوں میں پاواں  
بچائے نوح اور ساتھی اسدے اللہ حکم فرمایا  
انھا گروہ سب ڈب کے مر یا جہاں آیتاں نون بھٹایا

حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام ملک ہے وہ متوشلخ کے وہ انونخ کے فرزند ہیں اور انونخ

حضرت ادریسؑ کا نام ہے۔ حضرت نوحؑ کو چالیس یا پچاس برس کی عمر میں اللہ رب العزت نے نبوت سے سرفراز کیا۔

## بیان طوفان حضرت نوح علیہ السلام

وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا  
يَفْعَلُونَ ۝ وَأَصْنَعِ الْفُلَكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحِينَا وَلَا تَخَاطِبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۗ  
أَنَّهُمْ مُّغْرَقُونَ ۝ وَيَصْنَعِ الْفُلَكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأَ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۖ  
قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۗ لَمَنْ  
يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُورُ ۗ  
قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ  
آمَنَ ۖ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۖ إِنَّ  
رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(سورة هود، رکوع ۴)

ترجمہ: اور نوح علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ تمہاری قوم سے مسلمان نہ ہونگے مگر جتنے ایمان لائے اور غم نہ کھا اس پر وہ جو  
کرتے ہیں، اور کشتی بناؤ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے ظالموں کے بارے میں ہم سے بات نہ کرنا وہ ضرور ڈوب دیئے  
جائیں گے اور نوح کشتی بناتا اور جب اس قوم کے سردار اس پر گزرتے اس پر ہنستے اور بولے اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت  
ہم تم پر ہنسیں گے جیسا تم ہنستے ہو اور اب جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے اور اترتا ہے وہ عذاب ہمیشہ  
جو رہے۔ یہاں تک کہ جب حکم آیا اور تنور ابلا ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرے ہر قسم کا ایک جوڑا از مادہ۔ جن پر بات پڑ چکی  
ہے اس میں سوار کر گھر والوں اور مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے مگر تھوڑے اور بولا اس میں سوار ہو اللہ کے نام پر  
اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بڑا بخشنے والا ہے۔

ہو گئے مسلم جو ہونے پس ہور نہ ہوس کوئی غم نہ کر نوح پیغمبر وحی حضرت نوح ہوئی  
رب فرمایا بناؤ کشتی سامنے اک ہمارے میرے نال کوئی گل نہ کرنا ایسا ظالماں بارے

ڈوب دیاں ایناں بلالماں تاہیں حکم خدا فرماوے کافر لنگدے دیکھ کے ہسن جدوں کشتی نوح بناوے  
اک دن ہوی میں وی ہناں خبر قرآنوں آئی پتہ لگ سی جدوں تاں دے اوپر آیا عذاب الہی  
ابلا پانی تنور دے وچوں حکم قرآنوں آیا ہر قسم دا جوڑا جوڑا کشتی وچ بٹھایا  
اہل خانہ جو ایمان لیاے ہور مسلمان جو سارے بے شک اللہ بخشن ہارا بیٹھے بسم اللہ پڑھ سارے

وہی تجری بہم فی موج کالجبال تف ونادی نوح ابنہ وکان فی معزل ایبئی  
ارکب معنا ولا تکن مع الکفرین ۵ قال ساوی الی جبل یعصمونی من الماء  
قال لا عاصم الیوم من امر اللہ الا من رحمہ و حالی بینہما الموج فکان من  
المغرقین ۵ وقیل یا رض ابلعی مائک ویسماء اقلعی وغیض الماء وقضی  
الامر واستوت علی الجودی وقیل بعد اللقوم الظلمین ۵

ترجمہ: اور وہ کشتی ان کو لیے جا رہی تھی ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ اور نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ نہ ہو۔ بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔ کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر وہ جس پر رحم کرے۔ ان کے بیچ میں ایک موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا اور حکم فرمایا اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام تمام ہوا، اور کوہ جودی پر ٹھہری اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ۔

اوپر سے آئے آسمانوں پانی زمیں وی خوب نکالے مر گئے ڈب کے نوح دے منکر مندے جہاں دے چالے  
کشتی چلے موجاں اندر پانی دے وچکارے نوح پکارے اپنے بیٹے تاہیں جو بیسی الگ کنارے  
چھڈ بیٹا توں کافراں تاہیں آجا ساتھ ہمارے بچہ نہ کہنا باپ دا نیاں صاف جواب سناوے  
لیساں پناہ پہاڑ دے کولوں جو پانیوں مجھے بچاوے اللہ نبی دا ادہ منکر ہویا خبر قرآنوں آوے  
اللہ بنا کون بچاوے عذاب الہی پاروں پر کرے رحم اوہ جسدے اُتے ساتھ نبی دے پاروں  
سب توں وڈا توں حاکم ربا وعدہ تیرا اے سچا عرض کیتی نوح اس بارے جو بیڑیوں باہر سی بچہ  
نیں بچہ تیرے گھر والیاں وچوں ایہدے کم نالائق سارے علم نیں ہے جسدا تینوں بات نہ کر اس بارے



کم نہ کرنا نادانوں والا نصیحت رب فرماوے دے پناہ خدایا مینوں حضرت عرض سناوے  
 تھمیا پانی آسمانی عاجز زمین نے پیتا سارا کوہ جودی تے کشتی ٹھہری دیکھ خدا دا کارا  
 نوٹ نون حکم خدا نے دتا آجا کشتیوں تھلے سلام اور برکت تاساں دے آتے نالے ساتھ تیرے جو چلے  
 نوٹ آپ کا ایک لڑکا کنعان منافق تھا جو اوپر سے مسلمان اور اندر سے کافروں کے ساتھ تھا۔

## دُعا

خوار ہوں بدکار ہوں گنہگار ہوں بڑا خدایا تیرے دربار میں دست بستہ ہوں کھڑا  
 بخش دے تو مجھ کو سرور کونین کا صدقہ شہیدان کربلا اور حسن حسین کا صدقہ  
 علی المرتضیٰ فاطمہ حرامین کا صدقہ ابوبکر عمر عثمان زانورین کا صدقہ  
 حضرت بال اور نوٹ ثقلین کا صدقہ صدقہ خواجہ اولیاء کرنی اور مرشد طالب حسین کا صدقہ  
 کرتا ہے عاجز دعا مولا تجھ سے بخشش والدین کیلئے سلام ہو قبول سرور کونین کے لیے



تھے صفحہ اے خالق لائق تیرے ، تیرے یار دا ورد پکائی رکھاں  
 آقا ﷺ بارہ ربیع الاولوں پیر دے دن آئے ، جشن عید میلاد منائی رکھاں  
 بناں یاد اوہدی کے کم دا نہیں ، یاد سوہنے دی سینے میں لائی رکھاں  
 بدوں جائے عاجز دی جان ربا ، کلمہ نبی دا ذکر پکائی رکھاں

## نعت شریف

جب دنیا میں ذات محمد ﷺ میری سرکار آگئی  
 یوں ہوا جیسے چمن میں بہار آگئی  
 پہلی گئی وہ شب غفلت جو خزاں بنی بیٹھی تھی  
 نکل گئی وہ گلہری چمن میں جو رہتی تھی  
 جب دنیا میں ذات محمد ﷺ میری سرکار آگئی  
 یوں ہوا جیسے چمن میں بہار آگئی

آیا وہ مالک باغ میں خاطر جس کی بنایا گیا  
 وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ شَانِ مِیْنِ جَسِ كِی فَرْمَا یَا گِیَا  
 جَب دُنْیَا مِیْنِ ذَاتِ مُحَمَّدٍ ﷺ مِیْرِی سِرْكَارُ آگئی  
 یوں ہوا جیسے چمن میں بہار آگئی  
 پڑھتا ہے درود محمد ﷺ پہ خدا یہ بتایا گیا  
 فرشتے بھی پڑھتے ہیں لوگو تمہیں بھی فرمایا گیا  
 جَب دُنْیَا مِیْنِ ذَاتِ مُحَمَّدٍ ﷺ مِیْرِی سِرْكَارُ آگئی  
 یوں ہوا جیسے چمن میں بہار آگئی  
 نمودار ہوا جب وہ نورِ آفتاب کھل گئی کلی کلی  
 روشن ہوا جہاں اور ہر گلی گلی  
 جَب دُنْیَا مِیْنِ ذَاتِ مُحَمَّدٍ ﷺ مِیْرِی سِرْكَارُ آگئی  
 یوں ہوا جیسے چمن میں بہار آگئی  
 عاجز سب بلبلیں کہنے لگیں تالہ حق جو فرمایا سرکار نے  
 اور دین و اسلام جو سکھایا سرکار ﷺ نے

## نعت شریف

اکھیاں اڈیک دیاں ساڈا دل وی پکار دا  
 کدوں ہووے گا دیدار ربا مدنی سرکار ﷺ دا  
 ہر ویلے یاد اوہدی سینے وچ رہندی اے  
 بار بار روح ربا ایہو گل کہندی اے  
 اکھیاں اڈیک دیاں ساڈا دل وی پکار دا  
 کدوں ہووے گا دیدار ربا مدنی سرکار ﷺ دا

دا صحنی اے کھڑا . نورانی لچپال دا

نہ ہو یا نہ ہو جگ تے سوہنا اوہدے نال دا

اکھیاں اڈیک دیاں ساڈا دل وی پکار دا

کدوں ہووے گا دیدار ربا مدنی سرکار ﷺ دا

اللہ قادر کریم رحیم توں رب ساڈا ساڈے حال تے رحم فرما سائیاں

گناہگار ہاں میں بیشک مولیٰ تیرے بوہے تے کراں التجا سائیاں

تینوں یار دے یاراں دا واسطہ ای کر لوں منظور دُعا سائیاں

صدقے سوہنے محمد ﷺ دے بخش دیویں تیری شان ہے بے پرواہ سائیاں

سرتاج لولاکی سوہنا زلفاں دا جال اے

موہڈے اُتے کملی کالی سجدی کمال اے

اکھیاں اڈیک دیاں ساڈا دل وی پکار دا

کدوں ہووے گا دیدار ربا مدنی سرکار ﷺ دا

سوہنی این چال اُس دی نہ جگ تے مثال اے

سوہنے مدنی ﷺ دے صدقے ہر سو بہار اے

اکھیاں اڈیک دیاں ساڈا دل وی پکار دا

کدوں ہووے گا دیدار ربا مدنی سرکار ﷺ دا

نبی ﷺ دا غلام عاجز نہ کم کے کار دا

من لئے سوال ربا واسطہ ای یار دا

## نعت شریف

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

نبی ﷺ رحمت خدا رب مہربان دا

سرتاج - لولاکی موہڈے کملی وی کالی اے

زلفاں وچوں چہرہ نوری لاٹاں مار دا

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ جاندا

نبی ﷺ رحمت خدا رب مہربان دا

ایسا ہویا نہ ہوسی کوئی سوہنا بے مثال اے

رُتبہ کمال ویکھو آمنہ دے لال دا

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ جاندا

نبی ﷺ رحمت خدا رب مہربان دا

نبی ﷺ آخر الزماں میرا نبیاں دا نبی اے

شہر مدینہ سوہنا میرے لچپال دا

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ جاندا

نبی ﷺ رحمت خدا رب مہربان دا

آفتاب نوں وی موڑیا تے چن نوں وی توڑیا

قسم خدا دی سارا جگ جان دا

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ جاندا

نبی ﷺ رحمت خدا رب مہربان دا

دو جگ دی بہار سب مدنی ﷺ دے نال اے

عاجز غلام جہدا کلمہ پکار دا

## نعت شریف

سرخ نیناں وچ ڈورے پتلی کالی اے

سوہنے ہونٹ مبارک سوہنے زلف نبی دی کالی اے

چٹے دند بے مثل نبی دے مبارک داڑھی سجدی اے  
 سر تے تاج لولاکی سوہنا کملی کالی پھب دی اے  
 سرخ نیٹاں وچ ڈورے پتلی کالی اے  
 سوہنے ہونٹ مبارک سوہنے زلف نبی دی کالی اے  
 خوشبو مڑکے دی افضل ودھ کستوری توں  
 صدقے واری جاواں مکھڑے نوری توں  
 سرخ نیٹاں وچ ڈورے پتلی کالی اے  
 سوہنے ہونٹ مبارک سوہنے زلف نبی دی کالی اے  
 حسن جمال نبی ﷺ دا سوہنا، سہلی سوہنی پھب دی اے  
 متھے مبارک لاٹ نورانی، زلف کنڈل پئی سجدی اے  
 سرخ نیٹاں وچ ڈورے پتلی کالی اے  
 سوہنے ہونٹ مبارک سوہنے زلف نبی دی کالی اے  
 رکھی آس دیدار دے کارن عاجز صفت نبی ﷺ دی مکدی نیں  
 جدوں پاک سرکار دی یاد آوے اکھ ہنجواں دے ولوں زکدی نیں

## پیدائش حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ صاحبہ کا نام یوحانہ ہے آپ لادی بن یعقوب کی نسل سے ہیں۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کی والدہ کو الہام کیا۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي لَيْمٍ وَلَا تَخَافِي  
 وَلَا تَحْزَنِي ۚ إِنَّا رَأَدُّوهُ إِلَيْكَ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ (سورة القصص، رکوع نمبر ۱)

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو۔ تو اسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈرا اور نہ غم کر بیشک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنا لیں گے۔

داتا حکم خداوند۔ باری ماں موسیٰ دی تائیں سورۃ القصص وچ لکھیا ہویا موسیٰ نوں دودھ پلائیں  
پھر جے تہ نوں خطرہ ہووے بچہ دریا وچ پائیں بیشک واپس تہ تک لاساں خوف و غم نہ کھائیں  
رسول بناساں اس بچے تائیں رب نے حکم فرمایا رکھ یقین خدا دے اُتے ماں نے عمل کمایا  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ نے آپ کو ایک صندوق میں رکھ کر شب کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا

ماں نے بچہ دریا وچ پایا تے صبر پیالہ پیتا اللہ جانے خالق مالک جو ماں دل اسدن پیتا  
جا بیٹی توں نال ویرن دے ماں نے حکم سنایا اوہ جاوے تیرا موسیٰ بھائی ماں تیری دا جایا  
ماں موسیٰ دی بجکم الہی دریا وچ پتر پایا نیل کنارے بھین وی ٹرپی چل امڑی دیا جایا  
دریا نیل وی ٹھاٹھاں مارے مجھ کچھ جس وچ سارے پر ذات خدا دی راگی عاجز اکھ نہ کوئی اٹھاوے

وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّبِهِ ذِ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنْبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

ترجمہ: اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا اس کے پیچھے چلی جا تو وہ اُسے دور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی۔

حاکم حاکماں دا سوہنا رب ڈاڈا جس اپنا حکم منایا ہتھیں ماں دی اُس موسیٰ تائیں وچ دریا نیل رڑایا  
رکھی چھری خلیل نے گردن اسماعیل لٹایا اُف نہ کیتی ذکریتے عاجز جدوں آرا رکھ چرایا  
حضرت یوسف کھوہ وچ پایا بردہ بنا وکایا لائی پابندی حضرت نوح دے اُتے بچہ کول رڑایا  
تختوں چا زمین تے سٹیا سلیمان توں بٹھ جھوکایا عاجز جا کر بلا دے اندر کنبہ حسین کہایا

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریائے نیل میں ڈال دیا گیا چونکہ آپ صندوقچہ میں تھے۔ لہذا وہ صندوقچہ بجکم خدا  
تیرتا ہوا دریائے نیل سے نکلنے والی ایک نہر میں گیا جو فرعون کے محل کے نیچے سے گزرتی تھی جس وقت آپ اس محل کے نیچے  
پہنچے تو پھر فرعون اور اسکی بیوی آسیہ خاتون نے اس صندوق کو دیکھا اور پانی سے باہر نکال لیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ  
السلام کا صندوق آسیہ خاتون نے باہر نکالا اور اس کا قفل بھی آسیہ خاتون نے ہی کھولا۔ کیونکہ وہ مومنہ عورت تھی اور فرعون  
چونکہ کافر تھا۔ یہ دونوں کام ہی سرانجام نہ دے سکا تو پھر آسیہ بی بی نے فرعون سے کہا جیسا کہ اللہ رب العزت قرآن کریم  
میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرْتُ عَيْنِي لِي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ ق عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ

نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۖ

ترجمہ : اور بولی فرعون کی عورت یہ لڑکا آنکھوں کی ٹھنڈک ہے مجھ کو اور اس کو نہ مارو۔ شاید ہمارے کام آئے یا بنا لیں ہم اس کو اپنا بیٹا۔

چونکہ وہ اس حکمتِ خداوندی کو نہیں جانتے تھے کہ بچہ بڑا ہو کر کیا کرے گا اور یہ سمجھا کہ کسی نے ڈر کے مارے دریا میں ڈال دیا ہے جس وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰ کو مارنے کا ارادہ منسوخ کر دیا۔ فرعون کی ایک بیٹی جو کہ بیماری برص میں مبتلا تھی اس نے موسیٰ کو روتے ہوئے دیکھ کر اٹھایا تو اچانک جناب کے منہ مبارک سے ایک رال ٹپکی جو اس لڑکی کے بدن پر پڑی تو وہ تندرست ہو گئی، اور اس کے بدن سے برص کی بیماری جاتی رہی۔ جب یہ بات فرعون تک پہنچی تو وہ جناب سے پیار کرنے لگا اور آپ کو دودھ پلانے کیلئے بہت سے دائیاں منگوائیں مگر حضرت موسیٰ نے کسی دائی کا دودھ نہ پیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَصِیْحُونَ ۝

ترجمہ : اور حرام کر دیا ہم نے اوپر اس کے دودھ دائیوں کا پہلے سے تو بولیں یعنی (حضرت موسیٰ کی بہن) کیا میں بتا دوں اس گھروالے جو اس بچے کو پال دیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں۔

فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَىٰ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ : تو ہم نے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام دائیوں میں سے کسی کا دودھ نہ پیا تو حضرت موسیٰ کی بہن جو اجنبی بن کر دیکھ رہی تھی اس نے کہا کہ میں تم کو ایک گھروالی بتاؤں جو اس بچے کو دودھ پلائے اور پرورش کرے۔ تو یہ سن کر فرعون نے کہا اُسے لے آؤ تب وہ دوڑتی ہوئی اپنی والدہ کے پاس آئی اور ان کو سارا ماجرہ سنا کر ساتھ لے گئی۔ جب حضرت کی والدہ نے حضرت موسیٰ کو دیکھا تو آپ بھی خوش ہوئیں اور گود میں لیکر دودھ پلانے لگیں (مگر اجنبی بن کر)۔ تو فرعون نے کہا کہ تم اپنے دودھ پلانے کی اجرت ایک درہم روزانہ ہم سے لیا کرو۔

ایک دن فرعون حضرت موسیٰ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور گودی میں اٹھا کر بوسہ لینے لگا تو حضرت موسیٰ نے ایک

ہاتھ میں داڑھی پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ پر تھپڑ لگایا۔ یہ کیفیت دیکھ کر فرعون بہت ہی غصہ میں آ گیا اور اسی وقت مار ڈالنے کا حکم دیا اور بولا کہ شاید یہ وہی لڑکا ہے جو بڑا ہو کر میری بادشاہت میں فتور ڈالے گا۔ تو پھر آسیہ بی بی بولیں اے فرعون کیا تم نہیں جانتے کہ شیر خوار بچوں کا یہی فعل ہوتا ہے ان کو سمجھ بوجھ نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ بچہ بنی اسرائیل قوم سے ہے جو تم خیال کرتے ہو، تم نے تو بنی اسرائیل کے تمام لڑکوں کو مار ڈالا ہے۔

موسیٰ باہر صندوقوں آئے تے ماں نظر نہ آئی  
 بھکھ پیاس نے غلبہ کیا رو رو پائی دوہائی  
 فرعون دی بیٹی نال برص بیماری جو جلدی جلدی آئی  
 موسیٰ اٹھائے اس گودی اندر تے حضرت رال گرائی  
 رال گری اس بچی اُتے رب نے کرم کمایا  
 بچی نون رب صحت بخشی موسیٰ دا قدر ودھایا  
 پتہ لگا فرعون دے تائیں نال خوشی دے آیا  
 دودھ پلاون موسیٰ کارن دایاں نون اس منگوا یا  
 دایاں دودھ پیش جد کیا حضرت منہ نہ لایا  
 دُور کھلوتی ہمشیرہ دیکھے کہے رب سب بنایا  
 کہیا اس فرعون دے تائیں میں اک بات سناواں  
 جے کد دیہو اجازت مینوں اک ہور میں دائی لیاواں  
 اجازت ملی تے اُس ماں نون آندا پر رانر فاش نہ کیا  
 بات سے فائدہ عاجز موسیٰ شیر ماں دا پیتا  
 اک دن فرعون نال خوشی دے موسیٰ نون آ پھڑیا  
 گودی اٹھا بوسہ لین سی لگا وچ چاواں مڑیا  
 اک ہتھ موسیٰ داڑھیوں پایا تھپڑ دو جے نال جڑیا  
 حکم دیتا اس نفران تائیں غصہ فرعون نون چڑھیا



قتل کرو اس بچے تائیں ، نئیں اسان نے ایہہ رکھانا  
 شاید ہوسی ایہہ اوہ بچہ جس فتور مچانا  
 بدھے ہتھ آسید بی بی وے توں بن فرعون سیانا  
 عادت ہوندی ایہہ بچیاں والی اجے ایوی بال انجانا  
 فرعون کہیا میں سب کجھ سمجھاں تینوں لگدا بڑا پیارا  
 پر عقل ایہدی دا جائزہ لیساں کرساں خوب نتارا

پس اس نے آزمانے کیلئے ہامان وزیر سے دو طشت زر کے منگوائے ایک طشت میں تو آگ کے انکارے رکھے اور  
 دوسرے طشت میں یا قوت سرخ رکھ کر موسیٰ کے آگے رکھے اور پھر بولا کہ اگر لڑکا آگ کے طشت میں ہاتھ ڈالے گا تو سمجھنا  
 کہ یہ لڑکانی اسرائیل سے نہیں ہے اور اگر یا قوت کے طشت میں ہاتھ رکھے تو سمجھ لینا کہ یہ وہی لڑکا ہے جو ہمارا دشمن ہے۔  
 لہذا بحکم خدا جبرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر آگ کے طشت میں ڈال دیا اور آپ نے تھوڑی سی آگ لے  
 کر اپنے منہ میں رکھ لی جس سے حضرت موسیٰ کی زبان مبارک تھوڑی سی جل اٹھی۔ تو پھر آسید خاتون نے فرعون سے کہا کہ  
 دیکھا کہ بچے نے آگ میں ڈال لی اگر سمجھ رکھتا تو یوں نہ کرتا۔ تب یہ سن کر فرعون آپ سے پھر پیار کرنے لگا اور آپ کو  
 آپ کی ماں کے حوالے کر دیا کہ اس کی پرورش کرے۔ ایک روایت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی  
 زبان مبارک میں کچھ لکنت تھی جو کہ بات صاف نہ کر سکتے اور یہ زبان مبارک جلنے کی وجہ سے تھی۔ جب حضرت موسیٰ  
 بڑے ہوئے تو فرعون کے نوکر وغیرہ آپ کو شہر میں سیر کرایا کرتے تھے۔ جب حضرت کی عمر ۲۰ برس کی ہوئی تو فرعون نے  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی بڑی دھوم دھام سے کر دی۔ آپ فرعون کے پاس تقریباً تیس (۳۰) برس رہے آپ کے  
 ہاں دولڑکے بھی ہوئے جن کے نام حرتوں اور بلقا تھا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شہر مدین کی طرف ہجرت کی اور حضرت  
 شعیب کے پاس گئے۔

### نعت شریف (واقعہ غار حراء۔ اردو)

جب ہوا غم امت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے  
 رکھا سر کو سجدہ میں رو کر امت بخشاتے رہے  
 خبر نہ ہوئی کسی کو آپ کہاں جاتے رہے  
 کنبہ ہوا بے چین یار آنسوں بہاتے رہے

جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے  
 رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے  
 پوچھا جب لوگوں سے تو خبر نہ ملی آپ کی  
 ڈھونڈن نکلے یار صحابیؓ پرواہ نہ کی گھربار کی  
 جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے  
 رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے  
 اک دن یار صحابیؓ سارے طرف جنگل جب آئے  
 جنگل اندر ایالی ملیا سوہنی بات سنائے  
 جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے  
 رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے  
 تین دن سے ریوڑ کچھ نہ پیئے کھائے  
 بار بار میں روکا اس کو طرف غار کی جائے  
 جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے  
 رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے  
 ہنچو بھر بھر روئے ریوڑ بھوک نہ ظاہر کرائے  
 عجب بات میں دیکھی اس میں صحت فرق نہ آئے  
 جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے  
 رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے  
 سنی بات جہاں جس دم غار اندر جب آئے  
 سید عالم پاک محمد ﷺ سجدے اندر پائے  
 جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے  
 رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے

عرض کی سب صحاباں آقا ﷺ گھر تشریف لائیں

دیتے ہیں سب مشرک طعنے عرض منظور فرمائیں

جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے

رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے

گھر نہ جاؤں جب تک اُمت نہ بخشے خدا

فرمایا سید دو عالم جناب امام الانبیاء

جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے

رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے

دی گئی جب خبر گھر میں اس بات کی

آ گئی حضرت فاطمہؑ دختر سرور کائنات کی

جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے

رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے

عرض کی خدمتِ باپ میں گھر جانے کے لیے

فرمایا میں ہوں سجدہ ریز اُمت بخشانے کے لیے

جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے

رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے

سر نہ اٹھاؤں سجدہ سے جب تک اُمت نہ بخشے خدا میری

آج ہے خدا سے فاطمہؑ یہی التجا میری

جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے

رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے

کیا عزم فاطمہؑ سجدہ میں جانے کے لیے

بارگاہِ الہی میں عرض لانے کے لیے

جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے  
 رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے  
 جب ہاتھ اٹھایا بی بی فاطمہؓ چادر اٹھانے کیلئے  
 تو بھیجا جبرائیلؑ خدا نے خوشخبری سنانے کیلئے  
 جب ہوا غم اُمت سرکار ﷺ حراء میں جاتے رہے  
 رکھا سر کو سجدہ میں رو کر اُمت بخشاتے رہے  
 بخش دی اُمت نبی ﷺ کی حکم الہی آگیا  
 کلمہ بول سرکار ﷺ کا عاجز جو اُمت کو بخشا گیا



آئے جب حراء سے سجدہ میں رو کر اُمت بخشانے والے  
 تو خوشیوں میں کہنے لگے راہ سرکار ﷺ میں آنکھیں بچھانے والے

### نعت شریف

دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ پئے آوندے نے  
 لہجہ لہجہ اوہ ساڈے غمخوار پئے آوندے نے  
 کیڈی اے شان سوہنی مدنی سرکار ﷺ دی  
 رُب وی درود پڑھدا خلقت کلمہ پکار دی  
 دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ پئے آوندے نے  
 لہجہ لہجہ اوہ ساڈے غمخوار پئے آوندے نے  
 صحاباں نوں چین آیا چوہیرے پئے گھمدے نے  
 کوئی کلمہ درود پڑھدے کوئی جوڑے پئے حمدے نے  
 دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ پئے آوندے نے  
 لہجہ لہجہ اوہ ساڈے غمخوار پئے آوندے نے

شہرِ ول آئے آقا ﷺ سگی ساتھی وی نال نے

راہ پئے تکدے بڈھے بچے وی نال نے

دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ پئے آؤندے نے

لجپال اوہ ساڈے غمخوار پئے آؤندے نے

مدنی دے صدقے جھڑیاں لائیاں بہار نے

کھلیاں نے کلیاں مہکے گلزار نے

دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ پئے آؤندے نے

لجپال اوہ ساڈے غمخوار پئے آؤندے نے

عاجز غلامی منگے مدنی ﷺ لجپال دی

نالے بخش توں دید رتا مدنی سرکار ﷺ دی



کلی سے پھول کھلتا ہے ، کانٹے سے کھل سکتا نہیں

بادب کو مقصود ملتا ہے ، بے ادب کو مل سکتا نہیں

کلی سے پھول کھلتا ہے ، کانٹے سے کھل سکتا نہیں

جو پھول کو پیار ملتا ہے ، وہ کانٹے کو مل سکتا نہیں

## نعت شریف

تیرے یارِ دی یاد وچ عید رتا میری ، کلمہ سوہنے ﷺ دا ہمیشہ توں نصیب لکھ دے

ایہو بار بار اپیل رتا میری ، سانوں نبی ﷺ دی غلامی دی رسید لکھ دے

سوہنے نبی ﷺ توں صدقے جائیے ، کلمہ اُسدا ورد پکائیے

ڈکھ درد دُنیا دے سارے ، اساں توں بعید لکھ دے

تیرے یارِ دی یاد وچ عید رتا میری ، کلمہ سوہنے ﷺ دا ہمیشہ توں نصیب لکھ دے

ایہو بار بار اپیل رتا میری ، سانوں نبی ﷺ دی غلامی دی رسید لکھ دے

عید میلاد النبی ﷺ منائے ، نبی ﷺ تے لکھ درود پہنچائیے  
 ہووے اساں توں دور بیماری ، ربا سوہنا توں طبیب لکھ دے  
 تیرے یار دی یاد وچ عید ربا میری ، کلمہ سوہنے ﷺ دا ہمیشہ توں نصیب لکھ دے  
 ایہو بار بار اپیل ربا میری ، سانوں نبی ﷺ دی غلامی دی رسید لکھ دے  
 سوہنا شہر مدینہ سوہنا ، جس وچ گنبد خضریٰ سوہنا  
 ساڈے بختاں دے وچ توں مولیٰ ، مدینے دی دید لکھ دے  
 تیرے یار دی یاد وچ عید ربا میری ، کلمہ سوہنے ﷺ دا ہمیشہ توں نصیب لکھ دے  
 ایہو بار بار اپیل ربا میری ، سانوں نبی ﷺ دی غلامی دی رسید لکھ دے  
 تو حضور ﷺ نالوں ودھ ربا ہو رنہ بنایا اے ، سب نالوں ودھ رتبہ اہدا بتایا اے  
 نعت نبی ﷺ دی لکھے پڑھیے ، وچ عاجز دے ربا توں نصیب لکھ دے

سھے صفتاں اے خالق لائق تیرے ، تیرے یار دا ورد پکائی رکھاں  
 رکھیں لاج غریب دی توں ربا ، جشن عید میلاد منائی رکھاں

### نعت شریف

تیری دید کارن اساں آقا ﷺ اڈیکاں لائیاں نے  
 تیرا فیض ازلاں توں جاری پیاں دوہائیاں نے  
 رو رو آدم توبہ کیتی جانے رب جو اس نال بتی  
 سوہنے نام محمد ﷺ صدقے معافیاں پائیاں نے  
 نبی دید کارن اساں آقا ﷺ اڈیکاں لائیاں نے  
 تیرا فیض ازلاں توں جاری پیاں دوہائیاں نے  
 رب نے تینوں کول بلایا اس نے براق اسوار کرایا  
 لاگی نال جبرائیلؑ ٹرایا حوراں رستہ ویکھن آئیاں نے

تیری دید کارن اساں آقا ﷺ اڈیکاں لایاں نے  
 تیرا فیض ازلاں توں جاری پیاں دوہایاں نے  
 تیری خاطر رب عرش سجایا تہ نون سد کے کول بٹھایا

نقشہ چال رب خوب پکایا توں عرش تے پھیریاں پائیاں نے  
 تیری دید کارن اساں آقا ﷺ اڈیکاں لایاں نے  
 تیرا فیض ازلاں توں جاری پیاں دوہایاں نے  
 جدوں آقا ﷺ میرا جگ وچ آیا نور محمدی ﷺ چانن لایا

آسمانوں دین مبارکاں حوراں فرش تے آئیاں نے  
 تیری دید کارن اساں آقا ﷺ اڈیکاں لایاں نے  
 تیرا فیض ازلاں توں جاری پیاں دوہایاں نے  
 رتبہ تیرا رب ودھایا تیری خاطر سب بنایا  
 عاجز نام تیرے دے صدقے نعمتاں پائیاں نے

## بیان جنگ بدر الکبریٰ

فَاَقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ۔

ترجمہ: قتل کرو تم مشرکوں کو جہاں پاؤ۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ ہجرت کے بعد ایک سال تک جہاد کا اتفاق نہ ہوا، ہجرت کے دوسرے سال ہی بدر الکبریٰ واقع ہوئی اور ہجرت کے پانچویں برس میں جنگ بدر الصغریٰ لڑی گئی۔ اسی طرح دس برس کے اندر پیغمبر خدا سید عالم ﷺ کو پچیس (۲۵) لڑائیاں کفار سے لڑنی پڑیں اور بعض روایات سے تقریباً ستائیس بتائی گئی ہیں۔ لہذا یہ جنگ مقام بدر سے تین میاں کے فاصلے لڑی گئی اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان المبارک کو پیش آیا۔ اس جنگ میں رسول خدا ﷺ کے جانثاروں کی تعداد تین سو دس (۳۱۰) سے کچھ زیادہ تھی یعنی تین سو تیرہ بھی بتائی گئی ہے اور کفار مکہ کے لشکر کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ ابو جہل خود لشکر کو لے کر لڑنے کیلئے آیا اور جبرائیلؑ یہ خبر لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ سے لڑنے کے لیے ابو جہل کا اتنا بڑا لشکر آ رہا ہے، مگر فتح اور نصرت آپ کی ہوگی وہ سب کے سب ذلیل و خوار اور خاکسار

ہونگے (بحکم خدا)۔ مومن یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئے اور دوسرے دن ہی دونوں لشکر جمع ہو گئے، ابو جہل نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو حضور سید عالم ﷺ کا لشکر اسے بہت تھوڑا سا معلوم ہوا اور اپنے لشکر کو دیکھا تو بہت بڑا معلوم ہوا پھر بہت خوش ہو کر کہنے لگا کہ میرے پاس اتنا بڑا لشکر ہے کہ ہم محمد ﷺ ابن عبد اللہ کے خدا سے بھی لڑ سکتے ہیں (نعوذ باللہ)۔ جب یہ خبر آپ نے سنی تو سرکار مدینہ ﷺ دربار خداوندی میں سجدہ ریز ہو گئے اور فتح کے لیے التجائیں کیں۔ پس اول ابو جہل کے لشکر سے عقبہ، شیبہ اور ولید بن مغیرہ جنگ گاہ میں آکھڑے ہوئے اور لشکر محمد ﷺ سے عبد اللہ ابن رواحہ، عوف ابن حارث اور مسعود ابن حارث میدان میں آئے۔ تب لشکر ابو جہل کے لوگ حقارت سے کہنے لگے اول اپنا نام بتاؤ پھر ہم سے لڑیں جب ان تینوں مومنوں نے اپنا اپنا نام بتایا تو مشرکوں نے کہا تم ہماری لڑائی کے قابل نہیں ہو واپس چلے جاؤ اور اس کے بعد ایک بلند آواز لگا کر کہا کہ اے محمد ﷺ ابن عبد اللہ ہمارے مقابلہ میں ہمارے ہمسر بھیجو۔ پس آپ ﷺ نے حضرت حمزہؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ اور عبیدہ بن حارث کو بھیجا پھر لڑائی شروع ہوئی۔

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ التَّقِيْتُمْ فِي آعَيْنِكُمْ قَلِيْلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي آعَيْنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ

أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا وَاللّٰهُ تَرْجِعُ الْأُمُورَ ۝ (سورة انفال، رکوع ۵)

ترجمہ : اور جب لڑتے وقت تمہیں کافر تھوڑے کر کے دکھائے اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کیا کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے اور اللہ کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے۔

تھوڑے دشمن تسانوں جا پن تسیں دیں او ہناں نوں تھوڑے ہووے کم جو ہوون والا تاں رب نے لشکر جوڑے شیبہ دا سر حمزہؓ کثیا تے علیؓ دے ہتھوں ۝ پشک پاؤں عبیدہؓ دا ٹنیا پر مر یا عقبہ بے پیرا اس کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں آئے آپ نے ان کو بہشت کی بشارت دی اور ان کے پیچھے سے مشرکوں نے تیر مار کر پانچ مومنوں کو شہید کیا تو پھر حضور ﷺ سجدہ میں گر پڑے اور بارگاہ الہی میں فتح کے لیے دعا کی۔ تب اللہ رب العزت نے ایک ہزار فرشتے بھیجے انہوں نے آکر مشرکوں کو جہنم واصل کیا اور عبد اللہ ابن مسعود نے جنگ گاہ میں ابو جہل کا سر کاٹا اور سجدہ شکر بجا لائے۔ اس دن بہت کافر مارے گئے اور بہت سے قید کر لیے گئے کافی شکست کھا کر بھاگ گئے۔ بتایا گیا ہے کہ کافروں کی لاشوں کو نونوق میں ڈالا گیا تو پیغمبر خدا ﷺ نے اس کے کنارے کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے بد بختو! اقارب ہمارے تم ہی تھے صحابہ کرام نے تعجب ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مقتولوں سے باتیں کرتے ہیں تو آپ نے اس وقت فرمایا کہ مردے سنتے ہیں مگر بول نہیں سکتے پھر آپ ﷺ صحابہ کو لیکر مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔





میرا رب سوہنا قادر کریم یارو ، نبی پاک ﷺ دا نورا اپانوالا  
 خاطر نبی ﷺ دی ازل توں ابد بنیا گن کہہ کے سب بتانوالا  
 زوے پڑھدا درود رسول اُتے ، اساں تساں نوں حکم فرمانوالا  
 دیوے وچ پتھر روزی کیریاں نوں ، رب عاجز تے رحم فرمانوالا  
 آیا رحمت دو جگ دی بن سوہنا ، نبی پاک ﷺ اُچڑی شان والا  
 بیشک آئے انجیل، زبور، تورات والے ، آیا پاک محمد ﷺ قرآن والا  
 اوہدی پاک زبان تھیں رب بولے ، سوہنا حق دا راہ دکھان والا  
 عاجز دم دم نال پکار کلمہ ، کم دوجہان وچ آن والا

### پکار عاجز در حضور پر نور ﷺ

تاجدارِ حرم یار رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 تجھ پر درود و سلام اے پیارے نبی ﷺ تو بن کر ہمارا رہنما آ گیا  
 تاجدارِ حرم یار رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 دور ہوں مدینہ سے مگر یاد میں تیری تصور میں گنبد خضریٰ آ گیا  
 تاجدارِ حرم یار رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 اے رحمت دو جہاں اے امت کے والی دست بستہ ہوں چوکھٹ پہ تیری آنسو بہا آ گیا  
 تاجدارِ حرم یار رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 اے ساقی کوثر صلی علی میں بن کر تیرا غلام آ گیا

تاجدارِ حرمِ یارِ رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 اے حبیبِ ﷺ خدا میں امتی تیرا تیری یاد کو دل میں سجا آ گیا  
 تاجدارِ حرمِ یارِ رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 تجھ پہ لکھاں درود و سلام اے آقا ﷺ میرے عاجزی کو میں اپنا آ گیا  
 تاجدارِ حرمِ یارِ رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 میری خالی جھولی کو بھر دو مولا میں در پہ دامن پھیلا آ گیا  
 تاجدارِ حرمِ یارِ رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 آقا ﷺ کر دو معاف خدا کے لیے میں کر کے خطا پہ خطا آ گیا  
 تاجدارِ حرمِ یارِ رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 بخشا لینا میدانِ محشر میں مجھے میں در پہ کرنے التجا آ گیا  
 تاجدارِ حرمِ یارِ رسول ﷺ خدا تیرے در پہ میں بن کر گدا آ گیا  
 کرو نظر کرم اے آقا میرے ، تیرے قدموں میں سر کو جھکا آ گیا  
 آقا ﷺ صدقہ حسنین کا دے دو مجھے عاجز تجھ سے لینے شفا آ گیا

## زکوٰۃ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

وَيُصْذَرُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوا نَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابِ الْيَمِّ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُقُوا مَا كُنْتُمْ

تَكْنِزُونَ ۝ (سورة التوبة۔ رکوع ۵)

ترجمہ: اے ایمان والو بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی، اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو خوشخبری سناؤ اس دردناک عذاب کی۔ اس دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پشانیاں اور کروٹیں اور پٹھیں، یہ ہے وہ جو اپنے لیے جوڑ رکھا تھا اب چکھیں مزہ اس جوڑے کا۔

پادری جوگی جو کوئی مال کے ناحق کھا پی جائے اہل ایمانوں سن لو سارے اللہ حکم فرماوے جو کوئی رب دے راہوں روکے جوڑے سونا چاندی خرچ نہ کرے راہ رب دے اندر، پکی خبر قرآنوں آندی سخت عذاب ادہناں نوں ملسی، اللہ حکم فرماوے اوہو سونا چاندی وچ نار جہنم خوب تپایا جاوے اُس مال متھے پاسے داغ نالے پٹھاں تے ڈھم لاون چکھو مزہ ہون جوڑن کارن، حکم خدا فرماون اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے مال و دولت کے بارے میں بتایا ہے یعنی اگر مال و دولت جمع کیا جائے تو اس کو راہ خدا میں بھی خرچ کرنا ضروری ہے۔ یعنی زکوٰۃ، خیرات اور جہاد میں بھی خرچ کرنا چاہئے۔

## منافق کے بارے میں حکم خداوندی

الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ بِعُضْبِهِمْ مِّنْ بَعْضِ مَا يُأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۖ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ ۖ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ وَعَدَّ اللَّهُ الْمُنْفِقِينَ وَالْمُنْفِقَاتِ وَلِكُفَّارِ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ هِيَ حَسْبُهُمْ ۖ وَلَعْنَهُمُ اللَّهُ ج وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ (سورة التوبة۔ رکوع ۹)

ترجمہ: منافق مرد اور عورتیں ایک ہی ہتھیلی کے چٹ پٹے ہیں۔ جو برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں اور اپنی مٹھی بند رکھیں وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے اور اللہ نے انہیں چھوڑ دیا، بیشک منافق وہی پکے بے حکم ہیں۔ اللہ نے منافق مرد، منافق عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے وہ انہیں بس ہے اور اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے۔

نوٹ: جس طرح مرد اور عورت کے درمیان ایک جنس ہوتی ہے جن کو نہ تو مرد کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی وہ عورتوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسلمان اور کافر کے درمیان ایک جنس ہے جس کو منافق کہتے ہیں یعنی وہ نفاق اور اعمال خبیثہ میں یکساں ہیں۔

منافق اوہ سب عورتاں بندے، کم جہاں دے گندے بھلیاں کماں توں منع جو کر دے، برے دن جو دھندے  
 راہ رب دے کجھ خرچ نہیں کر دے، اللہ نوں چھڈ دیندے اللہ چھڈا اوہناں تاں میں، منافق خاص سدیندے  
 مرد منافق زناں تاں میں، حکم رب سناوے جان وچ اوہ نار جہنم، وعدہ رب فرماوے  
 رہن ہمیشہ دوزخ اندر، خبر قرآنوں آوے قائم عذاب منافقاں والا، نالے لعنت رب فرماوے

## بعضے ملاں

پاک قرآن خدا دا پڑھ کے بنیا حافظ قاری  
 پھر وی عمل جے اس نہ کیتا قسمت اسدی ماڑی  
 جمعہ نماز پڑھاوے تاں میں مل میت نوں ماری  
 مت دتیاں ملاں پٹھے پیندے جویں شوکے سپ پٹاری  
 جمعرات نوں کھاوے حلوے نالے ول ول کھیراں  
 نماز جمعہ پھر اوکھی لگدی کہسن آؤندیاں نیں تقریراں  
 جے کوئی کہے جمعہ دی بابت لگدی وانگوں تیراں  
 بس کر عاجز ایہناں صاحباں دتیاں کر اخیراں  
 لالچ پچھے نماز نے پڑھدے دلوں رب آگے ایہہ جھکدے نیں  
 کسے عید نوں جے ملن گھٹ پیسے سوگ ایناں دے پھر مکدے نیں

بچے مسجد تھیں غریباں دمے کڈھ دیندے، حسد کرن توں ایہہ رُکدے عین  
ہتھوں کہن جنازہ وی عین پڑھنا، گل کرن توں ایہہ تھڑکدے عین  
چور ایناں دے دلوں نئیں جاندا گل حق دتی بچے پلنے عین  
نفع وعظ نصیحت توں کیہہ ملنا، دانے کسے وی چوہدری گلنے عین  
کدیں ایہہ نئیں سوچ وچار کیتی، حکم رب باہجوں کم چلنے عین  
عاجز اک دن رب دے پیش ہونا، بوہے چوہدریاں دے سدا ملنے عین  
بے شک جو کوئی چوہدری، بڑی اس کی اپروچ ہے

عاجز ناچیز غلام نبی ﷺ دا ذیل میں لکھی سوچ ہے  
بچپن اور جوانی میں بھی موت کا اعتبار نہیں  
آ سکتی ہے شکم ماں میں، یہ دم کسی کا یار نہیں  
بچپن نہ رہا عاجز، نہ ہی رہی جوانی  
آیا دیکھ بڑھاپا جو پکی موت نشانی

بلاوجہ کرے نقصان جہڑا، دوزخ دا اوہ مہمان نہ ہووے تے کون ہووے  
جان بچھ کے کرے فساد جہڑا، اوہدے وچ شیطان نہ ہوے تے کون ہووے  
جو فیصلے وچ نہ نبی ﷺ نوں جج منے، بے ایمان نہ ہووے تے کون ہووے  
عاجز جو کوئی اس وچ شک جانے، منکر قرآن نہ ہووے تے کون ہووے

## لڑائی کے نتائج

مثل وچ زمانے مشہور یارو، نفع لڑائی وچوں کوئی لبھدا عین  
پھر وی لڑن توں کوئی عین باز رہندا، پتہ ایس زمانے دا لگدا عین  
لو لڑیاں لگدی لو میاں، کلو لڑنا تے کجھ چھڈدا عین  
پر لڑیاں باج عین عاجز گل بن دی، پتہ عامان نوں ایہہ لگدا عین

نفع کے مال لڑ کے نیں لبھدا ، جنگ آپ وچ آپ مچا دیئے  
 تیج عشق دی پھڑ کے جٹ جائے ، متھا مال پہاڑ دے ڈھا دیئے  
 جھوٹ چغلی، بخیلی توں دور رہیئے ، کفر شرک دا سر اڈا دیئے  
 کلمہ نبی ﷺ دا لیئے پکا عاجز ، زندگی نام محمد ﷺ دے لا دیئے  
 ہووے شوق جے کے نوں لڑنے دا ، اپنے آپ وچ مک مکا لیئے  
 مار مار کے جھوٹ نوں مار دیئے ، زور اپنا آپ آزما لیئے  
 کفر شرک دے سر نوں قلم کریئے ، تیج آپ وچ آپ چلا لیئے  
 عاجز جنگ دا مزا پھر تدوں آوے ، جدوں ذکر حبیب پکا لیئے  
 میوے ہین جہان تے کئی مٹھے ، پر کوزہ مسری توں ویں دل اک جاندا  
 ہے کھنڈ وی رب دی خاص نعمت ، روگ شوگر دا بوہتی توں لگ جاندا  
 مٹھی چیز نیں ذکر توں ودھ کوئی ، جدوں وچ زبان دے رچ جاندا  
 دیا مرشد دا عاجز رہ کر دا ، بندا گناہاں دی پنڈھ توں بچ جاندا



شہر مکہ میں گھر خدا کا ، مدینہ میری سرکار ﷺ ہے  
 صدقے جس کے بنائی خدا نے کعبہ کی دیوار ہے

## نعت شریف

محمد ﷺ کا صدقہ یہ رونق بنی ہے  
 اُنس ان سے نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے  
 جو بھی بنایا سب انہی کی خاطر فرش زمین کو بچھایا تو انہی کی خاطر  
 محمد ﷺ کا صدقہ یہ رونق بنی ہے  
 اُنس ان سے نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے

آسمان بنائے توں اسی کی خاطر ستارے سجائے تو انہی کی خاطر  
 محمد ﷺ کا صدقہ یہ رونق بنی ہے  
 اُنس ان سے نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے  
 شمس و قمر بنایا تو انہی کی خاطر عرش کو سجایا تو انہی کی خاطر  
 محمد ﷺ کا صدقہ یہ رونق بنی ہے  
 اُنس ان سے نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے  
 باغ اُگائے تو اسی کی خاطر دریا بہائے تو انہی کی خاطر  
 محمد ﷺ کا صدقہ یہ رونق بنی ہے  
 اُنس ان سے نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے  
 دو جہاں بھی بنا تو اسی کی خاطر عاجز جو بھی بنا سب انہی کی خاطر

### معجزہ حضور پر نور ﷺ

جدوں جنگ تبوک دا وقت آیا ، لشکر لے کے جان سرکار ﷺ لگے  
 دساں دساں نوں اک اک اونٹ آیا ، واری واری ہون اسوار لگے  
 راشن پانی دی قلت وی آن پہنچی ، وِچ تنگی دے کرن گزران لگے  
 عاجز صدقے مجاہداں دے صبر اتوں ، پر نال گرمی دے اوہ گھبران لگے  
 اک اک کھجور تے کئی گزر کردے ، گھٹ پانی نال وقت لنگان لگے  
 حضرت صدیق سرکار ﷺ دی وِچ خدمت ، حالات ویکھ کے عرض سنان لگے  
 بارش واسطے کرو دُعا آقا ، سوہنے ﷺ دست مبارک اٹھان لگے  
 ہتھ اُجے نہ نبی ﷺ دے آئے تھلے ، رب لشکر تے مینہ برسان لگے  
 بھرے بھانڈے سب نے رَج پیتا ، گل ظاہر اے کوئی لکدی نیں  
 بندہ مُکدا مُکدا مُک جاندا ، صفت رب رسول ﷺ دی مُکدی عیٰں

بخشیں دید حضور ﷺ خداوندا ، تا زندگی عرض ایہہ مگدی نیں  
 صدقہ نبی ﷺ دا رحم دی نظر رکھیں ، قلم عاجز پھر تھڑکدی نیں  
 خاطر نبی ﷺ دی دو جہان بنیا ، عرش فرش تے فلک بنائے مولیٰ  
 کلمہ نبی ﷺ دا لکھیا عرش اُتے ، تارے جڑ کے فلک سجائے مولیٰ  
 گن کہہ کے سب تیار کیتا ، صدقے نبی ﷺ دے چمن اُگائے مولیٰ  
 قسم رب دی رب درود پڑھدا ، عاجز سب نوں حکم فرمائے مولیٰ

## روزِ محشر کے منکر کا انجام

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ط وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا أَنَّهُ يَبْدُؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ  
 آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ط وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرِبٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَ  
 عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ (سورة يونس، ركوع نمبر ۱، آیت نمبر ۴)

ترجمہ: اسی کی طرف تم سب کو پھرنا ہے اللہ کا سچا وعدہ، بے شک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا کہ ان  
 کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انصاف کا صلہ دے اور کافروں کے لیے پینے کا کھولتا ہو پانی اور دردناک عذاب بدلہ ان  
 کے کفر کا۔

طرف خدا دی سب نے جانا، بے شک پہلی بار بناندا کر فنا پھر زندہ کرسی ، رب وعدہ سچ فرماندا  
 چنگے کم جہاں نے کیتے، جو کوئی ایمان لیاون صلہ انصاف خدا توں پاسن، حکم خدا فرماون  
 دکھ عذاب کافراں تائیں، صلہ رب فرماوے گرم پانی ابلدا ہوئی، پیوون لئی فرماوے

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ  
 عَنْ آيَاتِنَا غٰفِلُونَ ۝ أُولَٰئِكَ مَا لَهُمْ مِنَ النَّارِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا  
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ



النَّعِيمِ ۝ دَعُوهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۖ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورۃ یونس، رکوع نمبر ۱، آیت نمبر ۷)

ترجمہ: بیشک وہ جو ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہو گئے اور وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں ان لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ بدلہ ان کی کمائی کا بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ان کو راہ دے گا ان کے نیچے نہریں بہتی ہوئی، نعمت کے باغوں میں ان کی دعا ان میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سر اہا اللہ جو رب ہے سارے جہانوں کا۔

نا امید جو اسماں دے ملنے کارن، اللہ حکم فرمایا  
دوزخ ٹھکانا رب اوناں نوں دیسی، جہاں آیتاں نوں جھٹلایا  
نیکوکار جو ایمان لیاں، اللہ حکم فرماوے  
جہاں باغاں وچ نہراں وگن، رب رستہ اوہ دکھاوے  
سب جہان خدا بنائے اوہ ہی خوبیاں والا  
کر عبادت بندیا رب دی، حکم خداوند کھلے  
اوکھی منزل مشکل پینڈا جند کیوں مصیبت جھلے  
زندگی پسند اوناں دنیا دی کیتی، چت اوے وچ لایا  
پتہ لگ سی پھر اوناں تائیں، جدوں پھل کیتے دا پایا  
سب ایمان اوناں دے پاروں رب جنت وچ پہنچاوے  
جنت جا کے نال خوشی دے بول سلام سناوے  
ہر کوئی پاکی رب دی بولے جنت جاوے والا  
قبروں اگے حشر وی جانا خرچہ بندھ لے پلے  
کر ذکر الہی منگ رحمت رب توں تاں عاجز کم چلے

## حمد باری تعالیٰ

وحدہ لاشریک دی حمد کریئے، ساڈا رب خالق وڈی شان والا  
گن کہہ کے سب تیار کردا، ہر کسے نوں رزق پہنچان والا  
نبی پاک ﷺ تے پاک درود پڑھیئے، سنے جوڑے جو عرش تے جان والا  
صفت رب رسول ﷺ دی مکدی عیسیٰ، عاجز صدقہ حضور دا کھان والا  
زندہ مردے کرنے اک پاسے، میرا نبی ﷺ سائیں اچی شان والا  
بیشک آذان نال بلالؓ سی دن چڑھیا، پر غلام نبیؐ دا اوہوی سدان والا

دیندا سورج نوں واپس موڑ سوہنا ﷺ چن توڑ کے جوڑ وکھان والا  
 نبی ﷺ عاجز دا غمخوار آقا ، رو رو کے اُمت بخشان والا  
 چن سورج دی چمک کوئی گھٹ نیں ، بلکہ ایہناں وِرگی کسے دے کول نیں  
 نبی پاک محمد ﷺ توں جاں صدقے ، نال حضور ﷺ دے دوہاں دا جوڑ نیں  
 چلی چال سرکار ﷺ جو عرش اُتے ، چلی کے زمانے تے ہور نیں  
 رب یار دے نازو ادا دیکھے ، عاجز عشق بناں گل ہور نیں  
 جہوی شان محبوب ﷺ نوں عطا کیتی ، کسے ہور نوں رب فرمائی وی نیں  
 سوتی پاک محمد ﷺ دی ذات وِرگی ، کوئی ہور ہستی اس بنائی وی نیں  
 رَحْمَتُ الْعَالَمِينَ نبی نوں رب کہیا، کسے ہور کارن ایہہ خبر آئی وی نیں  
 عاجز نبی ﷺ دا رہ غلام بن کے ، ایڈی ہور کوئی گل دانائی وی نیں



## نعت شریف (اُردو)

بلا لو مدینے میں بھی آؤں کملی والیا  
 تیرے قدموں میں سر کو جھکاؤں کملی والیا  
 مدت سے خواہش یہی دل کی دلیل ہے بار بار آقا ﷺ میری رحم کی اپیل ہے  
 بلا لو مدینے میں بھی آؤں کملی والیا  
 تیرے قدموں میں سر کو جھکاؤں کملی والیا  
 مدینے کی گلیاں اور بازاروں کو دیکھوں مسجد نبوی ﷺ اور میناروں کو دیکھوں  
 بلا لو مدینے میں بھی آؤں کملی والیا  
 تیرے قدموں میں سر کو جھکاؤں کملی والیا  
 چوم لوں سبز جالی اور روضہ سرکار ﷺ کو دیکھوں دیکھوں تربت حضور یعنی آرام گاہ سرکار کو دیکھوں

دیکھوں میں عاجز خضریٰ کیساتھ مینار کو دیکھوں دیکھوں غارِ ثور اور حراء کے پہاڑ کو دیکھوں

### نعت شریف (اُردو)

اے خالقِ کائنات کے حبیب ﷺ تیری کیا بات ہے

تیرے ہی تو صدقے یہ زندگی ملی ہے اور بنایا خدا نے دن رات ہے

آتا ہے یک سانس جو سکوں کا ہمیں حق تو ادا ہو سکتا نہیں یہ تو خدا کی سوغات ہے

اے خالقِ کائنات کے حبیب ﷺ تیری کیا بات ہے

تیرے ہی تو صدقے یہ زندگی ملی ہے اور بنایا خدا نے دن رات ہے

تجھ ہی کے صدقے یہ دونوں جہاں بنائے خدا نے کون و مکان

اے خالقِ کائنات کے حبیب ﷺ تیری کیا بات ہے

تیرے ہی تو صدقے یہ زندگی ملی ہے اور بنایا خدا نے دن رات ہے

یہ بحر و بر محمد ﷺ کا صدقہ بنا شمس و قمر محمد ﷺ کا صدقہ

اے خالقِ کائنات کے حبیب ﷺ تیری کیا بات ہے

تیرے ہی تو صدقے یہ زندگی ملی ہے اور بنایا خدا نے دن رات ہے

تیرے ہی صدقہ زمین و آسمان تیرے ہی صدقہ یہ مال و جاں

اے خالقِ کائنات کے حبیب ﷺ تیری کیا بات ہے

تیرے ہی تو صدقے یہ زندگی ملی ہے اور بنایا خدا نے دن رات ہے

اے عاجز خدا نے جو بھی بنایا محمد ﷺ کا صدقہ سبھی نے پایا

### دُنیاوی زندگی کی کہاوت

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَا إِذْ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا

يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ ط حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَدِرُونَ عَلَيْهَا لَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبَا  
لَأَمْسِ ط كَذَلِكَ نَفْصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ ط وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ط وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ط أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝  
(سورة یونس۔ رکوع ۳)

ترجمہ: دُنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اُگنے والی چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین نے اپنا سنگار لے لیا اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آگئی ہمارا حکم اس پر آیات میں یادن میں۔ تو ہم نے اسے کر دیا کائی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ہم یونہی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لیے اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے، بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری وہی جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مثل دنیاوی زندگی والی خود خدا فرماوے  
اُگن چیزاں زمین دے وچوں انسان حیوان سب کھاوون  
مالک سمجھے پک گئی کھیتی حکم الہی ہووے  
سب کچھ عاجز کھیتی رب دی اللہ خود فرماوے  
کرے غور جو آیتاں اُتے اُسنوں رب سمجھاوے  
چنگیاں کارن اجر وی چنگا رب رحمت بہتی کرسی  
اوہ ہی ہون جنت والے ہمیشہ اس وچ رہ سن  
جویں آسمانوں پانی بھیجاں زمین تے سبزہ آوے  
سج زمین اُس ویلے عاجز جدوں سب سنگار آجاوون  
دن رات اوہ کئی جاوے خوب صفائی پھر ہووے  
اک دن اُس نے سانجھنی ساری خبر قرآنوں آوے  
جس نون چاہے رب راہ دکھاوے سلامتی طرف بلاوے  
نہ اوہ ہون خواری اندر نہ سیاہی منہ تے چڑھ سی  
کھاسن پیسن جو دل چاہے رب دا شکر کریسن

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ح كَمْ رَبِّي ، سدا نہیں توں بندیا مرے رہنا  
جا کے حشر وچ رب دے پیش ہونا ، قبر وچ ہمیشہ نیں پڑے رہنا  
اطيعوا الله واطيعوا الرسول وى ح كَمْ رَبِّي ، چنگا نیں كے توں پرے رہنا  
صلوا عليه وسلموا دا ذكر قرآن اندر عاجز منكران وخت نون پھڑے رہنا

## دُعا

میں تے لکھ وی نئیں میری لکھ توبہ ، بوہے تہ دے دامن بچان والا  
 صدقہ پاک محمد ﷺ دے جوڑیاں دا ، ربا منگ کے تہ توں کھان والا  
 صدقہ نبی محمد ﷺ دا بخش دیویں ، گناہگاز ہاں عیب کمان والا  
 صدقہ پنجتن دا من سوال ربا ، تو ہی عاجز تے رحم کمان والا  
 آوے وقت نزع دا جدوں ربا ، رحمت تہ دی اساں دے نال ہووے  
 سوہنی صورت محمد ﷺ دی نظر آوے ، کلمہ سوہنے دا ورد زبان ہووے  
 ہووے مشکل غریب دی حل مولیٰ ، اُتے لباں دے کوثری جام ہووے  
 ہووے پاک وجود باوضو عاجز ، بھادیں صبح ہووے بھادیں شام ہووے

## بروں کا انجام

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئِهِمْ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَّا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ  
 عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطْعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ  
 هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ (سورۃ یونس۔ رکوع نمبر ۳)

ترجمہ: اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی جیسا اور ان پر ذلت چڑھے گی ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ  
 ہوگا۔ گویا انکے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھادیئے جائینگے وہی دوزخ والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔  
 کیتیاں جہاں برائیاں لوکاں ویسا ہی بدلہ پانا سختی ہوسی رب دی طرفوں کسے نے نئیں چھڑانا  
 کالے داغ مونہاں تے ہوسن دوزخی اوہ سداون رہ سن ہمیشہ دوزخ اندر اللہ پاک فرماون

## ثبوت جشن عید میلاد النبی ﷺ

يَأْتِيهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تَكْمٌ مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۗ وَهُدًى وَ

رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

يَجْمَعُونَ ۝ (سورۃ یونس، رکوع نمبر ۶)

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایتِ رحمت ایمان والوں کے لیے۔ تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن و دولت سے بہتر ہے۔

اے لوگو پاس تاں دے نصیحت رب دی آئی  
صحت ہدایت دلاں دی کارن رحمت خاص الہی  
اہل ایمانوں تسیں خوشی مناؤ اُتے رحمت فضل الہی  
سب دھن و دولت توں بہتر جہڑی خبر قرآنوں آئی

برادرانِ اسلام سورۃ یونس کی اس آیت میں اللہ رب العزت نے اپنی طرف سے دو چیزوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نصیحت سے مراد قرآن کریم اور رحمت سے مراد حضور پر نور سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس ہے چونکہ اللہ پاک نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ تو پھر رحمت سے مراد سرکارِ مدینہ ﷺ نہ ہوئے تو کیا ہوا؟ یہ بات ایمان والوں کے لیے ہے ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ خوشی کرو اللہ کے فضل اور رحمت پر وہ ان کے سب دھن و دولت سے بہتر ہے۔ تو پھر جب ہم نے خوشی کرنی ہے بحکم خدا رحمت رب پر تو میلادِ مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر اور کون سی خوشی یا خوشی کا مقام ہو سکتا ہے۔

## چشم دید واقعہ

بارہ ربیع الاول دا دن بیسی ، عاجز عید میلاد النبی ﷺ منان لگا  
طالب حسین حجام نوں سد کے تے ، دیگاں خوشی دے نال پکوان لگا  
چچا زاد بھائی نصر اللہ وی پاس میرے ، نال طالب دے کم کران لگا  
برادرانِ اسلام ذرا غور ہووے جو ویکھیا سو بتان لگا  
چاولاں مٹھیاں دی جدوں آئی واری ، پانی پا کے دیگ رکھا دتی  
سکا بالن کجھ ہور وی رکھ دیتا ، اگ چولہے وچ خوب مچا دتی

ہو یا پانی گرم وچ پائے چاول ، طالب نال کھمکیر ہلان لگا  
چاول پک کے جدوں تیار ہوئے ، دیگ منجی دے اُتے اُلٹان لگا  
گلے دیگ دے وچ جدوں پائی قینچی ، دیگ وٹیاں دے اُتوں لاہن لگے  
اک پاسیوں نصر اللہ نے پھڑی ، دو بے پائے جام سن آپ لگے  
قینچی لتھی دیگ دے گلے وچوں ، کنڈی سنگلی دی اوہناں لائی نہسی  
دیگ زمین دے اُتے سی آن ڈگی ، جان بچھ کے کسے وگائی نہسی  
پانی دیگ دا اُچھل کے باہر آیا ، لتاں پیر نصر اللہ دے تر ہو گئے  
رنگ طالب دا فوراً زرد ہو یا ، سھناں سمجھیا پیر ہن سڑ ہو گئے  
نصر اللہ کہیا ذرا ٹیں آنچ آئی ، نال جلدی اُس بتا دیتا  
ہیسی لنگر عید میلادُ والا ، اللہ نبی ﷺ نے کرم کما دیتا  
اللہ پاک نے عاجز دی لاج رکھی ، معجزہ مدنی ﷺ دا ظاہر کرا دیتا  
کئی برکت اے عید میلادُ اندر ، اللہ پاک ثبوت فرما دیتا

برادرانِ اسلام اگر اس دن نصر اللہ بھائی کی کسی ٹانگ یا کسی پاؤں کا معمولی سا حصہ بھی جل جانا تو میرا یہ اندازہ ہے کہ  
نصر اللہ بھائی کو بستی کے کئی آدمی مذاق وغیرہ کرتے اور کہتے کہ بتاؤ کیا مزہ آیا عید میلاد النبی ﷺ منانے کا۔ جو یہ کہتے ہیں کہ  
یہ فضول خرچی ہے اور ختم شریف میں بھی شامل نہیں ہوتے۔ کیا جب ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے اس کی پیدائش پر خرچ  
کرنا یا جب اس کی شادی پر اتنا خرچ کرتے ہیں کہ خود مقروض ہو جاتے ہیں، مگر جس کے صدقہ مخلوق انسانی میں پیدا ہوئے  
اور جس کے صدقہ نہ صرف ارض و سماں بلکہ تمام جہان اللہ رب العزت نے بنائے اور انہی کا صدقہ کھاتے پیتے ہیں۔ ان کی  
پیدائش کی خوشی منانا اور خرچہ کرنا فضول خرچی سمجھتے ہیں۔ بات تو صرف یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کے دلوں میں نہ تو عشق  
رسول ﷺ ہے اور نہ ہی خوفِ خدا ہے۔ اللہ رب العزت سب کو معاف فرمائے اور جشن عید میلاد النبی ﷺ منانے کی توفیق  
عطا فرمائے۔

قرآن کتاب خدا دی ساری ، آیتاں بے مثل نے موتی  
اک اک لفظ اوہدا روشن نوروں ، کچھ دُنیا بھلی کھلوتی

ہووے سمجھ کہیہ اوہناں تائیں ، عقل جہاں دی موٹی  
 عاجز رمز نوں اوہی لبھدے ، جہاں جوگ عشق دی جوتی  
 اکو رب واحد پاک ذات اُسدی ، جہڑا نیست تو ہست بنان والا  
 نبی پاک ﷺ تے پاک درود ہووے ، کل نبیاں توں ودھ شان والا  
 حضرت موسیٰ وی رہے سن طور اُتے ، سوہنا عرش معلیٰ تے جان والا  
 عاجز پاک محمد ﷺ دا بول کلمہ ، آقا اُمت دا غم کھان والا



## نعت شریف (اُردو)

تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم ، میں میلادِ محمد ﷺ مناتا رہوں  
 ہر دم کروں میں ذکرِ الہی ، نعتِ رسول ﷺ سناتا رہوں  
 آپ ﷺ ہی تو ہیں حبیبِ خدا ، تجھ ہی سے ہے یہ میری التجا  
 اے اُمت کے والی خیر الوری ، تیرے قدموں کا صدقہ میں کھاتا رہوں  
 تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم ، میں میلادِ محمد ﷺ مناتا رہوں  
 ہر دم کروں میں ذکرِ الہی ، نعتِ رسول ﷺ سناتا رہوں  
 لقبِ رحمت ہے آپ ﷺ کا ، آپ ہیں خدا کے خدا آپ کا  
 اے ساقی ، کوثرِ امام الانبیاء ، تیری یاد کو سینے لگاتا رہوں  
 تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم ، میں میلادِ محمد ﷺ مناتا رہوں  
 ہر دم کروں میں ذکرِ الہی ، نعتِ رسول ﷺ سناتا رہوں  
 آپ ﷺ جب آئے آقا جہاں میں ، غریبوں کے بخت جگائے خدا نے  
 اے شانی ، محشر مجھے بھی بلانا ، مدینہ میں میں بھی تو آتا رہوں  
 تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم ، میں میلادِ محمد ﷺ مناتا رہوں  
 ہر دم کروں میں ذکرِ الہی ، نعتِ رسول ﷺ سناتا رہوں



آپ ﷺ کے صدقہ یہ دو جگہ حسیں ہے، خدا نے سجایا عرش بریں ہے  
اے عاجز کے نبی ﷺ رسول خدا کلمہ میں تجھ کا پکاتا رہوں

### دوہڑے

آدم ذات زمیں تے رہندی تے ملک رہن آسمانی  
سبزے نال زمین سجائی تے تارے جڑے آسمانی  
ہر ہر جان ہے رب دے قبضے ، قدرت ویکھ ربانی  
سب کجھ بنیا نبی ﷺ دی خاطر ، عاجز لمبی چھوڑ کہانی  
مکہ شہر مدینہ چمکے ، جویں جن سورج آسمان این  
زمیں تے اُسدا دلبر جانی تے عرش تے خود رحمان این  
تھاں تھاں صفت پئی دوہاں دی ہوندی ، دوہاں دی افضل شان این  
کر ذات خدا نوں عاجز سجدہ ، نبی ﷺ نوں لکھ سلام این  
نور محمد ﷺ رب دے نوروں ، دو جگ اُسدے پاروں  
توبہ آدم منظور رب کیتی ، صدقے اپنے پاروں  
سوہنا آیا جدوں دُنیا اندر ، نسیا کفر بازاروں  
دین محمدی ﷺ ودھیا عاجز جویں مہک اٹھے گلزاروں

### اولیاء اللہ کو خوشخبری

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا  
يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ط لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ط  
ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَلَا يَحْزَنكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ط هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(سورۃ یونس - رکوع ۷)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ غم جو ایمان الہی اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ یہی کامیابی ہے اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو، بیشک عزت ساری اللہ کے لیے ہے وہی سنتا جانتا ہے۔

سن لو اس وجہ شک نہ کوئی، اللہ خود فرماوے ولیاں نوں نہ خوف اندیشہ اوہ تے ہین ہمارے پرہیزگاری جو کرنے والے وجہ ایمان دے آئے زندگی دنیا آخرت کارن خوشخبری رب سنائے

ولی پیر تے غوث ابدال سارے سوہنے نبی ﷺ دے سب گدا میاں  
 پریت نال سرکار ﷺ جو لا بہندا آقا دیندے توڑ نبھاہ میاں  
 تھاں تھاں ولی پئے فیض وٹن، اللہ پاک جو کیتے عطا میاں  
 بوہا نبی ﷺ دا عاجز جو مل بہندا، رب کرے معاف میاں  
 ہر بوٹے مڈھ شیر نیں ہوندے تے جھل نیں ہوندے خالی  
 ولی اللہ نیں ہر گھر ہوندے، پنڈ نیں ہوندے خالی  
 دانشمند نیں سارے ہوندے، پر بہتے عقلوں خالی  
 کلمہ بول نبی ﷺ دا عاجز، جنہوں سجدی کملی کالی  
 ڈاہڈی ذات خداوند باری، رہیے اس توں ڈر دے  
 پڑھیے پاک درود نبی ﷺ تے رہیے ذکر الہی کر دے  
 جہاں مراد ولے دی پائی، اوہ مرن تو پہلاں مر دے  
 عاجز منزل عشق نیں سوکھی، عاشق جان تلی تے دھر دے  
 اوکھی بات فقیری والی رب توں ڈر دے رہنا  
 رہنا یاد خدا دی اندر، صبر فقر وا گہنا  
 جے کوئی اسنوں مندا بولے، اس نے چپ ہو رہنا  
 نیویں نظر ہو عاجز پھرنا، اجر خدا توں لینا

جدوں شمع پروانے نون نظر آوے ، دن رات نون اوہ تے دیکھ دا نہیں  
جان تلی تے رکھ کے اڈ پیندا ، واقف ہوندا مقدر دی رنج دا نہیں  
سر دھڑ دی بازی اوہ جا لاند ، کسے ندی دریا نون اوہ دیکھدا نہیں  
عاجز شمع دی کشش نون رب جانے ، واقف ہور کوئی اسدے بھید دا نہیں  
پیر غوث پیراں دا پیر میراں ، ڈیاں بیڑیاں بنے اوہ لا دیندا  
خالی چور وی درتوں اوہ موڑ دا نہیں ، اوہ تے چور دا قطب بنا دیندا  
بعضے اک اک مردہ کرن زندہ ، اوہ تے قطار ہی مار اٹھا دیندا  
بوہے میراں دے عاجز جو جائے بھکھا ، اوہ تے رجا کے گھر گھلا دیندا  
سید پیر طالب حسین کھگھہ کے سائل نون خالی موڑا نہیں  
رکھے سرتے شفقت دا ہتھ سوہنا ، راہ حق دے کے ہور دا نہیں  
فاروق آباد دے وچ دربار اسدا ، رہن والا شہر کے ہور دا نہیں  
مرشد پاک دے عاجز چم جوڑے ، کمی کے وی گل دی چھوڑا نہیں

## فرعون کا غرق ہونا

وَجُورُ نَابِئِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدُوًّا ط حَتَّى إِذَا  
أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ ۝ أَلَنْ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ  
بِبَدَنِكَ لَتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۝ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنِ أَيْتِنَا لَغفلُونَ ۝  
(سورۃ یونس، رکوع ۹)

ترجمہ : اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے اس کا پیچھا کیا۔ سرکشی اور ظلم سے یہاں

تک کہ جب اے ذو بنے آگیا بولائیں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے، اور میں مسلمان ہو گیا۔ اب اور پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا آج ہم تیری لاش کو تیرا دیں گے کہ تو اپنے پچھلوں کے لیے نشانی ہو اور بے شک لوگ ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔

کیتے پار دریا دے وچوں اسرائیلی سارے خبر ملی اے پاک قرآنوں اللہ حکم فرماوے  
 فرعون ظالم مگر اوہناں دے لشکر لے کے آیا ڈن لگا دریا دے اندر تے اسنے بول سنایا  
 میں معبود ہو کوئی سچا میں ہاں ایمان لیا جس نوں من دے اسرائیلی اسنوں معبود ٹھہرایا  
 مسلمان ہویا میں ہن ربا فرعون نے منہ ہلایا پر اس ویلے دا غیا ہویا کم کسے نہ آیا  
 نافرمان توں ٹھوں کافر رب نے حکم فرمایا ہون تک توں فسادی رہیوں ہن تہ چیتا آیا  
 میں تیراواں آج لاش تیری نوں حکم خدا فرمایا تو نشانی اپنے پچھلیاں کارن ایوی نال سنایا  
 میں شک کوئی اسدے اندر جو آیتاں نوں جھٹلاوے اوہی ہوون غافل لوکی اللہ حکم فرماوے



سب تعریفاں لائق تیرے ، تیرے نے سب بندے  
 رکھجی دور اوہناں دے کولوں ، کم جہاں دے گندے  
 رستہ دس اوہناں دا سانوں ، نیکوکار جو بندے  
 بخش خدایا عشق محمدی ﷺ عاجز تیتھوں منگے  
 عرب شریف توں میں صدقے جاواں جس وچ شہر مدینہ  
 جگ اندر اوہ انج پیا چمکے جویں انگوٹھی وچ نگینہ  
 ہر کوئی فیض مدینیوں پاندا ، بھاویں اکھیوں جائے نبینا  
 فیض محمدی ﷺ جاری ازلوں ، عاجز تہ نوں نہیں کرینہ  
 ایہہ بیڑا اک دنیا ساری جو وچ سمندر تر دا  
 رنگ برنگے اتھے لوکی وسدے ، کوئی جمدا کوئی مر دا  
 بعض بندے اتھے سکھ نال وسن ، کوئی ایویں لڑ لڑ مر دا  
 عاجز روزی سب نوں خالق دیندا ، ایویں حاسد رہندا سڑ دا

گڈی نیں جہاں تے چڑھی رہی ، ایہہ ڈور پتنگ دی ٹٹ جانی  
 اک دو بے دا کے نیں ساتھ دینا ، ایہہ پینگ ہلاریوں ٹٹ جانی  
 ساک سین ویں نیں کے کم آؤنا ، ہو چپ دی آخر چپ جانی  
 عاجز پاک محمد ﷺ دا بول کلمہ ، وچ مٹی دے مٹی دی مٹھ جانی



بڑا ہی احسان ہے خدا کا کہ اس نے ہم کو انسان بنا دیا  
 کہ پیدا کیا اُمت محمدی ﷺ میں اور کلمہ محمد ﷺ پڑھا دیا  
 دیا لقب رحمت خدا نے محمد ﷺ کو اور امام الانبیاء بھی بنا دیا  
 عاجز بڑے خوش نصیب ہیں ہم کہ اللہ نے اسے تاج شفاعت پہنا دیا  
 حق تو ادا ہو سکتا ہی نہیں ، مگر کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے  
 ڈرتے رہیں خدا سے اور ذکر الہی کرنا چاہئے  
 بھیجیں درود نبی ﷺ پہ اور سلام بھی پڑھنا چاہئے  
 نعمتیں دیں خدا نے بیشمار عاجز ، شکریہ تو ادا کرنا چاہئے

ہر ہر پانی نیں ہیرے ہوندے، نیں سمندر خالی  
 رحمت لقب سوئے دا سوہنا نالے حوض کوثر دا والی  
 عشق محمدی جس نے کیتا پئے تھاں تھاں دیوے بلدے  
 فیض الہی وٹن والے نقش قدم نبی ﷺ دے چلدے  
 عرش تے پہنچے صرف نبی محمد ﷺ فرش نہ رہیا خالی  
 بھیج درود نبی ﷺ دے عاجز جنہوں سجدی کملی کالی  
 صدقے سوئے دے خطا بخشائی آدم پئے فیض ازل توں چلدے  
 پر ملدا عاجز ایہہ اوہناں تائیں جو در مرشد داملدے

## حضرت اسحق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری

مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم بہت ہی مہمان نواز تھے بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے۔ ایک وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ دن کوئی مہمان نہ آیا لہذا آپ اس غم میں تھے۔ ایک دن آپ کے پاس کچھ مہمان آئے جن کے بارے میں اللہ رب العزت نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلَنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَى قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَّمَ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَهُ  
بِعَجَلٍ حَنِيدٍ ۝ فَلَمَّا رَأَى أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا  
لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ لُّوطٍ ۖ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ ۖ  
وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ۖ قَالَتْ يَوَيْلَتِي ۖ أَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ ۖ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا ط  
إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ۖ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ

أَهْلَ الْبَيْتِ ط إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۖ (سورة هود۔ رکوع ۷)

ترجمہ: اور بے شک ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس مژدہ لے کر آئے بولے سلام، کہا سلام، پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک  
پچھڑا بھون کر لے آئے پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپر سے سمجھا اور جی ہی جی میں ان  
سے ڈرنے لگے۔ بولے ڈریئے نہیں ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں اور ان کی بیوی کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے  
الطیٰق کی خوشخبری دی اور الطیٰق کے پیچھے یعقوب کی۔ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور یہ ہیں میرے  
شوہر بوڑھے، بے شک یہ تو اچھے کی بات ہے۔ بولے فرشتے کیا اللہ کے کام کا اچھا کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم  
پر اس گھر والو، بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا اور عزت والا۔

آئے فرشتے رب دی طرفوں بول سلام سنایا  
بعد سلام دیر نہ کیتی تے پچھڑا بھن لیا  
جدوں ڈٹھے ہتھ ملاں والے طرف کھانے نیں جاندے  
یا حضرت تسلیں کاہنوں ڈردے اسیں قوم لوط ول آئے  
اول خبر الطیٰق دی دتی یعقوب دی بعد سنائے  
بڈھی ٹھیری میں عورت ملکو تے شوہر وی میرا بوڑھا  
کیہہ تعجب سب کم خدا دے ملاں بول سنایا  
عاجز رحمت برکت اسدے آتے جو اس گھر اندر رہندا  
سلام جواب خلیلؑ نے دتا وچ خوشی دے آیا  
مدت بعدوں میزبانی دا موقع رب بنایا  
ابراہیمؑ دل وچ ڈردے تے فرشتے بول ساندے  
کول کھلوتی بی بی ہسی خوشخبری ملک سنائے  
ہائے خرابی ہوسی میں ول بچہ بی بی بول سنائے  
ہے تے بات اچھے والی رب کیویں چڑھاوے پوڑا  
سب خوبیاں عزت رب دے تائیں اس وچ شک نہ آیا  
آیا حکم خدا دے ولوں ملک ربانا کہندا

واہ واہ مولیٰ تیری شان کریمی تے واہ واہ بے پرواہیاں  
 اکناں ٹکڑا منگ کے کھاہدا ، اکناں دیویں شاہیاں  
 اکناں نون پتر بڈھے وارے ول اکناں عین آیاں دایاں  
 عاجز مرضی ایہہ رب خالق دی جو شاہاں تے کروا شاہیاں

### اللہ اللہ کر بندیا

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 زندگی نبی ﷺ دے نانویں لا دے ذکر دوہاں دا کر بندیا  
 ہر دم کر توں یاد الہی ، حکم خدا دا آیا اے

بھجیا نور کتاب اک روشن ، درود نبی ﷺ تے پڑھ بندیا

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 زندگی نبی ﷺ دے نانویں لا دے ذکر دوہاں دا کر بندیا  
 رحمت لقب خدا نے دتا تے سوہنی شان کریمی

نقش قدم نبی ﷺ دے چل توں ، سیرت سوہنے دی پڑھ بندیا

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 زندگی نبی ﷺ دے نانویں لا دے ذکر دوہاں دا کر بندیا  
 جس دا صدقہ ہر دم کھائیے اس دے گیت کیوں نہ گائیے

جشن عید میلاد منائیے ، غمراں دا نہیں ڈر بندیا

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 زندگی نبی ﷺ دے نانویں لا دے ذکر دوہاں دا کر بندیا  
 واحد ذات خدا دی یارو جس دے کل پارے

آخر دنیا فانی عاجز کلمہ نبی ﷺ دا پڑھ بندیا

الہی تیرا بڑا ہی شکر ہے کہ تو نے ہم پر رحمت کا نزول فرما دیا  
کیا پیدا اُمت محمدی ﷺ میں اور کلمہ محمد ﷺ پڑھا دیا

### دوہڑے

سب عبادتاں رب دے واسطے نیں ، جویں آیا حکم جبار دا ای  
پڑھو درود حضور پر نور ﷺ اُتے ، سوہنا حبیب رب غفار دا ای  
نبی پاک محمد ﷺ دے چم جوڑے ، جہڑا ڈبیاں نوں پھڑتار دا ای  
ڈاہڈے رب اگے عاجز واہ نائیں ، بے واہ کر کے رب مار دا ای  
نیک عمل تے ہو روی ڈھیر سارے ، پر افضل اللہ رسول دی یاد ہے جی  
صدقے جس دے دو جہان بنیا ، اکو پاک محمد ﷺ دی ذات ہے جی  
نیں دوہاں دی یاد جس دل اندر ، بے آباد اوہ دل برباد ہے جی  
عاجز جشن عید میلاد تے کرے اعتراض جہڑا ، غلام نبی ﷺ دائیں آزاد ہے جی  
عاشق نہ ہی اکدے تھکدے ، نہ ہی رجدے اوہ ذکروں  
رہندے یاد محبوب ﷺ دی اندر ، روندے رہندے ہجروں  
کدوں پیارا دید کراسی ، عید ہوسی ودھ فطروں  
عاجز مراد جہاں نے پائی ، اوہ فارغ حشر دے فکروں  
جدوں گئے سرکار ﷺ سن عرش اُتے ، اوہ تے رات معراج دی رات اکو  
جس رات نوں لیلۃ القدر کہندے ، اہوی مقرر برات دی رات اکو  
بناں آذان بلائ نہ دن چڑھیا ، آئی وچ زمانے دے رات اکو  
صدقے جس دے دو جہان بنیا ، عاجز پاک محمد ﷺ دی اوہ ذات اکو  
حضرت خلیل سرکار ﷺ دی جد امجد ، چھری پتر تے گلے نکا دتی  
جدوں نمود لعین نے چخہ وڈی ، حضرت تلی تے جان رکھا دتی



سر دتیاں باہجھ نیں رہ رہندی ، نماز پڑھ حسین وکھا وتی  
پروانے اک ہی شمع دے ہین عاجز ، کر کے جان قربان وکھا وتی

اک پل موت نہ مہلت دیندی نہ ہی کچھ ہندی وقت مقرر ہو یا اسدا وعدے اُتے آ ویدی  
قبر کوٹھی اندھیری دے بڑی مشکل گھاٹی لگدی کلمہ بول سوہنے دا عاجز جنہوں کالی کمبلی سجدی  
قبروں اگے وی لمبا پینڈا وچ حشر میدان دے جانا خرچہ نیکی نہ پلے لیئے جویں آیا حکم ربانا  
نفس و نفسی عالم ہو سی نہ ملسی پینا کھانا کوڑا وہناں نوں ملسی عاجز جہاں غلام نبی بن جانا

### نعت شریف

آقا ﷺ روضہ پاک تیرا سوہنا رحمتاں برسدیاں

تیری یاد دے وچ رہندی اکھیاں ترسدیاں

مہکے تیرا شہر مدینہ جویں باغاں وچ بہاراں نے

جگ وچ اسدی مثل نہ کوئی ہر سو تاراں کھڑکدیاں

آقا ﷺ روضہ پاک تیرا سوہنا رحمتاں برسدیاں

تیری یاد دے وچ رہندی اکھیاں ترسدیاں

روضے ﷺ پاک دی سوہنی جالی مینار وی سوہنا سجدا اے

رحمتاں والیاں گھڑیاں ہر دم چمکدیاں

آقا ﷺ روضہ پاک تیرا سوہنا رحمتاں برسدیاں

تیری یاد دے وچ رہندی اکھیاں ترسدیاں

سوہنی صورت بے مثل نورانی پئی کالی کملی سجدی اے

تاج شفاعت تہ نوں سجدا کالیاں زلفاں چمکدیاں

آقا ﷺ روضہ پاک تیرا سوہنا رحمتاں برسدیاں

تیری یاد دے وچ رہندی اکھیاں ترسدیاں

چٹے دند کلیاں توں ودھ کے نیناندے وچ ڈورے نے  
 صفت نبی ﷺ دی مکدی نائیں لفظ میرے کول تھوڑے نے  
 آقا ﷺ روضہ پاک تیرا سوہنا رحمتاں برسدیاں  
 تیری یاد دے وچ رہندی اکھیاں ترسدیاں  
 لکھنی پڑھنی نعت نبی ﷺ دی عاجز جاگ مرشد نے لائی اے  
 مکھن دیندا رب اوہناں تائیں جو دودھ مدھانی رکڑدیاں

## برائی کونیکلی مٹا دیتی ہے

وَلَا تَرْكُؤْاْ اِلَى الدِّينِ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ لَا وَمَالِكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاءٍ  
 ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنَاتِ  
 يُذَهَبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِكْرَيْنِ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرًا  
 الْمُحْسِنِينَ ۝ (سورۃ ہود۔ رکوع ۱۰ع)

ترجمہ: اور اے لوگو! سرکشی نہ کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا یعنی اللہ اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ  
 چھوئے گی اور اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہیں۔ پھر مد نہ پاؤ گے اور نماز قائم رکھو، دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں  
 میں بے شک برائیوں کو نیکیاں مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو اور صبر کرو کہ اللہ نیکیوں کو ضائع نہیں کرتا۔  
 اے لوگو سرکشی نہ کرنا حکم خدا فرمایا ہر کم تساں دا دسدا مینوں ایوی نال بتایا  
 ظالماں نال پیار نہ کرنا ورنہ آگ تساں نوں چھوئے دن خدا کوئی حمایت نہ کریں لکھنے امدادی بوے  
 دن دے دوہاں کناریاں اندر رات دے کچھ حصے قائم رکھو نماز نوں لوکو نہ سنیو فلمی تھے  
 ہے نصیحت اوہناں کاران جو سن کے عمل لیاون عاجز صبر کرو اعمال نیکاں دے ضائع مول نہ جاون

## معجزہ حضور پر نور سرور کونین ﷺ (دوران ہجرت)

غارِ ثور تھیں جدوں سرکار ﷺ نکلے، دن چوتھے مدینے نوں جان لگے  
 ابو جہل، سراقہ بن ابوجہشم نوں خط لکھیا، اپنے آپ تے ظلم کمان لگے

کر کے مکیوں حضرت ﷺ گئے ہجرت ہن طرف مدینہ دی جان لگے  
 خبر سن کے عاجز دے نبی ﷺ والی بے ایمان گھوڑے دوڑان لگے  
 سراقہ بن جشم گھوڑ سوار ہو یا ہتھ بے وج نیزہ چمکا بیٹھا  
 سر پٹ گھوڑے نے دوڑ لائی سراقہ راہ وج محمد ﷺ نوں پا بیٹھا  
 جدوں آیا سرکار ﷺ دے کول ظالم پیر گھوڑے دے چارے گڈا بیٹھا  
 نیزہ سٹ کے پیش حضور ﷺ ہو یا سر قداماں وج ٹکا بیٹھا  
 کرو معاف حضور ﷺ قصور مینوں میں کیتے دا بدلہ پا بیٹھا  
 تسیں سچے رسول ﷺ خدا دے او میں من رضا خدا بیٹھا  
 جے کد تسیں دیہو ہن چھڈ مینوں میں ہور وی عزم رکھا بیٹھا  
 واپس جا کے سب نوں موڑ دیاں جو کوئی تساندا پچھا کرا بیٹھا  
 يَا اَرْضُ خَلِيْرِ جدوں حکم سرکار ﷺ فرما دتا  
 چارے پیر زمین نے چھڈ کے تے گھوڑا سراقہ دا آزاد کرا دتا  
 واپس گیا سراقہ جدوں جان چھٹی وعدہ اپنا اس نبھا دتا  
 عاجز جہڑے ظالم سرکار ﷺ دے مگر آئے سراقہ سب نوں واقف کرا دتا  
 نال ترلیاں چھٹی جے جان میری سراقہ لشکر نوں ڈک سنان لگا  
 جے کد نبی ﷺ دی نہ میں منت کردا سنے گھوڑے زمین وج جان لگا  
 پچھاں ہٹ کے جان بچاؤ سارے سراقہ حال دوہائی چان لگا  
 عاجز میری سرکار ﷺ دا رب راکھا لشکر پرت کے گھراں نوں جان لگا  
 سراقہ آکھیا کیتے میں لکھ ترے تاں جان چھڑا کے آگیا واں  
 مڈھوں پرت نیں پچھوں میں راہے ڈٹھا گھوڑا زور دوڑا کے آگیا واں  
 اگے ودھیاں پرت نیں گھر آؤنا ترہ لین میں تاں دا آگیا واں  
 عاجز وار نیں نبی ﷺ تے ہو سکدا سراقہ آکھیا آزما کے آگیا واں

دُشمن نبی ﷺ دے نیڑے نیں جا سکدا سنے گھوڑے زمیں دھسا چھڈدا  
 نہ اوہ دُشمن نوں مرن جیون دیندا جان ادھ وچکار اڑا چھڈدا  
 نیں ویریاں دا کوئی ڈر اُسنوں ورنہ سراقہ نوں کیوں بچا چھڈدا  
 عاجز کہیا سراقے ایسا نیں جگ اندر ترلا من جو جان چھڑا چھڈدا  
 لشکر سوں سمرتے دی گل ساری ہون بڑا ہی پریشان لگا  
 کہیا دعاما گے جا کے گھراں اندر وچ شرم دے غوطے کھان لگا  
 سراقے اتناں تے بڑا احسان کیتا جہڑا مرن توں سانوں بچان لگا  
 سانے جھاڑ کے رکھ لئے موہنڈیاں تے عاجز ہر کوئی گھراں نوں جان لگا

### دوہڑے

صدقے نبی ﷺ دے دو جہان بنیا زمین آسمان تے سب پہاڑ میاں  
 جن سورج بحر دریا سارے مجر و شجر تے چمن گلزار میاں  
 صدقے اُس دے موسم تیار ہوئے ہاڑ سیال برسات بہار میاں  
 عاجز پاک محمد ﷺ دا بول کلمہ اللہ کرے گا بیڑا پار میاں  
 جدوں کوئی کسے دے کول جاوے اوہ تے جاندا اے اوہدا مہمان بن کے  
 بھاویں امیر تے بھاویں غریب ہووے نال شان دے ملک پٹھان بن کے  
 حاجی لوک مکے ول جاوون تے بھاویں مدینے نوں جان مہمان بن کے  
 کملی والیا عاجز نوں سد سائیاں تیرے قدماں وچ آوے غلام بن کے  
 گناہگار ہاں بیشمار مولیٰ میرے حال تے رحم فرما ربا  
 کر دے نظر کرم ناچیز اُتے مینہ رحمت دا توں برسا ربا  
 مکہ شہر مدینہ دکھا سائیاں مینیوں اکبری حج کرا ربا  
 بخش عاجز نوں دید رسول ﷺ سائیاں تے روضہ پاک حضور دکھا ربا

## حضور پر نور سرورِ کونین ﷺ کا حضرت بلالؓ کو آزاد کرانا

(حضرت بلالؓ اُمیہ بن خلف کے بردے تھے اور اُمیہ کافر تھا)

انبیاء سے بڑھ کر اعلیٰ مقام حضرت محمد ﷺ بی بی آمنہؓ کے لال کا

غلاموں سے بڑھ کر اُن کے غلام حضرت بلالؓ کا

ہو یا عاشق نبی ﷺ دا یارو نام حبشی بلالؓ سدان والا

کالے رنگ دا مرد جوان ہے سی بردہ بن کے کرن گزران والا

مالک اُسا بے ایمان منکر مسلمان بلالؓ سدان والا

عاجز اُس بلالؓ توں جاں صدقے نال سرکارِ ﷺ جو جنت وچ جان والا

پتہ لگا اس مالک پلید تائیں بلالؓ کلمہ محمد ﷺ پکان لگا

حکم دے کے نفراں ساریاں نوں اُتے بلالؓ دے ظلم کمان لگا

ظالم کہیا بلالؓ نوں چھڈ کلمہ ورنہ تہ نوں میں مروان لگا

عاجز ویکھ پروانہ بلالؓ حبشی جان شمع تے کرن قربان لگا

کافر ظالم بیسن بے دین سارے حضرت بلالؓ بندے رب دے سن

جدوں بلالؓ نے دین قبول کینا کلمہ پڑھن توں اُسنوں ڈکدے سن

اُتے سیخاں دے دیندے لٹا اُسنوں کافر مار دے کھدے نپدے سن

عاجز حضرت بلالؓ دا عشق ویکھو کلمہ پاک محمد ﷺ دا چدے سن

تتی ریت تے کدیں لٹا دیندے سینے بلالؓ دے پتھر ٹکانودے سن

مار مار بے دین سن چور کر دے اُتے جیب دے کل ٹھکانودے سن

کہن بلالؓ نوں نبی ﷺ دا چھڈ کلمہ گل کرن توں نہ شرمانودے سن

عاجز نور ایمان بلالؓ اندر ڈکھ سہہ کے ذکر پکانودے سن

ڈاڈھی ذات خداوند باری رہیے اُس توں ڈر دے پڑھیے پاک درود نبی ﷺ تے نالے ذکر الہی کر دے

جہاں مراد دے دی پائی اوہ مرن توں پہلاں مردے عاجز منزل عشق نیں سوکھی عاشق جان تلی تے دھردے

ہے رب ڈاڈا حاکم حاکماں دا سلیمان تون بٹھ جھکان والا  
 حضرت یوسف نون کڈھ کے کھوہ وچوں اوہ وچ بازار وکان والا  
 حضرت خلیل نون پائیو نے پیچہ اندر رب نار گلزار بنان والا  
 اسماعیل تے چھری نکوا دتی دُنہ گل کے آپ بچان والا  
 آرا ذکرے تے جدوں آن نکیا اُف کرن تون منع فرمان والا  
 حضرت موسیٰ نون ماں دے نال ہتھاں وچ نیل دریا رزان والا  
 جدوں نوح دے وقت طوفان آیا بچہ نوح دا ڈوب مروان والا  
 واری آئی حسین دی جدوں عاجز بمعہ کنبے شہید کران والا  
 پتہ لگا حضور پر نور ﷺ تائیں کافر ظلم دی حد مکان لگے  
 ابوبکر نون کول بلا کے تے ایہہ حکم سرکار ﷺ فرمان لگے  
 یارا جا بلا لیا جلدی کافر اُسنوں مار اڈان لگے  
 عاجز دیکھ بلا دے بخت جاگے آقا ﷺ سد غلام بنان لگے  
 بن یاد محبوب ﷺ نئیں عاشق بچدے بن پانی نہ بچ دی مچھی  
 جاگ پنا ددھ جمدے تائیں بن رڑ کے مکھن نہ لسی  
 سائیں باجھ وچ ساؤن ترہائی بھاویں مرے کَلے تے تسی  
 راہ لبھدیاں گزری عمر عاجز پر باجھ مرشد کسے نئیں دسی  
 مالک نال صدیق جا گل کیتی بردہ اساں بلا لیا لیجانونا ایں  
 ساتھوں منگ لئے جو وی منگنا ایں کیہہ اسدا تون بنانونا ایں  
 اساں اسنوں یجا کے تہ کولوں خدمت وچ رسول ﷺ دیوانونا ایں  
 کیوں اسنوں مار دے گندے او عاجز اساں آزاد کرانونا ایں  
 حضرت صدیق دی سُن کے گل ساری مالک بہتا ہی بھاراں تے پین لگا  
 تسیں نئیں بلا لے جا سکدے بڑے نال تکبر دے کہن لگا

دس ہزار دینار تے دے دیہو اک بردہ جے صدیقؓ بلاؓ نوں لین لگا  
 حضرت صدیقؓ نے سنی جدوں گل عاجز پھر نال سکون دے بھین لگا  
 دتے دس ہزار دینار حضرت اک بردہ وی عوض لیا دتا  
 نال لے بلاؓ جدوں ٹرے حضرتؓ اوہناں ظالماں بول سنا دتا  
 دس ہزار دینار تے دے گیا اک بردہ صدیقؓ اپنا عقل گوا دتا  
 صدیق اکبرؓ نے سن جواب دتا عاجز صاف دا صاف بتا دتا  
 تسیں کیہہ بلاؓ دی قدر جانوں اندر اسدے نور ایمان ہے جے  
 کیہہ ہو یا جے کالڑا رنگ اسدا پر عاشق نبی ﷺ دا ایہہ غلام ہے جے  
 جہڑا میں ہاں تساں نوں دے چلیا منکر تاساں ورگا بے ایمان ہے جے  
 جہڑی شان بلاؓ نوں ملی عاجز کے ہور غلام دی نہ شان ہے جے  
 جدوں آئے حضور ﷺ دی وچ خدمت باادب بلاؓ سلام کینا  
 دست و قدم حضرت بلاؓ ہمیں آقاؓ تاساں نے بڑا ہے دان کینا  
 آقا ﷺ مجھ نوں رکھنا وچ خدمت ہتھ بندھ بلاؓ سوال کینا  
 تسیں آپؐ حکم خدا جانوں عاجز ظالماں نے جہڑا حال کینا  
 دلا سے دے سرکار ﷺ بلاؓ تائیں دستِ شفقت سر رکھا دتا  
 والدین بلاؓ دے سد کے تے پتر مایاں تائیں ملا دتا  
 کر آزاد لال بلاؓ تائیں نال مایاں گھر گھلا دتا  
 جدوں گھر ول ٹرے بلاؓ عاجز نال مشکل دے قدم اٹھا دتا  
 بلاؓ حضور ﷺ توں جدوں جدا ہو کے والدین دے نال سی جان لگا  
 عشق کہیا بلاؓ نہ جا ایٹھوں کیوں گل وچھوڑے نوں پان لگا  
 باطن حُب حضور ﷺ دی جوش مارے نالے حکم رسولؐ اپنان لگا  
 رب ڈاہڈے دے عاجز کم ڈاہڈے بلاؓ نیر اچھلدا جان لگا

ٹرے اگے تے پچھوں بلالؓ دیکھے ربا ایہہ کیہ کم بنا دتا  
 مشکل نال دیدارِ سرکارِ ﷺ پایا وچھوڑا پھر توں پلڑے پا دتا  
 میں تے نئیں جدائی ہن سہن جوگا کہڑے کم غریب نوں لا دتا  
 ربا رکھیں سرکارِ ﷺ دے وچ قداماں عاجز واسطہ حضورؐ دا پا دتا  
 گھر جانکے تھوڑے دن گزرے بلالؓ ہر دن سکدے جانودے سن  
 رہندے پاکؓ جناب دی یاد اندر نہ پیوندے نہ کجھ کھانودے سن  
 گالا ہنجواں دا پا وچ اکھاں رہندے ہجر وچ اوہ کرلانو دے سن  
 کملیؓ والیا سوہنیاں سد سائیاں عاجز ترے واسطے پانودے سن  
 مدنی مدنی کوکیندا وندا نہ دل وچ موج بہارے  
 کیہ کریساں میڈی پیش نئیں جاندی کیوں دُور کیجا سرکارِ ﷺ  
 مل ویسے جے مدنی سوہنا ﷺ بلالؓ کوں عید درکارے  
 عاجز بول محمدی ﷺ کلمہ تیڈا سوہنا مدنی لہجالے  
 کملیؓ والیا توں سرتاج میرا میں تے دکھرا نئیں ہن رہ سکدا  
 صورت پاکؓ سرکارِ ﷺ دی کدوں دیکھاں ایہہ دکھ جدائی نئیں سہہ سکدا  
 سرمٹھے تے آپ ﷺ دا حکم آقاؐ پر بناں دید حضورؐ نئیں رہ سکدا  
 کرو عاجز دی عرض منظور آقا ﷺ میں ہن دکھ جدائی نئیں سہہ سکدا

برادرانِ اسلام جب حضرت بلالؓ کے والدین نے دیکھا کہ بلالؓ روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے تو انہوں نے اپنے لخت  
 بکر حضرت بلالؓ سے پوچھا اے بلالؓ کیا وجہ ہے کہ تو ہر دن کمزور ہوتا جا رہا ہے تمہارا دل کیا چاہتا ہے۔ تو حضرت بلالؓ کی  
 آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور زار و قطار رونے لگے اور اپنے والدین سے باادب عرض کرنے لگے۔

بناں دید سرکارِ ﷺ نئیں بچ سکدا آقاؐ باہجھ جیون محال مینوں  
 نئیں سوہنے ﷺ دا حکم میں موڑ سکیا حضور ﷺ بھیجیا سی تاں نال مینوں



نیں بزرگو! جان نون چین آوندا اک دن وی گزر دا سال مینوں  
 کرو ترس بال بلال اُتے عاجز لے چلو تسیں نال مینوں  
 سارے لوک عید منیندے میں کون پل پل یاد ستاوے  
 چھساں پاک رسول ﷺ دے جوڑیاں نون جے میں کون کول بلاوے  
 ترس اکھیاں میڈیاں سائیاں جیس کوئی دل مدینے جاوے  
 پر کیہ کریے عاجز بندہ میڈی پیش نہ ہرگز جاوے  
 مدنی ﷺ باجھ ہے عمر بے کار میری اوہدے وچ قدام کیوں بہاں گا میں  
 آگے ظالماں مار کے چور کیتا کنوں رو کے حال سناں گا میں  
 میرے مرض دا حکیم طبیب سوہنا ﷺ کتھوں زخماں دی پٹی لاں گا میں  
 عاجز جے نہ ملے سرکار ﷺ مینوں تے رو رو کے مر جاں گا میں

### فریاد حضرت بلالؓ دربار گاہِ خداوندی

شالا مک جان ربا ایہہ جدائیاں مدینے وچ چل ویسے  
 پھرے دیندا بلالؓ دوہائیاں مدینے وچ چل ویسے  
 ہن تے ربا توں کر منظوری دیکھاں جا کے چہرہ نوری ﷺ

اساں نال سوہنے ﷺ دے لائیاں مدینے وچ چل ویسے  
 شالا مک جان ربا ایہہ جدائیاں مدینے وچ چل ویسے  
 پھرے دیندا بلالؓ دوہائیاں مدینے وچ چل ویسے  
 دکھ وچھوڑا نہ جھلیا جاوے دل میرے نون چین نہ آوے

عشق کوہندا اے وانگ قصائیاں مدینے وچ چل ویسے  
 شالا مک جان ربا ایہہ جدائیاں مدینے وچ چل ویسے  
 پھرے دیندا بلالؓ دوہائیاں مدینے وچ چل ویسے

اکھیاں اندر نیند نہ آوے پل پل اندر یاد ستاوے  
 ربا تیریاں بے پروایاں مدینے وچ چل ویسے  
 شالا مک جان ربا ایہہ جدایاں مدینے وچ چل ویسے  
 پھرے دیندا بلالؓ دوہایاں مدینے وچ چل ویسے  
 نبی ﷺ عاجز دا کرم کماوے ڈبے بیڑے بنے لاوے  
 اساں لچپالؓ نال لائیاں مدینے وچ چل ویسے  
 حضرات محترم جب حضرت بلالؓ کے والدین نے شق بلالؓ دیکھا تو وہ آپ کو خدمت حضور ﷺ میں لے جانے لیکے  
 تیار گئے اور حضرت بلالؓ کو ساتھ لے کر بارگاہ رسالت میں آ پہنچے۔

جب کافر سے آزاد بلالؓ ہو گیا

تو اسے آقا ﷺ سے الگ رہنا محال ہو گیا

تے پہنچے سرکار ﷺ دی وچ خدمت جا ادب دے نال سلام کینا  
 بلالؓ ہمیں سرکار ﷺ دے قدم سو بنے رو رو کے حال بیان کینا  
 تاجداراً رکھ غلام اپنا بے شک پہلے وی بڑا بے احسان کینا  
 بناں حضور ﷺ بلالؓ نئیں بچ سکدا عاجز مایاں ایہ سوال کینا  
 رہ اساں دے کول بلالؓ حبشی کملی والے نے حکم فرما دتا  
 نظر کرم حضور ﷺ پر نور کیتی بازگا حضرت بلالؓ بنا دتا  
 پڑھ اذان بلالؓ توں مان موجاں سو بنے لاڈ دے نال فرما دتا  
 ماپے خوش بلالؓ دے ہوئے عاجز لچپالؓ نے کرم کما دتا  
 والدین نئیں بچے دا ذلہ سہنڈ بھاویں آپ غریب فقیر ہووے  
 راہ حق دا اوہ دسدا اے مرشد کامل جو بھی پیر ہووے  
 عاشق یاد محبوب توں نہیں مڑدا بھاویں قید دے وچ اسل ہووے  
 عاجز قید توڑا کے رکھ دیندا جہدا نبی محمد ﷺ وکیل ہووے

## شانِ بلالؓ

ایک دن صحابیوں نے اکٹھے ہو کر خدمت حضور ﷺ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمارے والدین آپ پر قربان ہوں۔ کیا حضرت بلالؓ کے علاوہ کوئی اور بھی اذان پڑھ سکتا ہے تو جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہاں اگر تمہارا دل اذان پڑھنے کو چاہتا ہے تو تم پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ اسی رات کی صبح کے وقت خانہ کعبہ میں جو آدمی پہلا آیا اس نے اذان پڑھی۔ جبکہ حضرت بلالؓ ایک کونے میں بیٹھے بارگاہ الہی میں آنسو بہا رہے تھے کہ خدایا مجھے اس گناہ کی معافی عطا فرما جس کی وجہ سے تو نے مجھے اس سعادت سے محروم کر دیا ہے۔ میں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کا غلام ہوں اور تو انہی کے صدقہ مجھ کو معاف فرما۔ حالانکہ کسی غلطی وغیرہ کا ذکر تک بھی نہیں ملا۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کے غلام کی شان کو ظاہر کرنے کا سبب بنا رکھا تھا۔

حضرات گرامی مختصر ایس کہ جب پہلی اذان پڑھنے سے صبح کا آغاز نہ ہوا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اذان وقت سے قبل پڑھی گئی ہے پھر ایک اور آدمی نے اذان پڑھی اور پھر انتظار کرتے رہے صورت حال میں کوئی فرق نہ آیا۔ لہذا انہوں نے اور بھی اذانیں پڑھیں مگر رات لمبی ہوتی چلی گئی پھر مایوس ہو کر حضور پر نور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرہ عرض کیا۔ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ میرے بلالؓ کو کہو کہ وہ اذان پڑھے لہذا وہ سب کے سب حضرت بلالؓ کے پاس گئے اور حکم رسول ﷺ پہنچایا تو بلالؓ نورِ خوشی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اذان کے لیے تیار ہو گئے۔

بعضے کہن بلالؓ زس بیٹھا نہیں گل سمجھ وچ آؤندی  
بھاویں نبی خدا دے نال زسے نئیں رب نون گل ایہ بھاندی  
زس کے ویکھیا حضرت یونس نال خداوند باری  
رب نے گھلایا پیٹ مچھی وچ دن چالی عمر گزاری  
فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلْبَيْتِ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝

جے نہ یونسؑ وچ پیٹ مچھی دے حمد خدا الاندا رہندا تا قیامت اس وچ پہلوں باہر نہ آندا  
آدم ذات ہے بھلن ہاری توں بخشن ہار خدایا کریں معاف تصور عاجز دے تیرے درتے سائل آیا  
دانا بیٹا نبی ﷺ دا عاشق حضرت بلالؓ سیانا ظاہر شان بلالؓ دی کرنی ہے سی خیال ربانا  
برادرانِ اسلام حضور پر نور ﷺ کے غلام کی شان میں اگر تھوڑا یا زیادہ فرق آئے یا آنے لگے تو وہ نہ تو اللہ اور اس کے  
رسول ﷺ سے زس سکتا ہے یعنی نہ اسے خفا ہونے کی طاقت ہے نہ ہی ناراضگی کی۔ بلکہ وہ یہ سوچتا ہے کہ مجھ سے کون سی غلطی

ہو چکی ہے اور یہ ذکا کرتا ہے اے خدا! جو بھی تصور مجھ سے ہوا ہے تو اپنے فضل و کرم سے مجھے معاف فرما کیونکہ تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے حالانکہ حضرت بلالؓ کی کوئی غلطی بھی ثابت نہیں ہوئی۔ لہذا یہ تو حضرت بلالؓ کی شان کو ظاہر کرنے کی ایک ترکیب ثابت ہوتی ہے۔

رحمت فضل الہی تیرا، تیرے نے سب دھندے بخشیں ساتھ اوہناں دا مولیٰ نیکوکار جو بندے رکھیں دور اوہناں دے کولوں عمل جہاں دے گندے عاجز ناچیز بندہ تیرا رحمت شد توں منگے

جدوں پڑھی اذان بلالؓ حبشی آواز عرش معلیٰ تے جان لگی  
ذات رب دی مہربان ہوئی شان بلالؓ دی ظاہر کران لگی  
عین وقت نماز دا آن ہویا سوہنی سرکار جماعت کران لگی  
پڑھی نماز تے ہویا طلوع سورج عاجز سمجھ زمانے نوں آن لگی

حضرت بلالؓ غلام نبیؐ دا کتنی شان رکھایا جد تک پڑھی اذان نہ اُس نے رب سورج نہ چڑھایا  
کئی بلند میرے نبیؐ دی ہوسی جہدا بلالؓ غلام سدایا رَحْمَتُ الْعَالَمِينَ عاجز حکم خدا فرمایا

جدوں جان گے آقا ﷺ وچ جنت نبیؐ ڈاچی دے اتے اسوار ہوسی  
اگے چلسی غلام بلالؓ حبشی سجے ہتھ وچ پھڑی مہار ہوسی  
کیسی جنت دی اوہ بہار ہوسی کیسا نبیؐ تے سماں انورا ہوسی  
نبیؐ عاجز دا بے مثال لوکو کر دا رب وی اوہدا انتظار ہوسی  
واہ مولیٰ تیری بے پرواہی بعضے وچ محلاں راہندے  
کئی پکھیاں لا گزارا کر دے کوئی روٹی وی منگ کھاندے  
بعضے تخت و تاج دے بنے مالک بعضے زل زل کے مر جاندے  
عاجز رب دے خاص اوہ بندے جو غلام نبیؐ بن جاندے

## حضرت مولانا۔ مولوی حضرات

بیچ وقت اذان نماز پڑھدے دن جمعے دے جمعہ پڑھانودے نے  
بہندے ممبر تے وچ محراب مسجد وعظ کردے بڑے سہانودے نے

وقت جمعہ دے جمعہ دا پڑھن خطبہ لفظ وانگ پھلاں موہوں آنودے نے  
 عاجز جو کوئی کے دا بھلا تگن نیک اجر خدا توں پانودے نے  
 خدمت گار اوہناں دی کرن خدمت جہڑے حق دی گل بتانودے نے  
 اجر دوہاں نوں نیکی دا ملے اتھے کجھ باقی حشر لئی جمع کرانودے نے  
 پڑھن پاک قرآن حدیث دین نہ اوہ سستی تے پیوں شانودے نے  
 عاجز بین اوہ رب دے نیک بندے جہڑے دین اسلام پھیلا نوڈے نے  
 قاری قرآن دے پڑھن سجا آیتاں نال طرز انداز پیار یارو  
 جویں بلبل کھیلدے نال پھلاں وچ موسم بہار گلزار یارو  
 اہل سنت خطیب غلام اسدے جہڑی مدنی میری سرکار ﷺ یارو  
 شاخواں نبی ﷺ دی نعت پڑھدے بے مثل ہے عاجز ایوی کار یارو  
 رہن پاک رسول ﷺ دی یاد اندر حلال کر کے روٹی جو کھانودے نے  
 نہیں غم اندیشرا کوئی اوہناں اللہ وچ قرآن فرمانودے نے  
 دین دین اسلام دا راہ جہڑے غلام نبی ﷺ دے بن اوہ جانودے نے  
 عاجز جو اسلام دے بین دشمن کلہاڑی اپنے پیر تے مار دے نے

## نیم ملاں

ذرا سوچ ملاں کبڑی شرح رکھیں توں تے حکم خدا بھلائی پھرنا ایں  
 قرآن پڑھ کے عمل نہیں خود کردا لاج مولویاں نوں توں لائی پھرنا ایں  
 امام مسجد ہو لے جمعہ پڑھائیں نائیں ایہہ حد نوں ہتھ توں لائی پھرنا ایں  
 ہر نبی نے کیتی تبلیغ عاجز کیوں رب دا حکم چھپائی پھرنا ایں

بعضے ملاں اگے پچھے خوب نماز پڑھاندے وقت نماز جد جمعہ دا ہووے پنڈوں وی نس جاندے  
 دین اسلام تبلیغ نال ودھیا نہیں ووظ نصیحت کردے اہل سنت بن بن بہندے عمل کیوں نہیں کردے

کھیراں سلوے رچ رچ کھاؤں گوشت خوب اذان جس بوٹے دا پھل ایہہ کھاندے پانی مول نہ پاؤں  
 سوہنا ختم سلوے تے دیندے غلطی مول نہ کردے بے شک دیندا اللہ رازق کم ثواب دا کردے  
 مل میت نوں ماری بیٹھے عاجز و عجز کرن توں ڈردے مسجد جمعہ پڑھاؤں تاہیں نقصان دین دا کردے

## حکم برائے نمازِ جمعہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا  
 الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (سورة جمعہ، رکوع ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

اہل ایمانوں رب حکم فرماوے آپ خداوند باری ہووے اذان جمعہ جس ویلے کرو نماز تیار  
 کاروبار جگ دے چھڈو سب سمجھو بات ہماری کرو نماز ادا جمعہ دی بہتری ہے تمہاری  
 اللہ رب العزت نے یہ بھی فرمایا کہ نماز جمعہ کے بعد زمین میں پھیل جاؤ اور کراہی کثرت سے کرو، اللہ کا فضل تلاش  
 کرو۔ حضرات محترم جمعہ کا دن ایک مبارک دن ہے اس دن جمعہ کے موقع پر وعظ و نصیحت کرنے سے دین اسلام کو فروغ ملتا  
 ہے۔ جب ابو جہل یہودیوں سے بڑے بڑے مشکل سوال پوچھ کر یعنی اصحاب کھف کون تھے؟ روح کیا ہے؟ ذوالقرنین  
 کے بارے میں دریافت کرنے کیلئے خدمت حضور ﷺ میں آیا تو آپ نے فرمایا اکل ان سوالات کے جواب دو نگا اور یہ اس  
 بناء پر کہا کہ کل جبرائیل آکر بتائیں گے مگر انشاء اللہ نہ کہا۔ جس وجہ سے حضرت جبرائیل کی بارہ دن تک نہ آئے اور کافر بننے  
 لگے اے محمد ﷺ تمہارے رب نے تم کو چھوڑ دیا ہے۔ جس سے آپ ﷺ بہت غمگین ہوئے اور بارگاہ الہی میں عرض کی اس  
 اللہ کافر مجھ کو طعن دیتے ہیں ان کو کیسے جواب دوں تو پھر اللہ رب العزت نے جمعہ کے دن ظہر کے وقت حضرت جبرائیل کو بھیجا  
 اس نے آکر اللہ کی طرف سے درود و سلام پیش کیا اور یہ حکم الہی بتایا کہ تم نہ کہو کہ یہ کام کل کروں گا مگر تمہیں یہ کہو انشاء اللہ۔ اللہ  
 بھول جانے پر بعد میں یاد آئے تو پھر بھی انشاء اللہ ہاں اور جو کافروں نے تم کو کہا کہ خدا نے تم کو چھوڑ دیا ہے وہ انہوں  
 نے دشمنی کی بناء پر کہا ہے تو اللہ نے فرمایا اے نبی و اخصی و لیل اذا سخی ۝ ما ودعک ربک و ما قلی ۝

اس وقت ہی سو بنیا قسم مینوں جدوں رات اندھیرا چھا جاوے نہیں چھڈیا محبوباً میں تم تاہیں خود ذات خدا فرماوے  
 نہیں بیزار میں تیرے کولوں تم نوں حکم ناواں جو سوال نے کافر کر دے سارے تجھے بتاواں

حضرات گرامی اس واقعہ اور آیت مبارک سے یہ بھی واضح ہوا کہ جمعہ کا دن صرف وعظ و نصیحت کا دن نہیں بلکہ جمعہ کے دن ہمارے چھوٹے موٹے گناہ بھی اللہ رب العزت معاف فرمادیتا ہے۔ اس لیے جمعہ المبارک کا دن عید کا دن بھی ہے یعنی خوشی کا دن۔

ملک عرب ورگا کوئی ملک نہیں نہ ہی شہر مدینے دے نال دا کوئی  
 نہ ہی گلی مدینے دی گلی ورگی نہ بازار اسدے نال دا کوئی  
 نہیں مینار کوئی جگ دے وچ ایسا نہ ہی گنبد خضریٰ دے نال دا کوئی  
 عاجز اک لکھ تے کئی ہزار آئے پر نبیؐ نئی محمدؐ دے نال دا کوئی

## نعت شریف

نبیؐ عرش تے پھیریاں پاندا رہیا رب یار دی عید مناندا رہیا  
 عرش رجا چم چم جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ  
 نبیؐ نبیاں دا سردار سوہنا اُتے عرش گیا لچال سوہنا  
 وچ مسجد اقصیٰ انبیاء نوں آقا آپ نماز پڑھاندا رہیا  
 نبیؐ عرش تے پھیریاں پاندا رہیا رب یار دی عید مناندا رہیا  
 عرش رجا چم چم جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ  
 پہلوں تکدا رہندا سی فرش اُتے پھر سدیا اس نوں عرش اُتے  
 قسم رب دی اپنے یار تائیں رب بھید حقیقت بتاندا رہیا  
 نبیؐ عرش تے پھیریاں پاندا رہیا رب یار دی عید مناندا رہیا  
 عرش رجا چم چم جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ  
 حضرت موسیٰ پہنچے سن طور اُتے گئے احمدؐ عرش نور اُتے  
 رب سد کے اپنے یار تائیں کول اپنے آپ بٹھاندا رہیا  
 نبیؐ عرش تے پھیریاں پاندا رہیا رب یار دی عید مناندا رہیا  
 عرش رجا چم چم جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ

رب یارِ نونِ بجدوں بلاندا سی نبیٰ اُمتِ دا غم کھاندا سی  
 رب تحفے دے دے یارِ تائیں سوہنا تاج شفاعت پہناندا رہیا  
 نبی ﷺ عرش تے پھیریاں پاندا رہیا رب یارِ دی عید مناندا رہیا  
 عرشِ رجا چم چم جوڑیاں نون سبحان اللہ سبحان اللہ  
 رب رازو نیاز سب فاش کیتے نالے غیب دے دور حجاب کیتے  
 تیری مثل نئیں سوہنیاں ہور کیتا رب درود و سلام پہنچاندا رہیا  
 نبی ﷺ عرش تے پھیریاں پاندا رہیا رب یارِ دی عید مناندا رہیا  
 عرشِ رجا چم چم جوڑیاں نون سبحان اللہ سبحان اللہ  
 آقا ﷺ آ معراج بیان کیتا عاجز کسے نیاں تے کسے نہ نیاں  
 اک بال انجانے جم جم کے آ قدمیں سیس جھکاندا رہیا  
 نبی ﷺ عرش تے پھیریاں پاندا رہیا رب یارِ دی عید مناندا رہیا  
 عرشِ رجا چم چم جوڑیاں نون سبحان اللہ سبحان اللہ

## دوہڑاجات

نبی پاک رسول ﷺ محبوبِ ربی سوہنا بن کے شاہ سلطان آیا  
 دتے توڑ شیطان دے جال سارے رحمت بن کے دو جہان آیا  
 ہنیرا جگ توں کفر دا دور کیتا نوری بن کے شمعدان آیا  
 نبی ﷺ عاجز دا بے مثال آقا سوہنا دین اسلام پھیلان آیا  
 کفر شرک دیاں بوٹیاں پٹ کے تے بوٹا دین اسلام دا لان آیا  
 گناہگاراں غریباں دا بن حامی سر یتیمان دے ہتھ ٹکان آیا  
 واضحی مکھڑا لیسین صورت جہندی شان دے وچ قرآن آیا  
 عاجز رب دا دین منان کارن سوہنا بن کے حبیب الرحمن آیا



چھڈ دھوکہ دغا فریب تے ٹھگ بازی جھوٹ چغلی، بخیلی نیں کم تیرے  
 بچ چوری جوئے شراب کولوں زناکاری دے نہ وڑ ویٹھے  
 کفر شرک فساد تے حرام روزی حسد فخر دے مول نہ جانے  
 کر یاد خدا دی ہر ویلے عاجز نبی محمد ﷺ رسول تیرے

## موت دا منظر

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَبِشَاءِ رَبِّكَ يُرْسَلُ عَلَيْهَا نَحْمٌ مِّنْ جَنَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْمَلُ ۚ لَهَا فِيهَا خَزَائِنٌ عَالِيَةٌ لَّا يَصْلَوْنَهَا إِلَّا الْبِرَّةُ الَّذِينَ أَتَوْا ۗ لَّا فِيهَا ضَلٰلٌ مِّنْ لَّدُنَّ رَبٍّ ۗ وَسَبَّحَتِهَا فِيهَا طَائِفٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ خَائِفِينَ وَوَجَّهْتِ الْوَجْهَ بِلِقَائِ رَبِّهَا خَائِفِينَ ۚ وَتَخَوَّلَتْ سِجِّينًا ۚ

ایہہ دنیا ہے آخر فانی اوڑک سب نے جانا  
 ختم پڑھائیے ایسں جہاں دے کارن اوہناں پرت نیں آنا  
 اک دن عاجز اہوی آوٹاں جدوں ساڈا وی پڑھیا جانا  
 بیشک اجر ختم دا ملسی پر آپ وی کجھ کریے  
 ذات خدا نوں سجدہ کریے درود نبی تے پڑھیے  
 فخر تکبر مول نہ کریے ذات خدا توں ڈریے  
 پر ساہ دا نیں وساہ عاجز کدوں گول بسترا کریے

جانا قبر دے وچ ضرور میاں جہڑی خاص اندھیرے دے جاہ بندے  
 برقی بتیاں اتھے نت بھالیں کجھ اُسدا کر اپا بندے  
 گناہگار نوں سخت عذات اتھے آج وقت اے کر دفاع بندے  
 کلمہ سوہنے محمد ﷺ دا بول عاجز غلام نبی دا بن کے جا بندے  
 جانڈے لگدے لیندے چھڈ سارے ویلا نزع دا جدوں آن ہووے  
 مہلت موت نیں دیندی پل میاں بچہ بڈھاتے بھاویں جوان ہووے  
 نب رب رسول ﷺ دی کم آوسی ہور کیجا جو نیک اعمال ہووے  
 مشکل کریں غریب حل مولیٰ جدوں عاجز دا وقت وصال ہووے  
 سدا گڈی نیں جگ تے چڑھی رہندی ڈور ٹٹ دی ٹٹ دی جاندی  
 بادشاہ ایں اپنے آپ اُتے زندگی مکدی مکدی جاندی  
 نبض زکدی زکدی زک جاندی جویں پینگ ہلاریوں ٹٹ جاندی  
 گلاں ساریاں عاجز چھڈ اتھے گل کلمے محمد ﷺ تے مک جاندی

میں نے لکھ وی نہیں میری لکھ تو بہ ہو ہے تہ دے دامن و چھان والا  
 صدقہ پاک محمد ﷺ دے جوڑیاں دا ربا منگ کے تہ توں کھان والا  
 صدقہ نبی محمد ﷺ دا بخش دیوں گناہگار ہاں عیب کمان والا  
 صدقہ پنجتن دا من سوال ربا تو ہی عاجز تے رحم فرمان والا  
 آوے وقت نزع دا جدوں ربا رحمت تہ دی اساں دے نال ہووے  
 سوہنی صورت محمد ﷺ دی نظر آوے کلمہ سوہنے دا ورد زبان ہووے  
 ہووے مشکل غریب دی حل مولیٰ اُتے لہاں دے کوثری جام ہووے  
 ہووے پاک وجود باوضو عاجز بھاویں صبح ہووے بھاویں شام ہووے

مدت بھر انساں اس دُنیا میں گنگناتا ہے  
 یوں لگتا ہے جیسے آج ہی آیا جب وقت نزع آتا ہے  
 تو پھر کچھ کرنا چاہیے آخرت کیلئے جیسے خدا فرماتا ہے  
 اطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ قُرْآنِ خدایتا ہے

## صبر کا اجر

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ  
 عَلَانِيَةً وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (سورۃ مدثر، ۳۱)  
 ترجمہ: جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کے چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمت کیے ہوئے سے ہماری راہ میں پیسے اور  
 ظاہر و خفیہ خرچ کیا اور ربا کے بدلے بھلائی کر کے نکلتے ہیں انہی کے لیے پچھلے نفع ہے۔ (یعنی جنت)۔

خط رب رضا ہی جہاں، صبر پیالہ پیتا رکھیا قائم نماز کے تہ میں راہ رب کے خرچے اور  
 ظاہر باطن خرچہ کر کے جو راضی رب رکھا، بھلائی کے بدلے بھلائی کر کر پنا وقت نزع کے  
 پچھلے کھروں اوہ نفع پاؤں یعنی جنت اندر جاؤں آیا حکم قرآنوں یارہ اللہ پاک فرماؤں

## فساد کی پر لعنت

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ لَا أُولَئِكَ لَهُمُ الْعَنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝ اللَّهُ يَسْطُرُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ط وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ۝

ترجمہ: اور اللہ کے عہد اس کے پکے ہونے کے بعد توڑتے اور جس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیب برا گھر۔ اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ کرے اور تنگ کرے اور کافر دنیا کی زندگی پر اتر گئے اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لیتا۔

پکے عہد خدا دے توڑن نہ آخرت ایمان لیاون جاس دوزخ لعنت اوہناں تے جو زمین فساد مچاون جس نوں چاہے رزق بہتا دیوے جندا چاہے گھٹائے دنیاوی زندگی کافراں کارن بہت زیادہ بھائے ایہہ زندگی چند دیہاڑ۔ آخر دنیا فانی عین مقابلہ آخرت کارن اوہ ہمیشہ جانی

عرب شریف توں صدقے جاواں جتھے پیدا ہوئی سرکار ﷺ اے  
سوہنے پاک محمد ﷺ دے ناں صدقے سارے جگ دے وچ بہار اے  
جھنڈا دین اسلام دا گڈ آقا دتے توڑ شیطان دے جال اے  
عاجز خلق دے ناں اسلام آیا میرے نبی ﷺ دی شان کمال اے

## عبادت اللہ کیلئے ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ ۝ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝  
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحَسُنَ مَا أَبْرَأَكَ ۝ كَذَلِكَ أَرْسَلْنَاكَ  
فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لَتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ

بِالرَّحْمَنِ ط قُلْ هُوَ رَبِّيَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ۝ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا  
سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كَلِمَ بِهِ الْمَوْتَى ط بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ط  
(سورة الرعد، رکوع ۴۷)

ترجمہ: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل خدا کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے وہ جو  
ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام اور اس طرح ہم نے ان کو اس امت کی طرف بھیجا جس سے پہلی  
امتیں ہو گزریں کہ تم پڑھ کر سناؤ جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ رحمن کے منکر ہو رہے ہیں۔ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے اس  
کے سوائے کسی کی بندگی نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا جس سے  
پہاڑ نکل جاتے زمین پھٹ جاتی یا مردے باتیں کرتے۔ جب بھی یہ کافر نہ مانتے بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔

اوہ جو آئے ایمان دے اندر یا خدا وچ راہندے  
یاد خدا وچ چین اوتاں نوں جو کوئی ایمان لیاوے  
گزریاں امتاں اس امت توں پہلے ہن آخری ول گھلایا  
حی جہوی اساں تاں ول بھیجی اے نبی پڑھ سناؤ  
نیں کوئی ہور بندگی دے لائق طرف او سے دی جانا  
آؤندا جے قرآن کوئی ایسا پہاڑ وی نکل جاندا  
ایہہ کافر نہ من دے پھر وی حکم خداوند کر دے  
مدا چین اوتاں دے دل نوں اللہ پاک فرماندے  
چنگے کم جو کوئی کرسن رب خوشی انجام بتاوے  
آئی خبر قرآن دے اندر حکم خدا فرمایا  
منکر لوکیں ایہہ ہوندے جاندا اپنا رب بتاؤ  
کیجا میں ویں بھروسہ اس تے جو آیا حکم ربانا  
پھٹ جاندا ایہہ دھرتی ساری مردے باتاں کر دے  
ہر کم رب دے قبضے اندر کلمہ مول نہ پڑھدے

نوری نوری حائی مکھڑا نبی ﷺ : اُتے زلفاں دا سجدا جال ے  
سرتے تاج لولاک دا چمکے اُتے موہڈے کالی شال ے  
جیں کون چلدا میڈا کملی والا ﷺ اوں کون بدل وی چلدا نال ے  
اک لکھ تے کئی ہزار وچوں نبی ﷺ عاجز دا بے مثال ے

## نعت شریف

نبی ﷺ فرشتے دین پھیلاندا رہیا سوہنا خلق عظیم سکھاندا رہیا  
عاشق چم چم رجدے جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ

بعضے سن کے آئے ایمان اندر بعضے معجزے نبی ﷺ توں منگدے رہے

کیتے جن دے آقا دو ٹوٹے سوہنہ رب دی جوڑ دکھاندا رہیا

نبی ﷺ فرش تے دین پھیلاندا رہیا سوہنا خلقِ عظیم سکھاندا رہیا

عاشق چم چم رجدے جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ

جدوں لہب نے آ پکھنڈ کینا پہلے ہتھ اپنا اس بند کینا

وچ مٹھی دے کلمہ پتھراں نوں سوہنا آپ محمد ﷺ پڑھاندا رہیا

نبی ﷺ فرش تے دین پھیلاندا رہیا سوہنا خلقِ عظیم سکھاندا رہیا

عاشق چم چم رجدے جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ

نبی ﷺ نبیاں دا سردار سوہنا آقا اسماں دا لچپال سوہنا

سورج نال اشارے موڑ کے تے نماز علیٰ نوں ادا کراندا رہیا

نبی ﷺ فرش تے دین پھیلاندا رہیا سوہنا خلقِ عظیم سکھاندا رہیا

عاشق چم چم رجدے جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ

ظالم نبی ﷺ دا حسد اپناندے رہے میرے آقا دعا لاندے رہے

جاواں صدقے خلقِ عظیم اتوں چادر دشمنیاں تلے وچھاندا رہیا

نبی ﷺ فرش تے دین پھیلاندا رہیا سوہنا خلقِ عظیم سکھاندا رہیا

عاشق چم چم رجدے جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ

پتہ لگا ماں بیمار ہوئی آقا خبر کارن گھر جا بیٹھے

جہڑی آئی نہ سوہنے تے پان کوڑا کلمہ اپنا اوسنوں پڑھاندا رہیا

نبی ﷺ فرش تے دین پھیلاندا رہیا سوہنا خلقِ عظیم سکھاندا رہیا

عاشق چم چم رجدے جوڑیاں نوں سبحان اللہ سبحان اللہ

ایسا ہويا نہ ہوی لچپال نبی ﷺ سوہنا اُمت دا غم خوار نبی ﷺ

وچ غار دے عاجز پئے سجدے آقا ﷺ اُمت نوں جا بخشاندا رہیا

## فرشتے بحکم خدا آدمی کی حفاظت کرتے ہیں

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمَنْ خَلْفَهُ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ط انّ الله لا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ  
حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ط و اذا آراد الله بقوم سوءاً افلامرذالتهن و مالهم من

(سورۃ الرعد۔ رکوع ۲۷)

ذُوْنِهِ مِنْ وَاٰلٍ ۝

ترجمہ: آدمی کے آگے پیچھے فرشتے ہیں کہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے تو وہ پھر نہیں سکتی اس کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں۔

اگے پیچھے فرشتے بندے دے نال حکم خداوند باری آئی خبر قرآن دے اندر حفاظت کرن تمہاری اس قوم دی حالت رب نہ بدلے جو خود نہ بدلی چاہے سورۃ رعد رکوع دو بجے وچ اللہ حکم فرماوے

میں تے لکھ بھی نہیں میری لکھ توبہ ہر مشکل دا مولیٰ توں حل کردے  
داخل کر دے نبی ﷺ دے وچ نفران بھاویں آج کردے بھاویں کل کردے  
ماں باپ تے نسل وی بخش دیویں قسمت سب دی وچ مٹھا پھل کردے  
تیوں تیری ہی ذات دا واسطہ ای نبی ﷺ عاجز دے دی بل بل کردے

## گمراہ لوگ

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ و يَبْغَوْنَهَا

(سورۃ ابراہیم۔ رکوع ۱)

عَوَجًا ط اُولٰٓئِكَ فِى ضَلٰلٍ مُّبَعِيْدٍ ۝

ترجمہ: جنہیں آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے اور اللہ کی راہ سے روکتے اور اس میں کبھی چاہتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں ہیں۔

آخرت چھڈ جو دنیا اندر بہتا پیار کماون نالے رب دے راہوں روکن اوہ وچ گمراہی جاون

برادرانِ اسلام! بات تو ہے دین کی کہ دین کیسے پھیلا یا گیا اور کافروں نے حضور ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ آپ نے تقریباً بائیس یا تیس (22,23) سال میں یہ کام سرانجام دیا نہ کہ ایک سال یا بارہ ماہ میں مکمل ہوا۔ مگر بارہ ماہ کے حوالہ سے لکھنا تو ایک دل لگی کی بات ہے دنیاوی رواج کے مطابق۔

## بارہ ماہ اسلامی

چیت: چڑھیا چیتر بہار دی رت آئی نبی ﷺ پاک سن دین پھیلاں گے  
 کوہ صفا تے لوکاں نوں جمع کینا نعرہ اللہ اکبر دا لان گے  
 اگو واحد خدا دی کرو پوجا نالے علانِ نبوت فرمان گے  
 اوجڑ وتیاں عاجز بے مہاریاں نوں راہ حق دا نبی ﷺ دکھان گے  
 وساکھ: چڑھیا ماہ وساکھ تے دھپ چمکی کافر دشمن متے پکان گے  
 بے ایماناں نے نہ ایمان آندا پتھر نبی ﷺ دے اُتے وسان گے  
 جسمِ اطہر خون آلود ہويا دھارے خون دے جوڑے وچ جان گے  
 صدقے عاجز سرکار ﷺ دے صبر اتوں دور جا کے آرام فرمان گے  
 جیٹھ: چڑھے جیٹھ دھپ دے بٹھ لوندے حضرت جبرائیل آ عرض شان گے  
 ہووے آپ ﷺ تے درودو سلام آقا خدمت سرکار دی وچ شان گے  
 کرو حکم تے دشمن نوں مچل دیواں ملک ادب نال عرض الان گے  
 پر دتا حکم ایہہ نئیں خدا مینوں عاجز جبرائیل ایہہ عرض بتان گے  
 ہاڑ: چڑھے ہاڑ غضب دی دھپ ہوندی آقا ﷺ صبر نال وقت لنگان گے  
 رحمت اللعالمین مینوں ہے رب کہیا سوہنے مکھ تھیں نبی فرمان گے  
 صدقے جاں سرکار ﷺ دے خلق اتوں دُعا واسطے ہتھ اٹھان گے  
 نسلِ ظالم نوں کر ہدایت مولیٰ نبی ﷺ عاجز دے دُعا الان گے  
 ساون: چڑھیا ساون موسم برسات آیا بارش رحمت دی جدوں ہون لگی  
 سرف ایہہ نہ سمجھنا مار کڈو دُنیا مونجی دے تیلے لاؤن لگی

ویکھ معجزے نبی ﷺ دا خلق سوہنا خلقت وچ اسلام دے آون لگی  
 عاجز خادم سرکار ﷺ دے ڈھیر ہو گئے عزت رب دی ذات ودھاؤن لگی  
 بھادوں چڑھے بھادوں عروج تے گئی گرمی حسد کافراں نوں وٹ پان لگا  
 کفار سب دا سب تیار ہو کے وچ جنگ میدان دے آن لگا  
 مسلماناں عاشقاں صداقاں توں مار کھا کے گھراں نوں جان لگا  
 مدد رب رسول ﷺ دی نال عاجز بارہ ماہ اسلام بنان لگا  
 اسوج: آیا اسوں سب نوں ٹھنڈ پئے گئی جھنڈا فتح دا مکے لہران لگا  
 کملی والڑا نال اشارڑے دے بُت کعبے دے سب گران لگا  
 لات منات چکنا چور ہوئے گھر رب دا صاف کران لگا  
 عاجز اذان نماز کعبے وچ ہون لگی آقا ﷺ ممبر تے خطبہ فرمان لگا  
 کتہ: چڑھیا کتہ ٹھنڈ کجھ ہوری اتری چیتے منکراں نوں پہلے آن لگے  
 واری واری سرکار ﷺ دے کرن تڑلے سر قدماں دے وچ ٹکان لگے  
 پاؤن واسطے جوڑ دے ہتھ سارے عمل سابقہ پیش جد آن لگے  
 پالا کیتیاں دا عاجز آن لگا جدوں مکھڑ تشریف لیاؤن لگے  
 مکھڑ: چڑھیا مکھڑ تے نال خزاں آئی بوٹے کفر دے سب مرجان لگے  
 پوست بوٹی دی رہی نہ ونک کوئی سب سکدے جڑاں توں جان لگے  
 مکھڑ پوہ ماگھ دی ہوندی اے رت اکو کافر گھراں نوں چھڈ کے جان لگے  
 پالے کیتیاں دے عاجز لائی کمبئی وطن چھڈ پردیس نوں جان لگے  
 پھگن: چڑھیا پھگن آغاز بہار ہويا نبی ﷺ اللہ دے کرم کمان لگے  
 جس جس وی ظالم سن ظلم کیتے آقا ﷺ سب نوں معاف فرمان لگے



خلق عظیم رسول ﷺ دا ویکھ کے تے کئی ملک ایمان وچ آن لگے  
 کمبلی والی سرکار ﷺ دے چم جوڑے عاجز کلمہ محمد ﷺ پکان لگے  
 اشهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله

## برے لوگوں کا ساتھ دینا منع ہے

وما ذلک علی اللہ بعزیز ۰ وبرزوا اللہ جمیعاً فقال الضعفاء للذین استکبروا  
 انا کننا لکم تبعاً فهل انتم مغنون عنا من عذاب اللہ من شیء ط قالوا لو هدا  
 اللہ لهدینکم ط سواء علینا اجرنا ام صبرنا مالنا من محیص ۰ وقال  
 الشیطن لما قسی الامر ان اللہ وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم ط وما  
 کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی ط فلا تلو مؤنی ولو مؤوا  
 انفسکم ط ما انا بمصر حکم وما انتم بمصر حی ط انی کفرت بما اشركتمون  
 من قبل ط ان الظلمین لهم عذاب الیم ۰ وادخل الذین امنوا وعملوا الصلحت  
 جنت تجری من تحتها الانهر خلدین فیها باذن ربهم ط تحیتهم فیها سلم ۰  
 (سورة ابراہیم۔ رکوع ۳، ۴)

ترجمہ: اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور سب اللہ کے حضور اعلانیہ حاضر ہونگے تو جو کمزور تھے وہ بڑائی والوں سے کہیں گے ہم  
 تمہارا تابع تھے کیا تم سے ہو سکتا ہے کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو۔ کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم  
 تمہیں کرتے ہم پر ایک ما ہے، چاہے بے قراری کریں یا صبر سے رہیں۔ ہمیں کہیں پناہ نہیں اور شیطان کہے گا جب فیصلہ  
 ہو چکے گا بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا۔ وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا تھا اور میرا تم پر قابو نہ  
 تھا مگر یہی کہ میں نے تم کو بلایا تم نے میری مان لی تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو خود اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ

سکوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو۔ وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک ٹھہرایا تھا میں اس سے سخت بیزار ہوں بے شک ظالموں کیلئے سخت عذاب ہے اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اس میں رہیں اپنے رب کے حکم سے اس سے ان کے ملتے وقت کا اکرام سلام ہے۔

کچھ نئیں مشکل رب دے اگے جدوں محشر وچ بلاسی ہر کوئی وچ درگاہ الہی حاضر ہوندا جاسی ماڑے کہسن ڈانڈیاں تائیں تابع رہے ساں تساندے دکھ مصیبت ایہہ جھل نئیں ہوندے کچھ دور کراؤ اساں دے یعنی جو منکر دنیا میں مالدا تھے اور کمزور لوگ منکر ان مالداروں کے ساتھ مل جل کر رہتے اور ان کی ہی امداد وغیرہ کرتے۔ لہذا وہ اس وقت ان غریبوں کو یہ جواب دیں گے۔

جے رب ہدایت اساں نوں کردا اسیں تسانوں کردے صبر کرو یا نہ کرو ہن نئیں بچیا جانا سچا وعدہ رب تساں نال کیتا اس وچ شک نہ کائی نئیں سی قابو میرا تساں دے اُتے صرف تسانوں سی بھٹکایا میرے اُتے الزام نہ لاؤ اپنے اوپر رکھو سخت بیزار میں اس دے پاروں جو تساں شریک ٹھہرایا چنگے کم جہاں نے کیتے وچ باغاں دے جا رہسن کرن سلام اوہ ملدے گلدے اللہ حکم فرماوے ہن تے بات اگو ہی بن گئی سارے ہاں پئے کڑھدے سن کے گل ایہہ چیلیاں کولوں شیطان نے بول سنانا میں تے تساں نال جھوٹا کیتا تھں وچ سچ نہ رائی من لئی بات تساں نے میری رب نوں چا بھلایا اساں تساں دی دال نئیں گلدی مزا کیتے دا چکھو بے شک سخت عذاب ظالماں کارن رب نے سی فرمایا رہن ہمیشہ اس دے اندر جتھے نہراں ویسن اس گل اندر شک نہ کوئی عاجز خبر قرآنوں آوے

## کلمہ کی مثال

الْمُ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ تُؤْتِي أُكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ط وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

(سورۃ ابراہیم۔ رکوع ۴)

ترجمہ: کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی۔ بات کی جیسے پاکیزہ درخت اس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتی ہے اپنے رب کے حکم سے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں۔

کیا تباہی نے ڈٹھائیں رب کیسی مثال فرماوے پاکیزہ بات خدا نے دہی پاکیزہ رکھ بتاوے  
جڑ مضبوط شاخاں آسمانے رب کیسے گل سمجھاندا حکم خدا اوہ پھل وی دیندا ہے رب مثال بتاندا  
ایسے ہی کلمہ ایمان ہے کہ اس کی جڑ قلب مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل  
آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت و ثواب حاصل ہوتے ہیں۔

### حضور پر نور ﷺ کا اعلان نبوت

بوٹا دین اسلام دا لا سوئے ﷺ پانی خلق دا پاونا شروع کینا  
کافر کوہ صفا تے جمع کیتے نال پیار سمجھاونا شروع کینا  
وحدہ لاشریک خدا دی کرو پوجا اعلان رسالت فرماونا شروع کینا  
پیڑ حسد دی پئے گئی منکراں نوں اوہناں مذاق اڑاونا شروع کینا  
بے ایماناں بے دیناں نہ ایمان آندا ہتھوں پتھر برساون شروع کینا  
جسم اطہر تے کافی زخم آئے خون جوڑے وچ جاونا شروع کینا  
دور جا درخت دے بیٹھ بیٹھے آقا ﷺ آرام فرماونا شروع کینا  
عاجز نہیں سرکار بد دعا کیتی نبی ﷺ صبر اپناونا شروع کینا  
جھب آیا جبرائیل سرکار ﷺ دی وچ خدمت اس آکے پیش سلام کینا  
پڑھے درود جبرائیل رسول ﷺ اُتے نالے افسوس دا ملک اظہار کینا  
حالت دیکھ جبرائیل نہ سہہ سکیا خدمت حضور ﷺ دی وچ سوال کینا  
حکم کریں تے سوہنیا کچل دیواں عاجز ظالماں نے جہا حال کینا  
حضور ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا کیا تم کو خدا نے بھیجا یا خود آیا تو جبرائیل نے عرض کیا حضور میں خود آیا جبکہ

دیکھ کر برداشت نہ کر سکا۔

آقا ﷺ سن جبرائیل دی گل ساری سوئے مکھ دے وچوں فرما دتا  
میں تے خلقت نوں نہیں مروان آیا نال پیار دے نبی ﷺ فرما دتا

میں تے دین اسلام پھیلاونا ایں جویں رب نے حکم فرما دتا  
 آقا ﷺ دشمنان لئی دُعا منگن عاجز صبر دا سبق سکھا دتا  
 افضل ذکر خداوند باری نالے ذکر ہے شاہ لولاک کلمہ  
 کلمہ کفر پلیدی نوں دور کردا دھو مانج کے کردا پاک کلمہ  
 کلمے وچ حقیقتاں ساریاں نے پڑھیے عشق دی لا کے لاگ کلمہ  
 عاجز کمی عین کوئی وی رہ سکدی لائی ہووے جے مرشد نے جاگ کلمہ  
 اُتے عرش معلیٰ دے کنگرے تے لکھیا ہویا اے قلم دے نال کلمہ  
 ذکر افضل ایہہ مولیٰ نصیب کر دے، کردے اساں دے شامل حال کلمہ  
 لوں لوں دے وچ ایہہ رتج جاوے جہڑے دلدے وچ دو وال کلمہ  
 مسئلے عاجز دے تاں نے حل ہوندے ربا قبر وچ جاوے جے نال کلمہ

### معجزہ حضور پر نور ﷺ

نکے اک یہودی ہے سی کتاب توریت جو پڑھدا  
 منگوا گے قینچی بیوی کولوں اس ورق نوں کٹ وںجایا  
 کچھ دیر بعد دوبارہ ڈٹھا اس ورق نوں سالم پایا  
 پہلا عمل دوہراون کارن یہودی عزم کرایا  
 اے ملعون ہزار واری وی جے توں اسم مٹاویں  
 نبی آواز سن یہودی دل اپنے وچ ڈریا  
 جاگے بخت یہودی والے رب نے کرم کمایا  
 کرو معاف حضور ﷺ قصور مینوں جو میں نے جرم کمایا  
 اسم صفت محمدی ﷺ پڑھ کے نال حسد دے سڑ دا  
 او سے طرح معمول دے سیتی پڑھنا شروع کرایا  
 اوہویں صفت محمدی ﷺ ڈٹھی سوہنے نام نوں لکھیا پایا  
 قدرت ویکھ خدا دی عاجز غیب آوازہ آیا  
 اسم محمدی ﷺ مٹ نئیں سکدا ایسے طرح ایں پاویں  
 سچا نبی ہے پاک محمد ﷺ میں کارا کیہہ کرایا  
 خدمت نبی ﷺ وچ حاضر ہویا قصہ کھول سنایا  
 قدم مبارک نبی ﷺ دے چمیں کلمہ خوب پکایا



## معجزہ حضور پر نور ﷺ

بارہ ہزار یمن دے لوکیں شہر مکے وچ آئے  
 ہیرے موتی جڑ اوہناں نے ہبل بت سجایا  
 ویکھیا جدوں رسول ﷺ اللہ نے حکم نبی فرمایا  
 نبوت میری دی ہبل تاں دا بے گواہی سناوے  
 سب لوکاں نے وعدہ کیا بے ہبل گواہی بتاوے  
 جس دم آقلم ﷺ ہبل بت نوں اپنے پاس منگواوا  
 تا حکم نبی ﷺ اللہ نے دوسری طرف بلایا  
 سامنے آ نبی ﷺ دے ادب نال آن کھلویا  
 ماری لکڑی ہبل نوں آقلم ﷺ حکم دتا فرما  
 تووہ بولا!

أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَ أَنَا شَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ  
 ترجمہ: آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود لائق بندگی کے مگر اللہ تعالیٰ اور گواہی دیتا ہوں کہ  
 محمد ﷺ بندے اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

تا حکم نبی ﷺ اللہ نے کچھ ہور وی بول سنا  
 میں اک پتھر یا رسول ﷺ اللہ نے بول سنایا  
 سن شہادت سارے یمنی وچ سجدے دے آئے  
 ہر کوئی نبی ﷺ دے جوڑے ہمیں کلمہ بول سنائے  
 کون ہے تو دس جلدی مینوں ایوی بات بتا  
 ایہناں لوکاں پھڑ کے مینوں ناجائز رب بنایا  
 ظلماں دی اوہ معافی منگن رو رو کے پچھتائے  
 جاگے بھاگ جہاں دے عاجز دین اسلام وچ آئے

## بیانِ آخرت

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۗ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ

فِيهِ الْأَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ج وَافْتَدَتْهُمْ  
هُوَآءُ ط وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَا تِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخْرِنَا إِلَى  
أَجَلٍ قَرِيبٍ لَّا تُجِبْ دَعْوَتَكَ وَتَتَّبِعِ الرَّسُلَ ط أَوْلَمُ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا  
لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسْكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ  
فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمْ الْأَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ ط وَإِنْ  
كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝

(سورة ابراہیم۔ رکوع ۷)

ترجمہ: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے انہیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کیلئے جس میں آنکھیں  
کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے۔ اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں اور ان کے دلوں  
میں کچھ سکت نہ ہوگی اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا۔ تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر  
ہمیں مہلت دے کہ ہم تیرا بلانا مانیں اور رسولوں کی غلامی کریں تو کیا تم پہلے قسم کھا چکے تھے کہ ہمیں دُنیا سے کہیں ہٹ کر جانا  
نہیں اور تم ان کے گھروں میں بے جنہوں نے اپنا برا کیا تھا اور تم پر خوب کھل گیا ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور ہم نے تم کو  
مثالیں دے کر بتا دیا، اور بے شک وہ اپنا سادانوں چلے اور ان کا دانوں اللہ کے قابو میں ہے اور ان کا دانوں کچھ ایسا نہ تھا  
کہ اس سے پہاڑ ٹل جائیں۔

بے خبر نہ رہو نہ سمجھو ظالماں دے کم پاروں  
جس دن اکھیں تاڑے لکسن بھیج نکلن سر چا کے  
ڈراؤ محبوب کہ نہاں ظالماں تائیں جد عذاب ایناں تے آسی  
مناں گے تیرا حکم ربانا غلام نبی ﷺ بن آئیے  
ایہہ دسو کیا قسماں کھائیاں کہ دُنیا توں نیں جانا؟  
اونان گھراں وچ وئے تسیں جہاں اپنا برا سی کینا  
دے رب مثالاں دے دے اس وچ شک نہ کائی  
اس گل اندر ڈھل نہ کوئی حکم ہوسی درباروں  
کوئی نہ طاقت دل وچ ہوسی نہ تکلن پلک لوٹا کے  
تھوڑی مہلت دہ خدایا ہر کوئی بول سنا سی  
جواب خداوند دیسی عاجز اگلی گل سنائیے  
نہ تہاں حکم نبی ﷺ دا نیاں نہ نیاں حکم ربانا  
لگا پتہ ہن تہاں دے تائیں جو ساتھ اوہناں دے پتہ  
مکر تہاں دے پہاڑ نہ ڈھلایا حاکم آپ الہی

یعنی وہ سازشیں وغیرہ جو حضور ﷺ کے خلاف وہ ظالم لوگ کیا کرتے تھے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخَلِّفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ط إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تَبْدُلُ  
 الْأَرْضَ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ  
 يَوْمَئِذٍ مُّقْرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطْرَانٍ وَتَغْشَى وُجُوهُهُمُ النَّارُ ۝  
 لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ط إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ هَذَا بَلَّغٌ لِلنَّاسِ  
 وَلِيُنْذِرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌُ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرُوا الْأَلْبَابَ ۝

ترجمہ: تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا بے شک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا جس دن بدل دی جائیگی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور لوگ سب نکل کھڑے ہونگے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہونگے۔ ان کے گرتے رال کے ہونگے اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی، اس لیے کہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دے۔ بے شک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے کہ اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں۔

وعدہ خلافی رب نہ کر سی اپنے نال رسولاں  
 اللہ غالب جد بدلہ لیس زمین آسمان بدلا دے  
 دیکھو گے تیس مجرماں تائیں گرتے رال دے ہوسن  
 کمائی دا بدلہ رب توں پاؤن چہرے آگ چھپا دے  
 نصیحت کرے رب عقلمنداں نوں استوں رب ڈرا دے  
 ہر وعدہ اہدا پکا ہوندا رب سچا وچ اصولاں  
 ہر کوئی نکل میدان دے اندر پیش خدا دے آوے  
 بیڑیاں اوہناں نوں لگیاں ہوسن جو جو نال کھلوسن  
 حساب اندر رب دیرئیں کردا اس وچ شک نہ آوے  
 اگو ذات معبود الہی جے سمجھ لیہناں نوں آوے

## ابلیس کا انکار کرنا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ۝ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ  
 مِنْ نَارِ السَّمُومِ ۝ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ

حَمَامَسُنُونٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَا  
 لِمٰلِكَةٍ كُلُّهُمْ اٰجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّا اِبْلِيسَ ط اَبٰى اَنْ يُّكُوْنَ مَعَ السَّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ يٰۤاِبْلِيسُ  
 مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السَّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِاَسْجُدْ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصٰلٍ  
 مِّنْ حَمٰٓءٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّ اِنَّ عَلٰٓيْكَ الْعٰنَةَ اِلٰى

يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (سورة الحجر، رکوع ۳۷)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے آدمی کو بچتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک بودار گارا تھی اور جن کو اس سے پہلے بنایا ہے دن  
 دھوئیں کی آگ سے اور یاد کرو۔ جب تمہارے رب نے فرشتوں کو فرمایا کہ میں آدمی بنانے والا ہوں بچتی مٹی سے جو بد بودار  
 سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں تو اس کے لیے سجدہ  
 میں گر پڑنا جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدہ میں گرے، سو ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا۔ فرمایا (اے  
 ابلیس) تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا، بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بچتی مٹی سے بنایا جو سیاہ  
 بودار گارے سے تھی۔ فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔

بچھی مٹی نال آدمی بنیا اس وچ شک نہ آوے بودار جو گارا اصل وچ اللہ حکم فرماوے  
 اس توں پہلوں رب جن بنایا بن دھوئیں والی ناروں ہويا حکم پھر ملکاں تائیں خالق دی سرکاروں  
 بشر بناساں نال بچھی مٹی دے اسنوں ٹھیک کریاں روح معزز میں اپنی طرفوں اس وچ پھونک جد دیاں  
 گر جانا تاں سجدے اندر اللہ حکم فرمائے تیار کیا رب آدم تائیں ملک سجدے وچ آئے  
 سب فرشتیاں سجدہ کیا ابلیس انکار اپنایا دس ابلیس کیوں علیحدہ ہوئیں حکم خدا فرمایا  
 نئیں سجدہ میں آدم نوں کرنا ابلیس نے بول سنایا سیاہ گارے دی مٹی وچوں اسنوں تاں بنایا  
 نکل مردودا جنت وچوں حکم خدا فرمایا تا قیامت لعنت تہ تے ایوی نال بتایا

## شہد کی مکھی

جہاں اللہ رب العزت نے اپنی بے شمار نعمتوں اور قدرتوں کا ذکر فرمایا ہے وہاں ہم سب کو اپنی قدرت کاملہ سے آگاہ



کرنے کے لیے ایک چھوٹی سی چیز یعنی شہد کی مکھی کا ذکر بھی کیا تاکہ ہم یہ سمجھ سکیں کہ واقعی اللہ مہربان جو چاہے اور جب چاہے کر سکتا ہے، لہذا اللہ نے فرمایا:-

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۗ يَخْرُجُ مِنْ

بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝

(سورۃ النحل، رکوع ۹) ترجمہ: اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور اپنے رب کی راہیں چل کر تیرے لیے نرم اور آسان ہیں۔ اس کے پیٹ سے پینے کی چیز رنگ برنگی نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے بیشک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو۔

کیا الہام خداوند باری مکھی شہد دی تائیں درخت پہاڑاں چھتاں اندر اپنا گھر بنا تیں چلیں رب دے دے اُتے راہ آسانی پائیں ہر قسم دا پھل توں کھاویں باغیں موج منائیں مٹھی چیز نکلے تہ پیٹوں تندرستی لوکیں پاوں بے شک نشانی اس دے اندر اللہ پاک سمجھاون

## مناظرہ کرنا جائز ہے

أَدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ

أَحْسَنُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝

(سورۃ النحل۔ رکوع ۱۶)

ترجمہ: اپنے رب کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بے شک تمہارا رب موب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔

کرو نصیحت اچھی سب نوں رب دی طرف بلاؤ بہتر طریقے بحث وی کرناں نال تدبیر سمجھاؤ جو کوئی راہ توں بہکن والے رب اوہناں نوں جانے جہڑے چلن راہ دے اُتے اوہوی خود پہچانے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب ﷺ ہم نے تم کو وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی کرو جو ہر باطل

سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ہفتہ کو انہی پر رکھا گیا تھا جو اس میں مختلف ہو گئے اور بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کرے گا جس بات میں اختلاف کرتے تھے تم اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ۔

برادرانِ اسلام جمعہ کا دن برائے تبلیغ اور عبادت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے زمانے میں بھی مقرر کیا تھا جس پر ان کی قوم کے کچھ لوگوں نے اختلاف کیا اور ایک چھوٹی سی جماعت جمعہ کے دن پر ہی مطمئن ہو گئی۔ مختصر بات یہ کہ جمعہ کا دن ایک خاص دن ہے جو عبادت اور تبلیغ کے لیے اللہ رب العزت نے مقرر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دنیاوی کاموں کو چھوڑ کر عبادت کی طرف آؤ۔ تو پھر یہ بھی بتایا گیا جیسا کہ آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ بہترین طریقہ سے نصیحت کرو اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہے۔ لہذا یہ بھی ثابت ہوا کہ دعوت حق اور اظہار حقانیت دین کے لیے مناظرہ جائز ہے۔

## بیان معراج مبارک حضور پر نور سرور کونین ﷺ

ایک روایت میں آیا ہے جب رسول خدا کی عمر مبارک پچاس برس اور تین ماہ تک پہنچی تو آپ کو معراج ہوئی اور شب معراج میں چوتھی دفعہ آپ کا سینہ مبارک چاک کیا گیا۔ تاکہ دل مبارک میں قوت پیوست کر دی جائے اور آسانی سے عام ملکوت کی سیر کر سکیں اور تجلیات الہی کو دیکھ سکیں۔ ماہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کو درگاہ الہی سے جبرائیل کو یہ حکم ہوا۔

اٹھ جبرائیل خدا نہیا رضوان نون حکم پہنچا جلدی  
 جھنڈے خوشیاں دے ہو رگڈ دیوے نال جنت دیوے سجا جلدی  
 حوراں مکاں نون کہہ تیار ہوون میرا جا کے امر سنا جلدی  
 دسین اللہ دا اج محبوب ﷺ آنا عاجز رب دا حکم نبھاہ جلدی  
 ایہ اجدی رات معراج دی اے عذاب قبر نون بند کرا جلدی  
 نالے مالک دروغہ نون کہہ جا کے اگ دوزخ دیوے بجا جلدی  
 جبرائیل ذرا نہ دھپر کیتی پھیرا لا کے گیا پھر آ جلدی  
 گل کر دیاں عاجز اے دیر لگدی دتے پل وچ حکم پہنچا جلدی  
 جھب اٹھ جبرائیل جلدی پٹ پاڑا میرے یار ﷺ نون کول لیا جلدی  
 لوں تلیاں چم جگا سوہناں ﷺ کتے نیند نہ دیں گوا جلدی

دیویں نبی ﷺ نوں جا سلام میرا نالے درود وی دیں پہنچا جلدی  
 عاجز کہہ دیں رب بلانودا ای اج کول محبوب ﷺ توں آ جلدی  
 وچ اقصیٰ نبی ﷺ پئے اڈیک دے نیں جھب آ جماعت کرا جلدی  
 حوراں مکاں نوں وہ دیدار یارا نالے عرش نوں جوڑے چما جلدی  
 جنت دوزخ وی آکے وکھ نالے دیواں فلکاں دی سیر کرا جلدی  
 عاجز آکھیا رب حبیب ﷺ تائیں مہمان بن کے سوہنیاں آ جلدی  
 جہڑے راہ توں سوہنے نے آؤنا ایں مکا لوں توں سارے سجا جلدی  
 اتے راہواں دے پھل بچھا دیویں لوں عطر پھیل چھڑکا جلدی  
 نہیوں راہے وی مکا دیر کرنی سوہنا ﷺ لوں اسوار کرا جلدی  
 لاگی رب نے عاجز ثور دتا براق لے کے مکا ہن جا جلدی  
 راہ رستے سب سجا کے تے وچ فارم براق گیا جلدی  
 سارے ودھ توں ودھ وچ خوشی کھیڈن ملک ویکھیا نظر اٹھا جلدی  
 ڈٹھا کونے دے وچ براق روندنا وچ سوچ جبرائیلؑ پیا جلدی  
 رب کہیا جبرائیلؑ نہ سوچ عاجز جا چچھ محبوب ﷺ نوں آ جلدی  
 حضور سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ اس رات میں حضرت ام ہانی جو کہ حضرت علیؑ کی خواہر تھی ان کے گھر سو رہا تھا کہ جبرائیلؑ  
 نے آکر مجھے بیدار کیا۔ (بعد از نماز عشاء)

ام ہانی دے گھر جبرائیلؑ آیا قدم چم کے لئے جگا جلدی  
 ادب نال سلام جبرائیلؑ کیجا نالے رب دا دتا پہنچا جلدی  
 کھلی والیا رب بلانودا ای کہندا عرش تے سوہنیاں آ جلدی  
 عاجز براق دے بارے وی عرض کیتی جنوں حکم کرو پھڑ لاں جلدی  
 جہڑا براق سی گوشے دے وچ روندنا نبی ﷺ کہیا اوہنوں لیا جلدی  
 خوشخبری جا جبرائیلؑ دتی چڑھ گئے براق نوں چاء جلدی

جبرائیل براق نون لئے پہنچا دتا نبی ﷺ نے وضو فرما جلدی  
 کیوں رویا سیں دس براق عاجز دتا حضور ﷺ نے حکم فرما جلدی  
 عاجزی نال براق نے عرض کیتی خبر حضور ﷺ دی لئی سی پا جلدی  
 طاقتور حسین ہمن سب ساتھی بڑے کر دے سن نازو ادا جلدی  
 اک میں غریب کمزور ہے ساں پر عشق آپ ﷺ دا دیندا روا جلدی  
 عاجز کوں غلامی نصیب ہووے ہور واہ نہ بناں التجا جلدی  
 جدوں وقت تیاری دا آن ہويا خیال اُمت گیا سی آ جلدی  
 اُمت قیامت نون سفر وچ کیہہ کرسی دتی نبی ﷺ دُعا الاء جلدی  
 قبر اُمت تے جاسی براق میرا دتا رب نے حکم سنا جلدی  
 کملی والیا کیوں پیا دیر کرنا ایں ہن تے لئی آ عرض منا جلدی  
 کملی والیا ﷺ اک اپیل میری دتی براق نے عرض سنا جلدی  
 براق ہور وی بے شمار آقا ﷺ پر دیویں قیامت نون کرم کما جلدی  
 میری پُشت تے آپ ﷺ اسوار ہونا دتی مہر سرکار نے لا جلدی  
 عاجز ویکھ سرکار ﷺ دا کرم ہوندا نعت نبی ﷺ دی لکھ سنا جلدی

## نعت شریف

آسماناں توں حوراں دیکھن کیڈی رحمت پئی ہوندى اے  
 عرش تے محمد ﷺ جانا تیاری پئی ہوندى اے  
 جبرائیل براق پھڑیا آقا ﷺ اسوار پئے ہوندے نے  
 ختم نبوت دے سہرے سوہنے ﷺ نون سوہندے نے  
 آسماناں توں حوراں دیکھن کیڈی رحمت پئی ہوندى اے  
 عرش تے محمد ﷺ جانا تیاری پئی ہوندى اے

آقا ﷺ دی تیار وچ کوئی کسر نہ باقی اے

موہنڈے تے کملی کالی سر تاج لولاکی اے

آسماناں توں حوراں دیکھن کیڈی رحمت پئی ہوندی اے

عرش تے محمد ﷺ جانا تیاری پئی ہوندی اے

کیڈا سوہنا روپ دیکھو میری سرکار ﷺ دا

زلفاں وچوں چہرہ نوری لاناں پیا مار دا

آسماناں توں حوراں دیکھن کیڈی رحمت پئی ہوندی اے

عرش تے محمد ﷺ جانا تیاری پئی ہوندی اے

چہرے تے سوہنا کندلاں دا جال اے

لاگی جوائیل بنیاں نوری عجب بہار اے

آسماناں توں حوراں دیکھن کیڈی رحمت پئی ہوندی اے

عرش تے محمد ﷺ جانا تیاری پئی ہوندی اے

دل دل براق آ سیس نواندا اے

آقا ﷺ دے اگے کچھے گھنبر پیا پاندا اے

آسماناں توں حوراں دیکھن کیڈی رحمت پئی ہوندی اے

عرش تے محمد ﷺ جانا تیاری پئی ہوندی اے

جبرائیل رکاب پکڑی سوہنے ﷺ قدم رکھاندے نے

براق تے عاجز آقا ﷺ اسوار ہو جانڈے نے



چڑھ گئے براق نوں چاء دو نے دتی براق نے عرض سنا جلدی

کمبلی والیا ﷺ ہن کیہ دیر کرنی ذرا پشت میری تے آ جلدی

نال ادب دے جسم نوا دتا اے لئے سرکار ﷺ بٹھا جلدی

عاجز عاجزی جو اپنا بہندے رب دیندا اے بخت جگا جلدی

ملک ڈھیر-جبرائیل دے نال بیسن جدوں نبی ﷺ معراج نوں جان لگے  
 فرشی کے نوں ہور نہ پتہ لگا سب سوں کے وقت لنگان لگے  
 حوراں تکدیاں سن پیاں فلک اُتے جدوں آقا ﷺ تشریف لے جان لگے  
 غلام نبی ﷺ دے عاجز نال خوشیاں سہرے پاک رسول دے گان لگے

### سہرا مبارک حضور پر نور ﷺ

سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا  
 پڑھ بسم اللہ میں شروع کرواں سہرا نبی ﷺ دا خوب بناواں  
 کئی بن میں پیش کرواں سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا  
 صلی علی دے موتی لاواں سبحان اللہ دے تارے لاواں  
 وچ کلمہ نبی ﷺ دا ڈوری اے سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا  
 اک اک موتی چم چم لاواں گند گند لڑیاں ریجاں لاہواں  
 لچپال دے شکن مناواں سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا  
 اس سہرے دیاں نوری لڑیاں نے اینوں گایا حوراں تے پریاں نے  
 کل نئی غوث قطب سب ولیاں نے سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا

رب آپ ﷺ وی اسنوں گاندا اے نالے تینوں مینوں آہندا اے  
پڑھو صلی علی نبی اے ناں صلی علی محمد ﷺ سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا

ایہہ سہرا سخی سردار ﷺ دا حضرت آمنہ بی بی دے لال ﷺ دا  
مولیٰ سماں بنایا بہار دا سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا

حضرت عبداللہ دے سہرا ایہہ لال دا مرشد دیا راہ بیوپار دا  
ایہہ سودا اے نفع پیار دا سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا

کیڈا سہرا سوہنا سرکار ﷺ دا چہرہ ﷺ نوری لاٹاں مار دا  
عاجز کلمہ پڑھو سرکار ﷺ دا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضور ﷺ مکہ معظمہ آب زم زم اور مقام ابراہیم کے پاس جا کر ایک ہی بل میں بیت المقدس میں پہنچے، فرماتے ہیں  
اشاء راہ میں ایک آواز داہنی طرف سے اور ایک آواز بائیں طرف سے سنی کہ اے محمد ﷺ کھڑے رہو آپ سے کچھ سوال کرونگا۔  
آپ نے اس آواز کا کچھ خیال نہ کیا اور آگے بڑھے پھر دیکھا کہ ایک بڑھیا اپنے تائیں زیورات اور لباس سے آراستہ ہونے  
آپ سے سامنے آکھڑی ہوئی اور کہنے لگی اے محمد ﷺ میری طرف دیکھو اور آپ نے اس کی طرف نہ دیکھا پھر آگے بڑھے  
اور جبرائیل سے پوچھا کہ وہ آواز داہنی طرف اور بائیں طرف کیسی تھیں اور بڑھیا سنگھار کئے کون کھڑی تھی، جبرائیل نے کہا  
آواز داہنی طرف سے یہودیوں کی تھی اگر آپ ﷺ جواب دیتے تو آپ کی تمام امت یہودی ہو جاتی اور جو آواز بائیں  
طرف سے آئی تھی اگر آپ ﷺ جواب دیتے تو آپ کی تمام امت نصرانی ہو جاتی اور وہ بڑھیا سنگھار والی دنیا تھی اگر

آپ ﷺ جواب دیتے تو آپ کی تمام اُمت غلبہ دُنیا میں ہلاک ہو جاتی۔ اس کے بعد تین پیالے لائے گئے ایک پیالہ شہد کا دوسرا شراب کا اور تیسرا دودھ کا تھا۔ یہ تینوں بھرے ہوئے پیالے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے، آپ نے دودھ والے پیالے کو اٹھایا اور سارا دودھ پی لیا اور باقی کی طرف کچھ نہ دیکھا۔ یہ دیکھ کر جبرائیل نے کہا کہ آپ نے خوب کیا جو آپ نے دودھ کا پیالہ اٹھایا اور اس کا دودھ پی لیا، اس دودھ سے مراد دین اسلام ہے۔ پھر وہاں سے دوسرے مقام پر چلے گئے تو جبرائیل نے کہا آپ ﷺ اس جگہ دو رکعت نماز پڑھیے کیونکہ یہ طور سینا ہے، اسی جگہ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے باتیں کیں تھیں تب آپ نے اس جگہ اتر کر دو رکعت نماز پڑھ لی پھر براق پر سوار ہو کر آگے چلے تو جبرائیل نے کہا کہ یہاں پھر دو رکعت نماز پڑھیے کیونکہ حضرت عیسیٰ اس جگہ پیدا ہوئے تھے وہاں بھی نماز پڑھی۔ پھر اس جگہ سے آپ ﷺ بیت المقدس گئے اور تمام ملائکہ نے آسمان سے نیچے اتر کر کہا اسلام علیکم یا نبی الآخرا اور کہا قولہ تعالیٰ۔

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي

بَرَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ (سورۃ بنی اسرائیل۔ رکوع ۱)

ترجمہ: بہت پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک رات میں مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد اگر وہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا، دیکھتا ہے۔

روایت میں ہے مکہ معظمہ سے بیت المقدس تین ماہ کی راہ لیکن رسول کریم ﷺ نے صرف دو قدم میں طے کیا۔ یہ معجزہ اللہ ہی کی طرف سے عطا ہوا تھا، جب آپ ﷺ مسجد اقصیٰ سے باہر نکلے تو آپ ﷺ کا قدم مبارک ایک پتھر پر آیا۔

مسجد اقصیٰ وچ نئی سب ہوئے اکٹھے آقا جا سلام بلان لگے

کل انبیاء نے استقبال کیا پھر حضور ﷺ جماعت کران لگے

بعد نماز توں ذکر بلند ہو یا نبی کلمہ محمد ﷺ پکان لگے

امام الانبیاء دا سوہنے لقب پایا عاجز اقصیٰ توں باہر پھر آن لگے

مسجد اقصیٰ توں آقا ﷺ باہر نکلے اک پتھر تے قدم سرکار آیا

پتھر چمیاں نبی ﷺ دیاں جوڑیاں نوں آقا اسان دا سوہنا لچپال آیا

ستر ہزار گزر گئے سال آقا ﷺ قدم مجھ دے نیں کوئی نال آیا

کرو دُعا حضور پر نور ﷺ آقا عاجز پتھر دے لب سوال آیا



جب سر کا ﷺ مدینہ نے پتھر کی خواہش کے مطابق دعا کی تو آپ ﷺ کی دعا فوراً بارگاہِ خداوندی میں قبول ہو گئی اور اب تک وہ پتھر ہوا میں معلق ہے۔ وہاں سے پھر آپ ﷺ اپنے براق پر سوار ہوئے اور آسمان اول کی طرف باگ اٹھائی۔

گیٹ پہلے آسمان دے جا پہنچے جبرائیلؑ نے گھنٹی بجا دی  
 دربان پچھیا کون بتاؤ تے سہی جبرائیلؑ نے بات سنا دی  
 مرحبا یا رسول اللہ ﷺ اللہ ملک کہن لگے کنڈی گیٹ دی کھول کھلا دی  
 سردار مکاں دے اسمائیلؑ عاجز واقفیت سب کرا دی

فرماتے ہیں جب آگے بڑھے تو آدم باغ رضوان سے آپ ﷺ کے استقبال کیلئے آئے اور کہا مرحبا یا نبی ﷺ الصالح پھر آگے بڑھے دیکھا کہ ایک مرغ سفید عظیم الشان ہے اس کا جسم سوائے حق تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ایک پاؤں اس کا عرش تک اور دوسرا پاؤں تحت اثر کی تک ہے، ایک بازو اس کا مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے اور ہر اس کے نور سے بنے تھے اور غذا اسکی حمد و ثناء ہے۔ جبرائیلؑ سے آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون مرغ ہے کہا یہ مرغ نہیں ہے ایک فرشتہ ہے بصورت مرغ کے جب رات ہوتی ہے تو تب اس وقت یہ اپنے پروں کو جھاڑتا ہے اور تسبیح اس کی سبحان اللہ الملك القدوس الکبیر المتعال لا الہ الا هو اتخیی القیوم اور اس تسبیح کی آواز سے دنیا کے مرغ بیدار ہوتے ہیں اور وہ بھی اپنے اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں اور آواز دیتے ہیں۔ پھر آگے بڑھے تو دیکھا ایک فرشتہ جس کا آدھا جسم آگ کا اور آدھا برف کا ہے نہ آگ برف کو جلائے اور نہ برف آگ کو بجھائے، تسبیح پڑھتا ہے اس کے دائیں بائیں بہت فرشتے کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا جبرائیلؑ یہ کون فرشتہ ہے تو اس نے کہا یہ مہتر رعد ہے اس کا کام دنیا میں پانی اور برف برسانے کا ہے۔ پھر وہاں سے گزرے تو لب دریا آگیا اور وہاں سے آگے بڑھ کر دیکھا کہ کچھ لوگ زراعت کرتے ہیں وہ اسی وقت بوتے ہیں اور اسی وقت زراعت تیار ہوتی ہے تو اسی وقت کاٹ لیتے ہیں اور ایک ایک دانے کے بدلے سات سات سودا نہ اٹھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کی طرف کوشش و محنت کرتے تھے اور لوگوں کی خدمت محض خدا کیلئے کرتے تھے اور تاجوں کی حاجت کو پورا کرتے، دل و زبان ہاتھ اور مال سے خدمت کرتے تھے اس واسطے خدا نے ان کو روزی میں برکت دے دی۔ اسکے بعد دیکھا کہ چند فرشتے آدمیوں کا سر پتھر سے کوٹتے ہیں پھر در بہت ہوتا ہے پھر بار بار یہی عمل کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں بتایا یہ تارک الجماعت، بندگانہ نماز ادا کرنے میں سستی کرتے تھے اور نمازوں کو وقت پر ادا نہ کرتے تھے پھر ایک گروہ کو دیکھا کہ فرشتے ان کو چو پاؤیوں کی مانند ہانک رہے تھے اور دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے اور نہایت پیاس اور بھوک میں کانٹے خرچ کے کھلاتے تھے۔ جبرائیلؑ سے ان کے

بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو مال زکوٰۃ، صدقہ فطرانہ اور قربانی ادا نہیں کرتے تھے، فقیروں، محتاجوں کو ان کا حق نہ دیا اور نہ رحم کیا۔ کچھ آگے بڑھے تو دیکھا کہ کچھ مرد اور عورتیں ہیں کہ ان کے آگے طرح طرح کی نعمتیں رکھی ہوئی ہیں اور دوسری طرف گوشت مردار ہے وہ سب اچھی پاکیزہ نعمتوں کو چھوڑ کر نجس مردار کو کھاتے ہیں ان کو دیکھ کر آپ ﷺ کو حیرانی ہوئی اور جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو جبرائیل نے بتایا کہ یہ جو رخصتم ہیں، مرد اپنی جو رو کو چھوڑ کر اور عورت اپنے مرد کو چھوڑ کر حرام کاری اور بے حیائی کا کام کرتے تھے، حلال کام نہ کرتے، چوری، فریب، دغہ بازی اور فریب سے کام لیتے۔

چھڈ دھوکہ فریب تے ٹھگ بازی جھوٹ چغلی بخیلی نہیں کم تیرے  
بچ چوری جوئے شراب کولوں زنا کاری دے مول نہ وڑ ویٹھے  
کفر، شرک، فساد تے حرام روزی، حسد، فخر دے مڈھوں نہ جانیرے  
کر یاد خدا دی ہر ویلے۔ عاجز نبی محمد ﷺ رسول تیرے

پھر ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کو آگ کی سولی پر چڑھایا ہے اور وہ سب خوب چلا رہے ہیں پوچھنے پر جبرائیل نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سر بازار اور راہ میں بیٹھ کر لوگوں پر ہنستے تھے اور شکل و لباس پر تعن تشنیع کیا کرتے تھے اور لوگوں کو ہنسانے کیلئے نام خراب لے کر پکارتے تھے۔ ایک اور گروہ کو دیکھا کہ ان کو انہی کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جاتا تھا ان کے بارے میں آپ ﷺ نے پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ اپنے بھائی مسلمان کی غیبت اور شکوہ کرنے والوں کا حال ہے پھر ایک گروہ کو دیکھا کہ جن کے ہونٹ اور زبان آگ کی تپنچی سے کاٹی جا رہی ہے محمد ﷺ نے ان کے بارے میں جبرائیل سے پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ وہ ہیں جو بے سبب طمع کے بادشاہوں، امیروں، دولت مندوں کی خوشامد کے لیے جھوٹی بات کیا کرتے تھے یہ سب لیڈر اور واعظ ہوتے ہیں یہ لوگ دوسروں کو تو حق بات کی نصیحت کرتے لیکن خود بد عملی کے مرکب ہوتے اور اپنے نفوس کو بھول جاتے۔ پھر ایک گروہ کو دیکھا کہ ان کے منہ سیاہ آنکھیں نیلی نیچے کا ہونٹ پاؤں تک اوپر کا ہونٹ سر کے اوپر اور لہو پیپ اور نجاست ان کے منہ سے بہتی ہے اور گدھوں کی طرح چلاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جبرائیل کے بارے میں پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں تو اس نے بتایا یہ گروہ نشہ پینے والوں کا ہے پھر اور گروہ کو دیکھا کہ ان کی زبان پیچھے کی طرف کھینچ کر نکالی ہوئی ہے اور شکل سوری ہے اور وہ آگ کے عذاب میں گرفتار ہیں آپ ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو اس نے کہا کہ یہ وہ ہیں جو جھوٹی گواہی دیا کرتے تھے پھر ایک اور گروہ کو دیکھا کہ پیٹ ان کا پھولا ہوا ماند گیند کے رنگ انکا زرد ہاتھ پاؤں میں زنجیریں اور گردنوں میں طوق آتشیں ہے سانپ اور بچھوان کے پیٹ سے نظر آتے ہیں اور جب وہ اٹھنے کا ارادہ کرتے

ہیں تو پیٹ کے بل گر جاتے ہیں اور آتش کے اندر جلتے ہیں، جبرائیل نے کہا یہ حال سود اور رشوت خوروں کا ہے۔ پھر اس کے بعد ایک گروہ عورتوں کا دیکھا ان کے منہ سیاہ آنکھیں نیلی اور کپڑے آگ کے اور فرشتے ان کو آگ کی گرزوں سے مارتے ہیں اور وہ کتیوں کی طرح چلاتی ہیں آپ ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا یہ کن لوگوں کا حال ہے تو بتایا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں کی نافرمان تھیں اور اپنے شوہروں کو راضی نہ کرتیں تھیں بلکہ ناخوش رکھتیں اور شوہر کے حکم کے بغیر ادھر ادھر پھرتی رہتیں تھیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے حکم کے خلاف کام کرتیں تھیں۔ پھر ایک گروہ کو دیکھا کہ وہ اُلٹے ہوئے لٹکے ہوئے ہیں اور فرشتے بد شکل آگ کے گرزوں سے ان کو مارتے ہیں آپ ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں تو جبرائیل نے کہا یہ حال منافقوں کا ہے پھر ان کے بعد ایک اور فرقہ دیکھا کہ وہ آگ کے جنگل میں قید ہیں وہ آگ ان کے جسم کو جلاتی ہے اور تمام بدن میں زخم ماند مسام کے ہیں آپ ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں بتایا گیا یہ وہ ہیں جنہوں نے اپنے ماں باپ کو کھانے پینے اور مکان کے واسطے تکلیف دی اپنے والدین کی بے ادبی اور نافرمانی کی اور ناجائز گفتگو کرتے تھے پھر اس سے آگے بڑھ کر ایک بہت بڑا میدان دیکھا کہ اس سے مشک وغیرہ کی خوشبو اور اس کے ساتھ ایک آواز بھی آئی تھی اس مضمون کی یا الہی جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا ہے پورا کر آپ ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا یہ خوشبو اور آواز کہاں سے آتی ہے تو جبرائیل نے کہا کہ یہ خوشبو اور آواز بہشت کی ہے، نعمتیں اور میوے رنگ رنگ مکان سونے چاندی یا قوت مرواریدہ سے اللہ نے تیار کر رکھے ہیں اور اس کی آواز کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے گا، قرآن اور حدیث پر چلے گا، شرک اور بدعت سے دور رہے گا میں اس شخص کو تجھ میں داخل کروں گا، اور بہشت کہتی ہے کہ یا الہی میں راضی ہوں۔ اس کے بعد پھر ایک میدان دیکھا اس میں بدبو اور آواز گریہ کی آئی حضرت جبرائیل نے کہا کہ یہ بدبو دوزخ کی ہے اور یہ آواز زنجیر، طوق، سانپ اور بچھو وغیرہ کی ہے اور دوزخ فریاد کرتی ہے یا الہی وعدہ پورا کر جناب باری تعالیٰ سے حکم ہوتا ہے جو شخص شرک اور بدعت کرے گا وہ صحیح طور پر میری پرستش نہ کرے گا اور میرے رسول ﷺ کی تکذیب کرے گا اس کو میں تیرے حوالے کروں گا اور دوزخ کہتی ہے کہ یا الہی میں راضی ہوں۔

## آسمان دوم

گیٹ دوسرے آسمان دے جا پہنچے جبرائیل نے بل بجائی  
میں غلام رسول ﷺ اللہ دا جبرائیل بتایا  
جلدی کھولو گیٹ آسمانی کیوں وقت اتنا بے لایا  
ملائکاں پچھیا کون بتاؤ تو سہی جبرائیل نے بات سنائی  
ملک جبرائیل نام ہے میرا نال مدنی سوہنے دے آیا  
عاجز ہوور کی پچھنا ہے جے سوہنا امام الانبیاء آیا

اسی وقت فرشتوں نے دروازہ کھولا اور نہایت تعظیم و تکریم سے لے گئے ان فرشتوں کے سردار جبرائیلؑ ہیں چنانچہ تمام فرشتوں نے آکر السلام علیکم کہا مگر آکر معانقہ کیا اور پھر سب کے سب کہنے لگے مرحبا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی تشریف آوری سے آسمان روشن ہو گیا پھر اس سے آگے بڑھے تو وہاں حضرت یحییٰؑ پیغمبر اور حضرت عیسیٰؑ روح اللہ نے آکر تعظیم و تکریم سے السلام علیکم کہا اور پھر کہنے لگے کہ مرحبا یا نبی الصالح و نبی الصالح اوہ وہاں سے آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک فرشتہ مہیب شکل ہے اس کے ستر ہزار سر ہیں اور ہر سر میں ستر ہزار منہ ہیں اور ہر ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے جبرائیلؑ سے پوچھا یہ کون ہے تو جبرائیلؑ نے کہا یہ مہتر قاسم ہے کہ اس کے ہاتھ میں تمام مخلوق کی روزی ہے جو حق تعالیٰ نے اس کے سپرد کی ہے اور ہر وقت اور ہر روز جس قدر اللہ تعالیٰ نے اندازہ کیا ہے اسی قدر اس کو پہنچاتا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ  
بَوَّكْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیْہٗ مِنْ اَیْتِنَا ط اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

ترجمہ: پاکی ہے اسے اور اپنے بندے کو رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔

## آسمان سوم

پھر وہاں سے تیسرے آسمان کے دروازے پر پہنچے وہاں مہتر مائیل جو سب فرشتوں کے سردار ہیں انہوں نے آکر السلام علیکم کہا اور مرحبا یا رسول اللہ ﷺ کہہ کر معانقہ کیا پھر وہاں سے آگے بڑھے تو حضرت یوسفؑ نے آکر آپ ﷺ سے ملاقات کی اور سلام کی تعظیم کی اور پھر کہنے لگے مرحبا یا نبی الصالح پھر وہاں سے چوتھے آسمان پر گئے۔

## آسمان چہارم

جب چوتھے آسمان پر گئے تو وہاں پر حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی انہوں نے آتے ہی السلام علیکم پیش کیا اور پھر کہا یا نبی صالح پھر وہاں سے آگے بڑھے دیکھا کہ ایک فرشتہ ہیبت ناک اور ہر دو طرف اس کے فرشتے کھڑے ہیں اور چار چار منہ ان کے تھے اور داہنا ہاتھ ان کا مغرب میں اور بائیں ہاتھ مشرق میں ہے اور آسمان وز میں ان کے دونوں ٹخنوں پر ہیں اور سامنے اس کے ایک تخت عظیم ہے حضرت جبرائیلؑ نے آپ ﷺ سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ مہتر عزرائیلؑ ہے تب محمد ﷺ ان کے سامنے گئے اور کہا السلام علیکم یا ملک الموت انہوں نے آپ کے سلام کا جواب نہ دیا اسی وقت حکم ہوا

اے عزرائیلؑ جو اب سلام کا میرے حبیب ﷺ کو دے اور جو تجھ سے پوچھے اس کا جواب بخوبی دینا تب عزرائیلؑ نے اپنا سراٹھا کر کہا: علیکم السلام یا رسول اللہ ﷺ اور آپ سے نہایت شوق و جذبہ سے معانقہ کیا اور نہایت تعظیم و تکریم سے اپنے پاس بٹھایا اور پھر کہا یا رسول اللہ جب سے مجھے اللہ نے پیدا کیا ہے جب ہی سے خلق اللہ کے بہت سے کام میرے سپرد کئے گئے ہیں، ایک لمحہ کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ میں کسی سے بات کروں اور آج مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے اس واسطے میں بات کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے کہا اے عزرائیلؑ تم روحوں کو کیسے قبض کرتے ہو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے سامنے یہ جو درخت ہے اس کے پتوں کے شمار کے مواقع خلأق ہیں اور ہر ایک کا نام ایک پتے پر لکھا ہوا ہے، جب موت قریب ہوتی ہے تو چالیس دن پہلے اس پتے کا رنگ زرد ہو جاتا ہے اور جس روز موت واقع ہوتی ہے اس دن یہ پتے نیچے گرتا ہے اور میں اس پتے پر نگاہ رکھتا ہوں اگر وہ بندہ اہل رحمت ہے تو داہنی طرف کے ملائکہ کو بھیجتا ہوں اور اگر بندہ بد اور لعنتی ہے تو بائیں طرف کے ملائکہ کو عذاب کیلئے بھیجتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے کہا اے عزرائیلؑ حقیقت روح کیا ہے بیان کرو یعنی وہ کیا چیز ہے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نہیں جانتا کہ روح کیا چیز ہے لیکن وقت قبض کے ایک بوجھ سا میری ہتھیلی پر معلوم ہوتا ہے پھر محمد ﷺ نے پوچھا تمہارے چار منہ ہونے کی کیا وجہ ہے کہا یا رسول اللہ ﷺ سامنے کا منہ جو نور سے ہے اس سے مومنوں کی روح قبض کرتا ہوں دائیں طرف کا منہ جو غصہ ہے اس سے گناہگاروں کی جان قبض کرتا ہوں، بائیں طرف کا منہ جو قہر ہے اس سے منافقوں کی روح قبض کرتا ہوں اور پیچھے کا منہ جو دوزخ کی آگ سے ہے اس سے مشرکوں اور کافروں کی جان قبض کرتا ہوں۔ پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جس دن سے اللہ نے مجھ کو پیدا کیا ہے اس دن سے فرمان حق تعالیٰ مجھ پر یوں ہوا ہے کہ اُمت محمد ﷺ کی جان آسانی سے نکالو جیسے سوتے ہوئے بچے سے ماں پستان کھینچ لیتی ہے اور اس سے ماں کو کچھ ضرر نہیں پہنچتا یہ سن کر آپ ﷺ سجدہ شکر بجالائے۔ پھر فرمایا اے عزرائیلؑ کبھی تم کو اس کرسی سے اٹھنے کی نوبت پہنچی یا نہیں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تین مرتبہ اٹھنے کی نوبت پہنچی۔ پہلی دفعہ حضرت آدم کا جسم بنانے کیلئے مٹی لانے کو دوسری دفعہ آدم کی روح قبض کرنے کو اور تیسری دفعہ حضرت موسیٰ کی روح قبض کرنے کو پھر آپ ﷺ نے پوچھا اے عزرائیلؑ تو نے کسی کی روح قبض کرتے وقت رحم کیا ہے کہا یا رسول اللہ ﷺ دو شخصوں کے واسطے میں نے بہت غم کھایا، پہلی مرتبہ یہ کہ ایک عورت نے کشتی میں بچہ جٹا تھا جو کہ کشتی دریا پر تھی اس کے بعد اس کی جان قبض کرنے کا حکم ہوا اور دوسری دفعہ شداد ملعون کی جان قبض کرنے پر کہ جب اس نے چار سو برس میں ایک باغ بہشت بنایا اور اس کے دیکھنے کیلئے ایک پاؤں چوکھٹ کے اندر اور دوسرا باہر تھا اس وقت اس کی جان قبض کی گئی پس وہ بادشاہ شداد ملعون معہ اپنی بیس ہزار فوج کے وہیں ہلاک ہوا اور اپنی بنائی ہوئی بہشت کو دیکھ نہ پایا، پھر آپ ﷺ وہاں سے پانچویں آسمان کے دروازے پر گئے۔

## آسمان پنجم

جب آپ جناب سرور کونین ﷺ پانچویں آسمان کے دروازے پر گئے تو اس دروازے پر مہتر ہائیل جو سب فرشتوں کے سردار ہیں انہوں نے بھی آکر السلام علیکم کہا پھر مرحبا کہا اور معانقہ کیا پھر وہاں سے آگے بڑھے ہارون سے ملاقات ہوئی انہوں نے بھی کہا یا اخی الصالح مرحبا پھر وہاں سے چھٹے آسمان کے دروازے پر تشریف لے گئے۔

## آسمان ششم

چھٹے آسمان پر پہنچے تو وہاں مہتر ہائیل جو سب فرشتوں کے سردار تھے انہوں نے بھی آکر سلام پیش کیا مرحبا کہا اور معانقہ کیا وہاں سے آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی انہوں نے اسلام علیکم کہا اور معانقہ کیا پھر اس سے آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ اللہ رب العزت کی طرف سے آپ ﷺ کی امت پر فرض کیا جائے آپ ﷺ کو خوب سمجھ کر قبول کرنا اس واسطے کہ آپ ﷺ کے امتیوں کی عمر تھوڑی ہے اور بہت ضعیف اور ناتواں ہیں پھر حضور ﷺ وہاں سے آگے بڑھے تو ایک نیولاہیب ناک دیکھا کہ جس کو دیکھنے سے عقل و ہوش گم ہو جائیں اور وہ ایسا تھا کہ اس کے دائیں موہڈے سے بائیں موہڈے تک ایک برس کی راہ ہے اور اس کے گرداگرد بہت سے بد صورت فرشتے حاضر ہیں حضور ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا کہ یا اخی جبرائیل یہ کونسا فرشتہ ہے جبرائیل نے بتایا یا رسول اللہ ﷺ اس کا نام مالک ہے تب حضور ﷺ اس کے پاس گئے اور اس کو السلام علیکم کہا جواب اسلام کا اس نے نہ دیا پھر اسی وقت حکم ہوا اللہ تعالیٰ سے کہ اے مالک یہ محمد مصطفیٰ ﷺ ختم الانبیاء میرے حبیب ﷺ ہیں تم نے ان کو سلام کا جواب نہ دیا اور ان کی تعظیم نہ کی تب مالک آنحضرت کا نام مبارک سن کر اٹھا اور تکریم سے بٹھایا اور پھر کہا مرحبا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء پر آپ ﷺ کو افضل کیا ہے اور تمام پیغمبروں کی امت تمہاری امت کی پیروی کرے گی پھر حضور ﷺ نے پوچھا اے مالک ماہیت دوزخ کی بیان کرنا تاکہ میں اس سے خبردار رہوں مالک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو دیکھنے اور سننے کی طاقت نہ ہوگی اتنے میں درگاہ الہی سے حکم آیا اے مالک جو کچھ تم سے میرا نبی ﷺ پوچھے اسے اچھی طرح بیان کر۔ تب مالک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے اپنے غیض و غضب سے سات دوزخ پیدا کیے ہیں اور طول عرض ہر ایک کا زمین و آسمان کے ہے اور اس میں آتش گونا گوں اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور درمیان دوزخ کے ستر ہزار میدان آگے کے ہیں اور ہر ایک میدان میں ستر ہزار پہاڑ آگ کے ہیں اور ہر پہاڑ کے ستر ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے میں ستر ہزار مکان آگ کے ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار کوٹھریاں آگ کی ہیں اور ہر کوٹھری میں ستر ہزار صندوق آگ کے ہیں اور ہر صندوق میں ستر ہزار سانپ اور بچھو آگ کے

ہیں اور آگ وہ ہے کہ اگر ایک ذرہ روئے زمین پر پہنچے تو تمام درخت پہاڑ اور آدمی بھسم کر ڈالے معاذ اللہ منہا۔ پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ جیسے مکانات اور میدان وغیرہ میں نے ذکر کیے ویسے ہی ایک دوزخ کے اندر ہیں اور ایک تو برف سے پیدا کی ہے اور ہر سال دو مرتبہ اپنی سانسیں چھوڑتی ہے اسلیے چھ ماہ سردی اور چھ ماہ گرمی دنیا میں رہتی ہے اور اسی طرح گونا گوں عذاب ذلت کا بیان کیا پس رسول کریم ﷺ یہ سن کر غمگین ہو کر ساتویں آسمان پر گئے۔

## آسمان ہفتم

جب آپ ﷺ ساتویں آسمان پر گئے تو وہاں دیکھا کہ بہت سے فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہیں یہ مشاہدہ کیا اور سب نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مرحبا، یا نبی صالح وہاں سے آگے بڑھے تو دیکھا کہ ایک فرشتہ نیک صورت خوش خلق عظیم الشان کرسی پر بیٹھا ہے اور اس کے ہر چہار طرف نور چمکتا ہے اور دائیں بائیں اس کے بہت نیک فرشتے نیک صورت جمع ہیں۔ جبرائیل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرشتہ جنت کا داروغہ ہے اور اس کا نام رضوان ہے پھر حضور ﷺ اس کے سامنے تشریف لے گئے اور کہا السلام علیکم رضوان البخت اس نے فوراً سلام کا جواب دیا اور جلد معانقہ کیا اور پھر کہا مرحبا یا حبیب اللہ ﷺ اتنے میں حکم الہی ہوا کہ رضوان میرے حبیب ﷺ کو مالک دوزخ نے دوزخ کی باتیں بتا کر غمگین کیا ہے تم ان کو بہشت کی باتیں بتا کر خوش کر دو۔

دعا حکم خدا رضوان تائیں میرے حبیب دادل بہلا جلدی مالک دوزخ نے کیا غمگین اسنوں توں جنت دی بات بنا جلدی بارے امت دے وی کجھ دس اسنوں میرا نبی خوشحال کرا جلدی عاجز رضوان نے نبی نون خوش کرنا ہن اگلی گل سنا جلدی

رضوان کہیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ صفت آپ دی بیان قرآن کردا پریشانی دی سوہنیاں گل کہڑی جے رحمن کردا تا قرآن کردا پہلے جنت وچ آپ ﷺ دی جائے امت خبر دے رضوان خوشحال کردا عاجز ویکھ کے نبی ﷺ نون غم اندر رب آپ وی غمیں سہار کردا

پھر طرح طرح کی اقسام کی نعمتوں سے آپ ﷺ آگاہ ہوئے اور ایک طرف سے آواز غیب آئی اے حبیب تیری امت کے واسطے یہی سب نعمتیں جنت کی ہم نے تیار کر رکھی ہیں اور امت تیری اَبَدُ الْاَبَادِ بہشت میں خوش محفوظ و معزز و مکرم رہے گی پھر حضور ﷺ شکر بقاضی الحاجات بجلا کر آگے بڑھے اور وہاں سے بیت المعمور میں پہنچے اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور کو یا قوت اور موتی سبز مرد سے بنایا ہے اس میں تیرہ ستون یا قوت سرخ کے ہیں اور صحن اس کا موتی کا ہے، اور اس جگہ پر دو

رکعت نماز آنحضرت ﷺ نے فرشتوں کے ساتھ پڑھی اتنے میں تین پیالے بھرے ہوئے دودھ شراب اور شہد کے اللہ کی طرف سے آئے اور ایک روایت میں ہے کہ چوتھا پیالہ پانی کا بھی تھا۔ تب جبرائیلؑ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس میں سے جو آپ کی خواہش ہے قبول فرمائیے پھر حضور ﷺ نے دودھ کا پیالہ پیایہ دیکھ کر سب فرشتوں نے آپ ﷺ کو آفریں کہا اور پھر کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ پیالہ پانی کا پینا اختیار کرتے تو آپ کی سب امت پانی میں غرق ہوتی اور اگر آپ پیالہ شراب کا اختیار کرتے تو آپ کی تمام امت نشے میں مشغول ہوتی اور اگر شہد کا پیالہ اختیار فرماتے تو آپ کی امت لذت دنیا میں مستغرق ہوتی چونکہ آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ اختیار فرمایا اس لیے آپ کی امت آفت و بلا دنیا سے نجات پاوے گی۔ لیکن تھوڑا سا دودھ جو آپ ﷺ نے پیالہ میں چھوڑ دیا ہے اس سبب سے تھوڑا سا گناہ آپ کی امت سے ضرور ہوگا پھر آپ نے چاہا کہ باقی والا دودھ پی لیا جائے تب جبرائیلؑ نے عرض کیا اگر آپ اس وقت یہ نہیں گئے تو کچھ مفید نہ ہوگا اب جو کچھ ہوا سو ہوا کیونکہ حکم الہی رد نہیں ہوا کرتا پس پھر آپ ﷺ غمگین ہو کر سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی کو گئے جو جبرائیلؑ کے رہنے کی جگہ ہے۔ اس جگہ پر پیغمبر خدا اپنے براق سے اترے اور جبرائیلؑ نے آپ ﷺ سے رخصت طلب کی تو آپ نے فرمایا اے جبرائیلؑ مجھ کو یہاں اکیلے چھوڑ کر جاؤ گے، جبرائیلؑ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اور دوسرے فرشتے آپ کو یہاں سے آگے لے جائیں گے آپ کسی طرح سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں اور میری طرف سے التماس کرنا۔ آپ ﷺ نے پوچھا بتاؤ کیا بات ہے تب جبرائیلؑ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو آرزو ہے کہ قیامت کے دن اپنے پروں کو بل صراط پر بچھاؤں اور آپ کی امت کو سلامتی کے ساتھ پار اتاروں۔

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی تے جبرائیلؑ نے عرض کیتی آقا ﷺ آگئی رہن دی جاہ میری  
اس توں آگے نئیں سوہنیاں جا سکدا نہ ایں جاندی اے کوئی واہ میری  
آقا ﷺ میرا وی اک سوال متوں دینا رب نوں عرض سنا میری  
بل صراط تے مجھ دے پر وچھن امت دیواں سلامت لنگا تیری  
اسرافیلؑ فرشتہ رب دا نال حکم خدا اے آیا آداب سلام نبی ﷺ نوں کیاتے رف رف پیش کرایا  
کیا سفر سوہنے رف رف اُتے مقام رف رف آیا عاجز خبر کتابوں آئی پھر جلدی عرش اٹھایا  
رف رف ایک نورانی تخت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا اور اس میں ستر ہزار پردے جواہرات کے تھے  
اور مسافت ایک ایک پردہ کی پانچ سو برس کی راہ تھی۔ لہذا وہ راستہ طے کر کے مقام رف رف میں پہنچے اور پھر عرش نے جلدی  
آپ کو اٹھالیا اور باری تعالیٰ سے خطاب آیا کہ اے حبیب آگے آؤ حضرت محمد ﷺ نے چاہا کہ نعلین پاؤں سے اتاریں۔



تب عرش مجید جنبش میں آیا حکم ہوا اے حبیب نعلین مت اتارو بمعہ نعلین کے آؤ حضور ﷺ نے عرض کی یا الہی موسیٰ کو حکم ہوا تھا وہ چالیس (۴۰) روزے رکھیں اور اپنے پاؤں سے نعلین اتار کر طور سینین پر آئیں اور یہ مقام تو اس سے ہزاروں درجہ بہتر ہے کیکر میں نعلین سمیت آؤں۔ پھر حکم ہوا اے حبیب ﷺ موسیٰ کو اس لیے نعلین اتارنے کا حکم ہوا تھا کہ خاک طور سینا کی ان کے پاؤں سے لگے جس سے اس کو بزرگی حاصل ہو اور تیری خاک نعلین سے عرش کو بزرگی دوں گا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وہاں دیکھا کہ داہنی طرف کے تین سو بارہ ممبر ہیں اور باہنی طرف ایک بڑا ممبر عظیم الشان جزاؤ جو اہرات سے مرصع نظر آیا، حضور ﷺ نے اس ممبر کا احوال دریافت کیا خطاب آیا کہ داہنی طرف کے سب ممبر اور پیغمبروں کیلئے بنائے گئے ہیں اور بائیں طرف کا ممبر تمہارے لیے بنایا گیا ہے کیونکہ عرش کے دائیں طرف بہشت ہے اور بائیں طرف دوزخ ہے جس وقت تو بائیں طرف ممبر پر بیٹھے گا تو ادھر سے گزرتے ہوئے دوزخیوں میں سے اپنے اُمّتی کو دیکھ لے گا اور تو اس کی سفارش کرے گا تو اسے بخش دوں گا، غرض کوئی گنہگار تیری اُمت میں سے دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا پھر رَف رَف نے آ کر آپ کو اٹھالیا اور حجاب کبریائی تک پہنچا کروہ بھی غائب ہو گیا اور آپ اس جگہ تنہا رہے جب آپ کو خوف کبریائی ہوا تب اچانک ماند آواز ابو بکر صدیق کی سی آپ نے سنی کہ اے محبوب ﷺ توقف کر کہ بے شک پروردگار تیرا صلوة میں مشغول ہے۔ اس دم آپ نے اس آواز سے تعجب ہو کر کہا یا الہی اس جگہ آواز ابو بکر کی کہاں سے آئی لیکن اس آواز سے وحشت آپ کی جاتی رہی اور آپ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی یا الہی تو نماز پڑھنے سے پاک ہے اور آواز ابو بکر کی کہاں سے آئی حکم ہوا حبیب ﷺ صلوة میری رحمت ہے تجھ پر اور تیری اُمت پر اور آواز ابو بکر کی سی اس واسطے تھی کہ وہ یار غار ہے اور انیس و وفادار ہے پس اس آواز کے سننے سے آپ کی وحشت دور ہوگی۔ اس واسطے میں نے ایک فرشتہ بصورت ابو بکر کے پیدا کیا اور اس کی آواز مثل آواز ابو بکر کی ہے اسی نے آواز دی تھی۔ چنانچہ اس لیے آپ کی وحشت جاتی رہی بعض نے یوں بھی روایت کی ہے کہ جب حضور ﷺ کو خوف ہوا تو اس وقت ایک قطرہ پانی کا جو شہد سے زیادہ میٹھا اور زیادہ ٹھنڈا پانی سے حضور ﷺ کو نظر آیا اس سے علم اول و آخر کا ہوا اس سے وہ وحشت جاتی رہی پھر ستر ہزار پردہ نور سے گزر کر قاب قوسین میں پہنچے اور وہاں سے احدیت کا ظہور پایا جب آپ نے نور احدیت کا دیکھا فوراً اپنا سر مبارک سجدے میں رکھا۔ اس جلوے اور محبوب ﷺ کے درمیان دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ اور پھر آواز آئی اے دوست میرے لیے کیا تحفہ لایا ہے اس وقت حضور ﷺ نے کہا الہی التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ یعنی ہر قسم کی عبادت خواہ وہ مالی، یا بدنی یا روحانی اللہ کے واسطے ہے پھر اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فرمان باری ہوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط یعنی سلام ہے تجھ پر اے نبی ﷺ اور رحمت اللہ تعالیٰ کی اور برکتیں اس کیس۔

پھر آنحضرت ﷺ نے کہا! السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ یعنی سلام ہو ہم پر اور سارے نیک بندوں پر۔ پھر اسی مقام پر فرشتوں نے کہا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ بندے اس کے ہیں۔

رحمت برکت رب نے بھیجی سلام نبی ﷺ تے نالے  
سُن کے سوہنا پاک محمد ﷺ سوہنا بول سناوے  
ہووے سلام اسماں دے اُتے ہو رہ بندے جو نیکوکاراں  
اوسے وقت فرشتے بولے ایوی لکھ بتاواں  
دِن اللہ معبود نہ کوئی ملاں کہیا زبانوں  
رسول محمد ﷺ اسدا بندہ ایہہ گواہی جانوں

وَحَدَّثَنَا الشَّرِيكُ اس لیے نہ کہا کہ وہاں اس مقام میں کوئی شریک نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب ﷺ جو کچھ میں نے اور تو نے اور فرشتوں نے اس وقت کہا اسے ہر نماز کے قاعدہ میں پڑھ لیا کرنا اور پھر فرمایا اے محبوب ﷺ میرے عرش و کرسی، لوح و قلم، زمین و آسمان، نباتات و جمادات بلکہ جزو کل مخلوقات چھ ہزار عالم خشکی اور بارہ ہزار عالم تری کے اور آفتاب، مہتاب ستارے اور بروج بہشت اور دوزخ تیری محبت کے سبب سے میں (اللہ) نے بنائے ہیں اور اس وقت تیرے لیے اجازت ہے جو چاہے سو مانگ اور میں تیری منہ مانگی مراد پوری کروں گا۔ پھر حضور ﷺ نے سر مبارک سجدہ میں رکھا اور خداوند قدوس سے عرض کی کہ میں اُمت گناہگار رکھتا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈراتا ہوں لہذا اُمت کے گناہ بخش دے اور اس کو دوزخ کی آگ سے بچادے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے تہائی گناہ تیری اُمت کے بخش دیے پھر آنحضرت نے اپنا سر مبارک سجدہ میں رکھا اور عرض کی الہی تمام گناہ میری اُمت کے اپنے فضل و کرم سے بخش دے جناب باری تعالیٰ سے حکم ہوا کہ جو کوئی صدق و یقین سے کلمہ طیب ایک بار پڑھے اور اس کے مضمون پر کامل اعتماد کرے گا اس کو میں ضرور بخشوں گا اگرچہ وہ گناہگار ہی کیوں نہ ہو اور اگر وہ کفر و شرک تک پہنچا ہو گا تو اس کو ہرگز نہ بخشوں گا اور اس کو جہنم کے عذاب سے نجات نہ دوں گا۔ پھر حکم ہوا کہ اے دوست تو نے دنیا کے اندر فقیری اور غریبی اختیار کی اگرچہ دنیا فانی ہے دنیا چاہے تو تمام جمادات و نباتات کو سونا بنا دوں یا چاندی بنا دوں اور دنیا کو دارالقرار کر دوں یا قوت اور زمرہ اور لؤلؤ اور مرجان جا بجایا کر دوں تاکہ اپنی اُمت کو لے کر ابد الابد بے موت کے گزران کرو اور تمام نعمتیں بہشت کی وہیں موجود کروں۔ پھر حضور ﷺ نے اپنا

سر مبارک سجدے میں رکھ کر مناجات کی خداوند دنیا مردار و نجس ہے **الدُّنْيَا جِيفَةٌ** واطالِبُهَا كِلَابٌ یعنی دنیا مردار ہے اور اس کے خواہش مند کتے ہیں اور میرے لیے تو دنیا سے آخرت بہتر ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے یاد دلایا اے حبیب ﷺ سوال جبرائیلؑ کا تو بھول گیا تو حضور ﷺ نے عرض کی کہ یا الہی تو دانا اور بینا ہے اور سوال اس کا تو خوب جانتا ہے تو حکم خداوندی ہوا کہ اے محبوب ﷺ میں نے سوال جبرائیلؑ کا تیرے دوستوں اور صحابیوں کے لیے منظور کر لیا ہے اور وہ سوال یہ تھا کہ جبرائیلؑ نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ مجھے تمنا ہے کہ قیامت کے دن اپنے بازوؤں کو پل صراط پر بچاؤں اور آپ ﷺ کی امت کو سلامتی کے ساتھ پار اتاروں اس کے بعد حضور ﷺ نے اپنی امت کی مغفرت کے لیے عرض کی۔ تب جناب ﷺ نے تمام نعمتیں بہشت کی دیکھیں اور جو مکان المل بیت اور اصحاب کبار کے واسطے تیار ہوئے ہیں جدا جدا دیکھ کر حمد و ثناء خالق کون و مکاں کی بجلائے اور جناب باری سے حکم آیا کہ اے دوست تو مکان اپنی امت کا دیکھ کر خوش و راضی ہو۔ تب حضور نے عرض کی اے خداوند ابدے کو کیا طاقت ہے کہ اپنے خدا کی نعمت سے ناراض ہو، تب جناب باری تعالیٰ سے حکم ہوا یہ سب نعمتیں بہشت کی میں نے تیرے دشمن کے واسطے حرام کی ہیں۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ طبقات دوزخ دیکھنے کیلئے متوجہ ہوئے اور دوزخ کے طبقات ملاحظہ کرتے رہے۔ پہلے طبقات میں نسبت دوسروں کے رنج و عذاب کم تھا پھر دیکھا کہ اس کے اندر ستر ہزار دریا آگ کے ایسے جوش و خروش سے بہتے ہیں کہ اگر تھوڑا سا بھی شور اس کا اس دنیا میں پہنچے تو خلقت زمین کی زندہ نہ رہے اور جناب ﷺ نے مالک داروغہ دوزخ سے پوچھا یہ طبقہ کس خلقت زمین کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس نے یہ سن کر اپنا سر جھکا لیا اور کوئی جواب نہ دیا تو جبرائیلؑ نے فرمایا یہ شرم و حیا کی وجہ سے آپ ﷺ سے عرض نہیں کر سکتا تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا بیان کرو شاید آج اس کا تدارک ہو سکے، تب پھر مالک نے رو کر عرض کی کہ یہ طبقہ آپ ﷺ کی امت کے گناہ گلوں کے لیے تیار ہوا ہے۔ لہذا آپ ﷺ اپنی امت کو بہت زیادہ نصیحت فرمائیں اور اچھی طرح سمجھائیں تاکہ وہ گناہوں سے باز رہیں ورنہ قیامت کے دن مجھے محال تخفیف عذاب و رنج کی مطلق نہ ہوگی۔ تب یہ سن کر حضور اپنا عمامہ مبارک سر مبارک سے اتار کر بآب دیدہ مناجات کرنے لگے کہ خداوند مجھے اس کے دیکھنے سے ایسا خوف آیا ہے کہ مجھے تاب و طاقت اس کے دیکھنے کی نہ رہی اور امت تو میری بہت ہی ناتواں اور ضعیف ہے وہ اس عذاب کو کس طرح برداشت کرے گی۔ اے اللہ تو غفور الرحیم ہے اور مجھ کو تو نے امت کا پیشوا بنایا ہے اور عزت و آبرو بھی میری تیری قدرت کے قبضہ میں ہے پھر حکم الہی ہوا کہ اے محبوب ﷺ تو کچھ غم نہ کر قیامت کے دن میں تمہاری امت کے اتنے لوگ تیری سفارش سے بخشوں گا کہ تو خوش ہو جائے گا۔ تو پھر حضور ﷺ نے کہا قسم ہے تیری ذات کی کہ میں ہرگز راضی نہ ہوں گا جب تک ایک ایک شخص کو میری امت میں سے بہشت میں نہ لے جائے گا۔ اسی طرح سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نوے ہزار کلمات راز و

نیاز اور امرِ دینی کے ارشاد کیے۔ پھر جناب باری تعالیٰ سے حکم ہوا کہ ہر روز پچاس وقت کی نماز اور چھ ماہ کے روضے ہر سال تم پر اور تمہاری امت پر میں نے فرض کئے۔ مختصر یہ کہ پچاس نمازوں اور چھ ماہ کے روزوں میں سے پانچ نمازیں، تیس (۳۰) روزے فرض کئے گئے اور باقی حضور ﷺ کے بار بار التجاء و مناجات کرنے پر اللہ رب العزت نے معاف فرمادئے اور یہ بھی فرمایا کہ پانچ وقت نماز اور تیس (۳۰) روزوں کا اجر پچاس نمازوں اور چھ ماہ کے روزوں کے برابر بطور تحفہ بھی آپ ﷺ کو دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ تیس (۳۰) ہزار کلمات دینی اور دنیاوی اور تیس ہزار کلمات جو رازداری کے ہیں اس کا کسی سے نہ کہنا اور باقی تیس ہزار کلمات جو ہیں اس کو چاہو چاہو نہ کہو۔ تب حضرت محمد ﷺ نے قبول کیا اور سر کو سجدہ میں رکھ دیا اور عرض کی اے اللہ عزوجل جو کچھ میں نے دیکھا اور سنا ہے یہ میں کس کو بتاؤں اور کون میری بات کا اعتبار کریگا تو حکم الہی ہوا پہلے تم ابو بکر صدیقؓ سے کہنا وہ تمہاری بات کو صحیح جانے گا اور بعد میں ہر ایک مانے گا حضور اکرم ﷺ سجدہ شکر بجالائے اور پھر بارگاہ الہی سے رخصت ہوئے اور رَف رَف پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہاں پر حضرت جبرائیلؑ براق لیے آپ ﷺ کے انتظار میں تھے آپ ﷺ براق پر سوار ہو کر مسجد اقصیٰ میں پہنچے جہاں تمام انبیاء اکرام آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے سب نے دیکھ کر حضور ﷺ کو مبارک باد دی اور معانقہ و مصافحہ کیا۔ پھر حضرت جبرائیلؑ نے اذان پڑھی حضور ﷺ نے امامت کی اور تمام انبیاء کرام نے مقتدی ہو کر نماز پڑھی اس کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے اور ام ہانی کے گھر تشریف لائے اور حضرت جبرائیلؑ حضور ﷺ کو ماکاں پر پہنچا کر اور براق لے کر سب اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ جب حضور ﷺ اپنے بستر پر تشریف لائے تو بستر کو گرم پایا اور وضو کا پانی بہتا ہوا دیکھا اور حجرہ کی زنجیر کو ہلتے ہوئے پایا۔

صحیح یہی ہے کہ حضور ﷺ دیدار الہی سے مشرف فرمائے گئے، تفسیر قرآن میں لکھا ہے کہ مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے حضرت ابن عباسؓ بھی اسی پر مطمئن ہیں۔ مسلم کی حدیث ہے رَبِّیْ بِعَیْنِیْ وَبِقَلْبِیْ میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا، حضرت امام احمدؒ نے فرمایا میں حدیث ابن عباسؓ کا قائل ہوں حضور ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا، اس کو دیکھا، امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہو گیا اور ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے رب کو اپنے دل سے دوبارہ دیکھا اور یہ بھی مروی ہے آنکھ سے بھی حضور ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۖ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۚ

پیارے چمکتے ستارے محمد ﷺ کی قسم جب معراج سے اترے، تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۗ

وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۗ ذُو مِرَّةٍ ۗ فَالسُّوَىٰ ۗ

ہمیں سکھایا سخت طاقت والے طاقتور نے۔ پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا۔

وَ هُوَ بِالْاٰفِقِ الْاَعْلٰی ۗ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلٰی ۗ

اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا۔ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر خوب اتر آیا۔

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ۗ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی ۗ

تو اس جلوے اور اس محبوب ﷺ میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی کی۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۗ اَفْتَمَرُوْنَهٗ عَلٰی مَا يَرٰی ۗ

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ تو کہا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اٰخْرٰی ۗ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۗ

اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاوٰی ۗ اِذْ يَغْشٰی السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰی ۗ

اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرہ پر چھارہا تھا وہ چھارہا تھا۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۗ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ لَكْبَرٰی ۗ

آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑی۔ بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔

(سورۃ النجم۔ رکوع ۱)

دیوے گواہی نبی ﷺ دی اللہ ذکر قرآنوں آیا پیارے محمد ﷺ دی قسم مینوں جدوں نبی معراجوں آیا  
 راہوں کراہ نہ چلیا صاحب نہ اس نے غلط بتایا خواہش اپنی نال اوہ گل دی عین کردا اللہ حکم فرمایا  
 ہووے وحی جو اس دے تائیں اوہی بول سناوے جو سکھایا اس طاقت والے اوہی تساں سکھاوے

کیوں جھگڑتے ہیں نال نبی ﷺ دے جو دیکھا اس بتایا اوہناں نے تے. ایہہ جلوہ دوجی واری پایا  
سدرۃ المنتہیٰ تے جنت ماویٰ کو لو کو لے جد جلوہ اس پر چھایا آنکھ نہ پھری نہ ہی حدوں ودھی اللہ پاک فرمایا

## حضور ﷺ کا واقعہ معراج بیان کرنا اور یہودی کا مسلمان ہونا

فجر ویلا وقت نماز ہويا آقا ﷺ بعد از نماز فرمان لگے  
ابوبکرؓ تے ہور صحابیاں نوں حال معراج دا کرن بیان لگے  
صَدَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابوبکرؓ کہیا جتھوں لقب صدیق سدان لگے  
کیاں ہور وی سُن ایمان آندا آقا ﷺ حق سچ فرمان لگے  
راہ گزر یہودی حال معراج دا سنیا دتی جھوٹ دی تہمت لا جلدی  
اوسے ویلے پھر ول بازار آیا سودا مچھی دا لیا کرا جلدی  
کہیا بیوی نوں بھکھ بے تاب کیئا پھڑ مچھی تے خوب بنا جلدی  
حال معراج وی بیوی نوں دسیو سو نالے کہیا ایمان نہ لا جلدی  
جھب مچھی دے بھن کباب بیگم وچ چلبے دے اگ مچا جلدی  
مرج مصالے دی رہے نہ کمی کوئی دیویں اس دی چھاہن گوا جلدی  
کم اسنوں توں پہلے کر نیڑے کسے ہور نوں ہتھ نہ لا جلدی  
عاجز کہیا یہودی میں نہا آواں کہتے کلی نہ جائیں توں کھا جلدی  
خوشی نال یہودی نے دوڑ لائی گیا پہنچ اتے دریا جلدی  
کپڑے لاکے کنڈے تے رکھ دتے دتی شوہ وچ چھال لگا جلدی  
غوطہ پانی دے وچ صرف اک لایا جدوں ویکھیا سر اٹھا جلدی  
یہودی مرد توں زن ثیار بنیا عاجز اگلی گل سنا جلدی

عورت بن کے کنڈے تے آ بیٹھی ستر پتراں نال چھپا جلدی  
 اک یہودی نے کپڑا آ دتا اسوار گھوڑے تے دتی کرا جلدی  
 اتے گھوڑے دے اس سوار کیتی لیا پنڈ دا رخ کرا جلدی  
 سوہا جوڑا آ گھر پہنا دتا عاجز ساڑی وی دتی لوا جلدی  
 گانا بنھ کے دلہن بنا دتی اتے کڑتل دے پنگ بٹھا جلدی  
 ویاہ یہودن دا جدوں ہون لگا سارے سوہرے وی بیٹھے آ جلدی  
 میل منڈل تے لاگی وی جمع ہوئے نالے پادری لئے بلا جلدی  
 عاجز دوہاں دا اوہناں نکاح کیتا بیٹھی آپ پکا کے کھا جلدی  
 ست سال دتی بچے تن جمیں گل پہلی گئی بھلا جلدی  
 اک دن دریا تے نہان کارن نال سہیلیاں کیتی صلاح جلدی  
 کپڑے لاه کے کنڈے تے رکھ دتے دتی چھال دریا وچ لا جلدی  
 ٹھی لا عاجز جدوں باہر آئی رب دتا بندہ بنا جلدی  
 شکر کیتا عذاب توں جان چھٹی اٹھی دل لباس نگاہ جلدی  
 کجھ ستر پہنے باقی موہڈیاں تے جتی ہتھ وچ لئی لٹکا جلدی  
 لائی دوڑ تے پچھوں نہ پرت ڈٹھا آیا گھر نوں وانگ ہوا جلدی  
 ڈگا اڑ کے نال دلچ ہوسی عاجز اگلی گل سنا جلدی  
 الٹا عورت تے رعب اوہ پان لگا نیں کم وچ توں اپنائی جلدی  
 مینوں دس توں کہڑے کم زجھی کہڑی کیتی آ دس کمائی جلدی  
 نہیں صبح دی کوئی میں چیز کھادی وچ پیٹ دے بھکھ مچائی جلدی  
 عورت سن کے عاجز حیران ہوئی اصل گل نیں ایس سنائی جلدی

ایویں جھوٹھیا دا بے لاونا ایں کدوں آیا ایں دریا تے نہا کے توں  
 اک پل وچ توں تے پرت آیا ایں کتون بوٹی دا نشہ چڑھا کے توں  
 اے اگ نئیں اوہ بل نبھی جہڑی چلے گیا بلوا کے توں  
 اے مچھی اوہ عاجز تڑپ دی آ جہڑی گیا سین کول وگا کے توں  
 نئیں مرچ مصالے نوں ہتھ لایا جہڑی گیا سین گل سمجھا کے توں  
 لون مرچ دے ول وی نئیں ہوئی کتھوں پرت آیا ایں ہتھ لا کے توں  
 اوہ ہی چھری تے گھنڈا ہتھ میرے جہڑی گیا سین آپ پھڑا کے توں  
 عاجز خوب زنانی نے کھنپ ٹھھی کیوں نئیں مندا ویکھ ویکھا کے توں

جب عورت نے یہ الفاظ بولے تو اس کے دل میں یہ شبہ پڑ گیا کہ شاید میرا عورت بن کر رہنا وغیرہ کسی نے اسے بتا دیا

ہے۔ حالانکہ عورت اس معاملے سے بے علم تھی وہ تو اپنے کام کے بارے اس سے بات کر رہی تھی۔ لہذا پھر بولا:

جدوں اپنی یہودی دے نال ہوئی گل کھول کے اُس سنا دتی  
 بنیاں عورت تے بچے میں تن جمیں ست سال میں عمر لنگا دتی  
 قسماں کھا کھا بیتیا حال دے تسلی عورت نوں خوب کرا دتی  
 عاجز نبی ﷺ نہ کدیں ویں جھوٹھ بولے گل عورت نے خانے وچ پا دتی  
 آقا ﷺ اے معراج پئے دسدے سن یہودی جا سلام سون لگا  
 یہودی کول سرکار ﷺ دے جا ڈگا قدم چم حضور ﷺ دے رون لگا  
 دفتر بدیاں دا نال ہنجاواں دے دھو دھو کے صاف کزون لگا  
 کرو معاف گناہ تقصیر آقا ﷺ عاجز رو رو عرض سون لگا  
 کولوں ہور صحابیاں عرض کیتی آقا ﷺ اس نے کیہہ گناہ کیجا  
 یہودی کہیا سنوں میں دسنا واں گل سنا کے اس آگاہ کیجا



یہودی جوڑ کے ہتھ فریاد کیتی میں تے بڑا ای لیا پا کیتا  
 عاجز میں جھوٹا نبی ﷺ سچ بولے جس عرش تے جا معراج کیتا  
 نظر کرم حضور پر نور ﷺ کیتی اُس یہودی تے رحم فرما دتا  
 نبی پاک ﷺ نے اس نون معاف کیتا نالے کلمہ پاک پڑھا دتا  
 عشق نال یہودی پھر پڑھے کلمہ کفر شرک نون دلوں اڑا دتا  
 اللہ پاک ہے قادر کریم سوہنا عاجز واقعہ ختم کرا دتا

## شیطان لعین کا سجدہ سے انکار کرنا

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ط قَالَ أَسْجُدْ لِمَنْ  
 خَلَقْتُ طِينًا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَرَّمْتُ عَلَىٰ ذَلِكُنَّ آخِرَتِنِ إِلَىٰ يَوْمِ  
 الْقِيَامَةِ لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ۝ قَالَ أَذْهَبُ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ  
 جَزَاءُ أَوْكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا ۝

(سورۃ البقرہ اسرائیل۔ رکوع ۷)

ترجمہ: یاد کر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو اور ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں  
 اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا۔ بولا دیکھ جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی  
 تو ضرور میں اسکی اولاد کو پیس ڈالوں گا مگر تھوڑا۔ فرمایا دور ہو تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بے شک سب کا بدلہ  
 جہنم ہے بھر پور سزا۔

یاد کرتوں اے محبوب ﷺ جدوں حکم ملاں نون آیا کرو سجدہ تسبیح آدھ تا میں حکم خدا فرمایا  
 سب ملاں نے سجدہ کیتا ابلیس انکار سنایا کیکر میں اس نون سجدہ کر ساں جو مٹیوں تو بنایا  
 بولا دیکھ۔ تو۔ جو یہ تو نے معزز رکھا اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو میں اسکی اولاد کو پیس ڈالوں گا، مگر تھوڑا

جو کوئی تیری پیروی کر سی اللہ حکم فرماوے اس گل اندر شک نہ کوئی اوہ وچ جہنم جاوے  
بلا وجہ کرے نقصان جہڑا دوزخ دا اوہ مہمان نہ ہووے تے کون ہووے  
جان بچھ کے کرے فساد جہڑا جے اوہ چیلہ شیطان نہ ہووے تے کون ہووے  
جو فیصلے وچ نہ نبی ﷺ نوں حج منے بے ایمان نہ ہووے تے کون ہووے  
عاجز جو کوئی اس وچ شک جانے اوہ منکر قرآن نہ ہووے تے کون ہووے  
کیہہ اس زمانے دی گل کریے کسب نوں توں کمان لگے  
زریں زیور پہنا کے ٹھاکراں نوں رکھ وچ دکان سجان لگے  
لگے ہون دور اسلام کولوں بھانڈے وچ عیسائیاں دے کھان لگے  
جس گل توں نبی ﷺ نے منع کیتا عاجز اوہ ہی کسب کمان لگے  
پئے ایثار زمانے دے نظر آون راہ چھڈ کراہ نوں جا رہے نے  
بہتے گان و جان دا شوق رکھن نالے بالاں نوں سبق سکھا رہے نے  
ٹی وی ڈشاں تے وی سی آر ویکھن اہل خانہ نوں خود دکھا رہے نے  
تھیڑ سینمیں جا کے خوب ویکھن عاجز دور اسلام توں جا رہے نے  
ماں باپ اُستاد دے عاق جہڑے کیہہ اوہناں کھٹنا وٹناں ایں  
حق حقیاں دا جہاں کھو کھادا نفع اوہناں نوں کوئی نہ لبھنا ایں  
پیر مُرشد دے جو بے ادب ہوون اوہناں کیہہ مراد نوں لبھنا ایں  
عاجز نبی ﷺ نال جہاں اجوڑ کیتی رب اوہناں نوں دوزخ وچ دھکنا ایں  
شرم حیا دا نبی ﷺ نے حکم دتا ذرا اکھاں نوں تھلے نوا میاں  
چھڈ جھوٹھ حرام تے دغہ بازی پاسے رب والے توں آ میاں

ماں باپ تے مرشد دی کر سیوا ادب سب دا توں اپنا میاں  
 عاجز پاک رسول ﷺ دا بول کلمہ درود سوہنے دے اُتے پہنچا میاں  
 رہ رب رسول ﷺ دی یاد اندر نال دم دم ورد پکا میاں  
 چھڈ فخر تکبر بدکاریاں نوں اس مین نوں دے دفنا میاں  
 سدا نئیں جہان تے بیٹھ رہنا گریبان اندر جھاتی پا میاں  
 نیت نیک ہووے دن بھلے ہوندے عاجز گل توں بھادیں آزما میاں  
 ہوں ساز توں سُن کے کہہ کرنے ویکھ اپنا ساز و جا کے تے  
 بولے رب رسول ﷺ دی یاد اندر ہتھ مرشد دا سر رکھا کے تے  
 کدو ڈنڈے نے کسے نوں کہہ دینا ویکھ رب نال تار ملا کے تے  
 کلمہ پاک محمد ﷺ دا بول عاجز غلامی وچ رسول ﷺ دی آ کے تے  
 سب تعریفاں رب دے کارن تے مین درود حضور ﷺ پہنچاواں  
 چم چم خاک قدماں دی تیری تے مین سرمہ اکھاں وچ پاواں  
 بال چراغ عشق میرے دا تے مین دم دم ذکر پکاواں  
 سُن فریاد عاجز دی مولیٰ مین نہ دید بنا مر جاواں

## حکم خدا برائے نماز، تلاوت و تہجد

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ  
 كَانَ مَشْهُودًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ

(سورة البقرة اسرئیل۔ رکوع ۹)

مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝

ترجمہ: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن۔ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور رات کے کچھ حصہ میں یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں۔

قائم رکھ نماز محبوب ﷺ حکم خدا فرماوے سورج ڈھلے توں شروع کرا کے شب اندھیرا جد آوے  
اک صبح وقت مقرر ہو یا فرشتے اس وچ آون نماز تہجد خاص نبی ﷺ دے کارن حکم اللہ فرماون  
زیادہ بہتر ایہہ تیرے کارن حکم نبی ﷺ نوں آوے اوہ مقام رب تساں نوں دیسی تیری ہر کوئی نعت الاوے  
بچ نمازاں فرض امت اتے تہجد نبی ﷺ دے کارن امت کارن سنت بن گئی نیکو کار گزارن  
مسئلہ: جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو اس کے لیے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے۔ نماز تہجد کی کم سے کم دو رکعت متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور دو رکعت کی نیت سے پڑھنا سنت ہے۔

مقام محمود: مقام شفاعت ہے اس میں اولیں اور آخرین حضور ﷺ کی حمد کریں گے اسی پر جمہور ہیں۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ وَنُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ لَا وَ لَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝

ترجمہ: اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

تم فرماؤ اے محبوب ﷺ حق آیاتے باطل مٹا اللہ حکم فرمایا باطل نے تے مٹا ہے سی ایوی نال بتایا اتاراں اوہ چیز قرآن دے اندر اہل ایماناں کارن ظالماں دا نقصان ودھاوے بھلائی مومناں کارن

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ط قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۝

ترجمہ: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ مگر تھوڑا۔

اے محبوب ﷺ روح دے بارے جد کوئی پچھن آوے کہہ روح اک چیز ہے حکم الہی اللہ خود فرماوے

## دوبارہ اٹھنے کا ثبوت اور شک کر نیوالوں کی سزا

قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا  
 رَسُولًا ۝ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ۚ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝  
 وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ لَمْ هْتَدِجْ وَمَنْ يَضِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِهِ ۖ  
 وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ عُمِيَآ وَبُكْمًا ۖ وَصُمًّا ۖ مَا وَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ  
 كُلَّمَا حَبَتِ زِدْنَهُمْ سَعِيرًا ۝ ذَالِكِ جَزَاؤُهُمْ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَقَالُوا آءِ إِذَا كُنَّا  
 عِظَامًا وَرُفَاتًا إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيهِ ۖ  
 فَآبَى الظَّالِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ۝

(سورة البنی اسرائیل۔ رکوع ۱۱)

ترجمہ : تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے چین سے چلتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے، تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ  
 میرے تمہارے درمیان۔ بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ان  
 کے لیے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے اور ہم ان کو قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اندھے اور  
 گھونگے اور بہرے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی سمجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انہوں  
 نے ہماری آیتیں جھٹلائیں (یعنی انکار کیا) اور بولے کیا جب ہم کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو کیا سچ مچ ہم نئے بن کر  
 اٹھائے جائیں گے اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے زمین و آسمان بنائے ان لوگوں کی مثل بنا سکتا ہے اور اس نے اس  
 دن کے لیے ایک معاد ٹھہرا رکھا ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے ناشکری کئے۔

فرشتے اگر زمین تے ہوندے تے نال آرام دے چلدے خداوند باری پھر اوہناں اتے رسول فرشتہ گھلدے  
 تم فرماؤ اے محبوب اللہ ﷺ رب گواہ ہو جاوے جانے رب اپنے بندیاں تائیں اس وچ شک نہ آوے  
 کے نوں رب راہ دکھاوے کے نوں کرے گمراہ باجھ حمایت رب دی عاجز ہو رہیں چلنی واہ

روز قیامت رب اٹھاسی منہ اُتارے گا کہ  
 جدوں دوزخ بجھن تے آوے رب اسنوں بھڑکاوے  
 ریزہ ریزہ جدوں ہڈیاں ہوئیاں رب کیکر بنا اٹھاوے  
 کیوں تساں نوں دسدانا ئیں جس زمیں آساں بنائے  
 رکھی معادرب ایہناں دے کارن اس وچ شک نہ کائی  
 انھے کنگے بہرے کر کے سٹے دوزخ وچ پھڑ کے  
 جہاں انکار آیتاں دا کیتا اوہ سزا ایہہ پاوے  
 گلاں کرن ایہہ منکر سارے اللہ پاک سمجھاوے  
 کیہہ مشکل اے اُسدے اگے کہ دوبارہ تساں بنائے  
 پر مندے نیں ایہ ظالم لوکیں ناشکری جہاں اپنائی

نہسی ول پردیس دے منہ کردا پہلوں کرا کے پاس ایہ کیس آیا  
 سد لئیں توں واپس خداوندا مہر لوا کے نال سلیش آیا  
 ہن وطن حقیقی نوں بھل بیٹھا کھورے پسند کی جگ دا بھیس آیا  
 عاجز چھڈ پردیس نوں دیس ٹر گئے بھاویں بن کوئی نبی، درویش آیا  
 کھٹی کھٹنے وچ پردیس آئیوں کیہہ جا کے دیس دکھائیں گا توں  
 خرچہ وچ پردیس جہڑا دے تینوں کیہہ جا کے منہ دکھائیں گا توں  
 جدوں مالک سد حساب کیتا کیہہ آمدن پیش ٹکائیں گا توں  
 اطاعت رب رسول ﷺ دی کر عاجز ورنہ وچ دوزخ ٹر جائیں گا توں

## واقعہ اصحاب کہف

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاهَهُم بِالْحَقِّ ط إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَرِذْنَهُمْ هُدًى ق ۰ وَ  
 رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُو مِنْ  
 دُونِهِ إِلَهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذَا شَطَطًا ۰ هُوَ لَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ إِلَهًا ط لَوْ لَا  
 يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ مِّبْيٰنٍ ط فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۰ وَاِذَا عَزَمْتَ

لَتَمُوهُنَّ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأَوْا إِلَى الْكَهْفِ يُنْشِرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَ  
يُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مَرْفَقًا ۝ (سورة كهف، ركوع ۲۴)

ترجمہ : ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال تم کو سنائیں وہ کچھ جو ان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت  
بڑھائی اور ہم نے ان کی ڈھارس بندھائی جب کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس  
کے سوا کسی کو معبود نہ پوجیں گے ایسا ہوتا ہے ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے اس نے اللہ کے سوا اور  
خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے ان پر کوئی روشن سند تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے، اور جب تم ان  
سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے لیے اپنی رحمت پھیلائے گا  
اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا۔

ٹھیک حال تو سن مجھو ﷺ چند جو ان ایہ آہے دتی ہدایت تیرے رب نے وچ ایمان دے آئے  
دلیری دتی ایساں دے تائیں پھر ایساں بول سنایا ساڈا رب تے اوہ ہے لوکو جس زمین آسمان بنایا  
ہورئیں کسے دی پوجا کرنی دن مالک زمین آسماناں اللہ واحد معبود ہے اساں دائیں حد توں اگے جانا  
دے ثبوت کوئی یا الہی جو ان دُعا الاون دن اللہ اک ذات تیری دے کئی معبود بناون  
اس توں ودھ ہور ظالم کہو ا جو رب تے جھوٹ بناوے اللہ واحد غالب اکبر حکم خدا سناوے  
ہو الگ تسیں ایساں کولوں وچ غار دے جاؤ آسانی ہوسی تساں دے کارن رحمت رب توں پاؤ  
حضرت عیسیٰ کے بعد اہل انجیل کی حالت خراب ہو گئی بت پرستی میں مبتلا ہو گئے اور دوسروں کو اس عمل پر مجبور کرنے  
لگے۔

دقیانوس بادشاہ جابر بت پرستی سی کردا جو کوئی اس دا حکم نہ مندا قتل چا اس نوں کردا  
اصحاب کہف شہر افسوس دے بندے ہے سن چند جو ان شریف معزز نیک وی ہے سن رب تے رکھن ایمان  
کرد عبادت واحد خدا دی جو مالک زمین آسماناں بت پرستی اسوں کرنی نیجے بھاویں سارا کہے زمانہ  
بت پوجا اوہ کر دے نہسن دقیانوس ستایا ٹر گئے اوہ اک غار دے اندر جویں حکم قرآنوں آیا  
سوں گئے اوہ وچ غار دے جا کے پتہ نہ کسے وی پایا لبھدیاں لبھدیاں مدت گزری کسے شاہ نوں پتہ چلایا  
اوہ ٹر گئے غار دے اندر جتھے کوئی نہ جاوے جو کوئی جاوے حملہ کارن اپنی جاون گواوے

دقیانوس نے حکم سنایا منہ غار دا بند کراؤ  
 دقیانوس نے جس بندے دی ڈیوٹی اس جاہ لائی  
 لکھے نام اصحاب کہف دے واقعہ درج کرایا  
 جدوں بنیاد دیوار دی رکھی وچ تختی نسب کرائی  
 اس تے ناں اصحاب دے لکھے واقعہ درج کرایا  
 دقیانوس جدوں مریا ظالم کئی شاہیاں پھر آئیاں  
 تن سو نو سال جد گزرے حاکم نیک اک آیا  
 اٹھائھ سال حکومت اس وی کیتی جد فرقہ بندی ہوئی  
 کمرے اندر داخل ہو کے شاہ نے کنڈی لائی  
 وہ ثبوت خداوند باری روز قیامت بارے  
 اک شخص نے بکریاں کارن غار محفوظ ٹھہرائی  
 ڈر کے نس گئے گھرانوں سارے واپس پھر نہ آئے  
 اصحاب کہف اٹھے سارے جدوں حکم الہی آیا  
 خوش طبیعت سب جوان چہرے نس نس کر دے

آپے مر سن اس دے اندر مضبوط دیوار بناؤ  
 اس نے اک پتھر لے کے تختی خوب بنائی  
 اک صندوق تانبے دے اندر تختی نوں بند کرایا  
 نالے اس نے اس شکل دی اک ہور تیار کرائی  
 اس تختی نوں وچ شاہی خانے جا محفوظ کرایا  
 واری واری پھر گئیاں آ کے آپ و آپ نباہیاں  
 بیدروس اسد اسم گرامی جس آ کے حکم کمایا  
 بعضے کہن مرن توں بعد اٹھنا نیچے کوئی  
 رو رو اس خدا دے اگے اپنی عرض سنائی  
 کوئی نئیں مندا مردے اٹھ سن پئے ہوندے منکر سارے  
 کجھ دیوار گرائی جس دم ہیبت اس نے پائی  
 جویں وچ تفسیر دے لکھیا عاجز بات سنائے  
 اک دو جے نوں ملے اوہ سارے سلام دیں نال بلایا  
 ملن توں بعد فارغ ہوئے نماز ادا پھر کر دے

وَتَحْسَبُهُمْ آيِقَاطًاوَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ  
 وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۖ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ  
 لَمَلَّيْتَ مِنْهُمْ رُعبًا ۝

(سورۃ کہف، رکوع ۳۴)

ترجمہ: قال تعالیٰ: اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی داہنی باہنی کروٹیں بدلتے ہیں اور ان کا کتابنی کلائیوں پھیلانے ہے  
 غار کی چوکھٹ پر۔ اے سننے والے اگر تو ان کو جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھالے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِتَسَاءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۝

ترجمہ: اور یونہی ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں۔



فرمان الہی:

اصحاب کہف سچے تے رب پاسے پرتے کدی سچے تے کجھے  
 اے سننے والے بے توں جا کے اس جاہ جھاتی پاویں  
 بھیجیا اوہناں یملیخا تائیں نماز توں فارغ ہو کے  
 جائزہ کر حالات دا سارا آ کے پھر بتا  
 یملیخا گیا ول شہر دروازے کیجا اس اندازہ  
 نویں زوالے لوگ ایہ سارے نویں ایناں دے چالے  
 حضرت عیسیٰ دیاں قسماں کھاوے ایمان ظاہر کراوے  
 پھر یملیخا کھانے بابت ارادہ جلد کرایا  
 سکے دیکھ تاں والا وچ حیرانی آیا  
 یملیخا نوں اس پیش جا کیجا حاکم دے دربارے  
 حاکم کہیا یملیخا تائیں دس توں یار سیانا  
 اساں بڈھیاں ایہہ ڈٹھا تائیں تو جوان سٹھرا نا  
 یملیخا کہیا مینوں پہلے دسو دقیا نوں شاہ دے بارے  
 حاکم کہیا اج روئے زمین تے دقیا نوں نہ کوئی  
 ظالم منکر ہے سی بت پرستی کر دا  
 یملیخا کہیا اسیں اس توں نتے کل غار اندر جاسے  
 ساتھی میرے غار دے اندر چلو میں دکھاواں  
 کافی لوگ ات ول ٹر پئے حاکم آیا نالے  
 سنی آہٹ یراں دی جس دم اصحاباں اندازہ لایا  
 یملیخا گیا غار دے اندر اس نے جا سمجھایا  
 اللہ ثبوت قیامت دا دتا لوکاں نوں سمجھایا  
 گرائی دیوار ساری حاکم صندوق وی اس نے پایا

کتا اوہناں دا کلا یاں وچھا کے بیٹھا غار دے اگے  
 دے کے کنڈ پھر واپس دوڑیں نال ہیبت بھر جاویں  
 کھانا لیا بازاروں جا کے ہن نہ دیکھ کھلو کے  
 دقیا نوں دا کیہہ ارادہ ایوی خبر لیا  
 نوا نقشہ شہر دا سارا تے نوا لگا دروازہ  
 واقف بندہ کوئی نظر نہیں آؤندا نہ ڈٹھے ایہہ نہ بھالے  
 دین دیاں کجھ صفتاں نظر اوہناں وچ آون  
 اک سکے اس نان فروش نوں ہتھ دے وچ پھڑایا  
 ایہہ سکے ساڈے ملک دا تائیں اس کوئی شاہی خزانہ پایا  
 عاجز راز ہن کھلن لگے دیکھ خدا دے کارے  
 سنہ موجود اس سکے دے اتے تن سو سال پرانا  
 کتھوں ایہ ہتھ لگا تیرے جلدی بول سنا  
 کیہہ اس دا حال احوالہ کیہہ اس دے کارے  
 تن سو سال پہلے اس جاہ حکومت اس دی ہوئی  
 جو نہ اس دا کہنا مندا قتل چا اس نوں کر دا  
 اج میں آیا کھانے بابت پیٹوں ہے ساں بھکھے  
 مینوں سب اڈیکدے ہوسن کھانا جا پہنچاواں  
 چلدے چلدے غار دے منہ تے پہنچے آ کے سارے  
 دقیا نوں یملیخا نوں پھڑیا ہن ساڈا وارا آیا  
 تن سو سال اساں سوں گزارے جویں حکم ربانا آیا  
 ایویں مردے میں زندہ کر ساں رب معجزہ آپ دکھایا  
 کھول صندوق نوں تختی کڈھی اس نوں پڑھ سنایا

دقیانوس توں ایہ بندے نئے ایمان بچاون کارن  
 نہ ثبوت وی لکھیا ہویا تن سو نو سال پرانا  
 تختی اصحاباں تے شاہد ہوئی ہر کوئی یقین لیایا  
 حاکم اطلاع بیدروس نوں کیتی معاملہ لکھ بتایا  
 ملیا آن اصحاب کہف نوں من دا مقصد پایا  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، اصحاب فرمایا  
 بچائے جن و بشر دے شرتوں حفاظت کرے تمہاری  
 بادشاہ اس جاہ اے کھلوتا اصحاب غار ول آئے  
 بتایا گیا ہے کہ بادشاہ نے ان کو صندوق میں محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی کسی کی مجال نہیں کہ وہاں کوئی پہنچ  
 سکے۔ بادشاہ نے سر غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور سرور کادن مقرر کیا کہ لوگ ہر سال وہاں عید کی طرح آیا کریں پھر بادشاہ نے  
 واپس جا کر وہ تختی نکالی جو شاہی خانے میں محفوظ تھی جو کہ پہلی تختی کی تحریر کے عین مطابق تھی جس سے لوگوں کے ایمان میں  
 پختگی پیدا ہوئی۔

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا  
 بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنَهُمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ  
 لِفَتَاهُ إِنَّا غَدَاءُ نَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْيْنَا إِلَى  
 الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذُكُرَهُ ۚ فَاتَّخَذَ  
 سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۚ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغُ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ۝  
 فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ۝

## (سورۃ کہف۔ رکوع ۹)

ترجمہ: اور یاد کرو جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں گا جہاں دو سمندر ملتے ہیں یا قبرنوں چلا جاؤں۔ پھر جب وہ دونوں دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بنائی پھر جب وہاں سے گزر گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے نوکر سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بے شک ہمیں اپنے سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا بولا بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بے شک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کرو اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچھا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اور قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم نورانی عطا کیا (یعنی غیوب کا علم مفسرین نے فرمایا علم لدنی وہ علم ہے جو آدمی کو بطریقہ الہام حاصل ہو)۔

بحر فارس اور بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لیے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم کیا، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہاں جانے یعنی مجمع البحرین میں اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے کا سبب کچھ یوں ہے جیسا کہ توراتیخ سے پتہ چلتا ہے۔ ایک دفعہ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم بنی اسرائیل کو واعظ و نصیحت فرما رہے تھے تو ان کے منہ مبارک سے کچھ کلمات اس طرح کے نکلے کہ جن میں غرور پایا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جب انہوں نے اپنے علم کا اندازہ جو اللہ نے ان کو دے رکھا تھا تو انہوں نے کہا کہ اب میرے علم کے برابر کسی کو بھی اتنا علم نہیں دیا گیا اور مجھ سا عالم میں کون ہو سکتا ہے۔ لہذا مختصر ایں کہ اللہ رب العزت نے اسی وقت ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ یہ بات مت کرو خبردار میرے بندوں میں تجھ سے زیادہ علم ہے یہ نہ سوچنا کہ تجھ سا عالم میں اور کوئی نہیں۔ تم مجمع البحرین میں جاؤ اور وہاں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرو میری طرف سے یہ معجزہ بھی ان کو دیا گیا ہے کہ زندہ کو مردہ کرتا ہے اور مردہ کو زندہ کرتا ہے جاؤ اس کی کرامات کا اندازہ کرو اور اس کے ذمہ بہت سے اور بھی کام لگائے گئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے نافر جوان یوشع کو کہا:

موسیٰ کہیا یوشع تائیں میں اس توں باز نہ آساں جس جاہ دو سمندر ملدے اس جاہ ضروری جاساں  
 بھیجی مچھی جو نمک لگا کے وچ زنبیل دے پائی مجمع البحر جد پہنچے مچھی شوہ وچ چھال لگائی  
 ستیاں ہوئیاں مچھی نکلی اپنی سرنگ بنا کے صبح بعد نماز پھر چل پئے یوشع زنبیل بھلا کے  
 راہ وچ مچھی موسیٰ منگی جدوں بھکھ نے آن ستایا یاد آیا پھر یوشع تائیں اس نے بول سنایا

مچی وچ سمندر ٹر گئی جتھے آرام فرمایا یاد نہ رہیا بتلانا مجھ کو شیطان نے آن بھلایا  
فرمایا موسیٰ افسوس یہی تو ہم کو چاہئے تک نشان قدماں دے اپنے ہٹ کے اس جاہ جاییے  
اک بندہ اپنے بندیاں وچوں اللہ حکم فرمایا ملایا حضرت موسیٰ تائیں جنہوں لدنی علم سکھایا  
بعد از سلام اور ادب و آداب وغیرہ کے

حضرت خضرؑ نون موسیٰؑ کہیا مجھے اپنے ساتھ رکھاؤ جو تعلیم ملی تاں نون مجھے بھی وہ سکھاؤ  
رہ نہیں سکدے تیں پاس ہمارے خضرؑ نے بول سنایا بات میری تے تاں صبر نہیں کرنا ایوی نال سمجھایا  
موسیٰؑ کہیا جلدی حضرت صابر مجھ نون پاسو کوئی نہ بات خلاف میں کر ساں سو کر ساں جو فرما سو  
جے رہنا تاں پاس ہمارے حضرت نے بول سنایا نہیں سوال کوئی مجھ تے کرنا جو میں کر وکھایا  
جب تک میں خود نہ تم کو اس کے بارے بتلاؤں

دونوں دونوں چل پئے حضرت وچ کشتی جا بیٹھے حضرت خضرؑ دو پھٹے چا پٹے تے حضرت موسیٰؑ دیکھے  
پپ نہ رہے حضرت موسیٰؑ خضرؑ نون بول سنایا کیوں لگے اوہ بندے ڈوبن ایہ کیہہ کسب کمایا  
بہیا خضرؑ نے موسیٰؑ تائیں اس تون میں سمجھایا پر دیکھ ذرا تون اپنے اندر صبر تون نہیں اپنایا  
فل میری نون پکڑو تائیں نہ مشکل اندر پاؤ موسیٰؑ کہیا ایہ خضرؑ دے تائیں عاجز اگلی گل سناؤ  
ستوں اگے پھر جد چلے اک لڑکے نون اس پایا پھڑ کے حضرت اس لڑکے تائیں جانوں مار مکایا  
موسیٰؑ کہیا خضرؑ دے تائیں ہن استوں کم ودھایا اچھا خاصہ ستھرا بچے بے عذرہ مار مکایا  
ہر کہا خضرؑ موسیٰؑ نون اب کیوں بات الائی پھر نہیں استوں باز تون آیا پہلیوں ودھ سنائی  
نصرت موسیٰؑ خضرؑ دے تائیں پھر ایہ کہہ سنایا ہرگز ہرگز اب نہ پوچھوں جدائی عہد کرایا  
ونوں آئے اک پنڈ دے ولے کھانے بابت الایا کسے بندے نہ خدمت کیتی سب انکار کرایا  
پنڈ دے وچ دیوار اک ایسی جو قریب گرن دے آہی خضرؑ نے جد تکیا اس نون سدھی بنا دکھائی  
موسیٰؑ کہیا ایہ کیہہ کارا جو آپ نے کر دکھایا کیوں نہ لی اس کی اجرت جبکہ کھانا بھی نہیں کھلایا  
کہیا خضرؑ نے موسیٰؑ تائیں تو سوال تو باز نہیں آیا لہذا آیا وقت جدائی جو آپ نے عہد کرایا  
پہلی بات بتاواں تہ نون جو ناؤ دے تختے توڑے اس وقت میں آؤندے ڈٹھے ظالم ڈاکو چور اے  
ئی دیکھ کے کھوہ لے جانڈے عیبی سمجھ جو چھوڑے بڑا ظالم اوہ بادشاہ ہے سی عاجز اگلی گل نون ٹورے

دوجی بات جو لڑکے والی جس نوں مار مکایا ماں باپ نوں اوہ منکر کردا کفر اس وچ نظری آیا  
 تہجی بات دیوار دی ہے جے جو وراثت دو یتیمان باپ دی ورثہ اس دے تھلے زریں زیور چھاپ نگینہ  
 وڈے ہو سن پھر اسنوں کڈ سن تاں دیوار بنائی جے اوہ گر دی خدا دے بندے پھول لیجاندا کائی  
 خوش رہو غرور نہ کرنا حاجت رب توں پاؤ وقت جدائی سرتے آیا اپنے راہ ول جاؤ  
 یہ کہہ کر حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے۔

## معجزہ حضور پر نور سرور کونین ﷺ

اہل طائف نے معجزہ منگیا کارا لمبا نہ کریا رُکھ اُگے اس پتھر وچوں میوے دار جو پھلایا  
 سوئے ﷺ اٹھایا قدم مبارک پتھر اُتے دھریا عاجز فوراً ایسا ہی ہویا سب نے کلمہ پڑھیا

### معجزہ حضور پر نور ﷺ

کچھ لوگوں نے یوں کہا یا حضرت ﷺ کھانا اگر ہو اپنا تیار ہو تو ہم دین قبول کر لیں گے۔

مسلمان اسیں سارے ہوساں نہ عذر بہانہ کریئے آئے دین اسلام دے اندر کلمہ تہاں دا پڑھیئے  
 منگی دُعا سرور عالم ہوا تے کھانا پکیا سب نے کلمہ پڑھیا عاجز کم اسلام دا پھلایا

## رسول اکرم ﷺ سے دریافت کرنا احوال سکندر ذوالقرنین

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب مکے کے کفار اور ابو جہل آپ جناب حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان نہ  
 لائے اور بطور شرارت بد ذاتی کر کے حضور ﷺ کی پیغمبری آزمانے کیلئے ایک شخص کو مدینہ میں یہود علماء کے پاس بھیجا کہ  
 ہمارے درمیان ایک شخص ہے جو دعویٰ نبوت کرتا ہے، ہم نہیں سمجھتے یہ شخص سچ کہتا ہے یا جھوٹ تم کو تو علم تو ریت خوب معلوم  
 ہے۔ چنانچہ ہمارے لیے چند مسائل مشکل زمانہ قدیم کے جن کا وہ جواب نہ دے سکیں اپنی کتابوں سے چن چن کر ہمارے  
 پاس لکھ کر بھیج دیں اور ان کے جواب بھی ہم کو بتاؤ تا کہ ہم ان سے وہ سوالات پوچھیں اور جواب نہ آنے پر ان کو اپنے قول و  
 اقوال سے پھیر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے ویسا ہی کیا بڑے بڑے مشکل سوال لکھ کر بھیجے اور آپ ﷺ نے بحکم خدا ان کے

جواب درست فرمائے۔ مثلاً روح کیا ہے؟ اصحاب کہف کون لوگ ہیں ان کا کیا حال تھا؟ سکندر ذوالقرنین کون ہے؟ اور وہ ایسے ہی سوالات لاتے رہے اور آپ ﷺ بحکم خدا جواب درست فرماتے جن کے مقدر اچھے ہوتے وہ تو دین محمد ﷺ میں داخلہ حاصل کر لیتے باقی پھر اسی تلاش میں چلے رہتے۔

لہذا میں سکندر ذوالقرنین کے بارے میں کچھ پیش کرتا ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے بلکہ اس سے قبل کہ واقعہ شروع کروں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جب ابو جہل نے حضور ﷺ سے سکندر ذوالقرنین کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کا جواب کل دوں گا اور یہ جملہ اس لیے فرمایا کہ کل حضرت جبرائیل آئیں گے تو ان سے پوچھیں گے اور مکمل جواب دے دیں گے۔ لیکن یہ جملہ کہتے وقت آپ ﷺ نے انشاء اللہ نہ کہا اس لیے گیارہ دن تک حضور ﷺ کے پاس جبرائیل تشریف نہ لائے۔ یہ دیکھ کر کافروں نے کہا کہ اے محمد ﷺ تیرے رب نے تم کو چھوڑ دیا جس سے آپ ﷺ بہت غمگین ہوئے اور بارگاہ الہی میں عرض کی یا الہی کافر مجھ کو طعنے دے رہے ہیں، میں ان کو کیسے جواب دوں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن ظہر کے وقت جبرائیل کو نازل فرمایا اور جبرائیل نے اللہ کی طرف سے درود و سلام پہنچایا حکم الہی یہ بھی بتایا کہ تم نہ کہو کسی کام کو میں کل کروں گا مگر یہ کہ چاہے اللہ تعالیٰ۔ اگر بھول جانے پر بعد میں یاد آئے تو پھر بھی انشاء اللہ کہو بے شک وقت گزر رہی کیوں نہ گیا ہو اور کافروں نے جو کہا کہ تم کو خدا نے چھوڑ دیا ہے وہ دشمنی کی بناء پر کہتے تھے فرمایا اے محبوب ﷺ!

وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ ۝ وَمَا قَلَىٰ ۝ (سورة الضحیٰ)

ترجمہ: قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جائے نہ رخصت کیا تیرے رب نے اور نہ بیزار ہوا تجھ سے۔

اُس وقت دی مینوں قسم محبوباً جدوں رات اندھیرا چھا جاوے نئیں چھڈیا میں سو بنیائیں خود رب دی ذات فرماوے

نئیں بیزار میں تیرے کولوں نہ نوں حکم فرماواں قصہ ذوالقرنین دا سمجھدے کہہ میں آؤ سداواں

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ ذِي الْقُرْنَيْنِ ط قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ اِنَّا مَكْنُا لَهُ فِي

الْاَرْضِ وَاتَيْنَهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبِيًّا ۝ فَاتَّبَعِ سَبِيًّا ۝ حَتَّىٰ اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ

وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ ۝ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۝ قُلْنَا يَبْدَا الْقُرْنَيْنِ اِمَّا اِنْ

تُعَذِّبَ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اِمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نَعَذِّبُ بِهِ ثُمَّ يُرَدُّ اِلَىٰ

رَبِّهِ فَيَعِدُّ بِهِ، عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَأَمَّا مَنْ أَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ كَالْحُسْنَىٰ  
وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝

(سورة کہف۔ رکوع ۱۱)

ترجمہ: اور تم سے ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ میں تم کو اس کا مذکور پڑھ کر سنا تا ہوں۔ بے شک ہم نے زمین میں اسے قابو دیا ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا سے ایک سیاہ کچھڑ کے چشمہ میں ڈوبتا پایا اور وہاں ایک قوم ملی ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین یا تو تو ان کو سزا دے اور یا ان کے ساتھ بھلائی اختیار کر عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے۔ پھر اپنے رب کی طرف پھیرا جائے گا اور جو ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اس کا بدلہ بھلائی ہے اور عنقریب ہم اسے آسان کام کہیں گے۔

نیں چھڑیا میں سوہنیاں تینوں رب قسم اٹھا بتا دے قصہ ذوالقرنین دا پڑھ کے نبی ﷺ اللہ فرما دے  
اک سامان ہر شے دا دتا زمین دا قبضہ نالے چلایا اک سامان دے پیچھے پہنچیا جگ کنارے  
جا پہنچا جتھے سورج ڈبدا جھاتی اس ول پاوے جتھے چکڑ وچ ڈبدا ڈٹھا اللہ حکم فرما دے  
دہ سزا توں ایناں تائیں یا بھلے دا حکم بتا دے ملی جو قوم ذوالقرنین نوں اوتھے رب اس پاروں فرما دے  
دیاں سزا میں اس دے تائیں جو کوئی ظلم کما سی تاں پھر اپنے رب دی طرفے اس نوں پھیریا جا سی  
جو کوئی آؤ سی ایمان دے اندر عمل وی نیک کما سی بھلائی بدلہ نیکی کارن اسان دے کولوں پا سی  
ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطَّلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ  
لَهُمْ مِّنْ دُونِهَا سِتْرًا ۝

ترجمہ: پھر لگا ایک اسباب کے پیچھے یعنی سفر کا انجام کیا یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ آپہنچا ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ جس کے لیے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہ رکھی۔

بات تو یہی ہے کہ جو سامان اس کے پاس تھا وہ سارا اللہ رب العزت کے علم میں ہے۔ (وہاں جو قوم دیکھی اس کا بھی وہی حال تھا جو پہلی کا بیان کیا گیا)۔

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝  
قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ

خَرُجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكْنِي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي  
بِقُوَّةِ اجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝

ترجمہ: پھر ایک اسباب کے پیچھے چلا یہاں تک کہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچ گیا ان سے ادھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یا جوج ماجوج زمین فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کر دیں اس لیے کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنا دیں کہا وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے تو میری مدد طاقت سے کرو۔

نوٹ: بتایا گیا ہے کہ ذوالقرنین چشمہ حیات سے پانی پینے کی غرض سے مشرق سے مغرب گیا ان کے ساتھ حضرت خضرؑ بھی تھے جو چشمہ حیات تک پہنچے اور انہوں نے آب حیات پیا اور ذوالقرنین وہاں تک نہ پہنچا۔

پھر چلے اک اسباب دے کچھے وچ دو پہاڑاں دے آئے ایسے لوگ دیکھے اوہناں جہاں بات نہ سمجھ وچ آئے  
کہیا اوہناں ذوالقرنین دے تائیں اللہ حکم فرماوے قوم یا جوج ماجوج اساں وچ آفساد مچاوے  
کچھ مال اسیں دیئے تاں نوں ہماری مدد فرماؤ یا جوج ماجوج تے اساں دی حد وچ مضبوط دیوار بناؤ  
بہتر ہے رب میرے تائیں رب قابو ہے فرمایا کرو امداد تسیں دیں میری ذوالقرنین فرمایا  
فولادی تختے دیو مینوں میں دیوار وچ نب کراواں کنارے برابر دوہاں پہاڑاں دیوار مضبوط بناواں  
ڈھال کے تانبا اگ دے اتے جلد تیار کراؤ اوہ وی روہڑاں میں دیوار دے اتے تسلی ہو کر آؤ  
جدوں وعدہ میرے رب دا ہوسی دیوار نوں توڑ و نجاوے سچا وعدہ اللہ میرے دا سب نوں آزاد کراوے  
جو کوئی چیز ایہناں ہتھ آوے سب نوں کھا پی جاسن اسرائیل بجکم الہی پھونک صور وچ لاسن  
پھر قیامت برپا ہو سی منکر دوزخ دیکھن آیا حکم قرآن دے اندر اللہ پاک فرمیسن  
اج جہاں نے یاد بھلائی تے پردہ اکھیں تے پایا عاجز دیکھ خدا دی حکمت اس نے کوں سمجھایا

اللہ کا منکر اولیاء اللہ کو حمایتی نہیں بنا سکتا

الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۝



أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِزُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ ط إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ

لِلْكَافِرِينَ نَزْلًا ۝

(سورة كهف، ركوع ۱۱، ۱۲)

ترجمہ: وہ جن کی آنکھوں پر میری یاد سے پردہ پڑا تھا اور حق سن نہ سکتے تھے تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی بنالیں گے بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے۔

تم فرماؤ اے محبوب ﷺ اللہ بات سمجھائی سب توں ناقص علم اوہناں دے جہاں محض دُنیا اپنائی رہے اس خیال دے اندر اساں چنگے عمل کمائے ایسے حالے عمر گزاری نہ یاد خدا ول آئے جہاں نہ نیا حکم ربانا ہنس مذاق ازاون قول ترازو کیہہ اوہناں دا کرنا سدھے دوزخ جاون بے شک جو ایمان لیائے تے عمل وی نیک کماون بن مہمان فردوس دے جاون ہمیشہ خوشی مناون

## شانِ خداوندی اور شانِ رسول محمد ﷺ

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَا لُبْحُرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ

جَعْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ ج

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝

(سورة كهف۔ ركوع ۱۲)

ترجمہ: تم فرماؤ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کیلئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگر ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب کے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

تم فرماؤ کہ میں ختم نہ ہوں میرے رب دیاں سب باتاں سارا سمندر بھاویں سیاہی ہووے نال لکھیے قلم دواتاں ایویں دا اک ہو وی ہووے پورا کدے نہ آوے پاک ذات خداوند باری وچ سورة كهف فرماوے ظاہر صورت بشری محبوب میرے دی اللہ پاک فرماوے پر وحی بھیجاں میں اس دے اتے نکھیرا کر وکھاوے

واحد معبود تھاں دا اگو جے خواہش کسے دل ہووے  
ظاہر صورت بشری محبوب میرے دی اللہ پاک فرماوے  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝  
ظاہر صورت دیکھن نوں بشری باطن آکھاں نوری  
شریک نہ کرو اہدی بندگی اندر کرد نیک اعمال جو ہووے  
پر وحی آئی اس دے کارن نکھیڑا کر دکھاوے  
بھیجیا نور کتاب اک روشن ماندہ وچ فرماوے  
عاجز جو کوئی اس دا قائل ہووے رب اس دی کرے منظوری

## بیان حضرت زکریا علیہ السلام

كَهَيْعَصَ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا ۝  
قَالَ رَبِّ اِنِّى وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّى وَالشُّتَعْلُ الرَّاسُ شَيْبًا وَّ لَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ  
شَقِيًّا ۝ وَاِنِّى خِفْتُ الْمَوَالِىَ مِنْ وَّرَآءِى وَكَانَتِ امْرَاَتِى عَاقِرًا فَهَبْ لِى مِنْ  
لَدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِى وَيَرِثُ مِنْ اِلِىَّ يَعْقُوْبَ ۝ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ يٰزَكَرِيَّا اِنَّا  
نَبَشِّرُكَ بِغُلْمٍ اِسْمُهُ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ (سورة مریم۔ رکوع ۱۷)  
ترجمہ: یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے بندہ زکریا کی جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا عرض کی  
اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا اور میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا اور  
مجھے اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے اور میری عورت بانچھ ہے تو تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھالے وہ  
میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اے پسندیدہ کر۔ اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک  
لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا۔

یہ ہے ذکر جو رحمت اپنی رب زکریا اتے فرمائی  
سر وچ رہتا چٹے آگے ہڈی وی ہوئی کمزور اے  
وہ اک بچوا مجھ کو مولیٰ پر عورت میری وی بانچھ اے  
وارث اولاد یعقوب دا ہووے اپنی پسند فرما  
اے بندے نے اندر کھاتے رب کول عرض سناں  
عرض کدیں توں موڑی تائیں پر آج سوال اک ہو اے  
قرابت والوں کا ڈر ہے مجھ کو نہ آئے دین کو آنج اے  
فرمایا رب جبرائیل دے تائیں خوشخبری جان

اک بچہ رب عنایت کر سی سحیحی نام رکھا ویں پر اس توں پہلے دُنیا اندر ہوو نہ سحیحی پاویں  
 يَنْزَكِرِيَا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلْمٍ اِسْمُهُ يَحْيٰى ۝ اے زکریا ہم تجھے خوشخبری سناتے ہیں اک لڑکے کی جسکا نام سحیحی ہے  
 ربا بڈھی ٹھیری عورت میری نالے بانچھ نمائی میں ویں وچ بڑھاپے مولیٰ ہڈیاں دے وچ پانی  
 کیکر بچوا توں بخشش مولیٰ زکریا عرض الایا وہ نشانی کوئی اس دی پاروں ایوی سوال بتایا  
 نیست توں تینوں ہست بنایا کیہہ ہن مشکل مینوں تن دن رات نہ زکریا بولیں رب فرمایا تینوں  
 تن دن پورے بول نہ سکے ہو یا رب نوں جویں منظور اے اللہ آس بچے دی لائی عاجز رب قادر کریم غفور اے  
 نو ماہ گزرے بچہ ملیا سحیحی نام رکھایا چار سال دی عمر پھر گزری سحیحی کھیلن باہر نہ آیا  
 بچپن اندر ملی نبوت جویں وچ قرآن دے آیا عاجز وہ ثبوت کوئی اتھے جویں خالق نے فرمایا

### يَحْيٰى خذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۗ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝

ترجمہ: اے سحیحی کتاب مضبوط تمام ہم نے اے بچپن ہی میں نبوت دی۔

کیوں نیں بیٹا باہر کھیلن جاندا ماں نے حکم فرمایا کھیلن کارن رب پیدا عین کیا سحیحی عرض الایا  
 جس کارن رب پیدا کیا اس اوہی کم کرانا روندا روندا ایہہ گل کہندا سحیحی بال سیانا  
 زکریا اک دن عرض سنائی وچ درگاہ الہی اک بچہ میں منگیا تیتھوں دتا بھی تہ نے آہی  
 روندا سحیحی چپ نیں کر دا کیہہ اس وچ حکمت آہی دس خداوند باری مینوں چین نیں آندا آہی  
 صالح بیٹا توں منگیا تیتھوں جیسا دل تیرے نے چاہیا نیک صالح ویسا ہی دتا اللہ حکم فرمایا  
 کیا شکر خدا دا حضرت جدوں رب تروکا لایا زکریا کیا دل ٹکانے پھر قوم نوں وعظ فرمایا  
 ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کو وعظ فرما رہے تھے چنانچہ آپ نے فرمایا جیسا کہ اللہ  
 رب العزت جنت اور دوزخ کے بارے ارشاد فرماتا ہے۔

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ تَفٰلٰہَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۗ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْهُمُ جُزْءٌ ۙ

مَقْسُوْمٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّةٍ وَعُيُوْنٌ ۝ اَدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِيْنَ ۝ (سورۃ حجر، رکوع ۳۴، ۳۵)

ترجمہ: اور دوزخ پر وعدہ ہے ان سب کا اور اس دوزخ کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کو ان میں فرقہ بٹ رہا

ہے جیسا کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اور وہ نیک اعمال والوں پر تقسیم کئے ہوئے ہیں۔

بہشت کا ایک دروازہ زیادہ ہے کیونکہ بعض لوگ اللہ کے فضل سے جاویں گے اور ان کے پاس ایک بھی نیک عمل نہ ہوگا اور باقی سات دروازوں میں سے نیک اعمال کرنے والے داخل کئے جائیں گے اور جو پرہیزگار ہوں گے ان کے گھر جنت کے باغوں میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس میں سلامتی سے خاطر جمع سے رہو۔ جب یہ حکم الہی یحییٰ نے سنا تو پھر

تکئی ہے سی اک گوشے بیٹھا وعظ نون سن کے رویا  
 روندا رہیا پہاڑاں اتے تکئی ست دن پورے  
 ست دن بعد اک جوان نے دسیا حضرت تکئی بارے  
 سارا دن اوہ روندا پھر دا چپ ذرا نہ کرا  
 پنہی ماں اس غار دے منہ تے اڈیک پتر دی لائی  
 شام ہوئی پھر بچہ ملیا ماں نے سینے لایا  
 ماں نے پچھیا بچے تائیں کیوں توں رویا گر لایا  
 دلاسر ماں نے بچے نوں دتا رونوں چپ کرایا  
 ماں نے صبر دلیری کیتی پر ہنجو نہ رہ گئے ٹھلے  
 بچہ لے ماں گھر وچ آئی رب دا شکر بجایا  
 تکئی ٹر گئے مسجد اندر گوشہ اک اپنایا  
 بہت تبلیغ زکریا کیتی نہ اسرائیل شرماون  
 پتہ لگا جدوں زکریا تائیں شجر وچ کھول بنایا  
 پتہ نہ لگا دشمن تائیں پر وقت اخیری آیا  
 دشمن آرا جا سرتے رکھیا تے رب نے حکم فرمایا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پالنے میں بولنا

فَإِشَارَتُ إِلَيْهِ ط قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي لَمَهْدٍ صَبِيًّا ۝ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ قَفْط

## اَتْنِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ (سورة مریم۔ رکوع ۲۴)

ترجمہ: اس پر مریم نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا اور کہنے لگے اس سے ہم کیسے بات کریں جو پالنے میں بچہ ہے بچے نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی کیا۔

مریم ارشاد بچے ول کیتا تے بولے اٹھ سب چیلے اس بچے نال بات کیہہ کرنی جہذا وچ بھگوزے کھیلے سن کے بات اوہناں لوکاں دی عیسیٰ حکم سنایا میں ہوں لوکو بندہ رب دا اس نبی ہے مجھے بنایا دے کتاب اس اپنی طرفوں تساں دے ول گھلایا سورة مریم قرآن دے اندر ذکر خدا فرمایا

ذَالِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ج قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وُلْدٍ أَلْسِنَةً ط إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ط هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝

ترجمہ: یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا سچی بات جس میں شک کرتے ہیں اللہ کو لائق نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اس کو جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اسے فرماتا ہے ہو جاوہ فوراً ہو جاتا ہے اور عیسیٰ نے کہا بے شک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا تو اس بندن کہتے یہ راہ سیدھی ہے۔

یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا کیوں کوئی شک کراوے نہ رب کے نون اپنے کارن بچہ آپ ٹھہراوے پاکی ہے اس اللہ دے تا میں جد کوئی کم کراوے گن کہیاں اوہدا مقصد پورا فوراً ہی ہو جاوے اللہ رب ہے عیسیٰ کہیا میرا اور تمہارا کرو بندگی تسیں اس دی لوکو ایہہ سدھا راہ اے سارا

## بیان پیدائش حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود مردود کا

کہا گیا ہے کہ ہفت اقلیم کی بادشاہی صرف چار شخصوں کو ملی جن میں دو مسلمان بادشاہ ہیں اور دو کافر ہیں۔ حضرت سلیمان اور سکندر ذوالقرنین دونوں مسلمان بادشاہ ہوئے جنہوں نے روئے زمین پر شاہی کی اور دوسرے دو جو کافر ہیں ان میں ایک کا نام نمرود بن کمان اور دوسرا بخت نصران ہوا ہے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ نمرود کے جادوگر اور منجم وغیرہ سر جھکائے بیٹھے تھے جب نمرود نے ان کو دیکھا اور پوچھا بتاؤ پریشان کیوں بیٹھے ہو تو انہوں نے کہا ایک عجیب ستارہ فلک پر ہم نے آج دیکھا جو مشرق کی طرف سے نکلا جیسا کہ پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا اس پر نمرود نے پوچھا کہ وہ ستارہ کیسا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کو تباہ کریگا۔ نمرود بڑا ظالم آدمی تھا اس نے حکم دیا کہ اب سے جو کوئی بچہ پیدا ہو اُسے مار دیا جائے اور بالغ مرد عورتوں پر آپس میں بولنے وغیرہ کی پابندی لگائی جائے۔

برادران اسلام اس موقع پر حضرت ابراہیم کے والدین کے بارے میں تو بہت کچھ کتابوں میں لکھا ہے۔ ہذبات تو کچھ ایسے ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی والدہ کے شکم میں تھے تو ماں صلابہ کو دیکھنے سے کچھ ظاہر نہ ہوتا تھا آپ کی ماں وقت وادت سے قبل شہر سے باہر ایک غار میں تشریف لے گئیں جب وہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو غار روشن ہو گیا اور آپ کی ماں خوف کفار سے رونے لگیں کہ اگر ان کو پتہ چل گیا تو وہ میرے بچے کو مار ڈالیں گے۔

پیدا ہوئے جدوں غار دے اندر ابراہیم پیارے ڈردی رووے ماں ظالماں کولوں کوئی بچہ دیکھ نہ مارے کپڑے وچ لپیٹیا بچہ تے غار دے وچ رکھایا رووے حُب بچے دی اندر جدوں گھر ذل قدم اٹھایا دتا حکم خداوند باری جبرائیل دے تائیں اٹھ جبرائیل ظلیل دے منہ وچ انگوٹھے دونوں جا پائیں ملک انگوٹھے آمنہ وچ پائے حکم دتا رب باری ہر ہر ہفتے ماں دیکھن آوے وچ حیرانی آوے صحت بچے دی اچھی خاصی پر عمل دی سمجھ نہ آوے لاڈ لاڈا وے بچے تائیں باہر غاروں جد آوے ایسے طراں ست سال گزرے بچے بول سنایا دتا ماں جی تسان نے کس نوں اپنا رب بنایا وہ بولیں تمہارا باپ جو کھانے کو مجھے دیتا ہے پھر بولے ان کا خدا کون ہے بولیں کو اکب یعنی ستارے پھر پوچھا کہ اس کا خدا کون ہے یہ سن کر ان کی ماں لاجواب ہو گئی اور چلی گئی۔ یہ باتیں اس نے اپنے شوہر کو بتائیں اور اس نے وہاں سے یہ کیا جانے یہ لڑکا نمرود کا دشمن ہے ابھی اسی فکر میں تھے کہ ایک دن حضرت ابراہیم غار سے باہر آئے تو ستاروں کو دیکھنے لگے جب وہ چھپ گئے تو کہنے لگے یہ میرا رب نہیں۔ اسی طرح باری باری سورج اور چاند کو دیکھا تو جب مارے چھپ گئے تو فرمایا میرا رب ان سب میں نہیں ہے۔ اے میری قوم! میرا رب وہ ہے جس نے زمین و آسمان بنایا میں ان سب چیزوں سے بیزار ہوں جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

نوٹ: تفسیر میں تو حضرت ابراہیم کے والد کا نام آزر بتایا گیا ہے مگر اب علماء حضرات سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے باپ کا نام طارق تھا اور آزر چچا تھا۔ مگر یہ خدا جانتا ہے اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ نبی معصوم ہوتے ہیں۔

چھوٹی عمر دے لڑکے ہے سن ابراہیم پیارے  
دیکھیا ابنائ لوکاں تائیں بتاں نوں پوجن سارے  
کوئی سی رب سورج نوں کہندا کوئی کہندا چند تارے  
دیکھ کے حال اوہناں دا سارا ابراہیم فرماوے  
نہ کوئی ہو خدا دے باہجوں سن لو بات ہماری  
زمین آسماں جس پیدا کیجا سچی بات ہماری  
تسیں سب گمراہی اندر بت پوجا جو کردے  
کہیا حضرت قریباں تائیں کیوں نہیں آکھے لگدے  
کرساں کم ایہناں بتاں والا جد کدھرے تسیں جاسو  
نہ تسیں میرے رب نوں متوں بتاں توں باز نہ آسو

وَتَا اللّٰهَ لَا كَيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ح (سورة الانبياء، ركوع ۵)

ترجمہ: قسم ہے اللہ کی میں فکر کروں گا تمہارے بتوں کی جب تم لوگ کہیں جاؤ گے۔

کچھ دیر گزری تو لوگ سال میں دو دفعہ باہر ایک کھلے میدان میں جا کر ایک جشن منایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب وہ ان کا مقرر دن آیا تو حضرت ابراہیم کو آزر نے اپنے ساتھ میلہ میں لے جانے کیلئے کہا تو آپ نے ستاروں کی طرف دیکھا اور بطور بہانہ یہ کہہ دیا کہ میں بیمار ہوں مگر آزر نے بار بار اسرار کیا اس لیے کہ شاید ہمارے ساتھ جا کر ہمارے اس کاروبار کو دیکھ کر اپنے ارادہ سے باز آجائے مگر آپ پر ان کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔

سارے لوکیں جدوں میلے ٹر گئے رب نے وقت بنایا  
ابراہیم بتاں دے کارن کلہاڑا ہتھ کرایا  
جا پنپے جدوں بت خانے اندر خوب بتاں تے داہیا  
سب نوں چکنا چور چا کیجا اک نوں آپ بچایا  
لت بانہ نہ کسے دی چھڈی کسے دا سر اڑایا  
رکھیا اس دے موہڈے اُتے جس نوں آپ بچایا  
اودھر خبر شیطان جا دتی رو رو آہیں مارے  
ٹھا کر سارے ٹوٹے ہو گئے اگو ای نظر پیا آوے  
ظالم سارے دوڑے اوتھوں اسواریاں ولے آئے  
روندے آئے پھر پیر پیادے پیریں پئے۔ گچھالے  
اکٹھے ہو صلاحاں کر دے سارے گیس لگانڈے  
ہر کوئی آ صلاح ایہہ کردا تے ایہو نشانہ بنھدا  
دیکھ بتاں نوں دونوں منڈے اوہناں دے مالے  
آخرکار اوہ مل کے سارے خلیل تے نظر نکاندے  
ساڈے بتاں نوں بریاں جانے کوئی فکر نہ اس نوں کم دا  
اگو بندہ اسماں وچ جہوا واحد خدا نوں مندا  
ابراہیم نام ہے اسدا جہوا نہیں پتھراں نوں مندا

## قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذُكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيمُ ح ط

ترجمہ: وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہم نے سنا ہے ایک جوان کو جو ان کا تذکرہ کرتا ہے اور اس کا نام ابراہیم ہے۔

جدوں ایہ خبر نمرود نوں پہنچی وچ حیرانی آیا  
لیاؤ جوان میدان دے اندر دن تاریخ بتایا  
ہر ہر جاہ منادی کیتی شور وغل مچایا  
کافی خلقت جد اکٹھی ہوئی حضرت نوں بلوایا  
پہلا سوال نمرود نے کیا نالے دھمکی دابا اس لایا  
نہسی میرا کوئی پہرہ بتاں تے ابراہیم سنایا  
سب دے سب شرمندہ ہوئے منہ بغلاں وچ پاون  
جہڑے نت پواندیں بہندے روئی شاہی کھاون  
ادھی کاراج مسلم کر دے نہ خوف خدا توں کھاون  
قطرہ اک شراب دا بے ڈگے وچ دریائے  
کدیں نہ اس جاہ مال چراواں حضرت علیٰ فرمائے

جب آہستہ آہستہ کافی لوگ چلے گئے تو پھر نامور چیلے چوہدریوں نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اے ابراہیم آپ جانتے ہیں کہ نہ تو بت بولتے ہیں اور نہ ہی سنتے دیکھتے ہیں اس کے علاوہ حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا بے شک یہ بات تمہارے سامنے ہے اور تم اس پر اقرار بھی کرتے ہو تو پھر یہ تمہارا کیا سنوار سکتے ہیں اور تم ان سے کیا فائدہ حاصل کر سکتے ہو تو پھر تم کیوں ان کی پوجا کرتے اور ان کو اللہ رب العزت کے شریک ٹھہراتے ہو۔

قوم نوں نبی مخاطب کیجائے حکم الہی سنایا  
جس نے تساں نوں پیدا کیجیا عبادت اس دی کرنا  
ایہناں بتاں نیں نفع کوئی دنیا جہڑے پتھروں خود بنائے  
سُن کے باتاں حضرت کولوں ہر کوئی صلاح بنائے  
کرو پوجا تسیں واحد خدا دی جس نے سب بنایا  
سدا غنیں رہنا اس دُنیا اندر عاجز اوڑک مرنا  
نہ ایہ کجھ دیندے سُن دے نہ کوئی بات الائے  
مارن دا منصوبہ کر دے بے مہر نمرود چالائے

کہتے ہیں کہ دوسری دفعہ نمرود نے پھر اپنے کارکنوں کو جمع کیا اور کہا کہ یہی ٹھیک ہے کہ اسے مار دیا جائے اور سزا بھی



میدان میں دی جائے تاکہ لوگ دیکھ کر سبق حاصل کریں اور آئندہ کوئی بیٹوں کے ساتھ ایسی حرکت نہ کرے۔

بڈھا اک سردار جو کافر اس نے تجویز سنائی دیو سزا اس نون وچہ میدانے ہر کوئی دیکھے بھائی ساری قوم لیاوے بالن اکٹھا اک جاہ کریئے ہر کوئی اپنا فرض بناوے محنت اسیں دیں کریئے وذا ذہیر بالن دا اا کے چوفیر دیوار بنائیے اس دے وچ پھر آگ کے ابراہیم شائیے

قَالُوا حَرِّ قُوهُ وَاَنْصُرُوْا اِلٰهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فَعٰلِيْنَ ۝

ترجمہ: ماری قوم نے بیک آواز کہا کہ اس نوجوان کو شعلہ مارتی ہوئی آگ میں جلاؤ۔

دتا نمرود نے چوفیر دیوار بناؤ کاریگر بلاؤ سارے سرواہ جلد کراؤ بارہ کوہ لمبی چوڑی سو گز اوپر اٹھاؤ سب ملکاں وچ کرو منادی بالن جمع کراؤ کوئی نہ دوست ایسا ہووے جہڑا بالن نہ لیاوے سارے مل کے کرو اکٹھا ہر کوئی حصہ پاوے بتایا کیا ہے کہ جب وہ آگ جلائی گئی تو تین میل کے فاصلے پر اڑنے والے جانور بھی آگ کی تپش سے جل کر راکھ ہو

جاتے تو پھر سارے کافر پریشان ہو گئے کہ ابراہیم کو اب کس طرح آگ میں ڈالا جائے۔

وقت مطابق ابلیس لعین تے تدبیر آن سکھائی کیوں نہیں تساں اک اچی جاہ تے اس لئی پینگ بنائی پینگ بناؤ تے وچ بٹھاؤ رتے کٹ وچ نار وگاؤ نمرود نے پڑھیا سبق شیطانی تے فوراً عمل کمایا ابراہیم شاون کارن پینگ دے وچ بٹھایا اے جبرائیل کھلا دروازے سب آسماں والے فرشتے دیکھن طرف زمیں دی حکم خدا فرماوے سب دیکھن خلیل خدا تے کویں قربانی کر دا رب دی صرف خوشنودی کارن جان تلی تے دھردا

گلاں نال تے ہر کوئی لائی پھر دا لا کے توڑ نبھاونی بڑی اوکھی

عاشق عاشق ہر کوئی کوکدا اے پر چھری گردن رکھاونی بڑی اوکھی

جدوں شمع پروانے نون نظر آوے بازی سر دی لاونی بڑی اوکھی

عاجز خلیل نے چخہ منظور کیتی عشق پریت نبھاونی بڑی اوکھی

فرش تے جھاتی ملکاں پائی تابع ہر کوئی امر دا دیکھن خلیل وچ پینگ دے بیٹھا ظالم اسنوں جلاؤ

سب فرشتے سجدے پئے گئے سب نے حمد الائی  
 اگوہ بندہ میدان دے اندر جو تیری عبادت کر دا  
 کیسی قدرت کامل تیری واہ واہ بے پرواہی  
 رہندا تیری یاد دے اندر اللہ اللہ کر دا  
 عاجز وکھ حکم ربانا رب کوں خلیل آزماندے  
 ہتھ پیر خلیل دے بنھ کے وچ پیٹنگ دے پائے  
 کریں توں فضل و کرم خدایا ظالماں مینوں کزیا  
 تیری وچ رضا میں راضی تیری حمد سناناں  
 انہوں نے قبل اس کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالیں شیطان کے کہنے پر انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لباس اتروالیا اور اسے نمرود کا لباس بھی جبراً پہنا دیا۔

چار سو رسی گوپھن نوں ہے سی تے چار سو بندہ لایا  
 سنگی ساٹھی سب یاروی چھڈ دے نہ ماپے دیندے یاری  
 سارا زور نمرود نے لایا تے پیٹنگ نہ لرزہ کھلایا  
 باجھ خدا کہرا مشکل کتے جدوں پئے مصیبت بھاری  
 پروانہ شمع تے عاجز سزمن لگانیں کیتی جان پیاری  
 نمرود لعین جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالنے سے ناکام ہوا تو پریشان بھی ہو گیا اتنے میں شیطان لعین نے آکر کہا  
 کہ جب تک چالیس مرد عورت آپس میں فعل بدنہ کریں اس وقت تک گوپھن حرکت نہ کرے گی۔ چنانچہ ان کافروں نے ایسا  
 کرنے کے بعد پھرا کٹھے ہو کر اسی طرح گوپھن کو پکڑ کر ہلایا۔

تاں پھر ظالم اکٹھے ہوئے تے زور پیٹنگ نوں لایا  
 ملک نورانی سجدے پئے گئے تے رب نے حکم فرمایا  
 چاٹر بلندی اوہناں رسے کتے تے ول اگ خلیل ستایا  
 اے نار توں ٹھنڈی ہو جا حکم قرآنوں آیا  
 قُلْنَا يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلْمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمْ الْاٰخِسْرِيْنَ  
 ترحمہ ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا سلامتی والی ہو ابراہیم علیہ السلام پر تو جن لوگوں نے ان کا برا پاپا تو ہم نے ان  
 لوگوں کو نقصان میں ڈالا۔

الحمد لله رب العالمين

اے نار توں ٹھنڈی ہو جا زیادہ سرد نہیں ہونا  
 ابراہیم خلیل اللہ دا ہتھے تخت و تہوٹا  
 ہونا بے بہشتی بنیا تے رب نے خوب ستایا  
 ہر پودا نال پھلاں دے بھریا گلدتے واند بنایا

بہشتی جوڑا خلیلؑ نے پایا اُتے تخت ذے خوب بٹھایا  
 مبارکوں دین ملک آسمانی حوراں جھرمٹ پایا  
 چشمہ ویں رب جاری کیجا تے نار گلزار بنائی  
 اُچی جاہ نمرود سی چڑھیا خلیلؑ ول جھاتی پائی  
 ظالم ہتھ متھے تے مارے کیہہ میں کارا کیجا  
 خرچہ وی سارا ضائع ہو یا کیہہ فائدہ میں پایا  
 او سے وقت خداوند باری معجزہ ہور دکھایا  
 و سیا پانی اس بدل وچوں اُگ نوں اس بھجھایا  
 ابراہیمؑ نیک ہے بندہ جس نجات نار توں پائی  
 بڑا بزرگ خدا ہے اس دا نمرود وی جب ہلائی

نمرود گھر چلا گیا اور چند دن اسی فکر میں رہا اور دل ہی دل میں یہ سوچتا رہا کہ ابراہیم علیہ السلام سچے ہیں کیوں نہ ہو کہ  
 میں اس پر اور اس کے رب پر ایمان لے آؤں، اور پھر یہ خیال کرتا کہ اگر میں مسلمان ہو گیا تو بادشاہی جاتی رہے گی اور پوری  
 قوم میرے خلاف ہو جائے گی۔ لہذا مختصر یہ کہ دنیا کے لالچ میں پڑ کر ایمان نہ لایا اور حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ میں تم کے  
 رب کیلئے قربانی کرنا چاہتا ہوں تو آپ نے فرمایا قربانی اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک تو مسلمان نہ ہوگا۔

نمرود ہامان رل اکٹھے بیٹھے تے ہامان چواتی لائی  
 اک چنگاری اُگ دی اڈ کے طرف ہامان دی آئی  
 کجھ نہ عاجز اس تھیں دے دیکھ خدا دا بھانا  
 دیکھ دی ہے سی نمرود دی بچی بالا خانے تے جا کے  
 دیواروں اندر اُگ سی بلدی رب جنت وچ بنائی  
 ابراہیمؑ بلند آوازے کردا یاد الہی  
 ابراہیمؑ نوں رب رتبہ دتا تے ہامان عذاب وچ پھسیا  
 برحق خدا ہے ابراہیمؑ بچی نے جد کہیا  
 اس توں بعد نمرود دی بچی پاس خلیلؑ دے آئی  
 لیائی ایمان میں اللہ تے حضرت نظر کرم تساں کرنا  
 آتش پرست خلیلؑ نوں کہندا پہلی توں اس ودھائی  
 پے گئی اس دی اکھ دے اندر اس نے اکھ جلائی  
 زبان درازی ہامان نے کیتی ہو بیٹھا پھر کانا  
 ابراہیمؑ تخت تے بیٹھے بہشتی جوڑا پا کے  
 چار چوہیرے چشمے جاری رونق پھلاں لائی  
 دیکھ کے ایسا منظر سوہنا لڑکی وچہ حیرانی آئی  
 اس لڑکی نمرود دے تائیں نال گلاں دے دھسیا  
 جھڑکیا اس نے بیٹی تائیں کول نہ پھر بہیا  
 حاضر ہوئی جناب دی خدمت اس نے عرض سنائی  
 کرلو داخل دین دے اندر میں کلمہ تساں دا پڑھنا

تاں پھر ابراہیم نبی۔ نے اس تے کرم کمایا نال حکم خداوند باری کلمہ خلیل پڑھایا  
 کلمہ پڑھ خلیل دا بچی ایوی بول سنایا دعوت دین میں باپ نوں دیاں جدوں گھراندر اوہ آیا  
 پینچی بچی باپ دے کولے تے اس نے بات بتائی برحق خدا خلیل دا ہے جے تاں سمجھ کیوں نہیں آئی  
 لیاؤ ایمان نئی دے رب تے لڑکی عرض سنائی کلمہ پڑھیا میں ابراہیمی ایوی بات بتائی  
 سن کے گل نمرود بچی دی وچ غصے دے آیا جھڑک دتی اس بچی تاں مارنا اس نوں پاہیا  
 تب اچانک ایک ابراہیم آیا اور اس بچی کو اٹھا کر کوہ کاف کے پاس لے گیا اور دوسرا قول یہ بھی ہے کہ ہوا اٹھا کر لے گئی اور  
 لڑکی اس وقت سے خدا کی عبادت میں مشغول ہے۔ خلق اللہ جب اس ماجرہ سے آگاہ ہوئی تو کئی لوگ حضرت ابراہیم خلیل  
 اللہ پر اور ان کے رب پر ایمان لائے۔



## سفر آخرا از دنیا فانی

پڑھ کلمہ نبی ﷺ دا یار اک دن مرنا ایں  
 کر ذکر توں دم دم نال تاں کم بنناں ایں  
 ویلا وقت اک اوہوی آؤناں نہ توں ہسنا نہ توں رونا  
 نال حکم الہی چپ کرنا ایں پڑھ کلمہ نبی ﷺ دا یار اک دن مرنا ایں  
 پڑھ کلمہ نبی ﷺ دا یار اک دن مرنا ایں  
 کر ذکر توں دم دم نال تاں کم بنناں ایں  
 غسل کفن جد تینوں دینا جلدی جلدی سب نے کہنا  
 گھر وچ رہن کسے نہیں دینا سائیاں پھڑ منجی چک ٹرنا ایں  
 پڑھ کلمہ نبی ﷺ دا یار اک دن مرنا ایں  
 کر ذکر توں دم دم نال تاں کم بنناں ایں

جناز گاہ وچ تینوں دھرنا ہر کسے جنازہ پڑھنا

چارے پاوے پھڑکے اوہناں کول قبر جا دھرنا ایں

پڑھ کلمہ نبی ﷺ دا یار اک دن مرنا ایں

کر ذکر توں دم دم نال تاں کم بنناں ایں

پہلے قبر تیاری ہونی اجازت جدوں خدا دی ہونی

سایاں دنیا ایں قبر اتار اک دن مرنا ایں

پڑھ کلمہ نبی ﷺ دا یار اک دن مرنا ایں

کر ذکر توں دم دم نال تاں کم بنناں ایں

تیرے اُتے پھر مٹی پینی جگ کہانی چند دن رہنی

کیتی رب جو پئے گی سہنی آ مکاں ویں جھب پھڑنا ایں

پڑھ کلمہ نبی ﷺ دا یار اک دن مرنا ایں

کر ذکر توں دم دم نال تاں کم بنناں ایں

سوال جواب بھی اوتھے ہونے آؤناں ایں پاک محمد ﷺ سوہنے

عاجز لگ قد میں پھر پڑھنا ایں پڑھ کلمہ نبی ﷺ دا یار اک دن مرنا ایں

## ثبوت قیامت

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ

مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُّخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ط وَنُقَرِّ فِي الْأَرْحَامِ مَا

نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لَتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ ج وَ مِنْكُمْ مَّن

يُتَوَفَّىٰ وَ مِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْدَلِ الْعُمْرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ط  
 وَتَرِ الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ  
 بَهِيجٍ ۝ ذَلِكِ بَيِّنَاتٌ لِلَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

(سورة الحج - ركوع ۱)

قَدِيرٌ ۝

ترجمہ اے لوگو اگر تم کو قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تم کو پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی سے نقشہ بنایا تا کہ ہم تمہارے لیے کچھ نشانیاں عطا فرمائیں اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے پاہیں ایک مقرر معاد تک پھر تمہیں نکالتے ہیں پھر بچہ اس لیے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی پہلے مر جاتا ہے اور کوئی تم میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے کہ جانے کے بعد کچھ نہ جانے اور زمین کو دیکھو مر جاتی ہوئی، پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا تو تازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا اگلائی یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ وہ مردے جگائے گا اور یہ کہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

اے لوگو بے کوئی روز قیامت وچ جینے دے شک جانوں پیدا لیا میں مٹی دے وچوں پھراک قطرے پانی دی بوندوں ایہ نشانیاں تہاں دے کارن ماں دے شکم ٹھہرایا بے شک مرے کوئی تہاں وچ پہلوں تے کوئی جوانی چڑھا پھر دیکھو تہاں طرف زمین دی جدوں بارش پانی دی پاواں ایہ گل کیتی اس دی پاروں کہ مردے انج جگاوے فرمائے اللہ میں دساں تہاں دساں ذرا غور دے تال پچھانوں خون دیں تہاں وچ پیدا لیجاتے نقشہ گوشت و جودوں مقرر مدت بچہ پیدا کیجا عاجز سب نوں رب سمجھایا کیہاں نوں عمر نکمی دتی گل سن کے سمجھ نہ کر دا ابھری ہوئی تہاں نوں نظر پئی آوے بارہ نق جوڑا اگلاواں ہر ہر طاقت رب نوں عاجز اللہ پاک سمجھاوے

وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا ۚ وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ۝ وَ مِنَ النَّاسِ  
 مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۝ ثَانِي عَطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ  
 سَبِيلِ اللَّهِ ط لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَ نُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَلِكِ

بِمَا قَدَّمَتْ يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

ترجمہ: اور اس لیے کہ قیامت آنے والی میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں اور کوئی آدمی وہ ہے کہ اللہ کے بارے میں یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے اس کے لیے دنیا کی رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اس کو آگ کا عذاب چکھائیں گے یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

نہیں کوئی شک قیامت اندر جو ہے آنے والی اٹھائے گا رب قبروں وچوں جو ہے جگ دا والی جے کوئی جھگڑے رب دے بارے بناں علم دلیلوں نہ نوشتہ روشن اس دا نہ رعایت ایلوں ڈنگی دھون کر پرے حق توں رب دے راہوں بھٹکائے . دنیا آخرت ذلت اس نوں دوزخ اندر جائے اگے گھلایا جو اپنے ہتھیں اس دا عذاب چکھاوے نہ رب کے مال وادھا کردا نہ رب ظلم کمائے

## اللہ کا اپنے نبی ﷺ کی مدد کرنا

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ط إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ الْقَطْعُ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُدْهِبَنَّ كَيْدَهُ مَا يَغِيظُ ۝ (سورة الحج، رکوع ۲۴)

ترجمہ: اللہ داخل کرے گا ان کو جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے جو یہ خیال کرتا کہ اللہ اپنے نبی ﷺ کی مدد نہ فرمائے گا دنیا اور آخرت میں کہ اسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رستی ہے۔ پھر اپنے آپ کو پھانسی دے پھر دیکھے کہ اس نے یہ دانوں کچھ لے گیا اس بات کو جس کی اسے جلن ہے۔

داخل کرے رب باغاں اندر جو کوئی ایمان لیائے پاس نہراں اوہ باغاں اندر جہاں صالح عمل کمائے جو پاپے سو اللہ کر دا اس وچ شک نہ کائی سوہنی شان محمدی ﷺ عاجز رب بیان فرمائی کرے خیال جو دنیا آخرت رب مدد نہ نبی ﷺ دی کرے رستی چاہیے اوہنوں گل وچ پا کے آپ پھانسی لے مرے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

## سلام بخضور پر نور سرور کونین حضرت محمد ﷺ

سلام ان پہ جو ہیں رحمت اللعالمین کوثر کے والی  
 سلام ان پہ جن کے موہڈے پہ کملی ہے کالی  
 سلام ان پہ جو ہیں اُمت کے والی  
 سلام ان پہ جن کے روضہ کی ہے سبز جالی  
 سلام تجھ پہ یا رحمت اللعالمین سلام تجھ پہ یا خاتم المرسلین  
 سلام تجھ پہ یا خاتم النبیین سلام تجھ پہ یا شافی البحرین  
 سلام تجھ پہ یا خیر الوریٰ یا مُرضیٰ یا مجتبیٰ  
 سلام تجھ پہ یا حبیب ﷺ خدا یا مصطفیٰ ﷺ  
 سلام ہو خدا کے پیارے نبی ﷺ اور رسول ﷺ  
 دست بستہ ہے عاجز کرنا قبول

## کافر کی سزا اور مسلمان کا انعام

قرآن اتارا رب روشن آئیاں اللہ حکم فرماوے  
 مسلمان یہودی تارہ پرست نصرانی  
 ہر ہر پیز ہے سانویں رب دے کیا تسانوں نظر نہ آوے  
 زمیں آسماں جن سورج درخت پہاڑ تے تارے  
 بہتیاں اتے عذاب مقرر جس نوں رب ذلیل کراوے  
 دو فریق کرن جو جھگڑا کافر جو ان وچ ہوئے  
 اس گل اندر شک نئیں کرنا جنہوں چاہے راہ دکھاوے  
 فیصلہ وچ قیامت ہوسی مشرک تار پوجاری جانی  
 اللہ پاکر، قرآن دے اندر اپنی شان بھاوے  
 ہور چوپائے تے بہتے لوکیں کردے رب نوں سجدہ سارے  
 بے شک ہر کم اللہ کر دا عزت رکھوں ہور پاوے  
 اسل کارن آگ دے کپڑے خاص تیار نے ہوئے



کئی حکم چلا کے گئے اتھے حاکم نئیں کوئی شاہ دو جہان ورگا  
 بے شمار سوہنے عاجز جگ اُتے سوہنا نئیں محبوب ﷺ رحمن ورگا  
 کالا رنگ سرکار ﷺ دی کملی دا اوہدے بلاں دا رنگ وی کاڑا ہے  
 کالے رنگ وچ لفظ قرآن سارے جال زلف سرکار ﷺ دا کاڑا ہے  
 کالا کعبے دا ہے غلاف سوہنا ہجر اسود دا رنگ وی کاڑا ہے  
 ایہ کاڑے رب پسند کیجے عاجز لہنہاں وچ نور اجاڑا ہے  
 عاشق رب رسول ﷺ دی صفت سندے کسے غیر نے گن لگاونا کیہہ  
 اندر جس دے نہ پیاس ہووے اوہنوں ضد نال جام پلاونا کیہہ  
 دانشمند نون غور ضرور ہوندی کم عقل نون ہور سمجھاونا کیہہ  
 جس نال سرکار ﷺ نہ عشق کینا عاجز اوس مراد نون پاوناں کیہہ  
 اساں رب رسول ﷺ دی صفت کرنی دشمن سڑے تے سڑا رہے بھاویں  
 نئیں کسے دا اسیں نقصان کر دے پھاہ لے کے مرے تے مرے بھاویں  
 رب دو جگ نبی ﷺ دی مدد کر سی منکر پا پھندا پھٹے چڑھے بھاویں  
 عاجز پاک محمد ﷺ دا بول کلمہ منکر جڑے تے بھاویں نہ جڑے بھاویں  
 میڈے نبی ﷺ دی صف تے مکدی نئیں پر میں گوں لہدا لفظ محال ہے  
 چہرہ پاک نورانی نبی ﷺ دا سوہنا اُتے سجدا زلفاں دا جال ہے  
 کالی پتلی وچ چشماں ڈورے پئی سجدی سہلی کمال ہے  
 سوہنی چیز نئیں جگ وچ ہور عاجز جناں سوہناں زلف دا وال ہے  
 چنے دند مبارک میڈے نبی ﷺ دے سوہنے نہ جگ دے وچ مثال ہے  
 سوہنی ناک اجیری پھدی پتلیری باکمال ہے

گورا رنگ سرخ سہانا اُتے کالی سوہنے ﷺ دے شال ے  
سوہنا ہویا نہ ہوی وچ جگ عاجز جتا سوہنا عبد اللہ دا لال ے

## حکم نماز۔ جہاد و زکوٰۃ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ  
تَفْلِحُونَ ﴿٥٠﴾ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۗ هُوَ اجْتَبَكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي  
الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۗ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۗ هُوَ سَمَّكُمُ الْمُسْلِمِينَ ۗ مِنْ قَبْلُ وَ فِي هَذَا  
لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۗ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ  
وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ ۗ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۗ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٥١﴾  
(سورۃ الحج۔ رکوع ۱۰ع)

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس امید پر تمہیں چھٹکارا ہو اور اللہ کی  
راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا اس نے تمہیں پسند کیا اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین  
ہے۔ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور قرآن میں تاکہ رسول ﷺ تمہارا نگہبان اور گواہ ہو اور تم اور لوگوں  
پر گواہی دو تو نماز پر پارکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی مضبوط تھام رکھو وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار۔  
کرو بندگی تمہیں اپنے رب دی اہل ایمانوں سارے رکھو امید چھٹکارے کارن نماز اللہ نون بھاوے  
کرو جہاد راہ خدا دے جویں کرن دا حق دستور اے نئیں کوئی تنگی دین وچ رکھی کہندا رب غفور اے  
ابراہیمی ایہ دین ہے جے جو ہے باپ تاں دا رکھیا نام ذات الہی مسلمان تاں دا  
وچ قرآن کتاب دے اندر تے جو پہلے استہ آئیاں نگہبان بنایا تاڈا گواہیاں نبی ﷺ دیاں پایاں  
تاڈی گواہی اوراں اُتے ذات خدا دی پائی رب دی رسی گھٹ کے پھڑ لو نماز زکوٰۃ فرمائی  
کیا مولیٰ تاں دا اچھا مددگار فرماوے روے جو اسدی یاد دے اندر اوہ مراد نون پاوے  
نہ جائے ول بہودہ باتاں ایوی نال سمجھاوے لیائے ایمان جو اللہ اتے اس وچ شک نہ آوے

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ  
مُعْرِضُونَ ۝ (سورة المؤمنون ، ركوع ۱)

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو یہودہ بات کی طرف رجوع نہیں کرتے۔

## بیان حسابِ حشر

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۝ فَمَنْ ثَقُلَتْ  
مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا  
أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ تَلْفَحُ وَجُوهُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ۝ أَلَمْ  
تَكُنْ أَيْتِي تَتْلَىٰ عَلَيْهِمْ فَاكُنْتُمْ بِهَا تُكذِّبُونَ ۝ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا  
وَكَانَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ۝ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ۝ قَالَ اخْسَرُوا  
فِيهَا وَلَا تَكَلِّمُونِ ۝ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا  
وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ ۝ (سورة المؤمنون ، ركوع ۶)

ترجمہ: تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے جن کی تو لیں بھاری  
ہولیں وہی مراد کو پہنچے اور جن کی تو لیں ہلکی پڑیں وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں گھائے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں  
گے ان کے منہ پر آگ لپیٹ مارے گی اور وہ اس میں چڑائے ہوئے کیاتم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتیں تھیں تو تم ان کو  
جھٹلاتے تھے کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب ہم کو دوزخ  
سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں رب فرمائے گا و کارے پڑے ہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو بے  
شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر  
رحم کرنے والا ہے۔

جس دن صور پھونکیا جا سی ٹن رشتے سارے نہ کوئی کسے دی بات سن سی ہوں عملاں مال تارے

تول جہاں دے بھارے ہون اوہ مراد نوں پاون  
منہ نوں اگ لپیٹا مارے ہمیشہ دوزخ وچ راہن  
پڑھیاں کھیاں کن آیتاں تہاں تے کیوں کن تہاں جھٹلایاں  
کرن عرض خدا دے اگے یا خداوند باری  
کڈھ رہا دوزخ وچوں ہن ئیں برائیاں کردے  
کر سی حکم خداوند باری پڑے رہو وٹکارے  
اک گروہ میرے بندیاں والا جو ایمان لیایا  
رحم فرما رہا اسان دے اُتے عاجز بول سنایا

جہاں دے ہلکے پلڑے وچ گھائے دے جاون  
سخت عذاب اوہناں تے ہوسی اللہ حکم فرمان  
آیا حکم قرآن دے اندر ئیں عاجز کولوں لایاں  
اسیں ہوئے گمراہ اس ویلے بدبختی پیش ہماری  
جے کیتا اسان پہلے وانگوں وچ ظالماں داخل کردے  
پڑے رہو اس دے اندر کرو بات نہ ساتھ ہمارے  
بخشش منگی اس اللہ کولوں اس وچ شک نہ آیا  
سب توں بہتر رحیم اسان نے مولیٰ تہ نوں پایا

## دوسروں کے گھروں میں جانے کا طریقہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى  
أَهْلِهَا ط ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا  
تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ ج وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَذْكَى لَكُمْ ط  
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝

(سورۃ نور، رکوع ۴)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں  
پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بغیر مالکوں کی اجازت کے  
ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس ہو تو واپس جاؤ یہ تمہارے لیے بہت سہرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا  
ہے۔

اپنے گھر اجازت سب نوں اللہ حکم فرماوے  
با اجازت کے گھر وچ جاؤ اول سلام بلاؤ  
جے نہ مالک گھر وچ ہووے بہتر واپس جانا  
بغیر اجازت کے گھر ئیں جانا سنوں اہل ایمان جو سارے  
جے نہ ملے اجازت تہاں نوں واپس ہی ہو جاؤ  
ہر کم تہاں دا اللہ جانے آیا حکم ربانا

## نیک اور بد کا ٹھکانہ

تَبْرَكَ الَّذِيْ اِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ جَنَّتِ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا  
 الْاَنْهَارُ وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُوْرًا ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۝ وَاعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ  
 بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغِيْظًا وَرَفِيْرًا ۝ وَاِذَا  
 اَلْقَوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقْرَّبِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا  
 وَاَحَدًا وَاَدْعُوا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ قُلْ اَذِلَّكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط  
 كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءٌ وَّ مَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاءُوْنَ خُلْدِيْنَ ط كَانَ عَلٰى رَبِّكَ  
 وَعَدًّا مَّسْئُوْلًا ۝

(سورة الفرقان ، رکوع ۲)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لیے بہت بہتر اس سے کر دے جتنیں جن کے نیچے نہریں بہیں اور  
 کرے گا تمہارے لیے بڑے بڑے محل بلکہ یہ جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے ان کے لیے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی آگ  
 جب وہ اس کو دور جگہ سے دیکھیں گے تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا اور وہ اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں  
 گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو تم فرماؤ  
 کیا یہ بھلا یا وہ ہمیشہ کیلئے باغ جس کا وعدہ ڈروالوں کو ہے وہ ان کا صلہ اور انجام ہے ان کے لیے وہاں من مانی مرادیں ہیں  
 جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے۔

جے رب چاہے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے۔  
 جنت بخشے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے۔  
 بڑے بڑے محل وی دیوے اللہ حکم فرماندے  
 آگ تیار ایساں دے کارن جو بھانبرہ خوب مچاوے  
 جہوں جکڑے ایہ نال زنجیراں کے تنگ کھاتے وچ پائے  
 اک موت نہ منگو تمہیں آج بہتیاں موتاں منگو  
 جنت بخشے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے۔  
 پر ایہہ تے جاسن دوزخ اندر جو آیتاں نوں جھٹلانڈے  
 دیکھن گے ایہ دوروں اس نوں جوش الہے مارے  
 پھر منگن ایہ اپنے تائیں موت جلدی آئے  
 کہے گا آپ خداوند باری مڈھوں مول نہ سنگو

تم فرماؤ اے محبوب ﷺ جہاں ڈر اپنا جان گے اوہ جنت اندر انجام بھلے دا پانا  
من دیاں سب مرادیں ملسن ہمیشہ جنت وچ رہسن جس دا اوہناں نوں وعدہ دتا اللہ حکم کریں  
جو رب رسول ﷺ دی کرے اطاعت جنت اندر جاوے جو کوئی اوہناں دا منکر ہووے اوہ دوزخ گھر بناوے

## قیامت کا دن اور اس دن جناب رسول ﷺ کی یاد آنا

وَيَوْمَ تَشْقَى السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ  
لِلرَّحْمَنِ ط وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ۝ وَيَوْمَ يَعْضُ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ  
يَقُولُ يَلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَوْمَئِذٍ لَّيْتَنِي لَمْ آتُخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝  
لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ط وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَدُولًا ۝

(سورة الفرقان۔ رکوع ۳)

ترجمہ: اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور اتارے جائیں گے فرشتے پوری طرح اس دن سچی بادشاہی  
رحمن کی ہے اور وہ دن کافروں پر سخت ہے اور جس دن ظالم اپنا ہاتھ چبا چبالے گا کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول ﷺ  
کے ساتھ راہ لی ہوتی ہائے خرابی کسی طرح میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا بے شک اس نے مجھے دنیا میں بہکا دیا میرے  
پاس آئی ہوئی نصیحت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے۔

پھٹ جائے گا جہوں آسمان میاں ملک اتارے جان بادشاہی سب رحمن دی ہوئی اللہ حکم فرماں  
کافراں کارن اس دن سختی ہوئی ہائے وائے کرن ظالم اپنے ہتھوں تائیں چک وڈھ وڈھ جھسن  
جے اسیں نال رسول دے رہندے اج عذاب نہ پاندے خرابی ہے اسوں دے کارن نہ دوست برے بناندے  
اس بہکایا مینوں دنیا اندر جد نصیحت آئی شیطان نہ مدد آدم دی کردا چھڈ کے ہوندا راہی  
شان نزول: عقبہ بن ابی معیط ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا حضور ﷺ کے ارشاد فرمانے پر اس نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ  
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دی مگر جب اس کے بعد ابی بن خلف کے زور ڈالنے سے مرتد ہو گیا تو حضور  
نے اسے مقتول ہونے کی خبر دی چنانچہ وہ میدان بدر میں مارا گیا یہ آیت اس کے حق میں نازل ہوئی کہ روز قیامت اسے

انتہائی درجہ کی حسرت و ندامت ہوگی اور اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا کہ میں نے فلاں کو کیوں دوست بنایا۔ لہذا بارگاہِ الہی میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت ہمیں غلامی رسول ﷺ میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نیکیوں کے ساتھ ہمارے تعلقات قائم فرمائے۔ (آمین)

## نیکیوں کا صلہ

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الدُّورَ لَا  
وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا  
صُمًّا وَعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَ  
اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَ يُلْقَوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً  
وَّ سَلَامًا ۝ خَلِيدِينَ فِيهَا ط حَسَنَتْ مُسْتَقْرَأًا وَ مُقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْْبُؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا  
دُعَاؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝ (سورة الفرقان ، ركوع ۶)

ترجمہ: اور جو توبہ کرے اور اچھے کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں اور وہ کہ جبکہ انہیں اپنے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گزرتے اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا بلکہ ان کے صبر کا اور وہاں بحرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ تمہاری کچھ قدر نہیں ہمارے رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پوجو تو تم نے جھٹلایا تو اب ہو گا وہ عذاب کہ لپیٹ لے گا۔

کرے توبہ جو گناہاں پاروں تے چنگے کم اپنائے لایا رجوع اوہ طرف خدا دی جیسا اللہ چاہے  
بیہودہ مجلس توں کرے کنارہ اپنی عزت آپ بچائے جھوٹی گواہی نہ ہرگز دیوے اللہ حکم فرمائے  
جدوں آیتاں یاد دلائیے ئیں بہرے گونگے ہو جائدے سن کے حکم خداوند باری اس تے عمل کماندے

ٹھنڈک پہنچے اہل خانہ توں رب نوں عرض سناون پرہیزگاراں دا پیشوا بناویں ایوی نال الاون  
 سب سے اونچا بالا خانہ وچ جنت انعام اوہ پاس مگرے اور سلامی ہوئی بدلہ صبر دا پاس  
 کیسی سوئی رہائش گاہ ملسی ہمیشہ اس وچ رہسن فرمایا حکم خداوند باری پھل عمل دا لیسن  
 تم فرماؤ اے محبوب ﷺ نئیں کوئی قدر تساں دی جے نہ پوجو رب خالق تائیں تے نہ متوں بات اساندی  
 تساں جھٹلائے احکام خدا دے لپیٹ عذاب دی ہوئی رحمت منگ اللہ توں عاجز تاں خلاصی ہوئی

## بیان حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام ان چار بادشاہوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اپنے زمانہ میں تمام زمین پر بادشاہی کی مگر  
 روئے زمین کی بادشاہی کے علاوہ آپ نے تمام مخلوق کی یعنی انسان جن چرند پرند وغیرہ سب آپ کے تابع تھے۔ قرآن حکیم  
 سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے اور بطشابت منا کے بطن سے تھے تو  
 آپ کا ذکر قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے یوں فرمایا:

وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ  
 دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۗ إِنَّ هَذَا لَهُوَ  
 الْفَضْلُ الْمُبِينُ ۝ وَحَشَرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُودَهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَأَطَّيْرٍ فَهَمُّ  
 يُوزَعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا آتَوَا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ إِذْ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا  
 مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُودُهُ ۗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ (سورة النمل، رکوع ۲۷)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا کیا اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں بہت سے  
 ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا اور کہا اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز میں  
 سے ہم کو عطا ہوا بے شک یہی ظاہر فضل ہے اور جمع کئے گئے سلیمان علیہ السلام کے لیے لشکر جنوں اور آدمیوں اور پرندوں سے  
 تو وہ رو کے جاتے تھے یہاں تک کہ جب چوٹیوں کے پرنا لے پر آئے ایک چوٹی بولی اے چوٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ  
 تم کو کچل نہ ڈالیں سلیمان علیہ السلام اور اس کے لشکر بے خبری میں۔



ہرگز اس وچ شک نہ کائی اللہ حکم فرمایا  
 سٹھے صلحاں رب دے لائق دوہاں نے بول سنایا  
 ہر ہر نعمت مینوں رب نے دتی سلیمان نے بات سنائی  
 بڑا فضل خدا دا مجھ تے جس نے شان ودھائی  
 سب غلامی میری کر دے حمد خدا دی کر دے  
 جتھے روکاں اوتھے زکدے ئیں حکم عدولی کر دے  
 حضرت داؤد اور سلیمان دے تائیں رب بڑا ہی علم بتایا  
 عاجز فضیلت رب نے دتی سلیمان تخت بٹھایا  
 جانوراں دی بولی سمجھاں رب نے عقل سکھائی  
 جن انسان پرندیاں وچوں فوج عطا فرمائی  
 جہڑا حکم ایٹاں نوں کرساں فوراً عمل نے کر دے  
 عاجز بے شک خادم سارے اگلی گل دی کر دے

پرندے فوج دے پڑا بنھ کے تے سلیمان تے سایہ کرا رہے سن  
 جن و انس دا لشکر وی نال سارا بڑی موج نال سفر وچ جا رہے سن  
 حضرت آپ سن تخت اسوار ہوئے وچ ہوا پرواز فرما رہے سن  
 عاجز کم دا تے کوئی پتہ ئیں شاید سیر کارن حضرت جا رہے سن  
 پینچے جدوں پرنا لے چیونٹیوں دے ملکہ چیونٹی حکم فرمانودی اے  
 اٹھو جاؤ اڑیو تسیں گھراں اندر سلیمان سرکار پئی آوندی اے  
 بے بہا جے لشکر نال اس دے کیڑی کیڑیاں نوں پئی سمجھانودی اے  
 بے خبری وچ نہ کچل دیون عاجز رعایا نوں پئی بتانودی اے  
 گل کیڑی دی سن سلیمان حضرت بڑی خوشی دے نال مسکران لگے  
 ربا وہ توفیق تیرا شکر کرساں دُعا رب دے اگے الان لگے  
 تیرے اساں تے احسان بے حد مولیٰ ہتھ دُعا دے کارن اٹھان لگے  
 دس کم ایسا تینوں پسند آواں عاجز رب نوں عرض سنان لگے  
 کر رحمت توں میرے خداوندا عرض میری قبول کرم دے نال کر دے  
 نیک ہیں جو تہ دے خاص بندے شمار اساں دا اوہناں دے نال کر دے  
 بیٹھے نیک تے نیک اعمال کریئے نیک اساں دا نامہ اعمال کر دے  
 سن عاجز غریب دی عرض ربا نیک نگاہ تے نیک خیال کر دے

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدَىٰ هُدًى لِّأُمَّكَ كَأَنَّمِنَ الْغَائِبِينَ ۝

ترجمہ: اور پرندوں کا جائزہ کیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہد ہد کو نہیں دیکھتا اور وہ واقعی حاضر نہیں۔

جائزہ کیجا سلیمان پرندیاں دا ہد ہد نظر دے وچ نہ آن لگا  
 کہیا حضرت جے نہ اج کوئی سند لایا میں اینوں سزا کران لگا  
 تھوڑی دیر گزری ہد ہد آن پہنچا وچ خدمت عرض سنان لگا  
 عاجز دیاں میں تساں نوں خبر اس دی پتہ جسدا نئیں تساں نوں اے تان لگا  
 ڈٹھی عورت میں شہر سبا اندر جھڑی اے وی حکم چلا رہی اے  
 کر دی آپ وی سورج نوں اوہ سجدہ نالے عوام دے کولوں کرا رہی اے  
 ہر چیز ہے اس دے کول حضرت جال شیطان وچ پھسی اوہ جا رہی اے  
 عاجز کیوں نہ کرے خدا نوں اوہ سجدہ راہ چھڈ کراہ نوں جا رہی اے  
 سب ظاہر باطن نوں رب جانے جو کچھ وچ زمین آسمان حضرت  
 نئیں ہور عبادت دے لائق کوئی سوائے رب اگو مہربان حضرت  
 مالک عرش عظیم دا رب سچا میری گل نوں جھوٹ نہ جان حضرت  
 سچ جھوٹ تے عاجز میں دیکھنا ایں کہیا ہد ہد نوں سلیمان حضرت  
 لے جا پیغام تے دہ اس نوں پاسے ہوکے پھر توں تکنا ایں  
 کیہہ تہ نوں اوہ جواب دیندے واپس آ کے پھر توں دنا ایں  
 جدوں عورت نوں حضرت دا خط ملیا کہیا اس لکا کیہہ رکھنا ایں  
 بیشک بھیجیا ایہ سلیمان حضرت عاجز سردار نوں پڑھ کے دنا ایں  
 لکھیا حضرت سی رب دا نام لے کے جو بڑا رحم والا مہربان ہے جی  
 نہ چاہو بلندی مجھ اتے ایہ اس دا پہلا فرمان ہے جی

حاضر ہو جاؤ آ کے وچ خدمت سلیمان نے دیتا پیغام ہے جی  
 عاجز پچھیا نار سردار تائیں کہیہ تساں دا ہن خیال ہے جی  
 کہیہ جواب پیغام دیونا ایں جلدی دتو مینوں سمجھا کے تے  
 طاقتور ہاں ایں سردار کہیا لیتے ویکھ لڑ لڑا کے تے  
 سب اختیار تہ نون ہن ملکہ بھادیں ویکھ لے توں آزما کے تے  
 عاجز ایہو مقصد سردار دا نظر آوے لیتے ویکھ مورچہ لا کے تے

بلیس نامی عورت نے کہا جب کوئی بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتا ہے تو وہ اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ لہذا میں اسے ایک

تحفہ بھیج کر جائزہ لیتی ہوں۔

دیتا ٹور بلیس نے اپنی نون سلیمان دی طرف گھلا دتا  
 سونے چاندی نہ سکے دی تھوڑ چھڈی تحفہ دے کے اس ٹرا دتا  
 عورت حضرت دی کرن آزمائش لگی لالچ دولت دا اس نے پا دتا  
 عاجز ہدہد قاصد نال آیا جوڑ دوہاں دا اس پوا دتا  
 تحفہ ویکھیا بلیس دا جدوں حضرت ذات نبی دی حکم فرمان لگی  
 عین مال و زر دی لوڑ مینوں کس لالچ وچ پا امان لگی  
 بڑا دان ہے مجھ تے رب کیجا جھڑی رحمتاں دی اتھے آن لگی  
 چک تحفے تے جا کے وہ اس نون عاجز اوہدی وی واری ہن آن لگی  
 کہیا حضرت اخلاق نون عین منی لشکر بھیجاں گا اسدے ول میں  
 چاء اسنوں بڑے نے طاقتاں دے پہلے کراں گا اسدا حل میں  
 مار کٹ کے سب تباہ کرساں شہروں باہر دیاں گا گھل میں  
 عاجز ایسی قاصد نون حضرت نے ٹور دتا اینوں لڑن دا دتساں گا ول میں

جدوں قاصد نے جا پیغام دتا بلقیس بڑی ہی ہون حیران لگی  
 عین تحفے دی حضرت پرواہ کیتی سوچ وچار کے عقل دوڑان لگی  
 ہوسی واقعی اللہ دا نبی سچا کول سردار نوں سد سمجھان لگی  
 عاجز جا کے کراں میں پتہ اسدا بلقیس وچ ایمان دے آن لگی  
 تحت اپنا بلقیس رکھا اندر تالے کئی مضبوط لگا دتے  
 سلیمان دل سفر نوں شروع کیتا نوکر نفر وی نال ٹرا دتے  
 ہور فوج وی نال ٹرا دتی نالے ادب و آداب سکھا دتے  
 اے نہسی حضرت دے کول پہنچی عاجز ہوا اخبار لیا دتے

جب بلقیس کے آنے کی خبر حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملی تو آپ نے درباریوں سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو  
 تحت بلقیس کو اس کے آنے سے قبل میرے پاس لائے۔ تو ایک بڑا خبیث جن بولا کہ اُس تحت کو میں آپ کے اجلاس ختم  
 کرنے سے پہلے لاتا ہوں اور میں طاقت رکھتا ہوں، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا میں اس سے جلد چاہتا ہوں۔ اتنے  
 میں آپ کے وزیر نے عرض کیا کہ حضرت میں ایک بل میں لاتا ہوں تو جب حضرت سلیمان نے دیکھا کہ تحت بلقیس آپ کی  
 خدمت میں حاضر ہے اور آپ نے کہا یہ میرے رب کا فضل ہے کہ مجھے آزمایا کہ میں اس کا شکر کرتا ہوں نہ کہ ناشکری۔ جو شکر  
 کرے اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا ہے۔

سلیمان نے نفراں نوں حکم دتا شکل تحت دی تساں تبدیل کر کے بلقیس دے کول رکھا ونا ایں  
 پھر اس دے اتے سوال کر کے اندازہ عقل دا اساں لگا ونا ایں  
 پتہ اساں دا اس نوں تاں لگ سی ایہ معجزہ اساں دکھا ونا ایں  
 عاجز تاں پھر دین قبول کرسی جدوں اس نوں نظر کجھ آ ونا ایں  
 بلقیس جدوں پیغمبر دے پاس آئی تحت لیا کے کول رکھا دتا  
 کیا تیرا تحت ایہدے نال دا اے سلیمان نے حکم سنا دتا؟

تحت ویکہ بڑی . حیران ہوئی کیا معجزہ نبی وکھا دتا  
 عاجز میں ہن ا بیٹھے کیہ دتاں حضرت میرا ہی مینوں وکھا دتا  
 کیہ معجزے مینوں دکھاوندے اوہ خبر تاں دی پہلے میں پا بیٹھی  
 پیغام تاں دا قاصد توں جدوں پایا وچ ایمان دے ساں میں آ بیٹھی  
 جہڑی چیز نوں پہلے پوج دی . ساں رکاوٹ بن کے سامنے آ بیٹھی  
 عاجز اوہ سن کافر لوگ سارے بلیقیں اقرار کرا بیٹھی  
 ذرا اٹھ ملکہ صحن ول لا پھیرا سلیمان نے حکم فرما دتا  
 جدوں اٹھ ملکہ گئی صحن ولے تھلے نظر نوں اس جما دتا  
 نال یقین دے پانی اوہ سمجھ بیٹھی پھر ساقاں نوں اس کھلا دتا  
 حضرت کہیا ملکہ بھل گئوں عاجز شیشے دا حوض بنا دتا  
 قَالَتْ رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

(سورۃ النمل، رکوع ۳) ترجمہ: اے میرے پروردگار تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور  
 مطیع ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ واسطے خداوند قدوس کے جو پروردگار ہے سب جہانوں کا۔

تب اس نے ساقاں نوں بند کیتا اللہ پاک دی حمد الائے ملکہ  
 میں تے اپنے آپ تے ظلم کیتے اگے رب دے عرض سنائے ملکہ  
 توں رب سچا پروردگار میرا معافی منگ گناہ بخشائے ملکہ  
 عاجز مہربان جدوں رب ہويا ایمان خدا دے اتے لیائے ملکہ

تو پھر ایمان لانے کے بعد ملکہ بلیقیں آپ کے نکاح میں آگئیں اور کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان کی تین سو بیویاں تھیں۔



## بیان قارون کے ہلاک ہونیکا

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِذَا مَفَاتِحَهُ  
لَتَوَّابِلُ الْعُصْبَةِ أُولَى الْقُوَّةِ ۚ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ۝

(سورۃ القصص۔ رکوع ۸)

ترجمہ: بے شک قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے تھا پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے ان کو اتنے خزانے دیئے جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اس سے اس کی قوم نے کہا اترا نہیں بے شک اللہ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اس گل اندر شک نہ کوئی اللہ حکم فرماوے  
بہت خزانے رب دتے اس نوں ایوی نال بتاوے  
حضرت موسیٰ قارون دے تائیں حکم خدا سنا دتا  
ئیں فساد نوں رب پسند کردا موسیٰ نے ایہ سنا دتا  
طرف توبہ دی نہ قارون آیا اس بول جواب سنا دتا  
دشمن دونا موسیٰ دا بن بیٹھا سامان دعوت دا جمع کرا دتا  
وقت مقررہ تے دعوت تیار ہوئی قاصد سب دے درگھلا دتا  
طرح طرح دے کھانے کھان بدلے ناں مکران وچ لکھا دتا  
قارون موسیٰ دی قوم دے وچوں حکم قرآنوں آوے  
دعوت دین عاجز جدوں موسیٰ دتی اس توں کئی کتراوے  
دہ زکوٰۃ خیرات کر توبہ رزق رب نے بے بہا دتا  
کر غریباں دی توں امداد نالے عاجز بھلے دا بھلا بتا دتا  
علم و ہنر نال مال میں جمع کیتا تیرے رب نے کوں لیا دتا  
عاجز قارون نے ساری قوم تائیں پیغام دعوت حکم سنا دتا  
کافی آئے کھان دے وچ لالچ جہاں رب رسول بھلا دتا  
کچھ رہ گئے موسیٰ دی لسٹ اندر عاجز جہاں نوں رب حیا دتا

اک عورت دے نال قارون نے گل گنڈی حضرت موسیٰ تے تہمت لگا دئیے  
مال زیور میں تہ نوں خوب دیاں دونویں جھوٹ دا سچ بنا دئیے  
اساں دوہاں دے کول ایہ گل روے اپنے آپ دے وچ چھپا دئیے  
قلم عاجز اوہ لفظ ئیں لکھ سکدا دانشمند نوں گل سمجھا دئیے

حضرت موسیٰ اک دن قوم تائیں وعظ نصیحت خوب فرما رہے سن  
 زکوٰۃ زنا دے بارے سن گل کر دے خطاب قوم نوں موسیٰ فرما رہے سن  
 اپنا حق سن نھی ادا کر دے نہ اوہ کسے دا کجھ گوا رہے سن  
 اودھر قارون تے عورت اوہ بیٹھ دونویں عاجز جھوٹے پلا پکا رہے سن  
 عورت پڑھ قارون دے سبق سارے واویلا وچ محفل آ کرن لگی  
 جدوں بولن لئی اس زبان کھولی گلاں حق دیاں سھے اوہ کرن لگی  
 بندہ نیک پاک موسیٰ نبی رب دا اے آکھے لگ قارون ساں مرن لگی  
 موسیٰ پاک تے قارون پلید ہے جے عاجز گل میں حق دی کرن لگی  
 گل سن کے موسیٰ حیران ہوئے سماں غشی دا حضرت تے آن ہويا  
 حضرت جبرائیل خدا دے حکم سیتی حاضر خدمت وچ جلدی آن ہويا  
 حضرت موسیٰ نوں اٹھا لیا وچ گودی کہیا اللہ دا ایہ فرمان ہويا  
 زمیں موسیٰ دے کیتی میں وچ تابع عاجز موسیٰ نوں فوراً ایہ دھان ہويا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ط وَكَانَ

عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ط يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ط

(سورة الاحزاب، رکوع ۹۴)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہومت جاؤ مانند ان لوگوں کے جنہوں نے ایذا دی حضرت موسیٰ کو پس پاک کیا اللہ نے  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز سے جو وہ کہتے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا آبرو والا تھا اے ایمان والو اللہ سے  
 ڈرتے رہو اور ہمیشہ بات سیدھی کہا کرو۔

جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام علیحدگی میں نہایا کرتے تھے اور منکر لوگ یہ طعنہ دیتے کہ آپ کو برص وغیرہ کی کوئی  
 بیماری ہے حالانکہ کوئی بیماری وغیرہ نہ تھی۔ ایک دن آپ نے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے اور خود علیحدہ نہانے لگے تو پتھر کپڑے  
 لے کر بھاگا آپ اس کے پیچھے لینے گئے تو پھر انہوں نے (یعنی بنی اسرائیل) آپ کا جسم اطہر دیکھ لیا کہ جسم پر کوئی داغ یا

عیب وغیرہ نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ قارون نے بہت ہی بہترین محل تیار کیا تھا جس کی اونچائی ۸۰ گز تھی اور اس پر کنگرے بنائے ہوئے تھے۔ تو ایک دن وہ اسے دیکھنے کے لیے تیار ہوا جب باہر نکلا تو راستے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے اور انہوں نے کہا:

حضرت موسیٰ نے کہا قارون تائیں کیوں جھوٹا جھوٹ توں بولنا ایں  
 میں تے بن کے تڈ ول نبی آیا بے ایماناں افترے بولنا ایں  
 رہ ڈر کے ذات خدا کولوں لا تہمت کفر کیوں تولنا ایں  
 دتا قارون بول جواب عاجز نیں منناں موسیٰ جو توں بولنا ایں  
 عورت قارون لعین دی نال بیسی نوکر نفر وی ہے سن نال سارے  
 اہل خانہ سارا نال اس دے ہور ہے سن جو اس دے یار سارے  
 لشکر فوج وغیرہ وی نال اس دے ہور جنگ دے جو ہتھیار سارے  
 عاجز ڈر کے رہیے رب کولوں ویلا نزع دا وچ ایمان آوے  
 پھر موسیٰ نے حکم خدا سیتی عصا زمین دے اتے وگا دتا  
 اے زمین قارون دبا اندر حضرت موسیٰ نے حکم سنا دتا  
 جاوے تخت سمیت لے سنگیاں نوں زمین نوں حکم فرما دتا  
 گل کر دیاں عاجز دیر لگدی فوراً زمین نے عمل کما دتا  
 جوڑے ہتھ قارون تے کرے تڑلے ایسی بات نہ جب تے لاں گامیں  
 نالے سنگیاں ساتھیاں ساریاں نوں خود آپ جا سمجھاں گامیں  
 کہا موسیٰ زمین نوں چھک تھلے ایہ روز دی کنگ مکان دا میں  
 خبر ہور وی ملی کتاب وچوں عاجز موقع تے اہوی بتاں گامیں  
 قارون موہڈیاں تک جدوں گڈھ ہویا پھر بول لعین سنان لگا  
 دولت میری دا کر کے خود لالچ آج موسیٰ میںوں مکان لگا



مال و زر خدا دے حکم سیتی موسیٰ کول لیا دکھان لگا  
عاجز پھر خدا دا حکم ہو یا سنے دولت زمین وچ جان لگا

قارون نہ صرف اپنا مال و دولت ساتھ لے کر مرا بلکہ گھر اور مکانات وغیرہ بھی زمین میں غرق ہوئے۔

آوے وقت نزع دا جدوں ربا رحمت تہ دی اساں دے نال ہووے  
سوہنی صورت محمد ﷺ دی نظر آوے کلمہ سوہنے دا ورد زبان ہووے  
ہووے مشکل غریب دی حل مولیٰ اُتے لباں دے کوثری جام ہووے  
ہووے پاک وجود باوضو عاجز بھاویں صبح ہووے بھاویں شام ہووے

برادرانِ اسلام! بنی اسرائیل کے وہ لوگ جو قارون کے دھنسائے جانے سے پہلے اُسے دیکھتے اور یہ آرزو کرتے کہ کہیں

ہم کو بھی ایسا مرتبہ ملے جیسے قارون کو ملا ہے تو جب انہوں نے وہ وقت دیکھا جو اس پر اس کی تباہ و بربادی کا آیا تو پھر کہا کہ اللہ  
نے ہم پر بڑا احسان کیا اگر نہ کرتا تو ہم کو بھی قارون کی طرح دھنسا دیا جاتا جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيَكَانُ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ  
يُشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْ لَا أَنْ مِّنَ اللَّهِ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بَنَاتٌ وَيَكَانَهُ لَا يُفْلِحُ  
الْكَافِرُونَ ۝

(سورۃ القصص، رکوع ۸)

ترجمہ: اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح کہنے لگے عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے جسے چاہے اپنے  
بندوں میں جس کیلئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے اگر ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا اے عجب کافروں کا بھلا نہیں۔

## مسلمانوں کی آزمائش کیلئے حکم الہی

الْم ۝ أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا  
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلْيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِينَ ۝ أَمْ حَسِبَ

الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ط سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ

اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ط وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (سورة العنكبوت، ركوع ۱)

ترجمہ: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی اور بے شک ہم نے ان کے اگلوں کو جانچا تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا اور یہ سمجھے ہوئے ہیں جو برے کام کرتے ہیں کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے کیا ہم برا حکم لگاتے ہیں جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو تو بے شک اللہ کی معاد ضرور آتی ہے اور وہی منتا جانتا ہے۔

کیا ایہ لوگ فخر نے کر دے اس وچ چھوڑے جائے  
ایسا نہیں آزمائش کرساں جویں اگلیاں نوں آزما  
کیہ سمجھن ایسے لوکیں جو برے کم کریندے  
رکھن امید جو ملنے کارن اللہ پاک دے تائیں  
جے کوئی راہ خدا دے چلے بھلا اپنا ہی اوہ کردا  
لیائے ایمان جو اللہ اُتے عمل وی نیک کماون  
افضل عمل جو ہوسی جہاں دا افضل ہی پھل پاون  
پر جے اوہ کہن تساندے تائیں کوئی ہو خدا اپناؤ  
کاروبار میں تسان دے ویکھاں طرف میری جے آنا  
صرف کہہ دیئے اسیں ایمان لیائے اس نال جان چھڑائیے  
سچ جھوٹ نتاریا جاسی حکم خدا فرمایا  
نکل جاساں گے اللہ کولوں برے خیالوں کہندے  
ہر گل اللہ سندا و بہندا معاد دور وی تائیں  
اللہ سب جہاناں والا نہیں پرواہ کردا  
کراں معاف گناہ اوہناں دے اللہ حکم فرماون  
ماں باپ دی خدمت کرنا اللہ پاک فرماون  
ہرگز کہنا تسیں نہ متوں نہ ایہ عمل کماؤ  
اہل ایمان جو نیکی کرن اوہناں نال نیکاں دے جانا

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ط وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ

عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ط إِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کر اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ مان میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتاؤں گا تمہیں جو تم کرتے تھے۔

نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے

أَتْلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ط إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ

وَالْمُنْكَرِطَ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ط وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ۝ (سورة العنكبوت، رکوع ۵)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ پڑھو وہ کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم کرو بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

بھیجی کتاب جو میں محبوب ﷺ اس نون تسانے پڑھنا بے حیائی بری باتوں روکے قائم نماز نون کرنا بڑا ذکر ہے یاد الہی حکم قرآنوں آوے اللہ جانے سب کچھ عاجز جو کوئی عمل کماوے لکھیا وچ تفسیر دے ہویا حضرت حسن فرماون نئیں نماز اوہناں دی کوئی جو بے حیائیوں باز نہ آون

## جنگ خندق

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ كُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ط وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ (سورة الاحزاب، رکوع ۲۴)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تم کو نظر نہ آئے اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔

کرو یاد احسان خدا دے اہل ایمانوں سارے جدوں لشکر آندھی مدد رب بھیجی جو نظر نہ تسانوں آوے

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے جنگ خندق کا وہ آڑا وقت یاد دلایا ہے جس میں اس نے اپنے نبی ﷺ کی مدد غیبی فوج بھیج کر کی۔ یہ جنگ ہجرت کے چوتھے پانچویں سال ماہ شوال میں لڑی گئی جس کی وضاحت کچھ اس طرح ہے جب یہودی بنی نصیر کو جلاوطن کر دیا گیا تو اس کے اکابر مکہ مکرمہ میں یہودیوں کے پاس آئے اور انہوں نے کفار مکہ کو حضور پر نور ﷺ کے خلاف ابھارا اور جنگ کرنے پر آمادہ کیا اور ان کو تسلی دی کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ چنانچہ مکہ کے کفار حضور پر نور سرور کونین ﷺ سے جنگ کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔

خبر ملی سرکار ﷺ نون کافراں دی دشمن جنگ دے متے پکا رہے نے

نئیں جنگ توں ایہ پئے باز رہندے ہور یہودی وی نال ملا رہے نے

کئی عرب قبیلوںے جوڑ کے تے لشکر بارہ ہزار بنا رہے نے  
نالے جنگ دے سب ہتھیار عاجز راشن بنھ کے نال لیا رہے نے  
آقلاہ صلی اللہ علیہ وسلم سدا صحابیاں ساریاں نوں رائے جنگ بارے طلب کرن لگے  
قصہ مختصر حضرت سلیمان فارسی عرض خندق بارے پیش کرن لگے  
میرے آقلاہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رائے پسند کیتی خندق جلد تیار سن کرن لگے  
عاجز پاک سرکا صلی اللہ علیہ وسلم توں جاں صدقے آقا پھر گینتی کم کرن لگے  
(مگر صحابیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر کے گینتی لے لی)

ابے خندق ہوئی تیار ہے سی لشکر دشمن دا ظاہر آن ہویا  
جدوں آ مدینے دے کول ڈٹھا خندق ویکھ کے بڑا حیران ہویا  
ہر کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم توں جان قربان کردا دشمن ویکھ کے پریشان ہویا  
پھر وی دشمن نہ لڑن تو باز آیا عاجز جنگ دا گرم بازار ہویا  
پندرہ یا پچیس دن جنگ رہی جاری ایہ راوی ذکر لیا دتا  
آندھی لشکر دتا بھیج مولیٰ جس دشمن نوں سبق سکھا دتا  
سب ہانڈیاں موہندیاں وج گیناں نال اٹ دے وٹا کھڑکا دتا  
کوئی خیمہ کیمپ نہ رہیا عاجز سب پٹ کے اڈا پڑا دتا

جب لشکر کفار میں آندھی آئی تو اس کی ہوا بہت زیادہ ٹھنڈی تھی اس اثناء میں حضور پر نور سردار کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کا حال  
معلوم کرنے کیلئے حذیفہ بن یمان کو تیار کرتے ہوئے اس کے چہرہ اور بدن پر دست مبارک پھیرا تا کہ آندھی کی سرد ہوا  
حذیفہ بن یمان پر اثر نہ کر سکے جب حذیفہ بن یمان لشکر کفار میں جا کر گھسے تو لشکر کفار کے سردار ابوسفیان نے لشکر میں اعلان  
کیا کہ جاسوسوں سے محتاط رہو اور اپنے دائیں بائیں دیکھ کر تلاش کرنا۔ تو اس وقت فوراً حذیفہ بن یمان نے دانائی سے کام  
لیتے ہوئے اپنے ساتھ والے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور کہا تم کون ہو اس نے اپنا نام بتایا اور یہ سن کر اردگرد والوں کو اطمینان ہو  
گیا کہ یہ جاسوس نہیں۔

باہر لشکروں ہوا نہ نمول جائے گھٹا اکھیاں دے وچ پا دتا  
 غیبی لشکر دی ہیبت ہوئی طاری نال متھے دے متھا ٹھکا دتا  
 سواری رہی نہ کسے دے کول کوئی رب سب دا ہوش بھلا دتا  
 عاجز ابوسفیان نے ڈاچی تے لت رکھی چلو چلی دا شور مچا دتا  
 جتی کپڑے دی رہی نہ ہوش کوئی کئی دو تیاں چھڈ کے جان لگے  
 نہ راشن دا کوئی خیال آیا پاٹھے ستواں دے چھڈ جان لگے  
 مجاہداں نعرہ اللہ اکبر بلند کیتا جھنڈے وچ میدان لہران لگے  
 عاجز رب نے نبی ﷺ نوں فتح دتی دشمن روندے گھراں نوں جان لگے

## نعت شریف

پیار مثل پیار دا سرکار ﷺ چاہیدا  
 آقا ﷺ دے دو غلاماں نوں دیدار چاہیدا  
 مدتاں توں خواہش اساں ایہو ہی رکھائی اے سانوں ساری عمر وچ ایہو سمجھ آئی اے  
 اللہ دے رسول ﷺ دا پیار سانوں چاہیدا  
 پیار مثل پیار دا سرکار ﷺ چاہیدا  
 آقا ﷺ دے دو غلاماں نوں دیدار چاہیدا  
 کوئی جگ وچ سوہنا حضور ﷺ نالوں ودھئیں نہ ہو یا نہ ہوسی کوئی اس وچ شک ئیں  
 کرو نظر کرم مولا ادھار نہیوں چاہیدا  
 پیار مثل پیار دا سرکار ﷺ چاہیدا  
 آقا ﷺ دے دو غلاماں نوں دیدار چاہیدا

زندگی اے فانی آقا ﷺ وساہ دم اک دم نہیں تہ دی غلامی نالوں ودھ ہور کم نہیں  
 کرو نظر کرم بیڑا پار ہونا چاہیدا  
 پیار مثل پیار دا سرکار ﷺ چاہیدا  
 آقا ﷺ دے دو غلاماں نوں دیدار چاہیدا  
 میرے چہے غلاماں دی کوئی آقا تینوں تھوڑ نہیں پر تیرے جہیا آقا کوئی جگ وچ ہور نہیں  
 مہیاں وچ نام عاجز سرکار ہونا چاہیدا

## تاکید ذکر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ هُوَ  
 الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط وَكَانَ  
 بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۖ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ۝

(سورة الاحزاب، رکوع ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح شام اس کی پاکی بولو وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اُجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

کرو یاد بہت زیادہ اہل ایمانوں سارے پاکی اللہ پاک دی بولو بھادیں صبح شام ہو جاوے  
 بھیجتا ہے درود خداوند فرشتے وی بتاوے اندھیروں کڈھتساں دے تا میں نور دی طرف لیاوے  
 مہربان رب مسلماناں اُتے حکم خود فرماوے آیا سورة احزاب دے اندر عاجز چھٹا رکوع بتلاوے  
 شان نزول: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتُهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِيِّ  
 نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز  
 مندوں کو بھی آپ ﷺ کی طفیل میں نوازتا ہے؟ تو پھر اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

## برے کی رستی دراز

وَلَوْ يُوْاْ اِخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَاۤءٍ وَّلٰكِنْ يُّوْءِ خِرٰهُمُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيْرًا ۝

(سورۃ فاطر، رکوع ۵)

ترجمہ: اور اللہ لوگوں کو ان کے کئے پر پکڑتا اور زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر معاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب ان کا وعدہ آئے گا تو بے شک اللہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں۔

نہ رہند از من تے چلنے والا جے بریاں نوں رب پھڑدا معاد مقرر تک مہلت اوہناں نوں وعدہ رب ہے کردا وعدے اُتے اوہ پکڑے جاسن حکم خدا فرماوے سب بندے اوہدی نظر دے اندر اس وجہ شک نہ آوے  
 مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صِيْحَةً وَّ اِحْدَاةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً  
 وَّ لَا اِلٰى اٰهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ  
 يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ مَّبَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۙ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ  
 الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صِيْحَةً وَّ اِحْدَاةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝  
 فَالْيَوْمَ لَا تَظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ  
 الْيَوْمَ فِى شَغْلٍ فَاكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِى ظِلٍّ عَلٰى الْاَرَآئِكِ مُتَكِيُوْنَ ۝  
 لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَا يَدْعُوْنَ ۝ سَلٰمٌ تَفْقُوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيْمٍ ۝

(سورۃ یسین، رکوع ۳۳)

ترجمہ: راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ ان کو آئے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوئے اور نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں اور پھونکا جائے گا صور جیسی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے اور کہیں گے

ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سونے سے جگا دیا یہ ہے وہ جس کا رحمن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھار جہی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے تو آج کسی جان پر ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں بدلہ ملے گا مگر اپنے کیئے کا بے شک جنت والے آج دل کے بہلاؤں میں آج چین کرتے ہیں اور ان کی بیبیاں سائیوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا۔ برادران اسلام! اس چیخ سے مراد وہ آواز ہے جو قیامت کے دن حضرت اسرافیل کے صور پھونکنے سے پیدا ہوگی اور قیامت برپا ہو جائے گی۔

خیال نہیں کر دے اس آواز دی طرف نے جو روز قیامت ہوسے نہ جان بھیج گھراں دے اندر اوتھے اوتھے مرن جدوں صور پھر پھونکیا جاسی ہر کوئی ایہ پکارے آیا وقت اوہ وعدے والا جو رب نے سی فرمایا وعدہ والی اے بات نہ ہوسی مگر تھوڑی جہی جھلکار جان کسے تے ظلم نہ ہوسی اللہ حکم فرماوے جنت والے دل بہلاؤں اس وچ شک نہ کائی ہر ہر میوہ ملسی اوہناں نوں جو دل اوہناں دا چاہوے علیحدہ کرسی رب مجرماں تائیں رب نے حکم فرمایا نہ پوجو شیطان دے تائیں ایہ دشمن کھلا بتایا کانی خلقت تسان دے وچوں شیطان ہے بہکائی بدلہ اپنے کفر دا پاسو مہراں منہ تے کرساں جے نہیں چاہندا اندھیاں کردا بھیج بھیج راہ ول جانڈے اگے پچھے جا نہ سکدے حکم خدا فرمایا ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾

اتو پودا تخم ویں اتو اتو نیں پتے شاخاں بعضے دانے پھل وچ ایسے پانی منہ بھر آوے بعضیاں وچوں خوشبو نسلی دوروں چکاں مارن فرق جو پیندا پھل دے اندر لکھاں کوہاں کافاں بعضے اوہناں وچ ایسے ہوندے اکھ وی مول نہ کھاوے بعضے داغی اندر کیڑے بو وی گندی مارن



آقا ﷺ مکیوں کر کے جدوں ہجرت وچ شہر مدینے دے آن گئے  
 آگئے شہر وچوں سارے باہر لوکیں رستہ نبی ﷺ دا آسکان گئے  
 نعتاں پڑھن سرکار ﷺ دی خوشی اندر جوڑے چم چم سیس نوان گئے  
 عاجز ہر کوئی آن کے عرض کردا جدوں قدم مدینے وچ پان گئے

## نعت شریف

ڈاچی والیا ﷺ موڑ مہار سوہنیاں ﷺ  
 آؤ اساں ول تیرا گھر باہر سوہنیاں ﷺ  
 دل وچ آساں آقا ﷺ ایہہ رکھائیاں نے راہ وچ تیرے اساں اکھیاں وچھائیاں نے  
 کرو نظر کرم اک وار سوہنیاں ﷺ  
 ڈاچی والیا ﷺ موڑ مہار سوہنیاں ﷺ  
 آؤ اساں ول تیرا گھر باہر سوہنیاں ﷺ  
 تینوں سہرا رسالت سجدا تاج لولاکی اے دتا رتبہ خدا نے چھڈی کسرنہ باقی اے  
 حامی اساں دا توں سوہنا لبچال سوہنیاں ﷺ  
 ڈاچی والیا ﷺ موڑ مہار سوہنیاں ﷺ  
 آؤ اساں ول تیرا گھر باہر سوہنیاں ﷺ  
 موہڈے اتے کملی کالی پئی پھبھدی کمال اے ہر کوئی درود پڑھدا نالے کلے دی پکار اے  
 چمکے متھے اُتے زلفاں دا جال سوہنیاں ﷺ  
 ڈاچی والیا ﷺ موڑ مہار سوہنیاں ﷺ  
 آؤ اساں ول تیرا گھر باہر سوہنیاں ﷺ  
 میڈے نبی ﷺ دی ڈاچی گل ڈھولنا آقا ﷺ معاف کریں وافر بولنا

کرو نظرِ کرم بیڑا پار سوہنیاں ﷺ  
 ڈاچی والیا ﷺ موڑ مہار سوہنیاں ﷺ  
 آؤ اسماں ول تیرا گھر باہر سوہنیاں ﷺ  
 میڈے نبی ﷺ تے سماں انوار ہے صدیق اکبرؓ وی نال غار یار ہے  
 دے دو عاجز نوں دید لہجہاں سوہنیاں ﷺ

اگو رب واحد پاک ذات اس دی نہ ہی رب کوئی کسے دا ہور اے  
 صدقہ نبی ﷺ دے جوڑے دا ملے سب نوں سب دی ہتھ قادر دے ڈور اے  
 مدنی میڈا سارے جگ توں سوہنا نہ مثل کوئی اس دی ہور اے  
 عاجز ہویا نہ ہوسی کوئی جگ وچ ایسا بنایا رب نہ ایسا کوئی ہور اے  
 حاجی لوک مکے نوں جانڈے شالا خیریں رب پہنچاوے  
 عرض لکھاں رسول ﷺ دی وچ خدمت جے کوئی جا دربار پہنچاوے  
 سلام صلوة میڈے نبی ﷺ تے لکھاں اول خدمت جا سناوے  
 عاجز چت اڈیک وچ لایا کدوں مدنی ﷺ کول بلاوے  
 عرب شریف توں میں صدقے جاواں جتھے راہندی میری سرکار ﷺ ہے  
 رکھیں بل بل اوہدی یاد اندر میں کوں اسدے نال بہار ہے  
 دیویں بخش توں میرے خداوندا نبی ﷺ پاک دا پاک پیار ہے  
 مکہ شہر مدینہ دکھا سائیاں دلِ عاجز دی ایہو پکار ہے

شیطان کا آسمان پر جانا بند ہے

إِنَّا زَيْنَا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِزَيْنَةٍ ۚ الْكَوَاكِبِ ۚ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَا

يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلَىٰ وَيُقَدِّفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا ۝ لَهُمْ عَذَابٌ  
 وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاتَّبَعَهُ ۝ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ (سورة الصّفت، ركوع ۱)  
 ترجمہ: بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو تاروں سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش سے۔ عالم بالا کی طرف  
 کان نہیں لگا سکتے اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے انہیں بھکانے کو اور ان کیلئے ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار  
 اچک لے چلا تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگا۔

اس گل اندر شک نہ کوئی اللہ حکم فرمایا تھلے والے آسمان نوں میں نے تاریاں نال سجایا  
 ویکھیا جائے شیطان دے وئے کوئی طرف عالم بالا نہ آئے مار کٹائی ہر طرفوں ہووے جے کوئی آکے کن لگائے  
 اک ادھی وار جے کوئی اس طرف آ جاوے روشن انگارا کچھے لگے اس نوں چا دوڑاوے

## انعاماتِ انبیاء

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ۝  
 فِي جَنَّتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لِّبُضَاآءٍ  
 لَّدٰىهِ لِّلشَّرْبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ ۝ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ۝ وَعِنْدَهُمْ قَصْرٰتُ  
 الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاآءُ لُوْنًا ۝  
 (سورة الصّفت، ركوع ۲)

ترجمہ: مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ان کے لیے وہ روزی ہے جو ہمارے علم میں ہیں میوے اور ان کی عزت  
 ہوگی چین کے باغوں میں اور تختوں پر ہوں گے آمنے سامنے ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہشتی شراب کے جام کا سفید رنگ  
 پینے والوں کے لیے لذت نہ اس میں خمار ہے یعنی (عقل کو تبدیل نہیں کرتی) اور نہ اس سے ان کا سر پھرے اور ان کے پاس  
 ہیں جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی بڑی آنکھوں والی گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے ان  
 میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ نہ کیا پوچھتے ہوئے۔

جن لئے جو رب نے نیک بندے اللہ اوہناں بارے فرماندا  
 سکھ دے باغ اوہناں لئی ہوسن عزت رب فرما سی  
 چٹا رنگ شراب دا ہوسی پیتیاں لطف زیادہ  
 نہ ہی عاجز سر چکراوے حکم قرآنوں آیا  
 انڈے وانگ پوشیدہ ہوسن اکھ جہاں دی موٹی  
 اکھ اٹھا نہ کسے ول دیکھن بعض اپنے اوہ شوہراں  
 روزی اوہناں دی میرے علم دے اندر میوے ہے بتاندا  
 شراب دے دورے سامنے ہوسن اُتے تختاں خوب بٹھاسی  
 نہ خمار کوئی اس وچ ہوسی ہے اللہ دا آوازہ  
 ہور انعام ویں نیکاں کارن اللہ پاک فرمایا  
 سوچن دی کوئی بات نہ لوکو دوجی نہ ہوسی چھوٹی  
 آسے پاسے مول نہ دیکھن عاجز نہ تگن ول ہوراں

### واقعہ حضرت ایوب علیہ السلام

وَإِذْ كُرِعْنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝  
 أَرْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ  
 رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَى لِرَأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ (سورة ص، رکوع ۴)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوبؑ کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور  
 ایذا لگادی ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مارو یہ ہے ٹھنڈا پینے اور نہانے کو اور ہم نے اسے اس کے گھروالے اور اس کے برابر  
 عطا فرمادیئے۔

کرو یاد محبوباً بندے ایوبؑ میرے نون اللہ حکم فرمایا  
 میں کیتا حکم ایوبؑ دے تائیں پیر زمین تے مارو  
 گھر بار آباد پھر کیتا اللہ حکم فرمایا  
 لایا روگ شیطان نے مینوں حضرت ایوبؑ الایا  
 ٹھنڈے چشمے دا پانی پیو اس دے وچ نہاوو  
 صحت یابی ایوبؑ نون دتی عاجز اُس پھل صبر دا پایا

برادران اسلام! حضرت ایوب علیہ السلام کے مصیبت میں مبتلا ہونے کی اور بھی روایات ملتی ہیں مگر جس چیز کا ثبوت  
 قرآن کریم سے مل جائے اس کے لیے تو پھر کسی اور روایت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ جیسا کہ آپ کی اس دُعا سے ظاہر ہوتا  
 ہے کہ ایوبؑ کے اس طرح پکارنے پر اللہ مہربان نے ان کو شفا عطا فرمادی۔ تو پھر یہی بات یقین میں آتی ہے واقعی شیطان  
 نے حضرت ایوبؑ کا حسد کیا جو کہ وہ اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس نے بارگاہِ الہی میں سوال کیا کہ اے اللہ ایوبؑ جو تیری

عبادت کرتا ہے وہ تیرے سے مال و دولت آل و اولاد اور خوشحالی دینے کی بنا پر کرتا ہے تو اللہ نے فرمایا وہ میرا خاص بندہ ہے جس وجہ سے وہ میری عبادت کرتا ہے اگر تجھے اس میں شک ہے تو دیکھ لے تو اس بنا پر آپ بیماری و مصیبت میں مبتلا ہوئے۔ لہذا عبادت کے سلسلہ میں آپ کا یہ معمول تھا کہ دن رات عبادت میں مشغول رہتے اس وقت تک کھانا خود نہ کھاتے جب تک دس مسکینوں کو پہلے کھانا کھلا نہ لیتے روزانہ اور نہ ہی کوئی نیا کپڑا پہنتے جب تک دس مسکینوں کو نئے کپڑے پہنانہ دیتے۔ آپ بڑے نیک اور صالح تھے آپ کی شادی افرایم بیوسف کی بیٹی سے ہوئی اور آپ کا وطن ملک شام تھا، آپ بڑے مشہور پیغمبروں میں سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمیس کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے اس بیماری سے پہلے آپ نبی ہی تھے اور بعد میں اللہ رب العزت نے آپ کو رسول بنایا۔

چالی ہزار بھارو، ہاتھی، اونٹ سب گھوڑے گائے بیل ایوب دے آ موت نے ٹورے  
روندے آئے چرواہے باہروں ایوب نون عرض سنائی ساڑ دتا اس مال سارے نون جو نارغیب تھیں آئی  
ملی جدائی اولاد دے پاروں راوی ذکر لیا یا چھتاں تھلے سب دب کے مرگئے اسباب وی ہٹھ دبایا  
کوئی چیز نہ رہ گئی باقی بیوی نون سمجھاون صبر کنجی کشادگی والی حضرت ایوب فرماون  
ہفتے بعد نماز دے اندر اک جسم پھپھولا پڑیا پے گئے سارے بدن تے کیڑے جدوں نال زخماں سب مڑیا  
وقت مصیبت ایوب تے آیا بیماری گھیرا پایا سارے بدن دے زخماں اُتے کیڑیاں ڈیرہ لایا  
بڑی مصیبت ایوب تے آئی پر عبادت فرق نہ پاندے راوی ذکر لیا یا عاجز پہلے تون ودھ الااندے  
چار سال اتے فرش دے گزرے ہلیا مول نہ جاوے اکھیں ویں پھر جانڈیاں رہیاں نظروی کجھ نہ آوے  
بیوی رعی رحیمہ اکو باقی سب چھڈ سکیاں صدقے ایوب تون عاجز جتے سب مصیبتاں سہیاں  
رحیمہ ایوب نون وعدہ دتا حضرت چھڈ نہ جاساں پہلی گزری نال تاں دے انشاء اللہ سب نبھاساں  
کلساں نال تاں دے حضرت جو وی سر پر آئی بی بی رحیمہ حضرت تائیں روکے عرض سنائی  
ہوسکتا ہے اگر اللہ نے چاہا آپ کی خدمت کرنا میری نجات کا سبب بن جائے۔

ست سراں وچ مصیبت گزرے راوی ذکر لیا یا اٹھارہ سال وی دتے نالے حوالہ حدیث بتایا  
محلے داراں وی تنگ چا کیتا نفرت آپ تون کردے لگدے لانے چھڈ پاسے ہوئے حضرت یاد خدا نون کردے  
دو شاگرد تے اک رحیمہ رہ گئے کول تراوے لپیٹیا آپ نون ٹاٹ دے اندر ٹر گئے پندوں چارے  
دو بے پنڈ جا ڈیرہ لایا اوہو حالت چالا حضرت کولوں نفرت کردا ہر کوئی محلے والا

حالت ویکھ پھر حضرت روئے یا خداوند باری  
تیرے دن ربا کوئی نہ دردی جو آکے درد ہٹاوے  
کر دے کرم خداوند باری تو ہی مالک میرا  
چک شاگرداں اس جاہ اتوں اگلے پنڈ رکھایا  
اتھوں چک کے باہرے ٹرگے جا کھلے میدان رکھایا  
چند دن بعد شاگرد وی آگئے اپنے گھراں ول دونویں  
شالا دکھ مصیبت نہ آئے ربا یار وی راہ وٹاندے  
انگ ساک نہ لگھدا کوئی نیڑے اکھاں سب وٹاندے  
کتھے گئے میرے لگدے لانے تے کتھے گئی سرداری  
نہ کوئی رہ گیا بیوی بچڑا نہ کچھ نظر وی آوے  
اتھے وی نئیں رہن پئے دیندے دن تیرے ہور کہڑا  
جو سلوک سی پہلیاں کیتا اوہناں ویں کر دکھایا  
اک درخت اس جاہ ہے سی جس دے پٹھ بٹھایا  
اکو تقویٰ رب دا عاجز رہ گئے میاں بیوی پھر دونویں  
دُکھے دی کوئی وات لیندا بھائی وی چھڈ جاندے  
تقویٰ عاجز جہاں رب دا رکھیا نال صبر وقت لنگھاندے

گھر وسدیاں دے انگ ساک سارے نئیں بھکے بیمار دا یار بیلی  
اوہ تے اپنے آپ وچ دُکھی ہوندا ہور دے نہ دُکھ دی مار بیلی  
اس گھل اندر کئی راز ہوندے جویں ایوٹ دے ورتی سی نال بیلی  
عاجز رب دے نال جے سُر ہووے اللہ کر دیندا بیڑا پار بیلی  
تو ہی خالق مالک رحیم کریم مولیٰ دُعا اساں دی تو منظور کر دے  
دُکھ درد مصیبتاں ساریاں نوں صدقہ نبی ﷺ دا سمجھ کے دور کر دے  
کر دے دور شیطان دے جال ربا اتے اساں دے رحمت نزول کر دے  
راہ بخش دے نیک توں بندیاں دا عرضی عاجز تے مہر ضرور کر دے  
خانے کعبے دا بخش طواف مولیٰ سانوں اکبری حج کرا ربا  
جس پتھر نوں چکیا نبی ﷺ میرے حجر اسود دا بوسہ دوا ربا  
کوئی بنا تدبیر خداوند روضہ پاک رسول ﷺ دکھا ربا  
دید عاجز نوں نبی ﷺ دی بخش مولیٰ غلام نبی ﷺ دا وہ بنا ربا

جب حضرت ایوب علیہ السلام اور بی بی رحیمہؓ اس میدان میں رہنے لگے تو بی بی رحیمہؓ ہر روز قریمی گاؤں میں جاتیں اور وہاں محنت و مشقت کر کے اپنے لیے اور اپنے خاوند حضرت ایوبؓ کے لیے کھانے پینے کو لے آیا کرتیں۔ ایک دن راستے میں چلی آرہی تھیں تو شیطان لعین ملا اور اس نے پوچھا تم کون ہو کہاں سے آتی ہو اور پریشان بھی نظر آتی ہو تو بی بی رحیمہؓ نے اسے اجنبی انسان سمجھ کر بتایا کہ میرا خاوند بیمار ہے اسے بہت تکلیف ہے آرام نہیں آتا تو پھر شیطان نے کہا کہ اگر تم سو اور شراب کا استعمال کرو تو تمہارا خاوند جلد از جلد صحت یاب ہو سکتا ہے اور یہ ایک بڑی اچھی دوا ہے مرض جاتا رہے گا۔ پس جب بی بی رحیمہؓ حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئیں تو انہوں نے کہا آج مجھے ایک آدمی نے بہت اچھی دوا بتائی ہے اس نے کہا اگر تم استعمال کرو تو فوراً مرض جاتا رہے گا اور آپ صحت مند ہو جائیں گے۔ یہ سن کر حضرت ایوب علیہ السلام نے پوچھا تو پھر بتاؤ وہ کون سی دوا ہے تو بی بی رحیمہؓ نے عرض کی یا حضرت وہ سو اور شراب کا استعمال ہے۔ یہ بات سن کر حضرت کو بڑا غصہ آیا فرمایا اے رحیمہؓ تو مجھ کو گناہگار کرنا چاہتی ہے۔ جب میں صحت پاؤں گا اپنے رب سے اور اس کے رحم و کرم سے تو میں تجھ کو ایک سو لکڑی ماروں گا اور بارگاہِ الہی میں یہ عرض کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَ اذْکُرْ عَبْدَنَا اَيُّوبَ ۙ اِذْ نَادَى رَبَّهُ ۙ اِنِّیْ مَسْنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ ۙ وَ عَذَابٍ ۙ  
 اُرْکُضُ بِرَجْلِکَ هٰذَا مُغْتَسِلٌ ۙ بَارِدٌ ۙ وَ شَرَابٌ ۙ وَ وَهَبْنَا لَهٗ ۙ اَهْلَهٗ ۙ وَ مِثْلَهُمْ مَعَهُمْ  
 رَحْمَةً ۙ مِنَّا وَ ذِکْرٰی لِاُولٰٓئِیْ الْاَلْبَابِ ۙ (سورۃ ص، رکوع ۴)

ترجمہ: اور یاد کرو ہمارے بندہ ایوبؓ کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا دی ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مارو یہ ہے ٹھنڈا چشمہ پینے اور نہانے کو ہم نے اس کے گھروالے اور اس کے سب مال عطا فرمادئے۔

کرو یاد ایوبؓ بندے میرے نون اللہ حکم فرمایا لایا روگ شیطان نے حضرت ایوبؓ الایا  
 میں کیتا حکم ایوبؓ دے تائیں پیر زمین تے مارو ٹھنڈا چشمے دا پانی پیو تے اس دے وچ نہادو  
 گھر بار آباد پھر کیتا اللہ حکم فرمایا صحت یابی ایوبؓ نون دتی اُس پھل صبر دا پایا  
 آیا جبرائیل خدا دی طرفوں آ سلام بلایا مبارک ہو تاں نون حضرت حکم خدا فرمایا  
 مارو پیر زمین دے اتے چشمہ جاری ہوسی نہادو اس وچ پانی پیو دور بیماری ہوسی  
 دے جواب سلام دا حضرت زمین تے قدم دبایا نال حکم خداوند پابی پانی باہر آیا

غسل کرایا حضرت تائیں پانی جبرائیل پیایا صحت خدا ایوب نون بخشی اللہ رحم کمایا  
 بہشتی چادر ایوب نے اوڑھی خوشبو دا حلا آیا امتحان ایوب دا پورا ہو یا رب نے روپ چڑھایا  
 جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس سے چلے گئے تو پھر حضرت ایوب علیہ السلام چلتے پھرتے قریب ہی  
 ایک پل پر جا بیٹھے ادھر رحیمہ بی بی کا کام چھوڑ کر آپ کے لیے کھانے پینے کو لے کر اس مقام پر آئیں جہاں وہ آپ کو چھوڑ کر  
 گئیں تھیں تو آپ کے وہاں نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہوئیں اور آہ وزاری کرنے لگیں۔

رحیمہ رووے اس جاہ اتے میں ہن کت ول جاواں نئیں آج دسدا تاج سرے دا کھانا کنہوں کھلاواں  
 پتہ ہوندا میں کولے بہندی چھڈ کے مول نہ جاندی جہڑی چیز میرا حضرت کھادا مینوں ویں کھا جاندی  
 پر قطرہ خون نہ دسدا اتھے شاید کسے چرایا ضعیف بیمار تے بیسی حضرت کس کارن عمل کمایا  
 ہر پاسے بی بی لہدی ہے سی عاجز وچ میدان کر لاندی ایس جدائی دا پتہ بے ہوندا چھڈ کے کدیں نہ جاندی  
 نئیں کوئی ہڈی اس دی لہدی بی بی سخن ساندی بنا تعویز ہڈی دا عاجز میں وچ گلے دے پاندی  
 واہ مولی تیری بے پرواہی سب صفتاں لائق تیرے بخش تقصیر خداوند باری پیش جو آگئی میرے  
 نہ میرا کوئی چھوٹا موٹا کس نون حال سنداواں بعض تیرے اے اللہ میرے کس نون رو دکھاواں  
 ماں باپ پاسے رہ گئے سدا نئیں توڑ نبھاندے نہ کوئی دسدا ویر پیارا نہ خاوند نظر آج آندے

تخت شاہی تے جہاں نے محل مانے وچ جنگلاں زلنا بڑا اوکھا  
 بے کد دل دے وچ نہ حُب ہووے ہنجو اکیوں ڈلنا بڑا اوکھا  
 سانویں زینب دے حسین جد سر دتا وقت بھین نون بھلنا بڑا اوکھا  
 عاجز نیزے تے امم قرآن پڑھیا واقعہ کربلا تھلنا بڑا اوکھا  
 وقت پرانا بی بی نون یاد آیا سمیں ویکھے سن جہڑے گھر باہر آے  
 نال سکھ دے رہندی سی وچ ویڑے حضرت ایوب سن جدوں سردار آے  
 گھر باہر نہ رہیا کوئی مال زیور نہ ہی رہ گئے کول بال آے  
 عاجز پیریں رحیمہ دے پئے چھالے جہڑے کدیں نہیسن گھروں باہر آے



اوہ درد وچھوڑے دا کیہہ جانن یارو عین پیش جہاں دے آیا  
 کیہہ اوہ قدر مُرشد دا جانن جہاں رُسیا عین منایا  
 کویں زینب دے دل گزری ہوسی جس سامنے ویر کوہایا  
 عاجز اس بیوہ دا کیہہ حال احوالہ جہندے سر توں اٹھ جائے سایا  
 کتھے گئے او ایوب سر تاج حضرت نبی رب دے دلبر جانیاں دے  
 ڈھیر عمر گزری دکھاں وچ میری میرے پیش پتیاں پریشانیاں دے  
 کتھے وچ اجاڑ دے چھڈ ٹریوں بخش دید توں نبی رحمانیاں دے  
 الحمد للہ رب صبر دیوے عاجز دے کیوں درد نشانیاں دے  
 واہ واہ ربا سھے کم تیرے تختوں چا زمین تے سٹیا ای  
 عین کوئی رہیا گھر تے گھاٹ میرا لوکاں پنڈوں وی چا کڈھیا ای  
 ہے سی آسرا تہ دا نبی میرا دس اس نون کتھے گھل چھڈیا ای  
 سوہنے رب دی ذات سبحان اللہ عاجز راہ جس بی بی نون دیا ای

لہدی لہدی رحیمہ بی بی پل دی طرف سی آئی بیٹھیا نبی اللہ دا ہے سی پر بات نہ سمجھ وچ آئی  
 رحیمہ روندی حضرت دیکھی حکم جناب فرمایا کیوں بی بی توں روندی پھر دی تے کیوں توں حال ونجایا  
 ایوب نامی سی خاوند میرا بیمار ضعیف بے چارہ اہوی نہیں آج دسدا مینوں نہیں جگ تے ہور سہارا  
 پتہ ہوندا جے ملنا نائیں میں کھانا لین نہ جاندی دونویں بہہ کے بھکھ کٹ لیندے نہ پیش وچھوڑا پاندی

بندے رب دے تہ نون کیہہ دساں کے ایوب لیجانیاں دیکھیا جے  
 نبی رب دا سکدا ہل نہسی کے میرے سر تاج نون دیکھیا جے  
 بٹھا گئی ساں فلاں میں رُکھ تھلے کسے چیز نون کھانیاں دیکھیا جے  
 عاجز دسو رحیمہ ماں وانگوں کوئی فرض نبھاہندا دیکھیا جے

دِنے ہے۔ ساں میں ملکہ بی بی ڈیگرے ہو فقیر گئی  
 ہن میں رہ گئی کل مکئی کھڑی ورت تقدیر گئی  
 کریں معاف خداوند باری جو مجھ توں ہو تقصیر گئی  
 جدوں پایا ایوبؑ نوں بی بی عاجز پل وچ ہو وزیر گئی

حضرت پچھیا دس توں بی بی شکل و صورت سی کیسی  
 حضرت کہیا میں اوہ بندہ فکر و غم نہ کر توں  
 سابقہ قصہ سب سنایا یقین بی بی نوں آیا  
 ایوبؑ نال رحیمہ لے کے دل بستر دے آیا  
 جس دم آپ گھر ول آئے حضرت دُعا الائی  
 مال جان عطا رب کیاتے معجزہ رب دکھایا  
 قسم اٹھا جو وعدہ کیاتے یاد حضرت نوں آیا  
 سو چھٹی رحیمہ نوں ماراں ایوبؑ نے عظم کرایا

وَخَذُ بِيَدِكَ ضِعْفًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنُطْ ط اِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ط نِعْمَ الْعَبْدُ ط  
 اِنَّهُ اَوْابٌ ۝

ترجمہ: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اسے مار دے اور قسم نہ توڑ اور بے شک ہم نے اسے صابر پایا کیا اچھا  
 بندہ بے شک وہ بہت رجوع کرنے والا ہے۔

جھاڑو پکڑا ایوبؑ نے مارا رب تدبیر بتائی ہر گل توں رب واقف بیسی نہ تکلیف پہنچائی  
 مختصر یہ کہ اللہ رب العزت نے پھر اسی طرح گھر، مال و جان، بیوی بچے اور خوشحالی عطا فرمادی مگر جو قربانی بی بی رحیمہؑ  
 صاحبہ نے حضرت ایوب علیہ السلام پر کی یعنی تمام وقت مصیبت آپ کی خدمت میں حاضر رہیں۔ ایسی مثال دُنیا بھر میں نہیں  
 ملتی اللہ رب العزت ان کو جزا عطا فرمائے۔ حضرت ایوب علیہ السلام اپنی رسالت و نبوت میں اڑھتالیس (۴۸) برس تک  
 زندہ رہے پھر انتقال ہوا (انا اللہ وانا الیہ راجعون)۔



## سینہ کا کھلنا برائے اسلام

أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ ۖ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ  
مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ ط أَوْلَيْكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا  
مَّثَانِيًّا ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ  
إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ط ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَ مَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

مِنْ هَادٍ ۝ (سورة الزمر، ركوع ۳)

ترجمہ: تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے اس جیسا ہو جائے گا جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یاد خدا کی طرف سے سخت ہو گئے وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک ہی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یاد خدا کی طرف رغبت میں یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔

خاطر دین دی کھولے رب جسدا سینہ پائے نور والے اوہ تے چلیا اے  
جس یاد خدا توں دل نوں سخت کیتا اس راہ گمراہی دا ملیا اے  
سب توں بہتر کتاب عطا کیتی بیان اول توں آخر دوہرا رب گھلیا اے  
کھڑے ہوندے جسم دے لوں کنڈے خوفِ خدا توں عاجز جو چلیا اے  
ہووے کھل تے دل وی نرم اس دا جہوا یاد خدا دل آنودا اے  
ایہو ہدایت ہے میرے رب دی طرفوں جنوں چاہے راہ دکھلاو دا اے  
نیں ہور کوئی راہ دکھا سکدا جنوں رب گمراہ کراو دا اے  
رحمت عاجز تے کریں خداوندا ہتھ ہنھ کے عرض سناو دا اے

یعنی یقین اور ہدایت پر، حدیث۔ رسول کریم ﷺ نے جب یہ آیت بیان فرمائی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سینہ کا کھلنا کیا ہوتا ہے فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اس میں وسعت ہوتی ہے۔ صحابہؓ نے کہا کہ اس کی کیا علامت ہے فرمایا دار الخلود کی طرف متوجہ ہونا اور دار الغرور یعنی (دُنیا سے) دُور رہنا اور موت کے لیے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا۔ نفس جب خمیس ہوتا ہے تو قبولِ حق سے اس کی بہت دوری ہو جاتی ہے اور ذکر اللہ کا سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے۔ جیسا کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی مومنین کے دل نرم ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی بڑھتی ہے۔ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جن لوگوں نے ذکر اللہ کو روکنا اپنا شیوا بنا لیا ہے وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں اور نماز کے بعد ذکر اللہ کرنے والوں کو بھی روکتے ہیں۔ ایصالِ ثواب کے لیے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بد عقیدہ بناتے ہیں اور ان اذکار کی محفلوں سے گھبراتے ہیں اللہ سب کو ہدایت فرمائے۔ (آمین)

## بیان روزِ قیامت

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ  
 مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ۗ وَسُبْحٰنَهُ ۗ وَتَعٰلٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ  
 فِى السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ۗ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اٰخِرٰى فَاِذَا هُمْ  
 قِيٰمٌ يَّنظُرُوْنَ ۝ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِئَءَ بِالنَّبِيِّنَ  
 وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ وَوُفِّىتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا  
 عَمِلَتْ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

(سورة الزمر، ركوع ۷)

ترجمہ: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا ان کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دیگا اور اسکی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائینگے اور ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور صور پھونکا جائے گا سب بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر صور دوبارہ پھونکا جائے گا جیسی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے

ہو جائیں گے اور زمین جگمگاٹھے گی اپنے رب کے نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیاء، اور یہ نبی اور اس کی امت کے ان پر گواہ ہونگے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھر پور دیا جائے گا اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے۔

کیتی قدر نہ اللہ دی جہاں تے حق ادا نہ کیا  
سب زمیناں سمیٹ میں لیاں آسمان لپیٹاں سارے  
ہوں سب بیہوشی اندر مگر خدا جو چاہے  
سب زمین جگمگاسی نور خدا دے پاروں  
فیصلہ حق دا لوکاں وچ ہوسی ظلم نہ کیا جاسی  
پھر ٹولے رب دوزخ ول ہکے جدوں دردوزخ دے جاسن  
دسو آج داروغہ کسی نبی نہ تاں ول آئے؟  
تاں دے اتے پڑھدے رہے اپنے رب دیاں آیتاں  
سے گا پھر دوزخ اندر جویں خدا فرمایا

پچھاں گا میں روز قیامت حکم خدا نے کیا  
پھر کہساں مشرکاں تاں ایدھر آؤ ہن سارے  
دہندیاں دہندیاں انھن سارے جدوں صور پھونکیا پھر جاوے  
کول کتاب لیا رکھی جاسی حکم خدا دے پاروں  
سارے کسب رب لوکاں دے جانے فل بدلہ سب پاسی  
ایتاں کافراں ٹولیاں اتے داروغہ سوال کر اسن  
تاں وچوں رب نے پیدا کیے تاں دے ول گھلائے  
ڈراندے رہے اس دن دی پاروں دے دے کئی روایتاں  
برا نکانا متکبراں کارن عاجز حکم قرآنوں آیا

حدیث شریف بخاری، مسلم میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دست قدرت میں لے گا پھر کہے گا میں (اللہ) ہوں بادشاہ، کہاں ہیں جبار، کہاں ملک و حکومت کے دعویدار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دوسرے دست مبارک میں لے گا اور پھر کہے گا میں (اللہ) ہوں بادشاہ، کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ط حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا  
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ط بَدَّخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدُّهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَبَوْا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ج فَنِعْمَ أَجْرُ  
الْعَمَلِينَ ۝ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَاقِقِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ط وَ  
قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝



پانی فوج کولوں جدوں ختم ہویا عرض آقا ﷺ دی خدمت سنا دتی  
مگر تھوڑا سا ہے جناب دے وچ آفتابے گل صاف دی صاف بتا دتی  
پایا ہتھ مبارک وچ آفتابے نبی ﷺ پاک دُعا الا دتی  
جیسے انگشتاں وچوں عاجز ہوئے جاری آقا ﷺ ساری فوج رجا دتی  
کیتے وضو سب نے رَج پتا کیڈی رب نے موج بنا دتی  
جدوں پہنچے مقام عرفان اندر کسے کفار دی خبر لیا دتی  
بڑا مال اسباب کفار نے جمع کینا تیاری جنگ دی اوہناں کرا دتی  
آقا ﷺ آئے سن عمرے دی غرض کارن عاجز کافراں حد مکا دتی  
آ ویکھیا جدوں حدیبیہ نوں پانی اس دے وچ نہ ہے سی کوئی  
فوج گرمی دے نال گھبران لگی خدمت وچ حضور ﷺ دی آن ہوئی  
آقا ﷺ پانی نیں ملدا پیونے نوں نال گرمی دے جان ٹڈھال ہوئی  
عاجز معجزہ ظاہر ہون لگا ذات رب دی مہربان ہوئی  
پانی کنویں دے وچہ سی بھر آیا جدوں کلی وچ سرکا ﷺ فرما دتی  
رَجے اونٹ وی پانی پی سارے نالے فوج وی سب رجا دتی  
نیں آئے سرکا ﷺ جنگ کارن عثمانؓ مکے وچ خبر لے جا دتی  
نبی ﷺ آیا اے کرن عمرہ منکراں وکھری اگ مچا دتی  
بھیجیا عروہ بن مسعود تقفی کافراں نے جہڑا طائف دا بڑا سردار ہے سی  
قریش آکھیا خبر لیاؤ تسیں دوہاں فریقاں دے وچ پیار ہے سی  
بے شک نہیں سی اوہ مسلمان بندہ پتہ لگدا اے دیانتدار ہے سی  
عاجز کم سارے اصحاباں دے دیکھ کے تے کر دا ٹھیک سوچ وچار ہے سی

واپس جا کے اس جواب دتا جو کچھ دیکھیا سچ بتانودا سی جس پانی نال نبی ﷺ سن ہتھ دھوندے ہر کوئی دوڑ اوہ پانی لیجانودا سی لب مبارک ہے نبی ﷺ سن سٹ دیندے ہر کوئی اس دی خواہش رکھانودا سی عاجز جنوں اوہ نصیب ہوندی ملدا منہ اپنے جسم نوں لانودا سی صحابی نبی ﷺ تے جان قربان کر دے گھاٹا مول نہ اوہناں نے پانونا ہے تسیں رہیا ہے جنگ توں بچ کے تے ہن اساں نے ٹرجانونا ہے پھرے دربار میں فارس مصر تے روم سارے شان محمدی ﷺ کسے نہ پانونا ہے سب اصحاب سرکا ﷺ دے قدم چمن ہے لڑیو تے نبی ﷺ جت جانونا ہے اور اُس وقت حدیبیہ کے مقام پر قربانیوں کے جانور بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

عروہ سمجھا کے مکیوں گیا واپس سنگی ساتھی وی لے گیا نال سارے آیا پھر دین اسلام اندر منکر رہ گئے بے ایمان سارے کیتے صحابی سرکا ﷺ نے بیعت یارو اپنے دست مبارک دے نال سارے عاجز اس نوں بیعت رضوان کہندے اہل بیعت مسلمان سارے خبر بیعت دی گئی جدوں وچ مکہ پریشان منکر پھر ہون لگے مسلماناں دا ایسا زعب چھایا پاسے صلح والے پھر آؤن لگے اک سال دا وقفہ رکھ کے تے مسلماناں نوں واپس پرتون لگے اہل سال عمرہ تہاں آ کرنا عاجز حضور ﷺ توں مہر لوون لگے

یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت مفید ثابت ہوئی جیسا کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ



نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيمًا ۝  
هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ ط وَ  
لِلَّهِ جُنُودُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَ كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ (سورة فتح، ركوع ۱)  
ترجمہ: بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے سب سے گناہ بخشے تمہارے انگوں اور پچھلوں  
کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے اور اللہ تمہاری زبردست مدد کرے وہی ہے جس نے ایمان  
والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ ان کو یقین پر یقین بڑھے اور اللہ ہی کے ملک ہیں تمام لشکر زمین اور آسمانوں کے اور  
اللہ علم و حکمت والا ہے۔

اس گل اندر شک نہ کائی اللہ نبی ﷺ نون حکم فرماوے  
تیرے سبب بخشاں گناہ ماوہناں دے جہڑے اگلے پچھلے نین سارے  
سھے نعمتاں تاں نون بخشاں سدی راہ دکھاوے  
عاجز اہل ایماناں نون اطمینان دتا رب مدد خوب فرماوے  
ودھے یقین ایناں لوکاں دا ایوی رب سمجھاوے  
زمین آسمان دے لشکر سارے قبضے وچ لیاوے  
اللہ علم و حکمت والا خود ایہ حکم فرماوے  
سورة فتح قرآن دے وچوں عاجز ذکر لیاوے

حضور پر نور ﷺ کی بیعت کرنا اللہ کی بیعت کرنا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانا۔

لَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝

ترجمہ: تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور رسول ﷺ کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو۔

إِنَّ الدِّينَ يُبَايِعُوكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ط يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۝

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے

فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ ۝ وَ مَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ

ترجمہ: تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد وہ جو اس نے اللہ سے کیا تھا

فَسِيْرَتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ترجمہ: تو بہت جلد اللہ سے بڑا ثواب دے گا۔

(سورۃ فتح، رکوع ۱)

اس گل اندر شک نہ کوئی اللہ حکم فرماوے  
اے لوگو تمہیں ایمان لیاؤ اتے رب رسول ﷺ  
صبح شام ایہ عمل کماؤ حکم خدا فرمایا  
کرنے بیعت محبوباً تیری اوہ بہترین کی وجہ آوے  
جس نے توڑیا اس عہد دے تا میں اوہ گھائے وجہ آوے  
حاضر و ناظر میں تمہیں دل گھلایا جو خوشی اور ڈر سناوے  
کرنا تعظیم رسول ﷺ دی نالے رب دی صفت اصول  
سورۃ فتح قرآن دے اندر رب بیعت بارے فرمایا  
اوہناں ہتھوں تے ہتھ خدا دا ثبوت قرآنوں آوے  
جلدی بڑا ثواب اوہ پاسی جو کوئی سرے نبھاوے

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

ترجمہ: بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے

فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝

ترجمہ: تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور ان کو جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ط وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

ترجمہ: اور بہت غنیمتیں جن کو پس اور اللہ عزت و حکمت والا۔

(سورۃ فتح۔ رکوع ۳)

بے شک اللہ راضی ہوا اہل ایمان اتے کیتی بیعت جہاں رکھ دے تھلے ہتھ مبارک نبی دے اتے جو کچھ اوہناں دے دلاں دے اندر رب نے اسنوں جانا اتاریا اطمینان اوہناں دے اتے فتح انعام ربانا مال غنیمت بہتا دتا جو فتح خیبر تو آیا اللہ عزت حکمت والا عاجز حکم قرآنوں آیا حدیبیہ سے واپسی پر اللہ تعالیٰ نے جو فتح کی خوشخبری سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کو دی وہ فتح خیبر کی طرف اشارہ تھا۔ اور بعض لوگ ایسے بھی تھے جو یہ کہتے کہ حدیبیہ سے واپس تو آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب پورا کیوں نہ ہو مطلب طعنہ زنی کرتے اور اللہ کے راز کو کون جانتا ہے جبکہ دوسرے سال ہی مسلمان باعزت خانہ کعبہ میں داخل ہوئے عمرہ ادا کیا جیسا کہ اللہ رب العزت قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
أَمِينًا لَا مُحَلِّقِينَ رُءْيَا وَنَسْكَكُمْ وَ مَقْصِرِينَ لَا لَا تَخَافُونَ ط فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ  
مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ  
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ط وَ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ (سورة فتح، رکوع ۴)

ترجمہ: بے شک اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خواب بے شک تم ضرور مسجد الحرام میں داخل ہو گئے اگر اللہ چاہے امن و امان سے اپنے سروں کے بال منڈاتے تراشتے بے خوف تو اس سے جانا جو تمہیں معلوم نہیں تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی وہی ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ۔

سچا خواب رب کر دکھایا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نوں آیا اس گل اندر بہتری ہے سی جو وقفہ سال دا پایا مسجد الحرام وچ داخل کیتے جویں اللہ نے چاہیا کسے نے سردے وال کٹوائے تے کسے نے سر منڈوایا نہ کوئی خوف نہ خطرہ رہیا اللہ حکم فرماوے اس توں پہلے اک ہور فتح وی اللہ کریم دلاوے ہدایت اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوں دے کے گھلایا خداوند باری سب دینوں اتے غالب کرے اللہ گواہ ہے کافی حدیبیہ میں کیونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الہی کی بشارت دی گئی اس لیے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے

ہیں۔ اس بیعت کا سبب با اسباب یہ پیش آیا کہ سید عالم حضرت محمد ﷺ نے حضرت عثمان غنیؓ کو اشراف قریش کے پاس بھیجا کہ ان کو خبر دیں سید عالم ﷺ بیت اللہ کی زیارت کے لیے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں ان کا ارادہ جنگ کا نہیں اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہیں ہیں ان کو اطمینان دلائیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ اپنے دین کو غالب کرے گا۔ لہذا قریش اس بات پر متفق ہوئے کہ حضرت محمد ﷺ اس سال تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اگر تم بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں۔ یہ سن کر حضرت عثمانؓ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں حضور پر نور ﷺ کے بغیر طواف کروں۔ ادھر مسلمانوں نے کہا کہ حضرت عثمانؓ بڑے خوش نصیب ہیں جو مکہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے بغیر طواف نہ کریں گے۔ حضرت عثمانؓ نے حسب حکم ضعیف مسلمانوں کو فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمانؓ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمانؓ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم ﷺ نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی، یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں سرہ کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنا بایاں دست مبارک اپنے داہنے دست مبارک میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کی بیعت ہے اور فرمایا کہ یارب عثمانؓ تیرے اور تیرے رسول ﷺ کے کام میں ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو نور نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمانؓ شہید نہیں ہوئے تھے تب ہی ان کی بیعت لی۔ مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خوفزدہ ہوئے اور حضرت عثمانؓ کو بھیج دیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو ناپذیر کر دیا، سال آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا۔

## فتح خیبر

خیبر کی فتح اللہ رب العزت نے حدیبیہ سے واپس آنے کے چھ ماہ بعد عطا فرمائی اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لیے مخصوص کر دیں ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ لوگ جو پیچھے رہے وہ تمہارے ساتھ غنیمتیں لینے کو جانے پر تیار ہوں گے تاکہ کلام الہی کو بدل دیں تو تم ان گنواروں کو فرماؤ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ فتح میں ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سُدْعُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ آوَلِيٍّ بِأَسِ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ

يُسَلِّمُونَ فَإِنْ تَطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ  
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

(سورۃ فتح، رکوع ۲)

ترجمہ: ان کے پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تم کو اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے تو تم کو دردناک عذاب دے گا۔

رہ گئے پیچھے گنوار جو لوکیں تھیں اوہناں نوں فرماؤ اک ہو لے جاساں جنگ دے اندر اوہناں نوں بتلاؤ  
بڑی سخت قوم اوہ ہوسی نال اوہناں دے تھیں لڑیو جے منیاں تہاں حکم اسان دا نیک اجر حاصل کریو  
جے پھر گئے تھیں پہلے وانگوں اسیں ہاں بتاندے سخت عذاب تہاں دے کارن تہاں جیسے اس وچہ جاندے  
یہ حکم تو ان لوگوں کیلئے فرمایا گیا جو حدیبیہ میں نہ ساتھ شامل رہے اور فتح خیبر پر انہوں نے غنیمتوں کی خواہش کی تو ان کو  
ایک اگلی آنے والی جنگ میں بلائے کیلئے کہا گیا اور آگے ان کے عمل نبی۔ لہذا اب جنگ خیبر کی طرف چلیں کہ وہ کس طرح  
اور کن کے ہاتھوں فتح حاصل ہوئی۔

فوجاں دونویں جدوں وچ میدان آئیاں کافر للکرے آن کے لان لگ پئے  
مسلماناں نے الم بلند کینا نعرے دین اسلام دے لان لگ پئے  
اک اک مجاہد سٹ سٹ قتل کر کے پھر آپ شہادت پان لگ پئے  
عاجز علیؑ نوں درد سر ہسی آقا ﷺ اسنوں کول بلان لگ پئے  
منگی دُعا سرکا ﷺ نے درد پاروں آرام علیؑ نوں رب غفار دتا  
علی شیر خدا تلوار پھر ہتھ کیتی نعرہ اللہ اکبر دا مار دتا  
تلوار واہی شیر خدا حضرت کئی یہودیاں نوں چیر پھاڑ دتا  
عاجز فتح اسلام نوں ہون لگی مسلماناں دا جوش ابھار دتا  
اک یہود گھوڑ اسوار آیا لافاں مار دا بڑے گمان اندر  
کوئی آوے مقابلے وچ میرے ہسی وسدا اوہدے شیطان اندر

کیتا وار علیؑ نے ڈک کے تے دتے دونویں چیر میدان اندر  
 عاجز گھوڑے دے وی دونویں ہوئے ٹوٹے لگی دیر نہ جان دے جان اندر  
 نعرہ ماریا مجاہداں ساریاں نے سب یہودیاں دا وٹ کڈھ دتا  
 وڑھ گئے بھج کے سب قلعے اندر کنڈا لا کے اندروں ڈک دتا  
 زور کرامت علیؑ دا ظاہر ہویا گیٹ قلعے دا پٹ کے سٹ دتا  
 عاجز قلعے دے وچہ بھوجال آیا جھنڈا فتح دا نبی ﷺ نے گڈھ دتا

بہت سے مردوزن قتل ہوئے اور قید بھی کئے گئے جن میں سے ایک اعلیٰ خاندان عورت حضور ﷺ کے نکاح میں آئی اس  
 مابی نے ایک خط مہری رسول مقبول ﷺ سے موقوفی خراج میں لکھوا کر اپنی قوم کو دیا۔ چنانچہ وہ خطاب تک ان کے پاس  
 وجود ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

## شانِ حضور ﷺ میں دوہڑے

خوشی غمی نہ ہوندی جنگ میلہ نفرت عشق تے نہ شعور ہوندا  
 سب انار نہ ہور کوئی پھل ہوندا مٹھا میوہ نہ کوئی کھجور ہوندا  
 کھنگ تاپ نہ پیٹ دا درد ہوندا جھورا غم نہ کوئی فتور ہوندا  
 عاجز سُنڈ کچور نہ ہور دوائی ہوندی جے نہ آؤناں حضور پر نور ﷺ ہوندا  
 چمن جنگل نہ ہوندے پہاڑ کوئی نہ ابر بارش چھ سنسار ہوندا  
 ماں باپ نہ بھین تے بھائی ہوندا بیوی بچے نہ کوئی رشتہ دار ہوندا  
 گھر بار نہ کئی محل ہوندے نہ ہی کسے دا کوئی یار ہوندا  
 کسے چیز دی نہسی لوڑ عاجز جے نہ آؤناں محمد ﷺ سردار ہوندا

لوح و قلم نہ ہوندا خورشید لوکو نہ غریب تے نہ امیر ہوندا  
چنگے مندے دی کوئی نہ ونڈ ہوندی نہ صغیر ہوندا نہ کبیر ہوندا  
ولی غوث نہ کوئی ابدال ہوندا بعض رب دے کوئی نہ پیر ہوندا  
عاجز کدے نہ رب پیار کردا جے نہ آوٹاں بدر منیر ﷺ ہوندا  
بحر و بر نہ ہوندے چن تارے نہ دن ہوندا نہ رات ہوندی  
نہ ہی قرآن قانونِ خدا ہوندا شبِ معراج نہ رات برات ہوندی  
جن و انس نہ ہوندے ملک حوراں نہ ہی ساری کائنات ہوندی  
عاجز کجھ نہ کر دا رب پیدا جے نہ پیدا محمد ﷺ دی ذات ہوندی  
حضرت آدمؑ تے ماں نہ ہوا ہوندی کسے نبی دا نہ نزول ہوندا  
نہ آدمؑ دی توبہ منظور ہوندی نہ ہوا دا معاف قصور ہوندا  
عرش و فرش نہ دو جہان ہوندا نہ ای ظاہر رب غفور ہوندا  
کہندا کوئی نہ رب نوں رب عاجز جے نہ پیدا محمد ﷺ دا نور ہوندا

کرتا رہوں ذکر تیرا اے اللہ ہر ساعت میں

گزر جائے زندگی میری محمد ﷺ کی اطاعت میں

بخش دے تو طاقت قلمِ عاجز کو کرتا ہے التجاء بندہ

لکھتا رہے نعت رسول ﷺ اور تیری ثناء خداوندا

تو ہی تو خالق کائنات ہے مالک روز جزاء کا

تو ہی نے رتبہ بلند کیا محمد ﷺ مصطفیٰ کا



## حکمِ خدا برائے احترامِ حضور پر نور ﷺ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا

لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

(سورة الحجرات، رکوع ۱) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آواز اونچی نہ کرو اس نبی ﷺ کی آواز سے اور اس کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارب نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

بے شک اہل ایمان کا رن اللہ امر فرماوے حکم رب رسول ﷺ توں ودھ کے آگے کوئی نہ جاوے سنے جانے ہر گل اللہ اس وچ شک نہ کوئی اچی آواز نہ اس نبی ﷺ نال بولو سخت نصیحت ہوئی جویں تسیں بولو آپس اندر اینج نہ بولے کوئی ورنہ عمل اکارب ہون خبر نہ ہو سے کوئی

سوہنی شان نبی ﷺ میرے دی تے میں صدقے واری جاواں  
دکھاؤ سرکا ﷺ مدینہ مینوں تے میں ہتھ بنھ عرض سناواں  
کر دو نظر کرم دی مولیٰ تے میں تڑلے تساں پاواں  
سنو فریاد عاجز دی آقا ﷺ نہ دید بناں مر جاواں

## صلح کا طریقہ کار

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۚ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا



بِالْعَدْلِ وَأَقْسَطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا  
 بَيْنَ أَخْوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ  
 قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ  
 وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۚ بِئْسَ الْإِسْمُ الْفُسُوقِ بَعْدَ  
 الْإِيمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ (سورة حجرات ، رکوع ۱۴)

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو پھر اس  
 زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرو اور عدل کرو بے  
 شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔  
 اے ایمان والو نہ مردوں سے نہیں عجب نہیں کہ وہ ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ہنسنے  
 والوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعن نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا کام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا  
 اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

دو گروہ بے لڑ دے ہوون ان وچ صلح کراؤ پھر کرے بے وادھا کوئی اس نال جنگ مچاؤ  
 حتیٰ کہ حکم خدا دا متن انصاف نال صلح کراؤ عادل پیارے رب دے بندے اس وچ شک نہ لاؤ  
 ڈرتے رہو ذات خدا توں کہ رحمت تم پر ہووے ہر کوئی ہوندا بھائی بھائی بشرط مسلم ہووے  
 نہ اڑاؤ مزاق کے دا مرد اہل ایمانوں شاید تساں توں اوہ بہتر ہووے ایوی گل پہنچانوں  
 نہ عورت کرے مزاق عورت نوں نہ کوئی طعنہ دیوے برا نام جو کے دا رکھے خود فاسق برا سدیوے  
 توبہ کرے نہ جو کوئی عاتز اللہ حکم فرماوے بے شک آیا حکم ربانا نالم اوہ. سداوے

میری لکھ توبہ میں تے ککھ بھی نیں میری توبہ کر منظور رہتا

گناہ صغیرہ کبیرہ توں دور رکھیں نہ کوئی کرپے آسیں فتور رہتا

نبی ﷺ پاک دے رہے غلام بن کے کر رحمت دا توں نزول ربا  
صدقہ نبی ﷺ دا عاجز نوں بخش دیویں اپیل اساں دی کریں منظور ربا

حضور پر نور ﷺ کی حفاظت کا ذمہ دار اللہ رب العزت ہے

قَالَ تَعَالَى: وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝

(سورة طور، ركوع ۲۴)

ترجمہ: اور اے محبوب ﷺ تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بیشک تم ہماری نگاہ داشت میں ہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو۔  
اے محبوب ﷺ من حکم ربانا اللہ امر فرماوے تیری حفاظت میں آپے کر ساں اس وچ شک نہ آوے

## بیان قیامت

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لَوْقَعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝  
فَأَصْحَبُ الْمُيمَنَةِ مَا أَصْحَبُ الْمُيمَنَةِ ۝ وَأَصْحَبُ الْمَشْأَمَةِ ۝ مَا أَصْحَبُ  
الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّبِقُونَ السَّبِقُونَ ۝ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّتِ النَّعِيمِ ۝

(سورة الواقعة، ركوع ۱)

ترجمہ: جب ہولے لگی وہ ہونے والی اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلندی دینے والی جب زمین کانپے گی تھر تھرا کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چور ہو کر تو ہو جائیں گے جیسے روزن

کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرات پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے تو داہنی طرف والے کیسے داہنی طرف والے اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے اور جو سبقت لے گئے وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں۔

جدوں قیامت برپا ہوسے کوئی انکار نہ گری  
زمیں کنبھے گی تھر تھرا کے پہاڑ چور سب ہوسن  
باریک ذرات بن بن اڈ سن اللہ حکم فرماوے  
نامہ اعمال جو بچے ہتھ پاسن جنت اندر جاسن  
کیستی ہجرت جہاں دین دی خاطر قرب حضوروں پاسن  
مقرب حضرات جد جنت جاسن اللہ حکم فرماوے  
آنسے سامنے چار چو فیرے لڑکے خادم اوہناں دے پھر سن  
کیسی شراب بہشتی لوکو نہ سر نوں درد پہنچاوے  
کے نوں رب بلندی دیسی کے نوں پست اوہ گری  
کوئی چیز نہ رہ سی باقی ریزہ ریزہ سب ہوسن  
عاجز پھر سب لوکاں تائیں رب تن گروہ بناوے  
جہاں نوں ملیا کبھے اندر ول دوزخ دے جاسن  
عاجز جا کے جنت اندر ہمیشہ موج مان  
تخت جزاؤ اتے تیکے ہوسن اوہناں اتے بٹھاوے  
کوزے جام شراباں والے پیش اوہناں دے کرن  
فرق حواص نہ آوے عاجز خبر قرآنوں آوے

جنتی ہمیشہ زندہ رہیں گے

گوشت پرندے جس دا چاون پیش نکایا جاسی  
موٹیاں اکھیاں والیاں ہوسن موتیاں وانگوں حوراں  
سلام سلام اوہ بولن عاجز بولی خوب پیاری  
مٹھی بولی حوراں بولن عاجز سخن پیارا  
داہنی طرفوں ویں جنت وچ جاسن حکم خدا فرماوے  
ہمیشہ رہسن چھاویں چھاویں پانی ہمیشہ جاری  
وہ میوے ختم نہ ہوں گے اور نہ کوئی روکے گا اور بلند بچھونوں میں بے شک ہم نے ان عورتوں کو اٹھایا اچھی اٹھان تو انہیں  
بنایا کنواریاں اور اپنے شوہروں پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں داہنی طرف والے اگلوں سے اور باہنی طرف  
طرف والے پچھلوں سے ایک گروہ۔

نتی ہواتے کڑدا پانی چھاں دھوئیں دی ہوسی  
بے شک پہلے موجاں کردے نعمتاں بڑیاں پایاں  
عزت ٹھنڈک اوہ نہ پاسی بائیں طرف جو ہوسی  
نہ یقین اوہناں رب تے کیتا جہاں بدیاں خوب کمایاں

## ابرہ بادشاہ کی شکست

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيلِ ۗ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۗ وَّ  
 اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيلَ ۗ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ۗ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ  
 مَّا كُوِّلَ ۗ

(سورة الفيل)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حل کیا۔ کیا ان کا داؤ تباہی میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں کہ ان کو پتھروں کی کنکروں سے مارتے تو ان کو کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔

اس سورۃ میں ہاتھی والوں سے مراد ابرہ اور اس کا لشکر ہے ابرہ یمن اور حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صنعاء میں ایک کعبہ (عبادت خانہ) بنایا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ کے یہیں آئیں اور اسی کعبہ کا طواف کریں۔ عرب کے لوگوں کو یہ بڑی شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کعبہ میں قضائے حاجب کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا اس پر ابرہ کو بہت طیش آیا اور کعبہ (اللہ کا گھر) کو شہید کرنے کی قسم کھائی۔

یمن حبشہ دا حاکم ابرہ ارادہ غلط سی جنگ دا کرن لگا  
 لگا کہن کعبہ شہید کرساں چڑھائی مکہ مکرمہ تے کرن لگا  
 جنگی ہاتھی تے فوج سب لے ٹریا سفر مکہ شریف ول کرن لگا  
 عاجز ایہ نہ ابرے سوچ کیتی جنگ نال خدا میں کرن لگا  
 جدوں ابرہ مکہ دے ول آیا ڈیرے وچ میدان دے لا دتے  
 اونٹ مکیاں دے اس قید کیتے چھیڑو گھراں دے ول بھجا دتے  
 حضرت عبدالمطلبؑ نوں ایہ خبر پہنچی سردار ابرہ ول قدم اٹھا دتے  
 ملاقات جا ابرے دے نال کیتی عاجز ابرے ادب بجا دتے

حضرت عبدالمطلبؑ آنحضرت ﷺ کے دادا جان تھے۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے اونٹاں دی گل کیتی مال اساں دا اساں نوں چاہیدا اے  
 بے زباناں نے کیہہ اے ظلم کیجا وادھا نال نہ کے دے چاہیدا اے  
 ابرے بابے نوں فوراً جواب دتا کجھ تساں نوں دیکھنا چاہیدا اے  
 عاجز اونٹ تساڈے آزاد سارے بارے کعبے سوچنا چاہیدا اے  
 ابرے کہیا میں کعبہ شہید کرنا چھت ساری دی ساری گرا دیاں  
 نیں دیوار کوئی اس دی رہن دینی اٹ اٹ علیحدہ کرا دیاں  
 تسیں اونٹاں دے فکر وچ پئے پھر دے گل کھول کے تساں سمجھا دیاں  
 عاجز ابرہ نوں مان سی فوجیاں دا کہندا کعبہ شہید کرا دیاں  
 بابے ابرہ نوں بول جواب دتا فیصلہ کعبے دا خود خدا گر سی  
 گھر والے دا اوہ اے گھر پیا جنگ گھر والا آپے آگر سی  
 حملہ کر کے لویں توں دیکھ کا کا چاء جنگ والا تیرا لاه چھڑ سی  
 اتے کعبے دے عاجز جو کرے حملہ رب اس نوں کر تباہ چھڑ سی  
 حضرت عبدالمطلبؑ سارے اونٹ مکہ میں لے آئے اور آپ کے اونٹوں کی تعداد بھی 200 اونٹ بتائی گئی ہے۔

کعبے جا وچ سجدے سر پایا حضرت کہیا سن فریاد ربا  
 نال ابرہ میں نیں لڑن جوگا کریں مجھ دی توں امداد ربا  
 چاہے کعبے نوں جو شہید کرنا کریں اس نوں توں برباد ربا  
 عاجز ہتھ اٹھا دعا منگے سدا کعبے نوں رکھیں آباد ربا  
 رات گزری صبح دا وقت ہويا ابرہ جنگ تیاریاں کرن لگا  
 اونٹ گھوڑے فیل تیار کیجے ہدایاں لشکراں نوں خوب کرن لگا

اشارہ محمود نون کعبے دے ول کیتا ہاتھی منہ پچھے نون کرن لگا  
 عاجز ابرے نہ فیل دی گل منی چڑھائی کعبے شریف تے کرن لگا  
 ابابیل پنچھی حکم رب سیتی بن کے فوج الہی بے بہا آ گئے  
 کنکر اک اک سب دے منہ اندر دو ہنخیاں وچ اڑا آ گئے  
 ابرہ بادشاہ دے سب فوجیاں دے اتے کنکراں دے لکھے ناں آ گئے  
 آئے کعبہ نون کرن شہید جہڑے عاجز اوہناں نون کرن فناہ آ گئے  
 جدوں فوج میدان دے ول آئی ابابیل جنگ مچان لگے  
 کنکر جس اسوار دے سر لگے سنے فیل جہان توں جان لگے  
 خون و خون جنگ میدان ہو یا کئی دب کے مر جان لگے  
 ابابیلوں نے فیل ذلیل کیتے عاجز فوجی ابرے دے رون کرلان لگے  
 ہاتھی گھوڑے فیل تباہ ہو گئے جو کوئی بچیا نس کے جان لگا  
 ابرہ ویکھ کے حال حالات سارا پھر آپ وچ آپ پچھتان لگا  
 نہسی کعبے ول منہ محمود کر دا اخیر ویکھ کے گھر ول جان لگا  
 اللہ پاک نے کعبے نون فتح دتی عاجز واقعہ بتائے مکان لگا

نوٹ: محمود بڑے ہاتھی کا نام ابرہ بادشاہ نے رکھا ہوا تھا جس سے وہ فوج کے چلنے کا آغاز کرتا تھا۔

## بیان حضرت بی بی آسیہؓ

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام میرے دو بندوں  
 کے نکاح میں دو عورتیں سزاوار آئیں جبکہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام دونوں مقرب بندے تھے اور ان  
 دونوں عورتوں کو جہنم میں جانے کا حکم دیا گیا۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مثال یوں بیان فرمائی ہے ایک عورت

عمران کی بیٹی مریمؑ جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو اللہ نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتاب کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی اور اس کے علاوہ آسیہ بی بیؑ کا ذکر فرمایا گیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے:

وَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَاتٍ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا  
فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهِ وَ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

(سورۃ تحریمہ، رکوع ۲)

ترجمہ: اور اللہ مسلمانوں کی مثال یوں بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لیے جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ آسیہؑ بی بی اپنے سر کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھیں کہ اچانک کنگھی ہاتھ سے گر پڑی اور اس نے یہ دعا کی کہ اے اللہ فرعون کو غرق کر دے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کنگھی کا اچانک گرنا آسیہؑ بی بی کے پریشانی میں رہنے کی دلیل ہو سکتی ہے اور اس کا یہ دعا کرنا کہ اے اللہ فرعون کو غرق کر دے۔ اس سے معلوم ہے کہ فرعون اس سے پہلے بھی آسیہؑ بی بی کو ایذا میں دیا کرتا تھا۔ لہذا یہ خبر جب فرعون تک پہنچی تو اس نے کہا:

لگا کہن فرعون بی بی آسیہؑ نون گل دل دی تینوں سنا دیواں  
کے چیز دی غیں کمی تینوں بات ہور وی اک بتا دیواں  
کہنا لویں جے من توں اک میرا تیری عزت میں ہور ودھا دیواں  
عاجز کہیا فرعون نے آسیہؑ نون محل سونے دا تینوں بنا دیواں  
بڑے فخر تکبر نال کہن لگا بی بی موسیٰ دا توں دین چھڈ دے  
نالے چھڈ دے موسیٰ نون نبی کہنا یا میرا توں کھان تے پن چھڈ دے  
چھڈ دے موسیٰ دے رب نون رب کہنا یا پھر وچ دُنیا توں جین چھڈ دے  
عاجز کہیا فرعون نے مار دیاں قول اک دو تے تین چھڈ دے

دنا آسے۔ بول جواب استوں توں تے اپنا آپ وکھا دتا  
 ناں رب رسول دا توں بیوں ہتھوں مجھ تے ظلم کما دتا  
 میلہ چند دن دا ایہہ جگ ہے سی توں تے دوزخ وچ قدم ٹکا دتا  
 تیرے محل دی ئیں کوئی لوڑ مینوں عاجز جنت وچ رب بنا دتا  
 لٹا دتا جلاداں نے آسے نوں کیڈے ظالماں ظلم کما دتے  
 جویں ظالم فرعون نے دیا سی ہتھاں پیراں وچ کل ٹھکا دتے  
 دتا حکم خدا فرشتیاں نوں در آسماں دے سب کھلا دتے  
 ویکھو ملکو ذرا زمین طرفے عاجز اللہ پاک نے حکم فرما دتے  
 نہ ظلم توں ظالم باز آئے مار مار کے حد مکا دتی  
 ربا دیہہ نجات ایہناں ظالماں توں بی بی آسے عرض سنا دتی  
 کیتی جان قربان خدا اتے شہادت آسے بی بی فرما دتی  
 صدقے عاجز خدا دی ذات اتوں جس قرآن وچ مثل بنا دتی

خود ہی خدا سے ڈر کر کانپ اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے  
 خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری منشاء کیا ہے  
 دست بستہ روتا ہوا کھڑا رہ در محمد ﷺ کے حضور  
 کہ جب تک خدا نہ یہ کہہ دے معاف کر دیئے تیرے قصور  
 ہم نے جو دیکھا اسی کا اظہار کرتے ہیں  
 فلاح پاتے ہیں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پیار کرتے ہیں  
 بن کلی کے پھول کھل سکتا نہیں  
 بن مرشد کے راہ خدا مل سکتا نہیں



## نعت شریف

اے بادِ صبا ذرا مدینہ تو چلی جانا  
 دینا آقا ﷺ کو سلام میرا اور درود بھی پڑھی جانا  
 رستے چمن کے گزر جانا دامنِ خوشبو سے بھر لینا  
 وہ تو پاک ہے جاہِ سوہنی وضو سمندر سے کری جانا  
 اے بادِ صبا ذرا مدینہ تو چلی جانا  
 دینا آقا ﷺ کو سلام میرا اور درود بھی پڑھی جانا  
 دم دم ذکر کروں آقا ﷺ تیری ہی عظمت کا  
 دست بستہ غلام تیرا رو رو عرض بھی کری جانا  
 اے بادِ صبا ذرا مدینہ تو چلی جانا  
 دینا آقا ﷺ کو سلام میرا اور درود بھی پڑھی جانا  
 دکھا دو گنبدِ خضریٰ بلا کر مدینہ میں آقا ﷺ  
 لپٹ کر ان کے قدموں میں سوال یہ کری جانا  
 اے بادِ صبا ذرا مدینہ تو چلی جانا  
 دینا آقا ﷺ کو سلام میرا اور درود بھی پڑھی جانا  
 وہ تو حبیبِ ﷺ خدا اور عاجز کا بھی نبی ﷺ ہے  
 محمد ﷺ وہی شانیِ محشر کلمہ اسی کا پڑھی جانا

## نعت شریف

جشنِ عیدِ میلادِ منائے نعتِ تیری آقا ﷺ پڑھنے ہاں  
 رکھ لیں لاجِ اسماں دی سائیاں کلمہ تیرا پڑھنے ہاں

تو علیہ السلام نہ ہوندوں کچھ نہ ہوندا نہ کوئی ہسدا نہ کوئی روندنا  
 تیرے صدقے سوہنیاً اسیں ویں جگ وچ وسنے ہاں  
 جشن عید میلاد منائے نعت تیری آقا علیہ السلام پڑھنے ہاں  
 رکھ لیں لاج اساں دی سائیاں کلمہ تیرا پڑھنے ہاں  
 تو علیہ السلام ہی جن نوں توڑیں جوڑیں تو ہی سورج واپس موڑیں  
 اللہ دتیاں شاناں تینوں سر متھے تے مننے ہاں  
 جشن عید میلاد منائے نعت تیری آقا علیہ السلام پڑھنے ہاں  
 رکھ لیں لاج اساں دی سائیاں کلمہ تیرا پڑھنے ہاں  
 اللہ نے تینوں علیہ السلام کول بلایا پل وچ عرش دا سیر کرایا  
 معجزے تیرے یا محمد علیہ السلام دلوں بجانوں مننے ہاں  
 جشن عید میلاد منائے نعت تیری آقا علیہ السلام پڑھنے ہاں  
 رکھ لیں لاج اساں دی سائیاں کلمہ تیرا پڑھنے ہاں  
 کر دے رحمت یا رب سائیاں ہر جاہ ہر جاہ تیریاں شاہیاں  
 عاجز ایہو کرے دُعاواں پیار نبی علیہ السلام دا منگنے ہاں

## ذکر کلمہ پاک

ایہہ کلمہ ذکر الہی دا سو بنے کمی مدنی ماہی علیہ السلام دا  
 ایہہ ہر کے نوں چاہی دا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ  
 ایہہ کلمہ نور و نور میاں ایہہ رب دے گھر منظور میاں  
 کرو اس دا ذکر ضرور میاں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اس کلمے دے رنگ نیارے نے ایہہ دسیا مرشد پیارے نے  
 اس ڈب دے بیڑے تارے نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ  
 اس کلمے دی عظمت من میاں اس دی مثل نہیں چودھویں جن میاں  
 آؤ سی دو جگ دے وچ کم میاں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ  
 ایہہ کلمہ مدنی ماہی ﷺ دا ایہہ سکے دین دی شاہی دا  
 پیار اس نال کرنا چاہی دا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ  
 سوہنا کلمہ رب بنایا اے اتے عرش دے خوب سجایا اے  
 کلمہ نام نبی ﷺ دے آیا اے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ  
 ساڈے دلاں لئی نورِ خورشید کلمہ دکھی لاچاراں دا ایہہ طیب کلمہ  
 اللہ عاجز نوں کریں نصیب کلمہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

## نعت شریف

کملی والے محمد ﷺ توں صدقے میں جاں جتنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑ لئی  
 ساڈی بخشش وسیلہ محمد ﷺ دا جتنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑ لئی  
 آگے آیا وی نہیں تے آؤنا ویں نہیں  
 سوہنا ﷺ اس جہیا جگ وچ ہونا ویں عین  
 کملی والے محمد ﷺ توں صدقے میں جاں جتنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑ لئی  
 ساڈی بخشش وسیلہ محمد ﷺ دا جتنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑ لئی  
 جے محمد ﷺ نہ ہوندا تے کجھ بھی نہ ہوندا  
 خدا دی خدائی دا پتہ وی نہ ہوندا

کملی والے محمد ﷺ توں صدقے میں جاں جتنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 ساڈی بخشش وسیلہ محمد ﷺ دا جنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 کسے اس وانگوں سورج پرتایا وی نہیں  
 سوہنے چن نوں دکھن کرایا وی نہیں

کملی والے محمد ﷺ توں صدقے میں جاں جتنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 ساڈی بخشش وسیلہ محمد ﷺ دا جنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 اوہدے سائے جیہا جگ تے کوئی سایہ وی نہیں  
 پر فرش زمین اتے آیا وی نہیں

کملی والے محمد ﷺ توں صدقے میں جاں جتنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 ساڈی بخشش وسیلہ محمد ﷺ دا جنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 مدینے دی کیسی فضا اللہ اللہ ہر کوئی کردا ثناء اللہ اللہ

غریبوں دا حامی مجتبیٰ اللہ اللہ او تھے سوہنا محمد ﷺ مصطفیٰ اللہ اللہ

کملی والے محمد ﷺ توں صدقے میں جاں جتنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 ساڈی بخشش وسیلہ محمد ﷺ دا جنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 ودھ اس توں کوئی اسان نوں پیارا وی نہیں  
 کوئی اس جیہا ہور سہارا وی نہیں

کملی والے محمد ﷺ توں صدقے میں جاں جتنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 ساڈی بخشش وسیلہ محمد ﷺ دا جنے آکے غریباں دی بانہہ پھڑلئی  
 ایہہ جدائی دا دکھڑا گوارہ وی نہیں  
 پڑھ کلمہ عاجز محمد ﷺ دا ہونا جس بن ساڈا گزارہ وی نہیں



## نعت شریف

سوہنے نام محمد ﷺ توں وار زندگی  
 سدا نہیوں رہنی ایہہ بہار زندگی  
 اس ﷺ جہیا جگ تے بے مثال آیا نہیں  
 رب نے ویں ایذا سوہنا یار کوئی بتایا نہیں  
 نبی ﷺ کی غلامی میں گزار زندگی  
 سوہنے نام محمد ﷺ توں وار زندگی  
 سدا نہیوں رہنی ایہہ بہار زندگی  
 اس باہجوں رب نے کول کوئی بلایا وی نہیں  
 ایذا سوہنا کے نوں معراج وی کرایا نہیں  
 اک دن ہونا ایں وصال زندگی  
 سوہنے نام محمد ﷺ توں وار زندگی  
 سدا نہیوں رہنی ایہہ بہار زندگی  
 کے آقا ﷺ وانگوں سورج موڑیا وی نہیں  
 کے چن نوں توڑ کے جوڑیا وی نہیں  
 کیڈی سوہنی نبی ﷺ دی کمال زندگی  
 سوہنے نام محمد ﷺ توں وار زندگی  
 سدا نہیوں رہنی ایہہ بہار زندگی  
 بن رحمتِ دو عالم ہور آیا وی نہیں  
 کے پتھراں نوں کلمہ پڑھایا وی نہیں عاجز نبی ﷺ دی غلامی میں گزار زندگی

## چند اشعار

الف اللہ دی حمد ثنا پہلے نبی ﷺ پاک تے پاک درود پڑھیے  
صفت اللہ رسول ﷺ دی مکدی نیں پر مُرشد نوں ویں یاد کریے  
پیر غوث پیراں دا پیر جہڑا ذکر اوہناں دا وی ضرور کریے  
اللہ نبی ﷺ توں عاجز مدد منگیے نال بسم اللہ کم شروع کریے

بسم اللہ قرآن دی کنجی کلمہ دین سرمایا صدقے واری میں کلمے اتوں جو نام محمد ﷺ آیا  
لولاک لما خلق الافلاک حکم حدیثوں آیا نبی ﷺ نہ ہونداتے کجھ نہ ہوندا سوہنے اعلیٰ رتبہ پایا  
چڑھدے سورج وانگوں بچپن دوپہر نوں سمجھ جوانی ڈھلداں ڈب دیاں پتہ نیں لگدا آخر دنیا فانی  
بیچ نمازاں تریخ نے روزے کلمہ حکم رحمانی حج زکوٰۃ فرض جو ہوئی بیچ بنا اسلامی  
زندگی تیری بلبلے وانگوں سدا نہ رہے جوانی اک دن جانا خاک دے اندر ایہہ دنیا آخر فانی  
چھڈ دے ضد نیں چنگی ہوندی حکم من رحمانی گزریا ویلا ہتھ نیں آؤنا عاجز جدوں وجی امردی کانی

## معجزہ حضور پر نور سرور کونین ﷺ

اک دن ماں حلیمہ گھر اندر پریشان سی ہوئی پچھیا پاک محمد ﷺ سرور دسو ماں گل کوئی  
کہیا حلیمہ شیر جنگل دا بکری لے سدا نا ڈک دا اوہنوں کون محمد ﷺ اوہ جنگلی شاہ اکھوانا  
چلو ماں جی نال اسان دے بولے نبی ﷺ ربانی چکی جتھوں اس بکری ساڈی دسو پتہ نشانی  
جدوں پہنچے اس جنگل اندر ماں نشان بتایا اس جاہ آؤ جنگلی شیر و حکم نبی ﷺ فرمایا  
جدوں ڈٹھا ماں چار چوہیرے شیر دوڑے سب آون ساہ نال ساہ نہ اوہناں دا زلدا ڈردے پئے گھبراون  
ہر کوئی نیوں نیوں کرے سلا ماں پاسے ہوندا جاوے اسان کولوں کوئی غلطی ہوئی ہر کوئی سوچ و چارے  
سرٹھ سب سوچیں پئے گئے تے نبی ﷺ اللہ فرماوے دسو کہہ اتساں دے وچوں بکری اٹھالے جاوے

اٹھیا شیر اک ڈر دا ڈر دا نیوں کے عرض سنائی  
 آقا ﷺ دیدتساں دی کارن ایہہ تجویز بنائی  
 بخشو آقا ﷺ اجازت مینوں بکری دوڑ لیاواں  
 ملی اجازت حضرت پاسوں شیر نے دوڑ لگائی  
 شیر طواف نبی ﷺ دا کردا رَج رَج خوشی مناندا  
 بخشو آقا ﷺ غلطی مینوں کھول کے بات بتائی  
 جے جاندا میں شہر دے اندر جان نہ دیندا کائی  
 کراں طواف تساں دا میں مراد دے دی پاواں  
 پل وچ بکری نے کے آیا سب دی جان چھڑائی  
 حُب نبی ﷺ جو عاجز رکھے من دا مقصد پاندا

### حضور پر نور ﷺ کا سفر ہجرت

الَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ ثَيْنٍ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ  
 إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ  
 لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ط وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ط وَاللَّهُ  
 عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(سورۃ توبہ، رکوع ۶)

ترجمہ: اگر تم محبوب ﷺ کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے ان کو باہر تشریف لے جانا ہو صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا سکینہ اتارا اور ان فوجوں سے ان کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

لایا حکم الہی ولوں جبرائیل سیانا  
 یا نبی ﷺ اللہ مکہ چھڈ دوتے مدینے کروٹھکانا  
 شب ہجرت نبی ﷺ اللہ نے علیؑ کو بلانے  
 مٹی دی مٹھ پھڑ کے آقا ﷺ کافراں طرف وگائی  
 الوداع کے نوں کہیا صدیقؑ نال ٹرائے  
 صلوة سلام تساں پر ہووے آقاؑ سن لو حکم ربانا  
 ظالم لوگ نے بہتے دشمن راتو راتیں برانا  
 بستر چھڈ کے پاسے ہوئے اتے حضرت علیؑ لٹائے  
 ہو گئے دشمن انھے مورے ہوش نہ رہ گئی کائی  
 دشمن پچھے لہدے رہ گئے آقا ﷺ ثور وول آئے

کول غار جدوں پہنچے حضرت یار نے عرض سنائی  
چادر نال اوہناں جھاڑو کیجا درجہ اعلیٰ پایا  
چادر پاڑ سوراخیں دتی اک وچ اڈی لائی  
جس دم حضرت اندر آئے دور ہنیرا ہویا  
اک سوراخ جو کھلا رہیا چادر نہ اس وچ آئی  
اس سوراخے سب سی رہندا جس نے ڈھنگ لگایا  
آنسو گریا چہرے انور سرکار نے یار بلایا  
کیتی عرض صدیق نے آقا ﷺ نے ڈھنگ لگایا  
لب مبارک آقا لائی درد نوں بند کرایا  
پچھیا حضرت سب دے کولوں ایہہ کیہہ کیجا کارا  
ڈردیاں ڈردیاں سوہنے تائیں سب نے رو سنایا  
کرو معاف یا نبی اللہ جو غلطی میتھوں ہوئی  
جے نہ ڈھنگ صدیق نوں کردا رستہ نہسی ملدا  
مدتاں دی میں آس رکھائی دید سوہنے دی پاواں گا  
معافی اجازت ملی جد اسنوں سب خوشی وچ آوے  
بیٹھا روے سوراخ سانہواں نظر نہ پل اکاوے  
تھوڑی دیر تیں ٹھہرو آقا ﷺ غار دی کراں صفائی  
کیجا عمل محباں والا یار غار سدایا  
لیاؤ تشریف یا نبی ﷺ اللہ صدیق نے عرض لائی  
صدیق اکبر پٹ سرہانے دتا نبی اللہ دا سویا  
یار پیارے اس دے اگے اڈی رکھ نکائی  
جس دے پاروں صدیق دے تائیں درد نے بہت ستایا  
کیہہ گل ہوئی دس توں سانوں رو کے کیوں دکھایا  
جس دی پاروں حضرت مینوں اڈی درد ستایا  
عاجز پڑھ محمدی ﷺ کلمہ جو نام سوہنے دے آیا  
کیوں تکلیف صدیق نوں دتی ہے سی یار پیارا  
صدیق نوں آقا درد ستاوے مینوں تساندے عشق ستایا  
زارو زاری رون لگا ہنجاواں چکی جھوئی  
پورا نہسی ہوندا آقا مقصد میرے دل دا  
چم چم خاک جوڑے دی آقا میں وی خوشی مناواں گا  
دوہیں پروہنے بیٹھے ہے سن چوہیر طواف کراوے  
اوسے غار ثور دے اندر تن دن نبی ﷺ گزارے

غار ثور تھیں جدوں سرکار ﷺ نکلے دن چوتھے مدینے نوں جان لگے  
ابو جہل سراقہ بن جحشم نوں خط لکھیا اپنے آپ تے ظلم کمان لگے  
کر کے مکیوں نبی ﷺ ہن گئے ہجرت ول شہر مدینے دے جان لگے  
خبر سن کے عاجز کفار سارے کچھے حضور ﷺ دے گھوڑے دوڑان لگے



سراقہ بن جشم گھوڑا اسوار ہویا ہتھ سجے وچ نیزہ چمکا بیٹھا  
 سر پٹ گھوڑے نے دوڑ لائی سراقہ راہ وچ محمد ﷺ نوں پا بیٹھا  
 جدوں آیا سرکار ﷺ دے کول ظالم گھوڑا وچ زمین گڈا بیٹھا  
 نیزہ سٹ کے ہو گیا دست بستہ عاجز قدمیں سیس نوا بیٹھا  
 کرو معاف حضور ﷺ قصور مینوں میں تے کیتے دا پھل پا بیٹھا  
 تسیں سجے رسول ﷺ خدا دے او میں من رضا خدا بیٹھا  
 جے کد دیو چھڑا مینوں میں ہور وی عزم رکھا بیٹھا  
 عاجز سب نوں واپس میں موڑ دیاں جو کوئی تساں دا پچھا کرا بیٹھا  
 یا ارض خلیفہ جدوں حکم سرکار ﷺ فرما دتا  
 چارے پیر زمین چھڈ کے تے گھوڑا سراقہ دا آزاد کرا دتا  
 واپس گیا سراقہ جدوں جان چھٹی وعدہ اپنا اس نبھاہ دتا  
 جہڑے ظالم سن مگر سرکار ﷺ آئے عاجز سب نوں واپس کرا دتا  
 نال خریاں چھٹی جے جان میری سراقہ لشکر نوں ڈک سمجھان لگا  
 جے کد نبی ﷺ دی نہ میں منت کردا سنے گھوڑے زمین وچ جان لگا  
 پچھاں ہٹ کے جان بچاؤ سارے سراقہ سرتے بانہہ رکھان لگا  
 عاجز میری سرکار ﷺ دا رب رکھا سراقہ حال دوہائی مچان لگا  
 سراقے آکھیا کیتے میں لکھ خرلے تاں جان چھڑا کے آ گیا واں  
 مڈھوں پرت نہیں پچھوں میں راہے ڈٹھا گھوڑا زور دوڑا کے آ گیا واں  
 اگے ودھیاں تساں نیں پرت آؤناں خرلا لین میں تساں دا آ گیا واں  
 عاجز وار نیں نبی ﷺ تے ہو سکدا سراقے آکھیا آزما کے آ گیا واں

دُشمن نبی ﷺ دے نیڑے نئیں جا سکدا سنے گھوڑ زمین دھنسا چھڈدا  
 نہ اوہ دُشمن نون مرن جیون دیندا جان ادھ وچکار اڑھا چھڈدا  
 نئیں ویریاں دا کوئی ڈر اس نون ورنہ سراقہ نون کیوں بچا چھڈدا  
 عاجز کہیا سراقے نئیں ہور ایسا تڑلا من جو جان چھڑا چھڈدا  
 لشکر سن سراقے دی گل ساری ہون بڑا ہی پریشان لگا  
 کیہہ دساں گے جا کے گھراں اندر وچ شرم دے غوطے کھان لگا  
 سراقے بن جھشم نے بڑا احسان کینا جہڑا مرن تون سانوں بچان لگا  
 سانے جھاڑ کے رکھ لیے موہڈیاں تے عاجز ہر کوئی گھراں نون جان لگا

خبر آمد مدینے پہنچی خادم خوشی مناندے استقبال نبی ﷺ دے کارن شہروں باہر آندے  
 جد دیکھے اوہناں آقا آؤندے نیوں نیوں کرن سلاماں سوہنی کملی موہڈے اُتے سوہنا پاک عمامہ

## نعت شریف

مدینے دی خلقت ساری راہواں تکاندی اے  
 ڈاچی محمد ﷺ والی چھم چھم پئی آندی اے  
 خوشی نال آکھن سارے پئے آؤندے سرکار ﷺ نے  
 صدیق یار مہار پکڑی آقا ﷺ ڈاچی اسوار نے  
 مدینے دی خلقت ساری راہواں تکاندی اے  
 ڈاچی محمد ﷺ والی چھم چھم پئی آندی اے  
 موہڈے تے کملی سجدی اس دے اسوار نون  
 تاج لولاکی پھدا میری سرکار ﷺ نون

سوئے دا طواف کر دے چوئیرے پئے گھدے نے  
 کلمہ محمدی ﷺ پڑھدے عاجز جوڑے پئے حمدے نے

### نعت شریف

دیکھو نی دیکھو سیو آ گئے سرکار ﷺ نے

اگے صدیق چلدے آقا ﷺ ڈاپچی اسوار نے

صدیق یار چال چلے ہتھ ڈاپچی دی مہار اے

بن بن پندے سارے اُتے میری سرکار ﷺ اے

دیکھو نی دیکھو سیو آ گئے سرکار ﷺ نے

اگے صدیق چلدے آقا ﷺ ڈاپچی اسوار نے

کلیاں توں ودھ سوئے دند حضور ﷺ دے

اکھیاں وچ سرخ ڈورے حضور پر نور ﷺ دے

دیکھو نی دیکھو سیو آ گئے سرکار ﷺ نے

اگے صدیق چلدے آقا ﷺ ڈاپچی اسوار نے

کیڈا سوہنا روپ میری سرکار ﷺ دا

زلفاں وچوں چہرہ نوری چکاں پیا مار دا

دیکھو نی دیکھو سیو آ گئے سرکار ﷺ نے

اگے صدیق چلدے آقا ﷺ ڈاپچی اسوار نے

ہر کوئی منٹاں کردا ساڈے دل آؤ جی

قدم مبارک رکھو آقا ﷺ اتھے ڈیرے لاؤ جی

دیکھو نی دیکھو سیو آ گئے سرکار ﷺ نے

اگے صدیق چلدے آقا ﷺ ڈاپچی اسوار نے

نبی ﷺ ارشاد کیا اجازت اللہ وٹوں آنی اس  
جتنے اوہدا حکم ہو یا ڈاچی گوڈی لانی اس

دیکھو نی دیکھو سیو آ گئے سرکار ﷺ نے

اگے صدیق چلدے آقا ﷺ ڈاچی اسوار نے

آ گیا بوہا جدوں ایوب انصاری دا

ڈاچی نوں حکم ہو یا خداوند باری دا

دیکھو نی دیکھو سیو آ گئے سرکار ﷺ نے

اگے صدیق چلدے آقا ﷺ ڈاچی اسوار نے

ایوب دے بوہے بہ گئی ڈاچی حضور ﷺ دی

اس جاہ قیام گرساں ہو گئی اجازت پر نور ﷺ دی

دیکھو نی دیکھو سیو آ گئے سرکار ﷺ نے

اگے صدیق چلدے آقا ﷺ ڈاچی اسوار نے

آقا ﷺ دے صدقے ہر کوئی مدینے نوں جاندا اے

محمد ﷺ دے صدقے عاجز مدینہ سہاندا اے

دیکھو نی دیکھو سیو آ گئے سرکار ﷺ نے

اگے صدیق چلدے آقا ﷺ ڈاچی اسوار نے

جاگے بھاگ اسان دے آکھن آیا نبی ﷺ ربانا

فرمایا پاک محمد ﷺ سرور اسان نیں دل دکھانا

اس جاہ قیام ہو سی ساڈا اس جاہ کراں ٹھکانا

تے بھاگ ایوب دے جاگے بخت دون سوایا

یثرب شہر مدینہ بنیا جد آقا ﷺ قدم ٹکایا

ہر کوئی آکھے مہمان اساڈا اسان نے گھر لے جانا

جس جاہ حکم الہی ہو سی ڈاچی گوڈا لانا

فیصلہ میرا اللہ گری سب نے خوش ہو جانا

بہ گئی ڈاچی اس دے بوہے جد حکم الہی آیا

عاجز رحمت رب دی ہو گئی منورہ نال سدایا

بیوی نال ایوبؑ صلاح کیتی شاید اساں ول آمد رسول ﷺ ہووے  
کچھ تحفے تخائف دا اُپا کرینے جے اساں دی عرض قبول ہووے  
گھروں چیز نہ ملی گواہنڈیاں توں کیوں عشق دا پورا اصول ہووے  
دوپٹہ عورت نے ایوبؑ نوں پیش کیتا عاجز نیک نار دا جویں دستور ہووے  
دوپٹہ خرید نہ کے بازار کیتا گیا گھر ول ایوبؑ پھر آ جلدی  
کوئی چیز نہ ملی بازار وچوں دتا بیوی نوں آ بتا جلدی  
نیک بنختے آ توں نال میرے دونویں وضو لینے اپنا جلدی  
عاجز عاجزی لے کے رب دے پیش ہوئے لیتے سر سجدے وچ پا جلدی  
ستے بھاگ ایوبؑ دے جاگ اٹھے ڈاچی بوہے اگے گوڈا سی لا دتا  
بوہا کھول ایوبؑ ہن خیر ہووی میرے نبی ﷺ نے حکم فرما دتا  
آج دیکھ مٹی مراد تیری میرے رب نے کرم کما دتا  
ایوبؑ رب دا شکر ادا کیتا عاجز سجدیوں سر اٹھا دتا  
میاں بیوی دوڑ ول گیٹ پہنچے نال خوشی دے بوہا کھلا دتا  
حاضر ہو کے دوہاں سلام کیتا سیس قدماں وچ ٹکا دتا  
جوڑے چم سرکار ﷺ دے ہوئے راضی کیتا رب نے کرم کما دتا  
عاجز کمی نہ رہی کوئی گھر اندر جدوں قدم سرکار ﷺ رکھا دتا  
لے ہن ایوبؑ لکھ مبارکاں نی ہر کسے نے آن الایا ای  
جاگ پئے نی ایوبؑ آج بھاگ تیرے والی دو جہان دا آیا ای  
صدقے مجھ دے بیٹے جہان نبی ﷺ نے خود فرمایا ای  
سمائے ایوبؑ نہ عاجز وچ جائے نال خوشی دے دون سوائیا ای

## واقعہ غارِ حراء

اک دن پاک محمد ﷺ سرور غارِ حراءِ وح آئے گھر وح کے نوں خبر نہ کائی نہ صحاباں تائیں یار صحابی لبھن لگے خبر نہ لگے کائی سرتاج جہاں دے نظر نہ آون کیہ اوہناں دا جینا دینہہ ترتیجے ول غار دے ٹر پئے یار اصحاب پیارے پچھدے اوس ایالی کولوں دس توں یار سیانے کہیا ایالی اوہناں بارے میں تے کجھ نہ جاناں تن دن ہوئے بھارو میرے غار وئے سب جانڈے سب اصحاباں اندازہ کیتا، آقا اس جاہ ہون غار اندر جد جھاتی پائی جلوہ پایا حضوروں سجدے اندر محمد ﷺ سرور ایہو بلند آواز الاون سب صحابی عرض سناون آقا ﷺ گھر ول آؤ جد بخشے رب امت میری تاں میں سر اٹھاں صدیق اکبر بی بی فاطمہ تائیں جا کے عرض سناڈے سر سجدے وح پایا اوہناں گھر ول مول نئیں آندے سن کے سارا حال حوالہ بی بی پاس نبی دے آئی جدوں بخشے رب امت میری تدوں میں گھر ول جاواں جد سُنیا ایہ حکم بی بی نے زارو زاری رووے عزم ارادہ بی بی کیتا جدوں سر ول ہتھ اٹھایا یا نبی ﷺ اللہ مبارک ہووے عرض سنوں اک میری اٹھے آقا ﷺ پھر سجدے وچوں رب دا شکر کراون بخش خدایا امت میری آقا سجدے سیس نکائے آپو آپ منگن دُعاواں فضل کریں رب تائیں سب لوکاں نوں پچھدے پھر دے جو کوئی ملدا راہی ہجر اندر اوہ روندے رہندے بھلدا کھانا پینا ڈٹھا اک ایالی اوتھے بھارو اپنے چارے دیکھے ہوون محمد ﷺ سرور سوہنے نبی ﷺ ربانے جو کجھ ڈٹھا اکھیاں نالے سو میں تاں بتاوان کافی مار کوٹائی کیتی ایہہ ورجے راہندے جس پاروں ایہہ بھارو سارے غار وئے جا روون غاراں اندر اندھیرہ ہوندا اوہ روشن سی نوروں بخش خدایا امت میری رو رو عرض سناون اساں نوں شہر ویرانہ دسدا رحمت پھیرا پاؤ حکم ربانا ہوسی مینوں تاں میں گھر ول جاواں نبی اللہ سرتاج اساڈے وح حراء دے راہندے بخش خدایا امت میری رب نوں عرض سناڈے گھر ول آؤ یا نبی اللہ باپ نوں عرض سنائی استوں پہلے ہرگز ہرگز سجدیوں سیس نہ چاواں میں ویں رکھساں سر سجدے اندر جے منظوری ہووے اجے چادر نوں لکیا نہسی جبرائیل سلام بلایا حکم آیا جے اللہ ولوں بخشی امت تیری لے کے سب مچاں تائیں سوہنے گھر ول آون

## واقعہ آبِ زم زم

واہ کریم تو سب دا والی واہ واہ حکم ربانے  
 ہاجرہ بی بی کوئی عذر نہ کیجا اسمائیل اٹھایا  
 آل اولاد سب نوں پیاری ہر کوئی سینے لاوے  
 نبی اللہ تے ہاجرہ بی بی تریجہ بال انجانا  
 رکھیا قدم چوگاٹھوں باہر خلیل نبی ربانے  
 پینڈا کر کر ڈاچی تھکی لگے جا ٹکانے  
 جس جاہ چشمہ زم زم بنیا اوتھے ڈیرہ لایا  
 اس جا اودھوں ظاہر جنگل نہ کوئی شہر گراں  
 شکر خدا دا کردے رہنا اس تے شاکر رہنا  
 حضرت خلیل پترنوں چھڈن گیا سی وچ جنگل بیابانے  
 چل دے بچڑا پردیس نوں چلیے نبی اللہ فرمایا  
 خلیل اللہ نوں کے پچھ نہ ڈٹھا جد جنگل چھڈن جاوے  
 راشن عمراں دا بدھا نہسی مگر تھوڑا پینا کھانا  
 تنے ٹرپے جنگل وئے ویکھو رب دے بھانے  
 ہر کم اندر حکمت رب دی اللہ بہتر جانے  
 پنڈ پیڑھ نظر نہ آوے نہ کوئی آدم جایا  
 نبی کہیا ایتھے کرو گزارہ میں ہن واپس جاں  
 سپرد خدا تساں نوں کیجا یاد خدا وچ رہنا

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ  
 رَبِّ إِنَّهُمْ أَضَلُّنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَنْ تَبِعْنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَ مَن عَصَانِي فَإِنَّكَ  
 غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ  
 الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْعَدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارزُقْهُمْ  
 مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ ط وَمَا يَخْفَى  
 عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى  
 الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ط إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ  
 وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي ط رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ

## يَقُومُ الْحِسَابُ ۝

(سورة ابراهيم ، ر كوع ۶)

ترجمہ: اور یاد کر جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا اے میرے رب بے شک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے میرے رب اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں اے میرے رب تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور کچھ چھپا نہیں زمین میں اور آسمان میں۔ سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے بوڑھا پے میں اسماعیل اور اسحاق دیئے بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور میری اولاد کو بھی اے میرے رب دعا قبول فرما اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے۔

کیتی عرض خلیل اللہ نے وچ دربار الہی  
بخشیں امان اس شہر نوں مولیٰ حضرت عرض سنائی  
بے شک کوئی عین کھیتی ہوندی پر تیرا گھر پیارا  
بچائیں مینوں تے میرے بچیاں تائیں نہ بت پرستی کریئے  
بخش پیار توں ایناں دا مولیٰ کچھ لوکاں دے تائیں  
ظاہر باطن توں سب کچھ جانے سھے صفتاں تینوں  
کرا نماز مینوں قائم خدایا ہور اولاد میری نوں  
مسلمان سب بخشیں ربا وقت حساب دن حشر دے  
تھوڑا عرصہ گزریا ہے سی مکیا راشن پانی  
وگی وا وچھوڑے والی خوف دے وچ آوے  
حضرت اسماعیل پیاسا بچہ رووے تے گراوے  
اک پاسے سی صفا پہاڑی مروا دو جے سداوے

تیرے گھر دے کول خدایا میں کچھ اولاد وسائی  
عزت والا گھر ہے تیرا تیرے دردی آس رکھائی  
رکھن نماز قائم ایہ مولیٰ تے اتھے کرن گزارا  
بڑے لوگ بہکائے بتاں اسیں یاد ربا تینوں کریئے  
مٹھے میوے دیویں ایناں نوں رونق اتھے لائیں  
اسمائل اسحاق توں دتے بڈھے وارے مینوں  
بخشیں ربا میرے باپ دے تائیں نالے ماں میری نوں  
کریں عاجز تے رحم خدایا رہیے تابع تیرے امر دے  
پانی ویں او تھے لبھدا نہسی حکمت ویکہ ربانی  
وچ پردیس نئیں نیندر پیندی پچوا سینے لاوے  
ماں توں دکھ نہ جریا جاوے ول ول پین کلاوے  
ہاجرہ بی بی واری واری دوہاں تے چکر لاوے



آؤندی جاندی بچہ دیکھے دکھ نہ چریا جاوے  
تیرے باہجوں اتھے کہڑا سا ڈا تیریاں بے پروائیاں  
ست چکر جدوں لائے بی بی حکم الہی ہويا  
ہر سو پانی پھیلن لگا رکنے ول نہ آوے  
پانی یک دم اس جاہ رکیا اگے نہ ودھیا کائی  
اس پانی دا آب زم زم آج وی نام سد یوے  
اوسے پاسے چلدا چلدا اک سوداگر آیا  
لے پانی جے چشمے وچوں اسیں ویں ڈیرہ لایے  
پو پیاد ایہہ مکدا نائیں حکم ماں فرمایا  
لے اجازت ماں دے کولوں ڈیرہ اس نے لایا  
صدقے نور محمد ﷺ سرور رب رحمت مینہ برسایا  
آکھن سارے خاص ایہہ بچہ جہڑا اتھے رویا  
آج وی دیکھو سارے حاجی صفا مرداتے جاندے  
دُنیا دے ہر کونے کونے آب زم زم جاوے

بخش خدایا پانی اسانوں رب اگے گراوے  
دوڑ دوڑ کے تھکی بی بی نیناں جھڑیاں لائیاں  
حضرت اسماعیل جتھے اڈیاں رگڑن چشمہ جاری ہويا  
بی بی صاحبہ بتی لائی زم زم حکم سناوے  
ماں پتر دوہاں رَج رَج پیتا قدرت دیکھ الہی  
جسم اندر نہ رَوے بیماری جو کوئی اسنوں پیوے  
دیکھ سہولت پانی والی ماں نوں آن پوچھایا  
پانی نیڑے ملدا نائیں اتھے ای اونٹ چراہے  
ایسے کارن ملیا سانوں رب نے کرم کمایا  
عاجز دیکھ خدا دی حکمت کوں سب بنایا  
جتھے بندہ نظر نہ آوے اس پورا شہر وسایا  
جس دے اڈیاں رگڑن کارن چشمہ جاری ہويا  
سنت ماں دی ادا اوہ کردے ستے (۷) پھیرے لاندے  
جو کوئی اس نوں پیندا عاجز شفا خدا توں پاوے

## نعت شریف

روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا

ہر ویلے جاری رہندا فیض سرکار ﷺ دا

رب دا دلدار اوتھے آمنہ دا لال اوتھے

ہر کوئی سوالی یارو میری سرکار ﷺ دا

روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا

ہر ویلے جاری رہندا فیض سرکار ﷺ دا

آقا ﷺ لچپال اوتھے ساڈا غم خوار اوتھے  
 ڈبے ہوئے بیڑے سوہنا ﷺ مدنی پیا تار دا  
 روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا  
 ہر ویلے جاری رہندا فیض سرکار ﷺ دا  
 خاکی تے نوری ناری جانڈے نے سارے اوتھے  
 پڑھدے درود اوتھے کوئی کلمہ پکار دا  
 روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا  
 ہر ویلے جاری رہندا فیض سرکار ﷺ دا  
 جہڑا وی جاوے اوتھے بخت جگاوے اوتھے  
 ازلاں توں فیض جاری سخی لچپال دا  
 روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا  
 ہر ویلے جاری رہندا فیض سرکار ﷺ دا  
 رب وی درود پڑھدا فرشتے وی پڑھدے نے  
 سارے ہن پڑھ لو یارو قرآن فرمانودا  
 روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا  
 ہر ویلے جاری رہندا فیض سرکار ﷺ دا  
 صَلَّى عَلَيَّ نَا صَلِّي عَلَيَّ مُحَمَّدٍ  
 صَلَّى عَلَيَّ شَفِينَا صَلِّي عَلَيَّ مُحَمَّدٍ  
 روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا  
 ہر ویلے جاری رہندا فیض سرکار ﷺ دا

زمین دے خزانے دتے عاجز کنجیاں دیں نال اس نون

اس نون مختار کیتا سارے جہان دا

### سورة الفاتحة - ترجمہ

رحم والا تو اللہ میرا شروع کراں مہرباناں  
 مہربان تو رحمت والا مالک روز جزا دا  
 ہوئے احسان جہاں تے تیرے رستہ دس اوہناں دا  
 رکھے صفحاں لائق تیرے تو مالک کل جہاناں  
 مدد منگاں تے کراں عبادت عاجز منگتاں ہاں تساندا  
 رکھیں دور اوہناں دے کولوں جہاں تے غضب تساں دا

### سورة البقرہ - پہلا رکوع

قرآن کتاب بلند جس درجہ اس وچ شک نہ کائی  
 بن دیکھے ایمان جو رکھے قائم نماز رکھاوے  
 لاون ایمان اس دے اتے جو نبی ﷺ پر آیا  
 رکھن یقین جو آخرت اتے طرف ہدایت آندے  
 کفر جہاں دی قسمت اندر اوہناں لکھ ڈراؤ  
 دلاں کتاں تے مہراں لایاں اکھیں گھٹا پایا  
 ڈر دے رہیے اللہ کولوں ہدایت اس وچ آئی  
 دتے رزق اساں دے وچوں ساڈی طرف لٹاوے  
 نالے اس توں پہلے اتے رب نے جو فرمایا  
 اللہ رب العزت کولوں من دا مقصد پاندے  
 کدے نہ آون ایمان دے اندر بھادیں پئے سمجھاؤ  
 ہے عذاب اوہناں دے کارن اللہ نے فرمایا

### ابلیس کا سجدے سے انکار

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدْ لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ط أْبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ زَبِيًّا وَكَانَ مِنَ  
 الْكٰفِرِينَ ۝

(سورة البقرہ، آیت ۳۴)

ترجمہ: اور یاد کر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، منکر ہوا اور غرور کیا اور

کافر ہو گیا۔

کرو سجدہ تیس آدم تا میں حکم اللہ فرمایا پے فرشتے سجدے اندر ابلیس انکار کرایا کافر ہوا تکبر کر کے ناں شیطان رکھایا آدم حوا تیسیں جنت جاؤ اللہ نے فرمایا من مرضی دا کھاؤ پیو نہ کوئی تساں نوں روکے اس زکھ نیڑے جانا نیچے خدا دوہاں نوں ٹوکے

وَقُلْنَا يَا آدَمُ سْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا

تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

ترجمہ: اور ہم نے فرمایا اے آدم تم اور تمہاری بیوی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ کے نزدیک نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں سے ہو جاؤ گے۔

## ابلیس کا حضرت آدم کو بہکانا اور توبہ آدم علیہ السلام

دھوکا دے آدم تا میں ابلیس نے چا بھلایا جس دانے توں ڈکيا اللہ دوہاں نوں اوس کھوایا بابے آدم تے ماں حوا نوں رب نے حکم سنایا نکل جاؤ اس جنت وچوں تساں نیں حکم بجایا مشرق مغرب زمین پر دونویں پیش وچھوڑا آیا رووے ذات خدا دی اگے کئی برساں گرا لایا وگی وا وچھوڑے والی حکمت رب دی ہوئی رہ گئے دونیں کُن مُکَلّے پتہ نشان نہ کوئی اک دوجے دی خبر نہ کوئی روندے تے گرانندے مدت گزری ایسے حالے یاد پرانی آئی تیرا بندہ جو خاص محمد ﷺ اعلیٰ رتبے والا سوہنا نام محمد ﷺ مولیٰ وچ کلمے جو آیا کیتی توبہ منظور آدم دی رب نے کرم کمایا

بخش خدا یا خطا توں سانوں رب نوں رہے مناندے ویکھیا عرش الہی اتے لکھیا کلمہ آہی صدقہ دے دے اس دے ناں دامیں غریب نوازہ اس دے صدقے بخش توں سائیں در تیرے میں آیا جبل رحمت کول دوہاں دا اللہ میل کرایا



## حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا سے پار ہونا

ایک دن کا ذکر ہے کہ فرعون کو خواب آیا کہ بیت المقدس کی طرف سے آگ آئی جس نے قبطیوں کو جلا کر رکھ دیا اور اسرائیلیوں کو ذرا بھی آنچ نہ آئی۔ فرعون نے نجومیوں سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ نبی اسرائیل قوم میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا جو تیری سلطنت میں فتور ڈالے گا اور تیری موت کا سبب بنے گا۔ تو اس نے اعلان کر دیا کہ نبی اسرائیل کے جو بچہ پیدا ہوا سے مار دیا جائے جب اس بات پر عمل شروع کیا گیا تو پھر فرعون سے کہا گیا کہ اگر تو ایسا کرتا رہے گا تو خدمت گار کہاں سے ملیں گے تو پھر اس نے اعلان کیا کہ ایک سال بچے مار دیئے جائیں اور دوسرے سال چھوڑ دیئے جائیں۔ چنانچہ جس سال بچے نہ مارے گئے اس سال حضرت ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے اور جس سال بچے مار دیئے گئے اس سال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور آپ کی پرورش بھی فرعون کے ہاں ہوئی جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

وَ إِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَ أَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝

(سورۃ بقرہ، رکوع ۶) ترجمہ: اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچالیا اور فرعون والوں کو تمہارے سامنے ڈبو دیا۔

جس دم حضرت موسیٰ تائیں حکم ربانا آیا  
لی کے اسرائیلیاں تائیں شہروں باہر آیا  
لی خبر فرعون دے تائیں لشکر مگر دوڑایا  
جان نہ دیاں اج ایناں تائیں خود وی نالے آیا  
چلدے چلدے حضرت موسیٰ دریا کنارے آون  
رات اندھیری ڈر دے مارے اسرائیل گھبراون  
اسرائیلیو تساں فکر نہ کرنا نبی اللہ فرمایا  
بارہ رستے بنے دریا دے اندر حکم خدا دا آیا  
ہر ہر رستہ روشن ہویا چمکن پیاں دیواراں  
منظر ایہہ فرعون نے ڈٹھا اس نے خوشی منائی  
دنا حکم اس لشکر تائیں جلدی اگے آؤ  
سارا لشکر لکن کارن وچ دریا دے آیا  
ہویا غرق دریا دے اندر لشکر لے گیا نالے  
حضرت موسیٰ تے اسرائیلی دیکھن کھڑے کنارے

## حضور ﷺ کا حاسد

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ ۝ (سورۃ بقرہ، رکوع ۹)

ترجمہ: تو خرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے۔

شان نزول: جب سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماء توریت دروسا یہودی لوقوی اندیشہ ہو گیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی کیونکہ توریت میں حضور پر نور سرور کونین ﷺ کا حلیہ مبارک اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور ﷺ کو اس کے مطابق پائیں گے تو فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء دروسا کو چھوڑ جائیں گے۔ اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں کچھ تبدیلی کر لی مثلاً تورات میں آپ ﷺ کے اوصاف یہ تھے کہ آپ ﷺ خوب رو ہیں بال خوبصورت، آنکھیں سرگیں اور قد میانہ ہے۔ اس کو مٹا کر انہوں نے گستاخی کی باتیں لکھیں (نعوذ باللہ من ذلک) یہی لوگوں کو سناتے ہی کتاب کا مضمون بناتے اور سمجھتے کہ لوگوں کو حضور ﷺ کے خلاف پائیں گے اور لوگ ان پر ایمان نہ لائیں گے اور ہمارے برگزیدہ رہیں گے۔

لکھے ہے سن توریت کتاب اندر نبی ﷺ پاک دے سوہنے اوصاف میاں  
اٹھی پیڑ دروسے نوں حسد والی پیدا ہوئے رسالت مآب میاں  
جان بچھ پلید توہین کر دا کھٹیا اس کبیرہ پاپ میاں  
گیا دروسا دوزخ وچہ رب آکھے عاجز پڑھ بقرہ بھاویں آپ میاں

## شب قدر

شب قدر بڑی بابرکت رات ہے، اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس رات میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اسے شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ اس شب میں اعمال صالحہ منقول ہوتے ہیں اور بارگاہ الہی میں ان کی قدر ہوتی ہے اس لیے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔

احادیث میں اس شب کی بہت سی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات ایمان و خلوص کے ساتھ شب بیدار کر کے عبادت کی اللہ اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے آدمی کو چاہئے کہ وہ کثرت سے اس رات عبادت کرے اور اپنے گناہوں کی معافی اللہ رب العزت سے مانگتا رہے۔ شب قدر سال میں ایک بار آتی ہے اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرہ آخری میں ہوتی ہے اور ان میں سے بھی طاق راتوں میں کوئی ایک ہو سکتی ہے۔ بعض علماء کے قریب رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے یہی امام اعظمؒ سے مروی ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَهَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۗ  
ترجمہ: لیلۃ القدر ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے۔

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے ام گزشتہ کے ایک شخص کا ذکر کیا جو ساری رات عبادت میں گزارتا اور سارا دن جہاد میں اسی طرح اسے ہزار سال گزر گئے اور مسلمانوں کو سن کر بڑا تعجب ہوا تو اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو امت کے لیے شب قدر عطا کر دی اور فرمایا جو اس رات میں عبادت کرے گا اس کی عبادت ان کے ہزاروں ماہ کی عبادت سے زیادہ بارگاہ الہی میں مقبول ہوگی۔

بہتر عبادت شب قدر دی ماہ ہزاروں نالوں کیا دان خدا نے عاجز نبی محمد ﷺ پاروں  
جبرائیلؑ تے ہور فرشتے رب زمین اتارے کرے عبادت جو اس شب اندر ناواں لست چڑھاوے

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا سجدہ سے انکار

اللہ دتہ من تے سلوی قوم موسیٰ دی تائیں بارہ چشمے پتھروں بخشے منے پھر بھی تائیں  
لنگو تسیں دروازے وچوں سجدہ کر دے جاؤ آیا حکم خدا دے ولوں سب گناہ بخشاؤ  
نہ لنگے اوہ بوہے وچوں نہ ہی سجدہ کیا قسمت اوہناں دی ماڑی عاجز اُلنا عمل نے کیا  
ککڑی ساگ تے گندم گنڈے ہسمر دی کچھ ہودن بہتر نالوں ناقص منکدے ناشکرے ہو کھلوون  
ہویا عذاب اوہناں دے تائیں اللہ نے فرمایا پڑھ لو سورة بقرہ اندر عاجز کولوں غیں بنایا



## تعمیر خانہ کعبہ

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّنَّاسٍ وَّ اَمْنًا ط وَاَتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ط وَاٰمِنًا ط  
عَهْدَنَا اِلٰی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهَّرَا بَیْتِیْ لِلطَّائِفِیْنَ وَاَلْعٰكِفِیْنَ وَاَلرُّكْعِ

السُّجُوْدِ ۵ (سورۃ البقرہ۔ رکوع ۱۵۔ آیت ۱۲۵)

ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بنایا اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو کہ میرا گھر ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کے لیے۔

اس کے بعد یہ بھی ارشاد باری ہوا کہ جب عرض کی ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دنوں پر ایمان لائیں۔ فرمایا جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اُسے بھی دوں گا پھر اُسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کروں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ پلٹے گی اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم علیہ السلام اس گھر کی بنیادیں اور اسماعیل علیہ السلام یہ کہتے ہوئے اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سنتا جانتا ہے۔ پہلی مرتبہ کعبہ کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد از طوفان نوح علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر اپنے دست مبارک سے تعمیر کیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب قربانی سے فراغت پائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بی بی ہاجرہ کے حوالے کر کے خداوند قدوس کا شکر بجالائے اور پھر اس کے بعد حضرت سائرہ خاتون کے پاس تشریف لے گئے چند ہی روز گزرے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے ابراہیم علیہ السلام تم پر خدا تعالیٰ نے سلام بھیجا ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سر زمین میں ایک خانہ کعبہ اللہ کے واسطے بناؤ تا کہ مخلوق خدا کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بات سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ خانہ کعبہ کونسی جگہ پر بنایا جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اے ابراہیم علیہ السلام اونٹ پر سوار ہو جاؤ تو میرے حکم سے ایک ابر آئے گا تم اس کے ساتھ چلتے رہنا اور جہاں وہ ٹھہر جائے اور جہاں تک اس کا سایہ گرے وہاں نشان دے کر کعبہ کی بنیاد ڈال دینا۔ چنانچہ حکم



خدا ایسا ہی ہوا اور ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک سانپ نے آکر چاروں طرف حلقہ کیا اور بیت اللہ کی بنیاد اسی نشان پر ڈالی گئی اور ایک دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر جہاں تک بتایا وہاں تک بنایا گیا۔

لہذا حضرت ابراہیم نے نشان پالے تو آپ نے بارگاہ الہی میں عرض کی کہ اے اللہ تیرے گھر کیلئے پتھر کہاں سے لاؤں تا کہ تیرے گھر کی تعمیر کی جائے اور فرمانبرداری کر سکوں تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اے ابراہیم جس پتھر کی تم کو ضرورت پیش آرہی ہے وہ پتھر تم کو پانچ پہاڑوں سے ملیں گے یعنی کوہ لبنان اور حرا ابو قیس اور کوہ صفا و مروہ ان پانچوں پہاڑوں سے حضرت جبرائیل پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ بناتے جاتے تھے اس کام کو سرانجام دینے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی شامل تھے اور ہجر اسود بھی تعمیر کعبہ میں حکم خدا اپنا کام کرتا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم خدا پہلا پتھر مسجد کے محراب میں نصب کیا تو کیا دیکھتے ہیں اس پتھر پر حضرت محمد رسول اللہ کا نام مبارک لکھا ہوا ہے۔ اسکے بعد ایک پتھر داہنی طرف کعبہ کے رکھا تو اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام تھا ایک پتھر بائیں طرف رکھا تو اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ظاہر ہوا، اس طرح اور دو پتھر لگائے جن پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرم اللہ وجہہ کے نام ظاہر ہوئے۔ غرضیکہ مطلب یہ ہے کہ جب تک ان پانچوں حضرات سے سچی محبت نہ ہو نماز حج اور دیگر عبادت اللہ کے دربار میں قبول نہ ہوگی۔ بیت اللہ تیار ہونیکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں مندرجہ ذیل دُعا مانگی اے رب قبول کر تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے اس شہر کو امن والا بنا اور روزی دے اس کے لوگوں کو میووں سے جو کوئی ان میں سے یقین لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر جو آنے والا یقیناً ہے تو پھر اللہ نے فرمایا جو کوئی منکر ہے اس کو بھی فائدہ دوں گا مگر تھوڑے دنوں پھر ان کو قید کر کے بلاؤں گا برائے عذاب دوزخ کے، پس حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کا شکر بجالائے کہ ہم نے بیت اللہ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ بعد میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا سلام کہا فرمایا تم نے بڑی محنت سے اللہ کا یہ گھر بنایا اور پھر حکم الہی ہوا اے ابراہیم تم اعلان کر دو لوگوں میں حج کے واسطے کہ لوگ اس خانہ کعبہ کے واسطے پیادے اور سواری میسر ہو تو سواری اگر چہ ان کے اونٹ ڈبلے ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں عرض کی یا الہی کہاں تک میری آواز پہنچے گی اور کون میری آواز کو سنے گا تو حکم ہوا تم آواز دو بلند میں (اللہ) تیری آواز کو تمام مخلوق کے کانوں تک پہنچا دوں گا یہاں تک کہ جوڑو میں باپ کے صلب میں اور ماؤں کے رحم میں ہیں سب کو سنوا دوں گا۔ حضرت ابراہیم نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر با آواز بلند لوگوں کو اس گھر کی طرف بلانے کی دعوت دی اور کہا کہ لوگو! تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے لہذا ہر شخص کو اس میں حج کے لیے آنا ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ کی رحمت سے جن کی قسمت میں حج ہو ان تمام رُوحوں نے جہاں جہاں بھی تھیں۔

لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ  
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ يَا سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ كِي صَدَائِمِ پكارا اٹھیں مگر حضرت ابراہیم علیہ  
السلام نے کسی کو نہ دیکھا اور چاروں طرف سے یہی آواز سنائی دی گئی۔

### کعبہ کا قبلہ بننا

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ج فَلَنُوَايِيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ص فَوَلِّ  
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْا هَكُمْ شَطْرَهُ ط  
(سورۃ البقرہ۔ رکوع ۱۷۔ آیت ۱۴۴)

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار دیکھنا آسمان کی طرف تو ضرور ہم پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے  
ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانوں تم کہیں ہو اپنا منہ اس کی طرف کرو۔

شانِ نزول: جب حضور پر نور سرور کونین ﷺ نے کعبہ کو قبلہ بنانا پسند کیا تو آپ ﷺ کی نظر مبارک بار بار آسمان کی طرف  
جاتی چونکہ اللہ رب العزت دیکھنے والا اور جاننے والا ہے تو اس نے اپنے محبوب ﷺ پر اس وقت آیت مبارک نازل فرمائی  
جس کا ذکر ہو رہا ہے اور جس میں اللہ نے فرمایا اے محبوب ﷺ میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں جو تو آسمان کی طرف بار بار نظر اٹھاتا  
ہے تو ضرور ہم پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ لہذا تم اپنا منہ اس قبلہ کی طرف پھیر لو یعنی مسجد حرام  
کی طرف جدھر تم چاہتے ہو کعبہ کو قبلہ بنا لو اور مسلمانوں تم جہاں کہیں بھی ہو اس کی طرف منہ کرو۔

چنانچہ آپ ﷺ نے حکم خدا اپنا منہ مبارک قیام نماز میں ہی کعبہ کی طرف پھیر لیا اور تمام مسلمانوں نے بھی آپ ﷺ  
کی اطاعت کرتے ہوئے اسی طرف منہ کیا جس طرف آپ ﷺ نے چہرہ اقدس کو پھیرا تھا۔

اک دن قیام نماز دے اندر خیال دے وچ آوے کعبہ قبلہ بننا چاہیے نظر آساں دل جاوے  
دیکھی اللہ محبوب ﷺ دی مرضی جبرائیل دوڑایا جلدی جا کہہ سوہنے ﷺ تا میں اللہ نے فرمایا  
دیکھاں میں محبوب ﷺ تینوں مڑ مڑ نظر اٹھاویں ضرور اوہ کعبہ قبلہ ہوئی جہڑا سوہنیاں چاہویں

پھر جاؤ مسجد حرام دے دے جس وجہ خوشی تمہاری تیری مرضی جو یا محمد ﷺ وہی ہے ہماری  
 بے مثل لائانی سوہنی اللہ نبی ﷺ دی جوڑی اک دو بے دی اوہناں عاجز گل کدے نئیں موڑی  
 منگیا عمر خدا دے کولوں وچہ قدماں جو سی آیا نکریاں کر کے چن دیاں دونویں سب نوں جوڑ وکھایا  
 مسلمانوں تسیں نعرہ لاؤ دل کیوں کیتے تھوڑے صفت نبی دی مکی نئیں بھاویں کاغذ مک جان کورے  
 منہ مبارک پھیریا سوئے ﷺ مسجد حرام دے دے افضل شان آقا ﷺ دی عاجز بے بے بے  
 رضائے خدا میں رضائے مصطفیٰ ﷺ ہے  
 رضائے مصطفیٰ ﷺ میں رضائے خدا ہے

## شہید زندہ ہیں

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ  
 وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ فَادْكُرُونِي أذكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي  
 وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ط إِنَّ اللَّهَ مَعَ  
 الصَّابِرِينَ ۝ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ط بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا  
 تَشْعُرُونَ ۝

(سورۃ بقرہ، رکوع ۱۸۴)

ترجمہ: اللہ نے فرمایا: تم ہدایت پاؤ جیسا ہم نے تم میں سے بھیجا ایک رسول ﷺ کہ تم پر ہماری آیات تلاوت فرماتا ہے اور  
 تم کو پاک کرتا ہے کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تم کو وہ تعلیم سکھاتا ہے جس کا تم کو علم نہ تھا تو میری یاد کرو میں تمہارا چہ چا  
 کروں گا اور میرا حق مانوں اور میری ناشکری نہ کرواے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بے شک اللہ صابروں کے ساتھ  
 ہے اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تمہیں خبر نہیں۔

کیا رسول ﷺ تساں دے وچوں تساڈی طرف گھلایا ہدایت کرو حاصل اس توں اللہ نے فرمایا

کرے آیات تلاوت تسان نوں پاکی اور کتاب سکھاوے دیوے تعلیم تساڈے تائیں پختہ علم پڑھاوے  
 جس کا تم کو علم نہ تھا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 حق ادا تسان میرا کرنا یاد میری وچ رہنا  
 مدد منگوں نماز دے اندر صبر وی اپناناں  
 کہو نہ مردہ اوہناں تائیں جو راہ خدا وچ مردے  
 چرچا میں تسان داگر ساں بے شکرے ہونہ بہناں  
 حکم دتا رب اہل ایماناں جو ساتھی صابر انساناں  
 عاجز اوہ تے زندہ ہوندے تسیں واقف نہیں خبر دے

## شیطان انسان کا دشمن ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ط إِنَّهُ  
 لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ وَ أَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا  
 تَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا  
 أُولُو كَانٍ أَبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ (سورة البقره، ركوع ۲۱)

ترجمہ: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تم کو خبر نہیں اور جب انہیں کہا جائے اللہ کے اتارے پر چلو تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا، کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت۔

اور کافروں کی کہات اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے بہرے، گونگے اندھے تو انہیں سمجھ نہیں۔ اے ایمان والو! کھاؤ ہماری دی ہوئی سھتری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اللہ کو پوجتے ہو اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا تو جو ناچار ہو یہ یوں کہ خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بخشنے والا ہے۔

کھاؤ لوگو حلال پاکیزہ جو دھرتی وچ ہمارا نقشے قدم شیطان نہ چلو جو دشمن کھلا تمہارا

بے خبری دیاں باتاں جوڑے رب دے باہوں مڑاوے      بے حیائی تے بدیاں والا تساں نوں حکم سناوے  
 کہیا جائے جے اوہناں تائیں حکم خدا دا منوں      رستہ پو دادے دا دسں مول نہ ہارن گلّوں  
 ہوں بھاویں اوہ کافراں وانگوں عقلوں دسں خالی      انھیاں گونگیاں بہریاں وانگوں سمجھ نہ آوے حالی  
**قَالَ اللَّهُ تَعَالَى**

اہل ایمانوں تسمیں کھاؤ پو ستھرا دان اساں دا      پوجو اپنے رب دے تائیں متوں احسان خدا دا  
 گوشت سور حرام تساں تے مُردار خون تراوے      بن نام خدا دے ذبح نہیں کرنا ایوی سن لو سارے  
 حدیث شریف: ایک لقمہ حرام کھانے سے 40 دن تک مقبولیت نہیں ہوتی۔

دے گواہی جو حق دی بندہ رحمت رب دی پاوے      جھوٹیاں اُتے لعنت رب دی خبر قرآنوں آوے  
 سدھے راہ جو صابر چلدے بندے اوہ رحمانی      دیون گالیں تے بک بک کرن چیلے خاص شیطانی

کر دے کرم دی نظر خداوندا رحمت اساں دے شامل حال کر دے  
 نیک اعمال دی وہ توفیق ربا دُور سارے شیطان دے جال کر دے  
 آل اولاد نوں کریں ہدایت سائیاں نیک سب دے پاک خیال کر دے  
 عشق رسول ﷺ اساں نوں بخش مولیٰ تابع نبی دے عاجز دے اہل و عیال کر دے

## گمراہ لوگوں کی سزا

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَلَعَذَابُ الْمَغْفِرَةِ جَٰمًا ۖ أَصْبَرَهُمْ

عَلَى النَّارِ ۝

(سورۃ بقرہ، رکوع ۲۱)

ترجمہ: وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور ہدایت کے بدلے عذاب تو کس درجہ ان کو آگ کی سہا رہے۔

چھڈ ہدایت جہاں نے گمراہی مل خریدی      عذاب اوہناں نے پلے پایا نہ آگ توں رہے بعیدی

## روزوں کا فرض ہونا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(سورۃ البقرہ، رکوع ۲۳)

ترجمہ: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح انگوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تم کو پرہیزگاری ملے گنتی کے دن ہیں۔

تو جو تم میں سے بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے ان دنوں میں اور جن کو اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے بھلا ہے اگر تم جانوں رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا۔

کیتے فرض خدا نے روزے اہل ایمان اتے جس طرح اس کیتے ہے سن پہلے انساں اتے جو بیمار یا سفر وچہ ہووے اتنے دن اوہ چھوڑے بعد وچ کرے اوہ پورے سارے امر ربی نہ موڑے جہاں وچہ نہ طاقت ہووے حق ادا کراون کھانا دین مسکین دے تائیں روزہ اوہ رکھاون جو کوئی رکھے زیادہ روزے اس وچہ بھلا فرمایا جانوں تسیں رمضان دا مہینہ قرآن وی اس وچہ آیا

## فسادی دوزخی ہے

وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ط وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ط وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

(سورۃ البقرہ، رکوع ۲۵)

ترجمہ: اور جب پیٹھ پھیرے اور زمین میں فساد ڈالتا پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ فساد سے راضی نہیں اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے ضد چڑ سے گناہ کی ایسے کو دوزخ کافی ہے اور ضرور بہت برا بچھونا ہے۔

پیٹھ پھیرے جو وی کوئی زمین فساد مچاوے۔ کھیتی جاناں تباہ جو کردا وچ دوزخ دے جاوے  
جے کوئی آکھے ڈر خدا توں ضد یا چڑاوه جاوے بستر اسدا دوزخ اندر اللہ خود فرماوے  
اور اگر کوئی آدمی اپنی جان کو بیچتا ہے اللہ کی راہ میں اس کی مرضی کے مطابق اور بندوں پر مہربان ہے اے ایمان والو  
اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اخس بن شریق منافق تھا جو حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت حاجت سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا اور  
اپنے اسلام اور آپ ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتا تھا اور اس پر قسمیں کھاتا اور درپردہ فساد انگیزی میں مصروف رہتا تھا، مسلمانوں  
کے مویشی کو اس نے ہلاک کیا اور ان کی کھیتی کو اس نے آگ لگا دی۔

## متکبر دوزخی ہوتا ہے

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

ترجمہ: اور ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے خلاف تکبر کیا وہ دوزخی ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (سورۃ اعراف، رکوع ۴)

زِينَ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (سورۃ البقرہ، رکوع ۲۶)

ترجمہ: کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی اور مسلمانوں سے ہنستے ہیں اور ڈروالے ان سے اوپر ہونگے قیامت  
کے دن اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے۔

تشریح: یعنی وہ لوگ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں اور مسلمانوں کو دیکھ کر ان کا مزاق وغیرہ اڑاتے ہیں جس  
طرح حضرت عبداللہ بن مسعود، عمار بن یاسر، صہیب اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر کفار مسخریاں کرتے تھے اور دولت دنیا  
کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا سمجھتے تھے مگر ایماندار روز قیامت میں جناب عالیہ میں ہونگے اور مغرور جہنم میں ذلیل و خوار۔

بہتر زندگی دنیا والی کافر خیال رکھاؤں مسلماناں نوں دیکھن جس دم پئے مزاق اڑاؤں  
جو کوئی ڈرن خدا دے کولوں وافر اجر اوہ پاؤں روز قیامت انشاء اللہ وچ جنت دے جاؤں

## شراب حرام ہے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ذَوٰ

اِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ط (سورة البقرہ، رکوع ۲۷)

ترجمہ: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیاوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

جے کوئی کچھ تساں دے کولوں جوئے شراب دے بارے  
فرما دو تسیں اوہناں تائیں دوئیں گناہ ایہہ بھارے  
دُنیاوی نفع کجھ لوکاں تائیں اس وچ نظری آوے  
پر نفع نالوں نقصان ہے بہتا عاجز اللہ پاک سمجھاوے

حضرت علیؑ شیر خدا فرماتے ہیں اگر کنوئیں میں شراب کا ایک قطرہ ڈال دیا جائے اور پھر اس پر مینار تعمیر کر دیا جائے تو میں اس مینار پر اذان نہیں پڑوں گا اور اگر ایک قطرہ شراب دریا میں ڈال دیا جائے اور دریا خشک ہونے پر اس میں گھاس اُگ آئے تو میں اس میں مال (بھیڑ بکریاں وغیرہ) نہیں چراؤں گا۔ سبحان اللہ گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔

شراب ۳ھ میں غزوہ احزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ اس کے نفع سے زیادہ ہے، نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید و فروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے اور کبھی گھر کا بھی چلا جاتا ہے اور مفسدوں کا کیا شمار عقل کا زوال، غیرت حمیت کا زوال، عبادت سے محرومی، لوگوں سے عداوتیں، سب کی نظروں میں ذلیل و خوار۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جبرائیل امینؑ نے حضور پر نور سرور کو نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیارؑ کی چار خصلتیں پسند ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت جعفرؑ سے دریافت فرمایا ایک تو یہ کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی حکم حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو، دوسرا یہ کہ زمانہ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت پرستی نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ نقصان، تیسری خصلت یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اس کو



بے غیرتی سمجھتا تھا، چوتھی خصلت یہ کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ اس میں میں کمینہ پن خیال کرتا تھا۔ مسئلہ تاش شطرنج وغیرہ ہار جیت کے کھیل اور جن پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام ہیں۔

قطرہ اک شراب دا جے کوئی کنوئیں اندر پاوے او سے جاہ تے پھر اوہ مینار تعمیر کراوے  
مینار اتے اذان نہ پڑھساں حضرت علیؑ فرماوے ایہہ گل عاجز پوری اتھے اگلی ہور سناوے  
قطرہ اک شراب دا جے دریا وچہ پایا جاوے پانی سکے اسدا وچہ چارہ وی اگ آوے  
نہ چراواں مال اس اندر حضرت علیؑ فرماوے شراب جو حرام نے دونویں اللہ خود فرماوے  
بعضے اچے وی پین شراباں بوٹی کوٹا لاندے بن بن بھین ملنگ علیؑ دے مسلمان اکھواندے

### واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام

الرَّافِ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ اِنَّا نَزَّلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ نَحْنُ  
نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ قُلْ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ  
قَبْلِهِ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ (سورة يوسف)

ترجمہ: السورۃ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو (اے پیغمبر) ہم اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے تم کو ایک نہایت اچھا قصہ سناتے ہیں اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے۔

روشن کتاب قرآن دیاں آیتاں رب عربی وچ فرمایاں  
تاکہ سمجھے پاک پیغمبر ﷺ جو اس وچ باتاں آیاں  
اچھا قصہ تساں نوں دساں اللہ بات سنائی  
جس دی خبر تساں دے تاں اچے تک تاں آئی

اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ اِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ

لِي سَجِدِينَ ۝ قَالَ يُبْنَىٰ لِأَقْصَىٰ رَأْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُ أُولَٰئِكَ  
 كَيْدًا ط إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَ  
 يُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا  
 أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَاسْحَقَ ط إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ: جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں، سورج اور چاند کو  
 دیکھا ہے دیکھتا کیا ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں اور انہوں نے کہا بیٹا اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا کہیں وہ  
 تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور اسی طرح اللہ تم کو برگزیدہ  
 کرے گا اور خواب کی باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا اور جس طرح اس نے اپنی نعمتیں پہلے تمہارے دادا، پردادا ابراہیم علیہ  
 السلام اور اسحاق پر پوری کیں اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوب علیہ السلام پر پوری کرے گا بیشک تمہارا پروردگار جاننے والا اور  
 حکمت والا ہے۔

کہا یوسف باپ دے تائیں میں اک خواب سناواں      جن سورج تے گیارہ ستارے سجدہ کر دے پاواں  
 فرمایا حضرت بھائیاں تائیں ایہہ نئیں خواب بتانا      پتہ لگا جے اسدے پاروں اوہناں فریب بنانا  
 نئیں کوئی شک اس گل اندر شیطان دشمن انساناں      علم تعبیر تہ اللہ دیسی، دیسی تاج شاہانہ  
 نعمتاں ملسن تیرے تائیں جویں ابراہیم اسحاق نے پایاں      دادے پردادے اوہ یوسف تیرے باتاں باپ سمجھایاں  
 علم و حکمت جانن والا پروردگار اساں دا      ابراہیم اسحاق پیغمبر دادا پردادا تہاں دا

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٍ لِّلسَّائِلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِيُوسُفَ وَ أَخُوهُ أَحَبُّ  
 إِلَيَّ أَبِينَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ط إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ اِقْتُلُوا يُوسُفَ  
 أَوْ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهَ أَبِيكُمْ وَ تَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۝

ترجمہ: ہاں یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے قصے میں پوچھنے والوں کے لیے (بہت سی) نشانیاں ہیں جب انہوں

نے آپس میں تذکرہ کیا کہ یوسف علیہ السلام اور ان کا بھائی ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں۔ حالانکہ ہم جماعت کی جماعت ہیں کچھ شک نہیں کہ ابا صریح غلطی پر ہیں تو یوسف علیہ السلام کو یا تو جان سے مار ڈالو یا کسی ملک میں پھینک آؤ پھر ابا کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے گی اور اس کے بعد تم اچھی حالت میں ہو جاؤ گے۔

دو بے بھائی آپس اندر تذکرہ کر دے سارے بنیامین تے حضرت یوسف باپ نوں بہت پیارے دیئے مار بے یوسف تائیں تاں پیار اسان نال پاوے یا سٹھو کے ملک دے اندر ہر کوئی بول سناوے ابا جی دی ایہہ صراصر غلطی اسیں ہاں بتے سارے اچھی حالت اسان دی ہوسی بے یوسف نظر نہ آوے

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَالْقَوْهُ فِي غَيْبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطُهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ۝ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَصِحُونَ ۝ أَرْسَلَهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعُ وَيَلْعَبُ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ۝ قَالَ إِنِّي لِيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُونَ ۝ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذَا الْخَسِرُونَ ۝

ترجمہ: ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف علیہ السلام کو جان سے نہ مارو کسی گہرے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی راہ گیر نکال کر اور ملک میں لیجائے گا اگر تم نے کرنا ہے تو یوں کرو۔ یہ مشورہ کر کے وہ حضرت یعقوب سے کہنے لگے کہ ابا جان کیا سبب ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں اسے ہمارے ساتھ بھیج دیں کہ خوب میوے کھائے اور کھیلے کودے ہم اس کے نگہبان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ امر مجھے غمناک کیے دیتا ہے کہ تم اسے لے جاؤ اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تم اس سے (کھیل میں) غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے وہ کہنے لگے کہ اگر ہماری موجودگی میں کہ ہم ایک طاقتور جماعت ہیں اسے بھیڑیا کھا گیا تو ہم بڑے نقصان میں پڑ گئے۔

اک نے کہیا نہ جان گواڈ کے گہرے کھوہ وچ پائیے راہی پاندی کوئی کڈھ لے جاسی ملکوں دور گھلائیے کہن لگے باپ دے تائیں اک پچھے گل تسان نوں کرو اعتبار اساڈے اُتے یوسف دیو اسان نوں خیر خواہ اسیں سب ہاں ابدے اس نوں نال لے جائیے کریئے اس دی خوب حفاظت میوے ہور کھوایئے

کہیا حضرت یعقوب پیغمبر خوف دے وچ آوے کھیل تماشے وچ نہ رہنا مت بھیڑیا کھا جاوے  
 اسیں ہوساں نقصان اندر جے یوسف نوں کوئی کھاوے طاقتور جماعت اساں دی بھیڑیا کیکر آوے  
 فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَاجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيْبَتِ الْجُبِّ ۗ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ  
 بِأَمْرِهِمْ هَذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَجَاءَ وَآبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ۝ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا  
 ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۗ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ  
 لَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۝ وَجَاءَ وَعَلَى قَمِيصِهِ بَدَمٌ كَذِبٍ ط قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ  
 أَنْفُسُكُمْ أَمْراً ط فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ط وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ۝

ترجمہ: غرض جب وہ اس کو لے گئے اور اس بات پر اتفاق کر لیا کہ ان کو گہرے کنوئیں میں ڈال دیا جائے تو ہم نے یوسف  
 کی طرف وحی بھیجی کہ (ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم ان کے اس سلوک سے آگاہ کرو گے اور ان کو (اس وحی کی) کچھ خبر نہ ہو  
 گی (یہ حرکت کر کے) وہ رات کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ اے ابا جان ہم تو دوڑے اور  
 ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف ہو گئے اور یوسف علیہ السلام کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ گئے تو اسے بھیڑیا کھا  
 گیا اور آپ ہماری بات سنو گو ہم سچ ہی کہتے ہیں باور نہیں کریں گے اور ان کے گرتے پر جھوٹ موٹ کا لہو بھی لگالائے  
 یعقوب نے کہا کہ حقیقت الحال یوں نہیں ہے بلکہ تم اپنے دل سے یہ بات بنالائے ہو اچھا صبر (کہ وہی خوب ہے) اور جو تم  
 بیان کرتے ہو اس کے بارے میں اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

لے گئے بھائی یوسف تائیں اگو صلاح ایہہ کر کے سٹیے اس نوں کھوہ دے اندر رل مل سارے پھڑ کے  
 جدوں سٹیا اوہناں کھوہ دے اندر اپنا کم مکایا آ گئی وحی خدا دے وٹوں جبرائیل لیا یا  
 یوسف تیرے ایہہ تابع ہوسن حکم خدا فرمایا یاد کرا سیں توں ایناں تائیں جد اوہ ویلا آیا  
 رات نوں آئے باپ دے کو لے رو کے خوب سنایا چھڈیا یوسف اسباب دے کو لے کھیڈ نے یاد بھلایا  
 جے ڈٹھا اساں ات ول جا کے یوسف نظر نہ آیا بھیڑیے کھادا یوسف ساڈا گرتہ ہتھیں آیا  
 خون نال سی بھریا گرتا اگے باپ نکایا کہیا حضرت پچیاں تائیں تساں پکھنڈ بنایا

اچھا صبر خدا توں منکساں مدد گری زب سائیں دلوں بنا تسیں گل ایہ کرسو کہن پچیاں تائیں  
 وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَبُشْرَىٰ هَذَا غُلْمٌ ط وَ  
 أَسْرُوهٖ بِضَاعَةٌ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ  
 مَعْدُودَةٍ ج وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الدَّاهِدِينَ ۝ ترجمہ: (اب اللہ کی شان دیکھو اس کنوئیں کے قریب)  
 ایک قافلہ آور ہوا اور انہوں نے (پانی کے لیے) اپنا سقا بھیجا اس نے کنوئیں میں ڈول لٹکایا (تو یوسف اس سے لٹک گئے وہ  
 بولا! زہے قسمت یہ تو (نہایت حسین) لڑکا ہے اور اس کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپالیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے اللہ کو سب معلوم ہے  
 اور اس کو تھوڑی سی قیمت (یعنی) کنتی کے چند درموں میں بیچ دیا اور ان (کے بارے) میں کچھ لالچ بھی نہ تھا۔

قافلہ اک چلدا چلدا نیڑے کھوہ دے آیا ضرورت پیش پانی دی آئی بندہ اک گھلایا  
 سٹیا ڈول اس کھوہ دے اندر یوسف ڈول نپایا کر کے غور جد سقے ڈٹھا بچہ اس نے پایا  
 سمجھ کے اس نوں مال تجارت اپنے کول چھپایا تھوڑے داموں وچیا اوہناں اگلے گھر گھلایا

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا  
 وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ز وَلِنُعَلِّمَهُ، مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ط وَاللَّهُ  
 غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ، آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَ  
 عِلْمًا ط وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ وَرَأَىٰ وَدَّتُهُ اللَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَ  
 غَلَقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْت لَكَ ط قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَسْوَايَ ط

إِنَّهُ لَا يَفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ (سورۃ یوسف، رکوع ۳)

ترجمہ: اور مصر میں جس شخص نے اس کو خرید اس نے اپنی بیوی سے کہا (جس کا نام زلیخا تھا) کہ اس کو عزت و اکرام سے رکھو  
 شاید یہ مجھے فائدہ (مصر) میں جگہ دی اور غرض یہ تھی کہ ہم ان کو خواب کی باتوں کی تعبیر سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے  
 لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو دانائی اور علم بخشا اور نیکو کاروں کو ہم اسی طرح بدلہ

دیا کرتے ہیں تو جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اس نے ان کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور دروازے بند کر کے کہنے لگی (یوسفؑ) جلد آؤ انہوں نے کہا کہ اللہ پناہ میں رکھے وہ (یعنی تمہارے میاں) تو میرے آقا ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے (میں ایسا ظلم نہیں کر سکتا) بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔

خرید کیجا عزیز نے یوسفؑ بیوی نوں حکم سناوے رکھو اس نوں عزت سیتی شاید نفع پہنچاوے  
اللہ غالب ہر کم اتے مصر پہنچاون والا بخشے علم یوسفؑ تائیں تعبیر بتاون والا  
آئی جوانی یوسفؑ اتے رب نے کرم فرمایا دیوے بدلہ نیکاں تائیں علم دانائی سکھایا  
جس عورت گھر یوسفؑ رہندے جی اسدا للچایا کیتے بند دروازے سارے یوسفؑ تائیں بلایا  
آجا یوسفؑ جلدی کر کے حضرت انکار کرایا رکھے رب پناہ دے اندر صاف جواب سنایا  
بیشک مالک اچھا میرا اسیں نہیں ظلم کماندے ایسے لوک جو ظالم ہوسن کدیں فلاح نیں پاندے

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ج وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ ط كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ  
وَالْفَحْشَاءَ ط إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ۝ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ  
دُبُرٍ ۝ أَلْفَيْمَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ط قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ  
يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

ترجمہ: اور اس عورت نے اس کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا کہنا نہ مانا اگر وہ اپنے رب کی نشانی نہ دیکھتے (تو جو ہوتا ہوتا) یوں اس لیے (کیا گیا) کہ ہم ان سے برائی اور بے حیائی کو روک دیں بے شک وہ ہمارے خالص بندوں میں سے تھے اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسفؑ پیچھے زلیخا) اور عورت نے ان کا گرتے پیچھے سے (پکڑ کر جو کھینچا) پھاڑ ڈالا اور دونوں کو دروازے کے پاس عورت کا خاوند مل گیا تو عورت بولی کہ جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی اس کے سوا کیا سزا ہے کہ یا تو وہ قید کیا جائے یا ذکھ کا عذاب دیا جائے۔

کیجا قصد زلیخا جس دم حضرت جواب سنایا دکھا دلیل اللہ اس نوں برائی توں پاک رکھایا  
علم و طاقت سب خدا نوں قدرت نال سمجھاپے نیکوکاراں تائیں عاجز رب بچاوے آپے  
دوڑے حضرت یوسفؑ اوتھوں رخ باہر دا کریا نال شتابی عورت دوڑی گرتے پچھوں پھڑیا

پھٹ گیا کرتا یوسف والا پاس دروازے آئے مایاں دوہاں نوں خاوند اس دا سچی ہو دکھائے  
جو برائی ارادہ کرے بیوی ساتھ تمہاری کہہ سزا اس نوں دیوسن لو بات ہماری  
سخت عذاب اس نوں چاہیے یا قید کرایا جاوے غلطی اپنی ظاہر نہ کیتی اُلٹی بات سناوے

قَالَ هِيَ رَاوَدْتَنِي عَنْ نَفْسِي وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا جِ انْ كَانَ قَمِيصُهُ قَدْ مِّنْ  
قَبْلِ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَ انْ كَانَ قَمِيصُهُ قَدْ مِّنْ دُبُرٍ فَكَذٰبَتْ وَ هُوَ  
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَا قَمِيصَهُ قَدْ مِّنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهُ مِّنْ كٰذِبِيْنَ ط انْ كَيْدُ كُنْ  
عَظِيْمٌ ۝ يُّوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۝ وَ سْتَغْفِرِيْ لِذَنْبِكِ ط انْ كُنْتِ مِّنَ  
الْخٰطِيْنِ ۝

ترجمہ: یوسف علیہ السلام نے کہا اس نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اس کے قبیلے میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے  
یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس کا گرتے آگے سے پھٹا ہو تو یہ سچی اور یوسف علیہ السلام جھوٹا اور اگر گرتے پیچھے سے پھٹا ہو تو یہ جھوٹی اور  
یوسف علیہ السلام سچا ہے۔ جب اس کا گرتے دیکھا تو پیچھے سے پھٹا تھا (تب اس نے زلیخا سے کہا) کہ یہ تمہارا ہی فریب ہے  
اور کچھ شک نہیں کہ تم عورتوں کے فریب بڑے (بھاری) ہوتے ہیں یوسف علیہ السلام اس بات کا خیال نہ کر اور (زلیخا) تو  
اپنے گناہ کی بخشش مانگ بے شک خطا تیری ہی ہے۔

جواب دتا پھر حضرت یوسف سچی بات سنائی  
اک منصف اس دے کنبے وچوں فیصلہ ایہہ سناوے  
جے کد ہووے پچھوں مھٹیا پھر عورت جھوٹ بتاوے  
گرتے پچھوں مھٹیا ڈٹھا عزیز نے بول سنایا  
نیں کوئی شک اس گل اندر فریب تساں دے بھارے  
کجھ خیال یوسف نہ کریو عزیز بول سناوے

وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتْحًا عَنْ نَّفْسِهِ جِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ط اِنَّا

لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ  
 مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ  
 وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝

ترجمہ: اور شہر میں عورتیں گفتگو کرنے لگیں کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنے طرف مائل کرنا چاہتی اور اس کی محبت اس کے  
 دل میں گھر کر گئی ہے ہم دیکھتی ہیں کہ وہ صریح گمراہی میں ہے جب زلیخا نے ان عورتوں کی (گفتگو جو حقیقت میں دیدار  
 یوسف کے لیے ایک) چال (تھی) سنی تو ان کے پاس دعوت کا پیغام بھیجا اور ان کے لیے ایک محفل مرتب کی اور پھل تراشنے  
 کیلئے ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور یوسف سے کہا کہ ان کے سامنے باہر آؤ جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کا رعب  
 (حسن) ان پر ایسا چھا گیا کہ پھل تراشتے تراشتے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور بے ساختہ بول اٹھیں کہ سبحان اللہ (یہ حسن) یہ آدمی  
 نہیں یہ کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔

دھی بات شہر دے اندر ناروں باتاں کرسن کہن گمراہ زلیخا تائیں پر دیدنوں اووی ترسن  
 پیغام دعوت زلیخا دتا ناروں اوہناں تائیں حضرت یوسف دیکھن کارن آئیاں چائیں چائیں  
 بہہ گیماں سب محفل اندر خوب خوشی وچ آئیاں دتے پھل زلیخا بی بی چھریاں ہتھ پھڑائیاں  
 زلیخا سدیا یوسف تائیں جھاتی ناروں پائی کئے ہتھ اوہناں نے آپے خبر قرآنوں آئی  
 لگیاں کہن ایہہ بشرتے ئیں جے ہے بزرگ فرشتہ کہیا زلیخا ایہہ اوہو یوسف ئیں کوئی ہوو فرشتہ

قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنِنِي فِيهِ ط وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ط وَلَئِن لَّمْ  
 يَفْعَلْ مَا أَمَرُهُ لَيُسْجَنَ وَ لَيَكُونَا مِنَ الصَّغِيرِينَ ۝ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ  
 مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۚ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ  
 الْجَاهِلِينَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۗ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝  
 ثُمَّ بَدَأَ لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيُسْجَنَنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ۝



ترجمہ: تب (زیلخانے) کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتیں تھیں اور بے شک میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا اور اگر یہ وہ کام نہ کرے گا جو میں اسے کہتی ہوں تو قید کر دیا جائے گا اور ذلیل ہوگا یوسفؑ نے دعا کی اے میرے پروردگار جس کام کی طرف یہ مجھے بلاتی ہے اس کی نسبت مجھے قید پسند ہے اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹا دے گا تو میں اس کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانوں میں داخل ہو جاؤں گا تو اللہ نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان سے عورتوں کا مکر دفع کر دیا، بے شک وہ سننے (اور) جاننے والا ہے پھر باوجود اس کے کہ وہ لوگ نشان دیکھ چکے تھے ان کی رائے یہی ٹھہری کہ کچھ عرصہ کے لیے ان کو قید ہی کر دیں۔

جس بارے میں طعنے دیو اس اپنا آپ بچایا میں چاہا انہوں مائل کرنا چاہ رہا بے شک لایا نہ لگیا جے یوسفؑ آکھے استنوں ذلیل کریاں ہرگز استوں ٹلنا نائیں قید ضرور کریاں دعا منگی سن حضرت یوسفؑ وچ درگاہ الہی اس کم نالوں بہتر مینوں قید وچ رہنا آہی کر دے دور فریب اہدے توں کتے مائل نہ ہو جاواں دعا منظور یوسفؑ دی ہوئی رب نے رحم کمایا سب حالات توں واقف لوکیں پر فیصلہ ایہہ ٹھہرایا بے شک اللہ سدا بھجدا پر یوسفؑ قید کرایا

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيْنِ ط قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ج وَقَالَ الْآخَرُ  
 إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْرًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ط نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ج إِنَّا نَرَاكَ مِنَ  
 الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقْنِيهِ إِلَّا نَبَأُ تَكْمًا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ط  
 ذَلِكَمِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ط إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ  
 كَافِرُونَ ۝

ترجمہ: اور ان کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل زندان ہوئے ایک نے ان میں سے کہا کہ (میں نے ایک خواب دیکھا ہے) دیکھتا ہوں کہ میں شراب کے لیے انگور نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا میں یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانوران سے کھا رہے ہیں (تو) ہمیں ان کی تعبیر بتادیں کہ ہم آپ کو نیکو کار سمجھتے ہیں یوسفؑ نے کہا کہ جو کھانا تم کو

ملنے والا ہے رہ آنے نہیں پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو اس کی تعبیر بتا دوں گا یہ ان (باتوں) میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہیں جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت سے انکار کرتے ہیں میں ان کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں۔

ساتھ دو ہو روی قیدی قید خانے وچ آئے دوہاں وچوں اک یوسفؑ نوں اپنا خواب سنائے  
 نچوڑاں شراب انگور اں وچوں پہلا خواب سناوے روٹیاں کھان پرندے سرتوں دو جا عرض الاوے  
 پتہ تائیں کوئی اس اں دے تائیں خواب چنگے نیں یا مندے دسو تعبیر حضرت سانوں تسیں نیکو کاراں بندے  
 دساں تعبیر تساں دے تائیں کھانا آن توں پہلے اک گل ہو روی سن لو میتھوں تعبیر بتان توں پہلے  
 جو میرے اللہ نے مجھ کو سکھائی ہیں جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت سے انکار کرتے ہیں میں ان کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں اور اپنے باپ دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے مذہب پر چلتا ہوں ہماری شان میں نہیں ہے کہ ہم کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک بنائیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے میرے جیل خانے کے رفیقو! کیا کئی جدا جدا معبود اچھے یا کہ ایک اللہ جو واحد اور غالب ہے جن چیزوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ نام ہی نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے رکھ دیئے اللہ نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے۔ یاد رکھو اس نے ارشاد فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ نہیں مانتے۔

پہلاتے اپنے مالک تائیں خوب شراب پلاوے دو بے دا سر پرندے کھاسن جو سولی دتا جاوے  
 جو آدمی ان دونوں میں سے رہا ہو حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو میرا ذکر بھی اپنے مالک سے کرنا لیکن شیطان نے ان کا اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف علیہ السلام کئی سال جیل خانے ہی میں رہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ وَسَبْعُ  
 سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخْرَىٰ يُسَبِّطُ بِهَا يَوْمَئِذٍ الْمَالُ أَفْئُونِي فِي رُءْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا  
 تَعْبُرُونَ ۝ قَالُوا أَضْغَاثٌ أَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَلَمِينَ ۝ وَقَالَ

الَّذِي نَجَّاهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ۝ (رکوع ۶)

ترجمہ: اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دہلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات گوشے سبز ہیں اور (سات) خشک۔ اے سردارو اگر تم خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہو تو میرے خواب کی تعبیر مجھے بتاؤ انہوں نے کہا یہ تو پریشان سے خواب ہیں اور ہم کو ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی اب وہ شخص جو دونوں قیدیوں میں سے رہائی پا گیا تھا اور اسے مدت کے بعد وہ بات یاد آگئی بول اٹھا کہ میں آپ کو اس کی تعبیر (لا کر) بتاتا ہوں مجھے جیل خانے جانے کی اجازت دی جائے۔

آیا خواب بادشاہ تائیں سرداراں نون کول بلاون ست گائیں جو دبلیاں ہے سن موٹیاں ستاں نون کھاون  
ست گوشے سبز ہے سن ست ہی ہے سن خشک دو تعبیر اس دی مینوں جے تسیں لیندے رسک  
لکن خواب پریشانی والے تعبیر نہ اسان نون آوے قیدی جہڑا چھٹیا ہے سی فوراً بول سناوے  
مدت باہجوں چیتا آیا جو حضرت سی فرمایا پچھ تعبیر میں اس تون دساں اٹھ کے بول سنایا  
يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ وَ سَبْعِ  
سُئُلبِ خُضْرٍ وَ أُخْرَى يَسْتَلْعَلِّي أَرْجِعْ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ  
تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأْبًا جَفَا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا  
تَأْكُلُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعُ شِدَادٍ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا  
تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاوِثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعَصِرُونَ ۝

ترجمہ: غرض وہ یوسف علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا اے بڑے سچے یوسف علیہ السلام ہمیں اس خواب کی تعبیر بتائیے کہ سات موٹی گائیوں کو سات دہلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات گوشے سبز ہیں اور سات سوکھے تاکہ میں لوگوں کے پاس جا کر تعبیر بتا سکوں شاید وہ تمہاری قدر جانیں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے تو جو (غلہ) کاٹو، تو تھوڑے سے غلے کے سوا جو کھانے میں آئے اسے گوشوں ہی میں رہنے دینا پھر اس کے بعد (خشک سالی کے) سات سال آئیں گے کہ جو غلہ تم نے جمع کر رکھا ہو گا وہ سب اس کو کھا جائیں گے صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تم احتیاط سے رکھ

چھوڑ دے پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا کہ خوب بارش ہوگی اور لوگ اس میں رس چوڑیں گے۔

لئے اجازت بادشاہ کولوں پاس یوسف دے آیا خواب تعبیر دے تو حضرت اسماں تاساں نوں سچا پایا  
ست گائیں جو ڈبلیاں ہسن موٹیاں ستاں نوں کھایا آیا خواب بادشاہ دے تائیں کسے عین حل بتایا  
ست گوشے سبز ڈٹھے تے ست ہی ڈٹھے سوکھے دساں تعبیر جد واپس جا کے شاید قدر تمہاری سو جھے  
ست سال کرو تسیں کھتی باڑی حضرت نے فرمایا رکھو غلہ گوشیاں اندر جو کھایا سو کھایا  
اگلے ست خشک سالاں وچ اسنوں تاساں نے کھانا اگلے سال جدوں بارش ہوسی اس لئی کجھ بھلا

وَقَالَ الْمَلِكُ اَتُونِي بِهٖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ اِلَي رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا

بِالْنِّسْوَةِ الَّتِي قَطَعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ط اِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكَ

اِذْ رَا وَذُتْنَ يُوْسُفَ عَنْ نَفْسِهٖ ط قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ ط قَالَتْ

اُمْرَاةُ الْعَزِيْزِ اَلنَّحْوُ ذَا رَا وَذُتَّهٗ عَنْ نَفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّي لَمْ اَخْنُهٗ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ

الْخٰٓئِنِيْنَ ۝

(رکوع ۷)

ترجمہ: یہ تعبیر سن کر بادشاہ نے حکم دیا یوسف علیہ السلام کو میرے پاس لے آؤ جب قاصدان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے، بیشک میرا پروردگار ان کے مکروں سے خواب واقف ہے (بادشاہ نے عورتوں سے) پوچھا کہ بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسف کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا؟ وہ بولیں کہ حاشا للہ ہم نے اس میں کوئی برائی معلوم نہیں کی۔ عزیز کی عورت نے کہا اب سچی بات تو ظاہر ہو ہی گئی ہے (اصل یہ ہے کہ) میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور وہ بے شک سچا ہے یوسف علیہ السلام نے کہا کہ میں نے یہ بات اس لیے پوچھی ہے کہ عزیز کو یقین ہو جائے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی (امانت میں) خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنے والوں سے مکروں کو رو براہ نہیں کرتا۔

سن تعبیر شاہ مصر نے دتا حکم سنا  
 قاصد پہنچا پاس یوسف دے دتا حکم سنا  
 پوچھو اوہناں عورتاں کولوں کیسے حال اوہناں دے  
 پچھیا بادشاہ ناراں کولوں دسو حال پرانا  
 ناراں گل دعوت والی شاہ نوں کھول سنا  
 کہیا عورت عزیز مصر دی ہن کیہہ بھید چھپانا  
 ہووے یقین عزیز مصر نوں تاں یوسف گل پوچھائی  
 امانت وچ خیانت نہیں کیتی یوسف ثابت کیا  
 عزیز مصر دی عورت عاجز مکر بہانا کیا

وَمَا أُبْرِئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِالسُّوءِ ۗ إِلَّا مَرَحِمَ رَبِّي ۗ ط إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ  
 رَحِيمٌ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصُهُ لِنَفْسِي ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ  
 الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۚ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ۝  
 وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ۚ يَتَّبِعُونَ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۗ ط نَصِيبُ  
 بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَلَا جَزَاءُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ  
 آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝

ترجمہ: اور میں اپنے تائیں پاک صاف نہیں کہتا کیونکہ نفس (امارہ انسان کو) برائی ہی سکھاتا رہتا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار  
 رحم کرے بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا مصاحب خاص  
 بناؤں گا پھر ان سے گفتگو کی تو کہا آج سے تم صاحب منزلت اور صاحب اعتبار ہو۔ یوسف علیہ السلام نے کہا مجھے اس ملک  
 کے خزنوں پر مقرر کر دیں کیونکہ میں حفاظت بھی کر سکتا ہوں اور (اس کام سے) واقف ہوں اس طرح ہم نے یوسف علیہ  
 السلام کو ملک (مصر میں) جگہ دی اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے ہم اپنی رحمت جس پر چاہتے ہیں کرتے

ہیں اور نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے اور جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے۔

اپنے آپ نون میں پاک نہ آکھاں یوسف بول سنایا      رب رحیم جو بخشن ہارا مہربان نے مجھے بچایا  
قصہ سارا عزیز نے سنیا یوسف کول بلایا      گفتگو نال یوسف دے کیتی مصاحب خاص بنایا  
صاحب اعتبار یوسف توں بندہ امین وی عزیز بتایا      دیو خزانے ملک دے مینوں یوسف بول سنایا  
کراں حفاظت ملک دی شاہا واقف میں اس کاروں      جائے خزاں یعقوب دے باغوں عاجز پھل کھلن گلزاروں  
پس اس طرح اللہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ملک مصر میں جگہ دی جہاں چاہتے رہتے تھے۔

من مرضی دی رحمت میری یوسف موج مناوے      نیکاں نوں بدلہ نیک ہی ملیسی اللہ خود فرماوے  
لان ایمان جو آخرت اتے رب توں ڈردے رہسن      پرہیزگاری اپناون جہڑے عاجز اجر خدا توں لیسن

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ۝ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ  
بِجَهَازِهِمْ قَالَ أَتُونِي بِأَخٍ لَّكُمْ مِّنْ أَبِيكُمْ أَ لَا تَرَوْنَ أَنِّي أَوْفَى الْكَيْلِ وَأَنَا خَيْرُ  
الْمُنْزِلِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ قَالُوا سُرَّادُ  
عَنهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝ وَقَالَ لِفَتِينِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ  
يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

ترجمہ: اور یوسف علیہ السلام کے بھائی (کنعان سے مصر میں غلہ کے خریدنے کے لیے) آئے تو یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو (یوسف علیہ السلام نے) ان کو پہچان لیا اور وہ ان کو نہ۔ یوسف علیہ السلام نے ان کے لیے ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ (پھر آنا تو) جو باپ کی طرف سے تمہارا ایک اور بھائی ہے اسے بھی میرے پاس لیتے آنا کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم ناپ بھی پورا دیتے ہیں اور مہمان نوازی بھی خوب کرتے ہیں اور اگر تم اسے میرے پاس نہ لاؤ گے تو نہ تم کو میرے ہاں سے غلہ ملے گا اور نہ تم میرے پاس ہی آسکو گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان کے بارے میں ان کے باپ سے تذکرہ کریں گے اور ہم (یہ کام) کر کے رہیں گے اور (یوسف علیہ السلام نے) اپنے خدام سے کہا کہ ان کا سرمایہ (یعنی غلے کی قیمت) ان کے

بوروں میں رکھ دو عجب نہیں کہ جب یہ اپنے اہل و عیال میں جائیں تو اسے پہچان لیں اور عجب نہیں کہ یہ پھر یہاں آئیں۔  
 بھائی یوسف دے مصر وچ آئے غرض تجارت کاروں  
 جدوں حضرت بھائیاں تائیں دے سامان ٹراوے  
 ہور بھائی جو تساں دے باپوں استوں نال لیانا  
 نہ تساں ملے غلہ ایٹھوں نہ ہی تساں نے آنا  
 جا کے اسدے باپ دے تائیں تذکرہ اسیں کرانواں گے  
 کہیا حضرت نغراں تائیں جلدی حکم بجاو  
 شاید لین پہچان سرمایا جد اوہ واپس جاون  
 ایسے پاروں وچ مصر دے جلد دوبارہ آون  
 ﴿﴾ ﴿﴾

واپس جا کے باپ دے تائیں کنعانیاں عرض سنائی  
 غلہ ملسی اسدے پاروں ورنہ ملنا تائیں  
 پہلے وانگوں اعتبار نہ کرساں کہیا باپ زبانوں  
 کھول ڈٹھا سامان جد اوہناں سرمایہ وچوں پایا  
 بنیامین نوں ساتھ گھلاؤ غلہ ہور لیاے  
 بھیجو بنیامین دے تائیں شاہ پابندی لائی  
 نگہبانی اسیں اسدی کرساں کوئی بات بھی ایسی تائیں  
 رحم کرے نگہبان جو اللہ بہتر تساں دے نالوں  
 ہو گئی واپس اسان دی پونجی باپ نوں بول سنایا  
 اسیں اسدی حفاظت کرساں اونٹ دا بوجھ ودھایے

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا بَنَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا آخَانًا نَّكْتُلُ وَإِنَّا لَهُ  
 لَحَفِظُونَ ۝ قَالَ هَلْ أَمْنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمْنُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ط فَاللَّهُ خَيْرٌ  
 حِفْظًا ۝ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ ۝ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ  
 إِلَيْهِمْ ط قَالُوا يَا بَنَانَا مَا نَبِغِي ط هَذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ  
 آخَانًا وَنَزِدَاكَ كَيْلَ بَعِيرٍ ط ذَالِكَ كَيْلٌ يَّسِيرٌ ۝

ترجمہ: جب وہ واپس اپنے باپ کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ابا (جب تک ہم بنیابین کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں گے) ہمارے لیے غلے کی بندش کر دی گئی ہے۔ تو ہمارے بھائی کو بھیج دیں تاکہ ہم پھر غلہ لائیں اور ہم اس کے نگہبان ہیں (یعقوب نے) کہا کہ میں اس کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا سو اللہ ہی بہتر نگہبان ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کا سرمایہ واپس کر دیا گیا ہے۔ کہنے لگے ابا جان ہمیں اور کیا چاہیے دیکھیے یہ ہماری پونجی بھی واپس کر دی گئی ہے۔ اب ہم اپنے اہل و عیال کے لیے پھر غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی نگہبانی کریں گے اور ایک شتر زیادہ لائیں گے کہ یہ غلہ جو ہم لائے ہیں تھوڑا ہے۔

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ، مَعَكُمْ حَتَّى تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتِنَنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ج  
فَلَمَّا أَتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ وَقَالَ يَبْنَئِي لَا تَدْخُلُوا مِنِّي  
بَابٍ وَاحِدٍ وَاذْخُلُوا مِنِّي أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ط وَ مَا أَعْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ط إِنَّ  
الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ج وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ وَ لَمَّا دَخَلُوا مِنْ  
حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ ط مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِّنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ  
يَعْقُوبَ قَضَاهَا ط وَإِنَّهُ لَدُوْعٌ عَلِيمٌ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: (یعقوب علیہ السلام نے) کہا جب تک تم اللہ کا عہد نہ دو کہ اس کو میرے پاس (صحیح و سالم) لے آؤ گے میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجوں گا مگر یہ کہ تم گھیر لیے جاؤ (یعنی بے بس ہو جاؤ تو مجبوری ہے) جب انہوں نے ان سے عہد کر لیا تو (یعقوب علیہ السلام نے کہا) کہ جو قول و قرار ہم کر رہے ہیں اس کا اللہ ضامن ہے اور ہدایت کی کہ بیٹا ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا اور میں اللہ کی تقدیر تو تم سے نہیں روک سکتا (بے شک) حکم اسی کا ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اہل توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور جب وہ ان مقامات سے داخل ہوئے جہاں جہاں سے (داخل ہونے کے لیے) باپ نے ان سے کہا تھا تو وہ تدبیر خدا کے حکم کو ذرا بھی ٹال نہ سکتی تھی ہاں وہ یعقوب کے دل کی خواہش تھی جو انہوں نے پوری کی تھی اور بے شک وہ صاحب علم تھے کیونکہ ہم نے ان کو علم سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔



پکا عہد دیو اسان نوں واپس صحیح لیا سو کہہ کر سوتسیں بچو اوتھے بے گھیرے وچ آ جا سو  
 دتا ضامن اللہ اوہناں قول اقرار کرایا تاں منے پھر یعقوب پیغمبر پچیاں نوں سمجھایا  
 اک دروازے جانا ئیں بے جدا جدا تاں جانا تقدیر اللہ دی موڑ نہ سکساں کم میرا سمجھانا  
 اہل توکل کرے بھروسہ ذات خدا دی اتے میں آس او سے دی رکھی جو حاکم سب دے اتے  
 علیحدہ علیحدہ داخل ہوئے حکم باپ دے پاروں تدبیر تقدیر موڑ نہ سکے جو لکھی ہووے درباروں  
 ہاں وہ یعقوب علیہ السلام کے دل کی خواہش تھی جو انہوں نے پوری کی تھی اور بے شک وہ صاحب علم تھے کیونکہ ہم  
 نے ان کو علم سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں مانتے۔

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ أَوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا  
 يَعْمَلُونَ ۝ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَّازِهِمْ جَعَلَ السَّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ  
 أَيُّهَا الْعِبرَانُكُمُ لَسْرِقُونَ ۝ قَالُوا وَاقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّا ذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفِدْنَا  
 صَوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا تَأَلَّفَهُ لَقَدْ  
 عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ  
 كَذِبِينَ ۝

ترجمہ: اور جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ  
 میں تمہارا بھائی ہوں تو جو سلوک یہ (ہمارے ساتھ) کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرنا جب ان کا اسباب تیار کر دیا تو  
 اپنے بھائی کے بورے میں گلاس رکھ دیا پھر (جب وہ آبادی سے باہر نکل گئے تو) ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ قافلے  
 والو تم تو چور ہو وہ ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ تمہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے وہ بولے کہ بادشاہ (کے پانی پینے) کا گلاس کھو  
 گیا ہے اور جو شخص اس کو لے آئے اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ انعام اور میں اس کا ضامن ہوں وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم تم  
 کو معلوم ہے کہ ہم (اس) ملک میں اس لیے نہیں آئے کہ خرابی کریں اور نہ ہم چوری کیا کرتے ہیں بولے کہ اگر تم جھوٹے

نکلے (یعنی چوری ثابت ہوئی) تو اس کی سزا کیا؟

بچے جس دم کول یوسف دے حضرت بھائی بلایا  
یوسف ہاں میں بھائی تیرا پردے نال سمجھایا  
بھہ اسباب کتھانیاں والا یوسف تیار کرایا  
جدوں گئے آبادیوں باہر کچھوں اعلان کرایا  
متوجہ ہو کے کچھن لگے دتو کیہ گوویا  
جو کوئی خود پیالہ دیوے فائدہ اسماں توں پاوے  
قسم خدا دی تسیں بہتر جانوں نہ اسیں چور فسادی  
جس دے بوریوں چوری نکلے اسنوں کیا سزا کرانا  
جس دے پاسوں چوری نکلے اوہی بدلہ دیسی

کول بٹھایا بنیابین نوں اپنا آپ بتایا  
اس پر کوئی افسوس نئیں کرنا جو بھائیاں کسب کمایا  
بنیابین دے بورے اندر پیالہ اک رکھایا  
اس بہانے روکے سارے کچھے منہ پرتایا  
ہویا گم پیالہ شاہ دا نفران بول سنایا  
اونٹ کا بوجھ انعام اوہ پاوے ضامن مجھے رکھاوے  
نئیں خرابی اسماں کوئی کیتی تلاشی کرو اساڈی  
پھر تلاشی تساں دی ہوسی جلدی ہمیں بتانا  
ایہو سزا ظالماں تائیں کوئی نہ عذر کریسی

قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وَجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ط كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ فَبَدَّ  
أَبَاوَعِيَّتِهِمْ قَبْلَ وَعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وَعَاءِ أَخِيهِ ط كَذَلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ  
مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ط نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِمَّنْ نَشَاءُ ط  
وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝ قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ فَاسْرُهَا  
يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبَدِّ هَالَهُمْ ۝ قَالَ أَنْتُمْ شَرُّ مَكَانًا ۝ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ۝  
قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۝ إِنْ أَنْتَ نَرَاكَ مِنَ  
الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ ۝ إِنْآ إِذَا  
الظَّالِمُونَ ۝

ترجمہ: کہنے لگے کہ اس کی سزا یہ کہ جس کے بورے سے دستیاب ہو وہ اس کا بدلہ قرار دیا جائے ہم ظالموں کو ہی سزا دیا

کرتے ہیں پھر (یوسف علیہ السلام نے) اپنے بھائی کے بورے سے پہلے ان کے بوروں کو دیکھنا شروع کیا پھر اپنے بھائی کے بورے میں سے اس کو نکال لیا اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کے لیے تدبیر کی (ورنہ) شاہی قانون کے مطابق اسے حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے بھائی کو لے سکے مگر ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے سے دوسرا علم والا بڑھ کر ہے۔ (برادران یوسف علیہ السلام نے) کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہو تو (کچھ عیب نہیں کہ) کہ اس کے بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی یوسف علیہ السلام نے اس بات کو اپنے دل میں مخفی رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا (اور) کہا کہ تم بڑے بدقماش ہو اور جو تم بیان کرتے ہو اللہ سے خوب جانتا ہے وہ کہنے لگے کہ اے عزیز اس کے والد بہت بوڑھے ہیں (اور اس سے بہت محبت رکھتے ہیں) تو (اس کو چھوڑ دیجیے اور) اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیں اس کی جگہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والے ہیں۔ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اللہ پناہ میں رکھے جس شخص کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا کسی اور کو پکڑ لیں ایسا کریں تو ہم (بڑے) بے انصاف ہیں۔

جس دے پاسوں چوری نکلے اوہ ہی بدلہ دیسی ایہو سزا ظالماں تائیں کوئی نہ عذر کرسی  
 کھولے بورے دو جیاں والے لیسھی چیز نہ کائی آگئی واری بنیابین دی جس توں لیسھنی آہی  
 پیالہ ملیا بورے وچوں رب تدبیر بنائی کامل قدرت رب دی عاجز بھائی نوں ملیا بھائی  
 ورنہ بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ مشیت کے خدا کے سوا اپنے بھائی کو نہیں مل سکتے تھے ہم جس کے چاہتے ہیں  
 درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے سے دوسرا علم والا بڑھ کر ہے (برادران یوسف علیہ السلام نے کہا) کہ اس نے چوری کی  
 تو (کچھ عیب نہیں کہ) اس کے بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی یوسف علیہ السلام نے اس بات کو اپنے دل میں مخفی رکھا اور ان  
 پر ظاہر نہ ہونے دیا (اور) کہا کہ تم بڑے بدقماش ہو اور جو تم بیان کرتے ہو اللہ سے خوب جانتا ہے۔

بوڑھا باپ اسدا شاہا ہر کوئی بول سداوے رکھ لو کوئی اسان دے وچوں جس تے مرضی آوے  
 رکھے رب پناہ دے اندر یوسف بول سنا یا اسان عین لرنی بے انصافی پیالہ استوں پایا  
 فَلَمَّا اسْتَيْسُّوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ط قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ  
 عَلَيْكُمْ مَّوْتِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِيْ يُوْسُفَ ج فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى

يَا ذَن لِي اَبِي اَوْ يَحْكَمَ اللّٰهُ لِي ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اِرْجِعُوْا اِلٰى اٰبِيْكُمْ  
 فَقُولُوْا يَا بٰنَا اِنَّ اَبْنٰكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَا اِلَّا بِمَا عَلَّمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝  
 ترجمہ: جب وہ اس سے ناامید ہو گئے تو الگ ہو کر صلاح کرنے لگے سب سے بڑے نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے  
 باپ نے تم سے اللہ کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف علیہ السلام کے بارے میں تقصیر کر چکے ہو اور جب تک والد  
 صاحب مجھے حکم نہ دیں میں تو اس جگہ سے نہیں ہلوں گا۔ اللہ میرے لیے کوئی اور تدبیر کرے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے  
 والا ہے تم سب والد صاحب کے پاس جاؤ اور کہو کہ ابا تمہارے صاحبزادے نے (وہاں جا کر) چوری کی اور ہم نے اپنی  
 دانست کے مطابق آپ سے (اس کے لیے آنے کا) عہد کیا تھا مگر ہم غیب (کی باتوں) کے (جاننے اور) یاد رکھنے والے تو  
 نہیں تھے۔

وَسُئِلَ الْقُرْبٰىۃَ الّٰتِیْ کُنَّا فِیْہَا وَالْعِیْرَ الّٰتِیْ اَقْبَلْنَا فِیْہَا ط وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ قَالَ بَلْ  
 سَوَّلْتُ لَکُمْ اَنْفُسَکُمْ اَمْ رَا ط فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ط عَسٰی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیْنِیْ بِہُمْ جَمِیْعًا ط  
 اِنَّہٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحٰکِیْمُ ۝ وَتَوَلّٰی عَنْہُمْ وَقَالَ یٰۤاَسْفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَاَبِیْضَتْ عَیْنُہٗ  
 مِنْ لُحْزَنِ فَہُوَ کَظِیْمٌ ۝ قَالُوْۤا تَا اللّٰہِ تَفْتُوْۤا تَذْکُرُ یُوْسُفَ حَتّٰی تَکُوْنَ حَرَضًا اَوْ  
 تَکُوْنَ مِنَ الْہٰلِکِیْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا اَشْکُوْۤا بَیْتِیْ وَحُزْنِیْ اِلٰی اللّٰہِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا  
 لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ: اور جس بستی میں ہم ٹھہرے تھے وہاں سے (یعنی اہل مصر سے) اور جس قافلے میں آئے ہیں اس سے دریافت  
 کر لیں اور ہم (اس بیان میں) بالکل سچے ہیں (جب انہوں نے یہ بات یعقوب علیہ السلام سے آکر کہی تو) انہوں نے کہا  
 (حقیقت یوں نہیں ہے) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے بنالی ہے۔ تو صبر ہی بہتر ہے شاید ان سب کو میرے پاس لے  
 آئے بے شک وہ دانا (اور) حکمت والا ہے پھر ان کے پاس سے چلے گئے اور کہنے لگے کہ ہائے افسوس یوسف علیہ السلام  
 (ہائے افسوس) اور رنج و الم میں ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کا دل غم سے بھر رہا تھا بیٹے کہنے لگے کہ خدا کی قسم آپ

اسی طرح یاد ہی کرتے رہیں گے تو یا تو بیمار ہو جائیں گے یا جان ہی دے دیں گے انہوں نے کہا کہ میں تو اپنے غم اندوہ کا اظہار اللہ سے کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

يَبْنِي اَذْهَبُوا فَتَحَسُّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَ اَخِيهِ وَ لَا تَايَسُّوْا مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ ط اِنَّهٗ لَا يَايَسُّ مِنْ رُّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا لِقَوْمٍ الْكٰفِرُوْنَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يَا اَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ اَهْلُنَا الضَّرُّ وَ جِعْنَا بِبِضَاعِنَا مُرْجٰةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ط اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَ اَخِيهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهَلُوْنَ ۝

ترجمہ: بیٹا (یوں کرو کہ ایک دفعہ پھر) جاؤ اور یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اور اللہ کی رحمت سے بے ایمان لوگ مایوس ہوا کرتے ہیں جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ عزیز ہمیں اور ہمارے اہل و عیال کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم تمہوڑا سا سرمایہ لائے ہیں آپ ہمیں (اس کے عوض) پورا غلہ دیں اور خیرات دیجئے کہ اللہ خیرات کرنے والوں کو ثواب دیتا ہے (یوسف علیہ السلام) نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ جب تم نادانی میں پھسلے ہوئے تھے تو تم نے یوسف علیہ السلام اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا؟

اک واری تسمیں جاؤ بیٹا بات میری نہ ٹالو بنیائیں دا پتہ بھی کرنا دوہاں نوں جا بھالو  
رحمت رب توں مایوس نہ ہونا اس تے شاکر رہنا نا امید نے کافر ہوندے اوہناں نے کیہہ لینا  
گئے دوبارہ پاس یوسف دے جا کے عرض سنائی اہل و عیال تکلیف دے اندر پونجی ناقص لائی  
صدقہ خیرات دیو اسان نوں غلہ پورا دینا کرے خیرات جو لوکاں تائیں اس اجر خدا توں لینا  
کہیا یوسف بھائیاں تائیں ہمیں یہ بات بتاؤ کیہہ کیجا تاں نال یوسف دے اس بھائی دی گل سناؤ  
جدوں بنے تسمیں جاہل سارے کیہہ کیہہ کیتے کارے سانویں بھائی میرا ہے بیٹھا یوسف کرے اشارے

قَالُوْا اِنَّكَ لَ اَنْتَ يُوسُفُ ط قَالَ اَنَا يُوسُفُ وَ هٰذَا اَخِيْ ذِ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ط اِنَّهٗ

مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالُوا تَأْتِيكَ اللَّهُ لَقَدْ أَثْرَكَ  
 اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَطِيئِينَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ذَو  
 هُوَ أَرْحَمُ الرَّحِمِينَ ۝ إِذْ هَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَاَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ۝  
 وَأَتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

ترجمہ: وہ بولے کیا تم یوسف علیہ السلام ہوا نہ ہوں نے کہا ہاں میں ہی یوسف علیہ السلام ہوں اور (بنیامین کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے) یہ میرا بھائی ہے اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے جو شخص اللہ سے ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو اللہ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا وہ بولے اللہ کی قسم اللہ نے تم کو ہم پر فضیلت بخشی ہے اور بے شک ہم خطا کار تھے (یوسف علیہ السلام نے کہا) کہ آج کے دن (سے) تم پر کوئی ملامت نہیں ہے اللہ تم کو معاف کرے وہ بہت رحم کرنے والا ہے یہ میرا اگر تالے جاؤ اور اسے والد صاحب کے منہ پر ڈال دو وہ پینا ہو جائیں گے اور اپنے اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ۔

کیا؟ تسلیں ہو یوسف شاہا کچھن لگے سارے ہاں میں جے یوسف اوہ بھائی میرا یوسف کرے اشارے بڑا احسان خدا دا میں تے نیکی ضائع نہ جاوے ڈر دا روے جو اللہ کولوں پھل صبر دا پاوے بولے بھائی یوسف دے سارے قسم خدا دی اسانوں اسان خطا کاراں اوپر فضیلت ملی تاں نوں عین ملامت تاں دے اتے حضرت صاحب فرماوے کرے معاف خدا تاں نوں جو رحمن رحیم کہاوے گرتہ دتا یوسف اوہناں نوں باپ دے پاس لے جاؤ مجلسی نظر اوہناں دے تاں چہرے نتے جا پاؤ اور اپنے تمام گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ۝ قَالُوا  
 تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ۝ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ آتَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ  
 بِصِيرًا ۝ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ قَالُوا يَا بَانَا اسْتَغْفِرْ  
 لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ط إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

الرَّحِيمِ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ أَوَىٰ إِلَيْهِ أَبُوهُ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ  
اللَّهُ آمِينَ ۝

ترجمہ: اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے والد کہنے لگے کہ اگر مجھ کو یہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا ہے تو مجھے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے وہ کہنے لگے واللہ آپ اسی قدیم محبت میں (بتلا ہیں) جب خوشخبری دینے والا آ پہنچا تو گرتے یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈال دیا اور وہ بیٹا ہو گئے (اور بیٹوں سے) کہنے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ بیٹوں نے کہا کہ ابا ہمارے لیے گناہ کی مغفرت مانگیے بے شک ہم خطا کرتے انہوں نے کہا کہ میں تمہارے لیے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے جب (یہ سب لوگ) حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا مصر میں داخل ہو جائیں اگر اللہ نے چاہا تو خاطر جمع سے رہئے گا۔

قافلہ ٹریا جسم مصروں حضرت یعقوب فرماوے بھاریں آکھو بہکیا بڈھا پر خوشبو یوسف دی آوے وہ بو لے کہ واللہ آپ کسی پرانی غلطی میں بتلا ہیں۔

جد آیا خوشخبری والا گرتے منہ تے پایا مل گئی نظر نئی دے تائیں اللہ کرم کمایا حضرت کہن بیٹیاں تائیں میں نے جو سمجھایا اس بارے تسمیں جانوں تائیں جو اللہ مجھے بتایا سارے بیٹے باپ دے تائیں ادب تھیں عرض سناون کرو دعاتسمیں اسان دی پاروں وچ درگاہ الہی سن کے گل بچیاں دی حضرت وعدہ نئی فرماوے جدوں پہنچے سب پاس یوسف دے حضرت بول سناوے رہو انشاء اللہ باعزت مصر دے اندر ماپے کول بٹھاوے

وَرَفَعَ أَبُوهُ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يَا بَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ  
قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ  
مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ط إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ط

إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ  
 الْأَحَادِيثِ ۝ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۝ تَوَفَّنِي  
 مُسْلِمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۝ وَمَا كُنْتَ  
 لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ  
 بِمُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا تَسْتَلْهُمُ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ: اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب یوسف علیہ السلام کے آگے سجدے میں گر پڑے اور (اس وقت یوسف علیہ السلام نے) کہا ابا جان یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے (بچپن میں) دیکھا تھا میرے پروردگار نے اسے سچ کر دیا اور اس نے مجھ پر بہت سے احسان کئے ہیں کہ مجھ کو جیل خانے سے نکالا اور اس کے بعد شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈال دیا تھا آپ کو گاؤں سے یہاں لایا بے شک میرا پروردگار جو چاہتا ہے تدبیر سے کرتا ہے وہ دانایا (اور) حکمت والا ہے۔ (جب یہ باتیں ہوئیں تو یوسف علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار تو نے مجھ کو حکومت سے بہرہ دیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے تو مجھے (دنیا سے) اپنی اطاعت (کی حالت) میں اٹھایا اور (آخرت میں) اپنے نیک بندوں میں داخل کیجیو (اے پیغمبر) یہ اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں اور جب برادران یوسف علیہ السلام نے اپنی بات پر اتفاق کیا تھا اور فریب کر رہے تھے تو تم ان کے پاس تو نہ تھے اور بہت سے آدمی گو تم کتنی ہی خواہش کرو ایمان لانے والے نہیں ہیں اور ان میں اس (خیر خواہی) کا کچھ صلہ بھی تو نہیں مانتے یہ (قرآن) اور کچھ نہیں تمام جہانوں کے لیے نصیحت؟

تخت بٹھائے ماپے یوسف خبر قرآنوں آئے سارے بھائی یوسف آگے سجدے پئے گئے آہے  
 یہ تعبیر ہے خواب میرے دی جو بچپن ویلے آیا رب میرے اوہ سچا کیتا باپ نوں بول سنایا  
 بڑے احسان خدا دے مجھ تے قیدوں جس چھڑایا پنڈوں سدتساں ساریاں تا کیں مینوں رب ملایا  
 میں اور میرے بھائیاں اندر شیطان فساد مچایا اللہ بہتر حکمت والے نال تدبیر بتایا



حضرت یوسف علیہ السلام کا دعا کرنا:

دعا کیتی حضرت یوسفؑ رب نون خوب سلاہیا تو نے دی حکومت مینوں علم تعبیر سکھایا  
زمین آسمان بنائے تو نے کم سارا ایہہ تیرا دُنیا آخرت اندر اللہ کارساز توں میرا  
اطاعت منداں وچ رکھیں عاجزنوں اس دُنیا دے اندر اٹھائیو مینوں نیکاں وچوں روز حشر دے اندر



## اللہ کا مردوں کو زندہ کرنا

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ  
مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ط قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ  
يَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ج وَانظُرْ  
إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ  
نَكْسُوهَا لَحْمًا ط فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ۙ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(سورۃ بقرہ، رکوع ۳۵)

ترجمہ: یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ گری پڑی تھی اپنی چھتوں پر بولا اسے کیسے جگائے گا اللہ اس کی موت کے بعد  
تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا پھر فرمایا یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی ایک دن یا اس سے کچھ کم فرمایا نہیں تجھے سو  
برس گزر گئے، اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بونہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ  
اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں کے لیے نشانی کر دیں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم ان کو اٹھاتے ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں  
جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا تو بولا خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

یہ واقعہ حضرت عزیز علیہ السلام کے بارے میں بتایا جاتا ہے اور تفسیر قرآن میں بھی یہ لکھا ہے۔

گری بستی جو چھتاں سیتی لنگدیاں عزیزؑ کاوے کویں مردے زندہ ہوسن رب نون بول سناوے

سو سال رب مردہ رکھیا اٹھا کے پھر پوچھایا کتنی دیر توں ٹھہریوں اتھے کتا چر ای لایا  
 اک دن پورا یا استوں تھوڑا ہے جے وقت وہایا کیتی عرض خدا دے اگے اس نے بول سنایا  
 سو سال تینوں ماری رکھیا اللہ خود فرماوے کھانا پانی دیکھ توں اپنا بو ابے نہ آوے  
 تسوں لوکاں کارن ایہہ سب کجھ کیتا نشانی خوب دکھائی آدیکھ ہن اپنے گدھے توں ولے ہڈی نہیں ثابت کائی  
 فرمایا! ہڈیاں اٹھدیاں دیکھ توں آپے گوشت اسیں پہنایے ہووے یقین پختہ تیرا گدھا وی تیرا اٹھایے  
 سارا قصہ اکھیں ڈٹھا بول کے عرض سنائی خوب جانا میں اللہ تائیں تجھے ساری طاقت آہی

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ط قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنُ ط قَالَ بَلَىٰ وَ  
 لَكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ط قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ  
 كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَا تَيْنِكَ سَعِيَّ ط وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ: اور جب عرض کی ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب مجھے دکھا دے تو کیسے مردے جگائے گا اور فرمایا کیا تم کو  
 یقین نہیں عرض کیا یقین کیوں نہیں مگر چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے فرمایا تو اچھا چار پرندے تو اپنے ساتھ ہلا لے پھر  
 ان کا ایک ایک ٹکڑا پہاڑ پر رکھ دے پھر ان کو بلا تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے، اور جان رکھ اللہ غالب حکمت  
 والا ہے۔

ابراہیم خلیل اللہ رب نون عرض سناوے کیکر مردے زندہ کر سیں ادب دے نال الاوے  
 تو اللہ نے فرمایا! کیا تجھے یقین نہیں آتا عرض کی اے اللہ یقین تو ہے مگر چاہتا ہوں کہ میرے دل کو چین آجائے۔  
 چار پرندے توں رکھ خلیل چارے نال ہلا لے چوہاں دے کر کے ٹکڑے ٹکڑے پہاڑتے توں سٹائے  
 اللہ غالب حکمت والا چارے پھر بلا لے چارے آون پیریں دوڑے دل نون چین کرائے

## اوس اور خزرج کی صلح

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ

اِيْمَانِكُمْ كَفِرِينَ ۝ وَ كَيْفَ تَكْفُرُونَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِیْكُمْ  
 رَسُوْلُهُ ط وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا  
 اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَ اَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ  
 جَمِيْعًا وَ لَا تَفْرُقُوْا ۝ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلْفَ بَيْنَ  
 قُلُوْبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ اِخْوَانًا ۝ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ  
 مِنْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (سورة آل عمران، ركوع ۱۰-۱۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم کچھ کتابوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تم کو کافر کر چھوڑیں گے اور تم کیونکر کفر  
 کرو گے تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول تشریف لایا اور جس نے اللہ کا سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ  
 دکھایا گیا اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمانوں اللہ کی رستی کو مضبوط تھام لو  
 سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر  
 دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا اللہ تم  
 سے یونہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ۔

یہاں کتابوں سے مراد توریت والے ہیں جو آپ ﷺ کی نعت و صفت کو چھپاتے تھے مگر حضور ﷺ پر نور کی نعت

توریت میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین پسند ہے قبول ہے، وہ صرف دین اسلام ہے۔

شان نزول: اوس اور خزرج کے قبیلوں میں پہلے بہت عداوت تھی اور مدتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی۔ سید عالم  
 ﷺ کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لا کر باہم شیر و شکر ہوئے۔ ایک دن وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے انس و محبت کی  
 باتیں کر رہے تھے شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمن اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور ان کے باہمی روابط کو دیکھ کر جل گیا اور  
 کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانہ ہے ایک جوان کو مقرر کیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی بچھلی  
 لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کو حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے۔ اس یہودی  
 نے ایسا ہی کیا اور اس کی شراغیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آ گئے اور ہتھیار اٹھالے قریب تھا کہ خون ریزی ہو

جائے سید عالم حضرت محمد ﷺ یہ خبر پا کر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا اے جماعت اہل اسلام یہ کیا جاہلیت کے حرکات ہیں، میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی جاہلیت کی بلا سے نجات دی تمہارے درمیان الفت و محبت ڈالی۔ تم پھر زمانہ کفر کی حالت کی طرف لوٹے ہو حضور ﷺ کے اشارے نے ان کے دلوں پر اثر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا اور انہوں نے ہاتھوں سے ہتھیار رکھ دیئے اور ڈرتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور ﷺ کے ساتھ فرماں بردارانہ چلے آئے۔

اوس اور خزرج کی لڑائی ۱۲۰ برس سے جاری تھی جو آپ ﷺ نے ختم کی۔

اوس خزرج دو قبیلے مدت رہے اوہ لڑ دے ۱۲۰ سال گزر گئے رہے عداوت کر دے  
 صدقے پاک محمد ﷺ سرور دین اسلام وچ آئے سارے جھگڑے جھانجے اوہناں دے آقا آن مکائے  
 اک دن دوئیں قبیلے رل کے مجلس دے وچ بیٹھے انس پیار دیاں باتاں کرسن خوشبو خلق دی مہکے  
 شاس بن قیس یہودی لنگیا ویکھے نظر وٹا کے وجیا تیر حسد دا اس نوں وچ کلجے جا کے  
 آکھے اوس خزرج جے رہن اکٹھے اساں دا کہیہ وٹکانا گھلایا جوان اس مجلس اندر چنگ چواتی لانا  
 ویر پرانے چھیڑ دوہاں دے سگوس کر دکھائے شراغیزی دیون کارن شعر بنا سنائے  
 اوس خزرج آئے طیش دے اندر دوہاں ہتھیار اٹھائے لڑنے خاطر خوب تیاری وچ جوش دے آئے  
 خبر ملی سوہنے تائیں آقا ﷺ تشریف لیائے وچ دوہاں دے آن کھلوتے نال مہاجر آئے  
 جدوں سمجھایا سرور عالم ﷺ دوہاں نے سیں نوایا اوس خزرج نوں پاک محمد ﷺ جھیاں پوا ملایا  
 ادب آداب، نبی دے اوہناں پورے کیتے سارے عاجز بیڑے ڈب دے نائیں جہڑے پاک محمد تارے  
 حاسد شریاں کجھ ئیں ملنا تگو حکم ربانا جہاں راہ نیکی دا دیا مراد نوں اوہناں پانا  
 رحمت دا سمندر تیرا اللہ ٹھاٹھاں مارے عاجز کھلا دوارے تیرے پڑے بھر دے چارے

## حکم تبلیغ

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(سورة آل عمران، رکوع ۱۱)

ترجمہ: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

ہوئے جماعت تہاں دے وچوں جو بھلائی دی طرف بلائے  
 اچھی بات دا حکم سناوے بریوں منع کرائے  
 سورة آل عمران دے اندر اللہ حکم سنائے  
 اوہ ہی لوگ مراد نوں پہنچے جہاں چنگے عمل کمائے

### حضور ﷺ کا اُحد کی طرف جانا

وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تَبَوُّئِ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ط وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝  
 اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتٌ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُهُمَا ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ  
 الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝  
 اِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ اَلَنْ يَكْفِيَكُمْ اَنْ يُمَدِّدَ كُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ  
 مُنزَلِينَ ۝ بَلَى ۙ اِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَاَيَا تُوَكُّم مِّنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمَدِّدْكُمْ رَبُّكُمْ  
 بِخَمْسَةِ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ (سورة آل عمران، رکوع ۱۳)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ جب تم صبح کو اپنے دولت خانہ سے (یعنی مدینہ طیبہ سے بقصد احد) برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کیا اور اللہ سنتا جانتا ہے جب تم کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں اور اللہ ان کا سمجھانے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سرو سامان تھے اور اللہ

سے ڈرو کہیں تم شکر گزار ہو جب اے محبوب ﷺ تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر پڑیں اور تمہارا رب تمہاری مدد کے لیے پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

نوٹ: عبداللہ بن ابی جب تین سو منافقوں سمیت بھاگا تو ان کو دیکھ کر اور دو (۲) گروہ نامردی کا اظہار کرنے لگے جو بنی سلمہ خزرج اور بنی حارثہ اوس میں سے تھے مگر بحکم خدا وہ حضور ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

اے محبوب صبح ویلے توں جد مدینوں باہر آیا مسلماناں نوں مورچے دتے سب نوں قائم کرایا  
 دو گروہ سن بدن لگے ارادہ الٹ کرایا اللہ تیرا سندا بجدا جس نے قابو پایا  
 بے ہتھیار تسیں بدر دے اندر مدد کیتی رب یارو کرو بھروسہ اللہ اُتے ڈر کے شکر گزارو  
 فرماؤ محبوب مجاہداں تائیں اللہ مدد کریسی تین ہزار فرشتے اللہ کارن جنگ گھلیسی  
 جے کرو تسیں صبر تے تقویٰ بیشک دشمن وار کراوے اللہ تساڈا تساندی خاطر پنجاہ سو ملک گھلاوے

## خدا کے پیارے لوگ

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ وَ لِعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ط  
 وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ (سورہ آل عمران، رکوع ۱۳۷)

ترجمہ: وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے ہیں اور لوگوں سے ڈر گزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

رب دے راہ جو خرچ کریندے پیش غم خوشیاں بھاویں آون  
 لوکاں توں ڈر گزر کریندے غصہ پی اوہ جاون  
 سورۃ آل عمران دے اندر اللہ حکم سناون  
 نیک لوگ اوہ اللہ والے محبوب خدا سداون

## برے کی رستی دراز ہے اور رسولؐ کا حکم خدا غیب جاننا

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمَلِّئُ

ترجمہ: اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ جو ہم

لَهُمْ خَيْرٌ لَّا نَفْسِهِمْ إِنَّمَا نُمَلِّئُ لَهُمْ

ترجمہ: ڈھیل دیتے ہیں کچھ ان کے لیے بھلا ہے ہم تو اسی لیے انہیں

لِيَزِدُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝

ترجمہ: ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں اور ان کے لیے ذلت کا عذاب

مَا كَانَ اللَّهُ لِيُزِرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ

ترجمہ: ہے اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑے گا نہیں

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ

ترجمہ: جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے

مِنَ الطَّيِّبِ ط وَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ

ترجمہ: کو سترے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو

عَلَى الْغَيْبِ وَ لَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ

ترجمہ: تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ جن لیتا ہے اپنے

رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهِ ۝

ترجمہ: رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر

وَ اِنْ تُوْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

ترجمہ: اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔

(سورۃ آل عمران۔ رکوع ۱۸)

ہرگز کافر گمان نہ کرسن سخت عذاب ایسہ پاؤں  
مسلماناں نوں رب چھوڑے ناہیں حال اوئاں دے پاروں  
چن دا آپ رسولاں وچوں جسوں اللہ چاہوے  
لاؤ ایمان اللہ دے اتے اس دے سب رسولاں

شان نزول: حضور ﷺ نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا یہ خبر جب منافقوں کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ محمد ﷺ کا گمان ہے کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے ان سے کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم ﷺ نے ممبر پر قیام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں جو آج سے قیامت تک ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں اس کی خبر نہ دے دوں عبداللہ بن حذافہ بھی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! حذافہ۔

پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے اور آپ ﷺ کے نبی ہونے پر ہم راضی ہوئے ہم آپ ﷺ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے؟ کیا تم باز آؤ گے؟ پھر ممبر سے اتر آئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم حضرت محمد ﷺ کو قیامت تک ہر چیز کا علم بتایا گیا ہے اور حضور ﷺ کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔





## شہید زندہ ہیں

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝  
 فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۝ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ  
 خَلْفِهِمْ ۝ إِلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ (سورۃ آل عمران، رکوع ۷۱)

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منارہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔

راہ خدا وچ مر گئے جہڑے مردہ نہیں اور رہندے زندہ ہیں اوہ پاس خدا دے روزی اس توں لیندے جو دتا رب اپنے فضلوں اس وچ خوشی مناون پچھلیاں دی وی خوشی مناون اندیشہ غم نہ کھاون شان نزول: اکثر مفسرین کا قول ہے کہ آیت شہدائے احد کے حق میں نازل ہوئی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بھائی احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ارواح گوبز پرندوں کے قالب عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلائقی قنادیل جو زیر عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں جب انہوں نے کھانے پینے اور رہنے کے عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کوئی خبر دیں کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے کہا میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی (ابوداؤد) اس سے ثابت ہوا ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتے اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں سیاق آیت اس پر دلالت کرتا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے جس کسی کو راہ خدا میں زخم لگا وہ روز قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک کی ہوگی اور رنگ خون کا۔ ترمذی اور نسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے، مسلم شریف میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔



## خدا سے ڈرو نہ کہ شیطانی چیلوں سے

إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ ۚ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوا إِن كُنْتُمْ

(سورة آل عمران، ركوع ۱۸)

مُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ: وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے تو ان سے نہ ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

وہی ہے شیطان اے بندو حکم خدا فرمائے دھمکیاں دیوائے جو یاراں کولوں تسانوں اوہ ڈرائے تساں اوہناں توں ڈرنا نائیں جے ایمان رکھاؤ رہسو ڈر کے میرے کولوں میرا حکم بجاؤ شان نزول: جنگ احد سے واپس ہوتے ہوئے ابوسفیان نے حضور سید عالم ﷺ سے پکار کر کہا کہ اگلے سال ہماری اور آپ ﷺ کی مقام بدر میں جنگ ہوگی تو حضور ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ تو جب وہ وقت آیا تو ابوسفیان اپنا لشکر لے کر مکہ سے جنگ کے لیے روانہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایسا خوف ڈالا کہ انہوں نے واپس چلے جانے کا ارادہ کر لیا تو اس موقع پر ابوسفیان کی ملاقات نعیم بن مسعود سے ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابوسفیان نے اس سے کہا کہ نعیم اس زمانہ میں میری لڑائی مقام بدر میں مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ طے ہو چکی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں تو مدینہ جا اور تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدان جنگ میں آنے سے روک دے اس عوض میں تجھ کو دس (۱۰) اونٹ دوں گا۔ نعیم نے مدینہ جا کر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کر رہے ہیں تو کہنے لگا تم جنگ کے لیے جانا چاہتے ہو اہل مکہ نے تمہارے لیے بہت سے لشکر جمع کر رکھے ہیں خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی پھر نہ آئے گا تو سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو تو حضور ستر (۷۰) سواروں کو ہمراہ لے کر حَسْبُنَا اللَّهُ بِنِعْمِ الْوَكِيلِ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے، بدر میں جا کر وہاں آٹھ شب قیام کیا مال تجارت ساتھ تھا اس کو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور صحیح سلامت واپس مدینہ روانہ ہوئے جنگ نہ ہوئی کیونکہ ابوسفیان اور اہل مکہ خوفزدہ ہو کر مکہ کو واپس ہو چکے تھے تو اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل (اور پر بیان کی گئی) ہوئی۔



## خدا سے ڈرنے والوں کیلئے جنت

لَكِنَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا

مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ط وَ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلَّذَّابِرِ ۝ (سورة آل عمران، رکوع ۲۰)

ترجمہ: لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا۔

جنتاں ہیں اوہناں دے کارن نہراں جہاں وچ بہن  
ڈر کے رہن جو اللہ کولوں وچ ہمیشہ رہن  
اوتھے رہن مہماناں وانگوں عمل جو نیک کربن  
نیکی دا بدلہ نیکی عاجز اللہ کولوں فرمیں

### معجزہ حضور ﷺ

اک دن خدمت نبی دی اندر جابر عرض سناوے  
تسین رسول محبوب اللہ دے مولا میں غلام ساڈا  
لے اجازت سوہنے کولوں نال خوشی گھر آیا  
سُن کے گل جابر دی بیوی اظہار خوشی دا کیا  
بکری گھر وچ رکھی آہی جو جابر ذبح چا کیتی  
ذبح ہوندی بکری دیکھی اس دے بال انجانے  
نظر بچا اس چھری اٹھائی ویر چھوٹا جا پھڑیا  
دیکھ کے ماں اس نوں دوڑی نہ گیا اوہ پھڑیا  
دعوت کراں میں آپ دی آقا دل میرا ایہہ چاہوے  
قدم مبارک تسین پاؤ حضرت خوشحال ہووے گھر ساڈا  
لی اجازت دعوت کارن بیوی نوں آکھ سنایا  
گھر وچ خوب صفائی کیتی شکر خدا دا کیا  
امیر غریب دی گل نئیں اتھے عشق نماز اس نیتی  
ایہہ نواں کوئی کھیل تماشا اس بچے دے بھانے  
نال چھری اس نوں ختم چا کیا گردن گوڈا دھریا  
ماں نے اسدا پچھا کیا کوٹھے تے جا چڑھیا

ہیبت کھا پھر کونھیوں ڈگا اپنا ویں کم کریا  
 پھر دوہاں صلاح ایہہ کیتی ایہہ نیں کم بتانا  
 سودا عشق محمدی عاجز مل دا نیں بازاروں  
 جذبہ رکھ مجاں والا ارادہ پختہ کیتا  
 خدمت پاک نبی ﷺ دی اندر جابرؓ آن کھلویا  
 گھر جابرؓ جا بیٹھے حضرت نبیؐ رسول ﷺ پیارے  
 کھانا کھان توں پہلے نبی ﷺ اللہ فرماندے  
 جدوں تک نہ پچڑے آون کھانا اساں نیں کھانا  
 اساں دے آکھے بچے آقاؐ آج نیں جے اوہ آندے  
 نبی ﷺ اللہ جدوں جا دیکھے دعا حضرت پھر کردے  
 کھانا مل کر شروع کرایا فرمائے نبی ﷺ ربانا  
 کھانے توں سب فارغ ہوئے ہڈیاں جمع کرایاں  
 ہتھ مبارک کملی والے نبی ﷺ ہڈیاں اوپر دھریا  
 معجزہ نبی ﷺ دا ظاہر ہو گیا کئی ایمان لیاون  
 ہمیں بیوی چک اندر رکھے دوہاں تے کپڑا کریا  
 جے دسیا اساں آقا ﷺ تائیں کھانا اوہناں نیں کھانا  
 جہاں عشق پیالہ پیتا فیض پاون سرکاروں  
 کھانا جلد تیار کرایا صبر پیالہ پیتا  
 لیاؤ تشریف یا نبی ﷺ اللہ کھانا تیار جے ہو یا  
 کھانا جلدی حاضر کیتا خدمت وچ سرکارے  
 دس توں جابرؓ پچڑے کتھے کیوں نیں کول بلاندے  
 کتھے دس توں بچے جابرؓ فرماوے نبی ﷺ ربانا  
 قصہ سارا کھول سنایا کول جا دکھاندے  
 اللہ نبی ﷺ دی رحمت ہوئی اٹھ پئے کلمہ پڑھدے  
 گوشت کھاؤ جتا مرضی نیں ہڈیاں توڑ گوانا  
 عاجز صدقے واری تیرے توں کالی کملی دیا سائیاں  
 اٹھی بکری جابرؓ دی یارو جد دم کر کے کچھ پڑھیا  
 بعضے کافر کرماں مارے ضد توں مول نہ ہارن

## عقل مندوں کے لیے نشانیاں

۱  
 اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الْيَلِّ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝  
 الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَمًا وَقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ  
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۙ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(سورة آل عمران، رکوع ۲۰ع)

ترجمہ: بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے اور اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمان اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

بیشک نشانیاں عقلمنداں لئی جو وچ زمین آسماناں قدرت خدای ظاہر اس وچ لیکر دن توں ہون شاماں  
اٹھ دے ہندے کروٹ لیندے یاد خدا وچ رہندے جو پیدائش زمین آسمانے اس تے غور کریندے  
عیں کوئی چیز بے کار بنائی پاک ذات الہی بچاویں عذاب دوزخ توں سانوں تیری ہے سب شاہی

## نبیوں کی گواہی

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَاكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ يَوْمَئِذٍ  
يُودُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصُوا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ لِلَّهِ  
حَدِيثًا ۝ (سورة النساء، ركوع ۶)

ترجمہ: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، کاش ان کوٹی میں دبا کر زمین برابر کر دیا جائے اور کوئی بات اللہ سے چھپانہ سکیں گے۔

اس نبی کو اور وہ اپنی امت کے ایمان و کفر نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی امتوں کے افعال سے (واقف) باخبر ہوتے ہیں کہ تم نبی الانبیاء اور سارا عالم تمہاری امت۔ کیونکہ جب وہ اپنی خطا سے مکریں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطانہ کی تھی تو ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور ان کے اعضاء کو گویائی دی جائے گی وہ ان کے خلاف شہادت دیں گے۔

کیسی ہوگی ہر امت اتے اللہ حکم سناوے جس ویلے ہر امت اتے نبی گواہ بن آوے  
کرن تمنا ایہہ سب لوکیں جدوں وقت ویلا اوہ آوسی گواہ نگران تو اے محبوب ﷺ اہناں اتے ہوسی

کیا کفر جہاں نے تے رسول ﷺ دی نافرمانی خاک در خاک ایہہ ہون بھادیں بات چھپائی نہیں جانی

## مناقض کون ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ إِلَيْكَ وَمَا نُزِّلَ مِنْ قَبْلِكَ  
يُرِيدُونَ أَنْ يُتَّخَاكُمُوكُمْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ط وَيُرِيدُ  
الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

(سورة النساء، ركوع ۹)

ترجمہ: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا  
پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پیچ بنا لیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ اسکا کہانہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکاوے۔

اے محبوب توں دیکھے نائیں جو دعویٰ کرن اسلامی جو کجھ اترا اللہ و لوں اوہ وی متن زبانی  
رب رسول دا حکم نہ متن پیچ بنان شیطانی صلح سلوک نہ ہوون دیون گل کرن شیطانی

## حضور پر نور ﷺ وسیلہ نجات ہیں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنْفِقِينَ يَصُدُّونَ  
عَنْكَ صُدُودًا ۝ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ ۙ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءَهُمْ وَك  
يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا  
فِي قُلُوبِهِمْ فَاَعْرَضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝ وَمَا  
أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءَهُمْ وَك

فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفِرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْ جَدُّ وَاللَّهُ تَوَّابًا رَحِيمًا (سورة النساء۔ رکوع ۹)

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب ان پر کوئی افتاد پڑے گا بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا پھر اے محبوب ﷺ تمہارے ہاں حاضر ہوں اللہ کی قسم کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا ان کے دلوں کی بات تو اللہ جانتا ہے تو تم ان سے چشم پوشی کرو اور ان کو سمجھا دو اور ان کے معاملہ میں رسا بات کہو (یعنی اثر والی)۔ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب ﷺ تمہارے حضور میں حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ﷺ ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

جدوں بلائے کوئی نبی دے و تے طرف کتاب قرآن دیکھو تسین منافقاں و تے منہ موڑ کے جان کیسی ہوسی نال اوہناں دے جدوں وقت ویلا کوئی آیا دینا پیا جد بدلہ اس دا جو ہتھاں نال گھلایا اے محبوباً پھر حاضر ہوندے خدمت تساں دی آ کے مقصد صلاح بھلائی آکھن قسم اللہ دی کھا کے ان کے دلوں کی بات تو اللہ جانتا ہے تو تم ان سے چشم پوشی کرو اور ان کو سمجھا دو اور ان کے معاملہ میں رسا بات کہو اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

جان تے کرن جے ظلم محبوباً آ معافی تد توں چاہون کرائے رسول شفاعت اوہناں دی بخشش رب توں پاون توبہ ضرور منظور اوہناں دی اللہ قبول کریندا خود فرماوے ذات الہی رب مہربان سدیندا اس سے ثابت ہوا کہ بارگاہ الہی میں رسول ﷺ کا وسیلہ اور آپ ﷺ کی شفاعت گنہگاروں کی نجات کا ذریعہ ہے۔ سید عالم ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک عربی روضہ اقدس پر حاضر ہوا اور روضہ شریف کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا، میں نے اپنی جان پر کافی ظلم کیے اور میں آپ ﷺ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش مانگنے آیا ہوا ہوں تو میرے رب سے میرے گناہوں کی بخشش

کرائیے، اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ عربی کا نام بربرہ بن کعب تھا۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔

مسئلہ: قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی جائز ہے اور مقبولان حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: مقبولان حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دُعا بارگاہِ الہی میں جلد قبول ہوتی ہے جس سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

## بشر نامی منافق کی موت

بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔ یہودی نے کہا چلو سید عالم ﷺ سے طے کر والیں منافق نے خیال کیا کہ حضور ﷺ تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لیے باوجود مدعی ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو بیچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خوار ہے اس لیے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو بیچ تسلیم نہ کیا تا چار منافق کو فیصلہ کے لیے حضور ﷺ کے حضور آنا پڑا۔ حضور ﷺ نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اور اس کا معاملہ سید عالم ﷺ سے فرما چکے لیکن یہ حضور ﷺ کے فیصلہ پر راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اس کو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلہ پر راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہی فیصلہ ہے۔

جو جان فیصلہ رسول ﷺ کا انکار کرتی ہے

سُر اس کا تن سے جدا عمر کی تلوار کرتی ہے

تو اللہ فرماتا ہے!

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْ

أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (سورة النساء، رکوع ۹)

ترجمہ: تو اے محبوب ﷺ تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

تیرے رب کی قسم محبوب ﷺ اللہ خود فرماؤں مسلم نہیں جو فیصلہ کارن حج نہ تجھے بناؤں



فیصلہ دلوں بجانوں متن کر کے عمل دکھاؤں عذر بہانہ کوئی نہ کرسن حکم جو نبی ﷺ فرماؤں

## نیکوں کو انبیاء علیہ السلام کا ساتھ ہوگا

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ  
لصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ ج وَ حَسَنَ أَوْلِيَٰكَ رَفِيقًا ط ذَلِكَ الْفَضْلُ  
مِنَ اللَّهِ ط وَ كَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ؕ

(سورة النساء، رکوع ۹)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہداء اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا۔

اللہ نبی ﷺ کا حکم جو متن اللہ حکم فرماوے ہو یا جہاں تے فضل الہی اوہناں ساتھ ملاوے انبیاء صدیق شہید عاجز ہو نیک لوگ پیارے اللہ کافی جانن والا اپنا فضل فرماوے

## حکم سلام

وَ إِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوا وَ هَاطِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ  
حَسِيبًا ؕ

(سورة النساء، رکوع ۱۱)

ترجمہ: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہ ہی کہہ دو بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔

مسائل: سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض ہے اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے جواب پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا آدمی السلام علیکم کہے تو دوسرا فحضر و علیکم السلام ورحمۃ اللہ کہے اور اگر پہلے نے رحمۃ اللہ بھی کہا تو یہ و برکاتہ

اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں کوئی اضافہ نہیں ہے۔ کافر گمراہ فاسق اور استنجا کرتے ہوئے مسلمان کو سلام نہ کریں جو شخص خطبہ یا تلاوت قرآن یا حدیث یا مذاکرہ علم یا اذان و تکبیر میں مشغول ہو ان حالات میں اس کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو اس پر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج، چوسر، تاش، گنجفہ وغیرہ یا کوئی اور ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ غسل خانہ میں ہو یا بے عذر برہنہ ہو اسے سلام نہ کیا جائے۔

مسئلہ: آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کہے۔

مسئلہ: بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کم تر سواری والا پیدل کو اور پیدل بیٹھے کو اور تھوڑے زیادہ کو اور چھوٹے بڑوں کو سلام کریں کیونکہ سلام کرنا دعاء سلامتی ہے۔

## ایمان دار اور بے ایمان کا فرق

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ج وَ الَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ  
الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ج إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ع

(سورۃ النساء۔ رکوع ۱۰)

ترجمہ: ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو شیطان کے دوستوں سے لڑو بے شک شیطان کا داؤ کمزور ہے۔

راہ خدا وچ لڑو جہڑے ایماندار سداون جہڑے راہ شیطان دے لڑوے کافر اوہ کہاون  
بیشک داؤ کمزور شیطانی اللہ حکم فرماوے لڑو مارو اہدے یاراں تا ئیں ایوی نال سناوے

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ  
نُؤَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَ نُصَلِّهِ جَهَنَّمَ ط وَ سَاءَتْ مَصِيرًا ع إِنَّ اللَّهَ لَا يُغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ  
وَ يُغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ط وَ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا

(سورة النساء، رکوع ۱۷-۱۸)

بَعِيدًا ۵

ترجمہ: اور جو رسول ﷺ کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی اللہ سے نہیں بخشا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

جان بچھ جو راہوں کراہ جان اللہ حکم فرما سن  
 خلاف رسول دے رہسن جہڑے وچ دوزخ دے جان  
 رہسن اوتھے اپنے عملوں دوزخ برا ٹکانا  
 کلمہ بول رسول ﷺ دا عاجز جو سوہنا نبی ربانا  
 رب دا جو شریک ٹھہراوے اللہ نہ بخشے اس نوں  
 اوہ گریہ گمراہی اندر ہور بخشے چاہے جس نوں  
 واحدہ لا شریک سبحان اللہ سوہنی ذات پیاری  
 صدقہ منگے محبوب دا عاجز بخش رسول ﷺ دی یاری

سمجھدار نوں سمجھ تے آ جاندی بے سمجھ نوں ہور سمجھاناں کیہہ  
 جس دا کھائیے اس دے گیت گائیے ایویں ضائع وقت گواوناں کیہہ  
 جہڑے نال رسول ﷺ اجوڑ رکھن مراد نوں اوہناں پاوناں کیہہ  
 حُب رب رسول ﷺ دی جے ملے سانوں عاجز جگ توں ہور لیجاوناں کیہہ

## جھوٹی گواہی دینے والا گمراہ ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ  
 أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ ؕ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ؕ فَلَا تَتَّبِعُوا  
 الْهَوَىَٰ إِن تَعَدِلُوا ؕ وَإِن تَلَوْا أَوْ تَعْرَضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَلِالْكِتَابِ  
الَّذِي أُنزِلَ مِنْ قَبْلُ ط وَ مَنْ يُكْفِرْ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ  
فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

(سورة النساء، ركوع ۲۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہی دیتے، چاہے اس میں تمہارا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا  
رشتہ داروں کا جن پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو، بہر حال اللہ تعالیٰ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے۔ تو خواہش کے پیچھے نہ  
لگو کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ اور  
اس کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اپنے اس رسول ﷺ پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری اور جو نہ مانے اللہ اور  
اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گواہی میں پڑا۔

قائم رہو انصاف دے اتے اہل ایمانوں سارے دیو گواہی حق دے کارن اللہ ساتھ تمہارے  
چاہے ہووے نقصان تساندا ہو رماں پیو رشتہ داراں گواہی تساڈی جس اتے ہووے غنی یا فقیر نمانا  
سب تو ودھ اختیار خدا نوں لالچ مگر نہ جاؤ آیا حکم اللہ دے وٹوں حق بات سناؤ  
جے تساں کیتی ہیرا پھیری حق توں منہ پرتایا اللہ سب کجھ جانن والا جو بھی کسب کمایا  
رکھو ایمان اللہ نبی تے جو کتاب قرآن اتاری گئی جو اس توں پہلے اوہ وی سچی جان  
متن نہ جو رب رسولاں فرشتے سب کتاباں نہ جو روز قیامت متن گمراہ اوہ بے حساباں

## کافروں اور منافقوں سے مسلمانوں کی دوستی پر پابندی

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أزدَادُوا وَ كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ  
لِيُغْفِرْ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝ بِشَرِّ الْمُنْفِقِينَ بَانَ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ الَّذِينَ  
يَتَّخِذُونَ الْكُفْرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ط اَيْتَفُونَ عِنْدَهُمْ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ

لِلَّهِ جَمِيعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ  
يُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذَا  
مِثْلَهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ (سورة النساء، رکوع ۲۰)  
ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے اور کفر میں پڑے اللہ ہرگز ان کو نہیں  
بخشتے اور نہ ان کو راہ دکھائے نا خوشخبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو  
دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت دھونڈتے ہیں عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا  
کہ سب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور  
بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی ان جیسے ہو بے شک اللہ کافروں اور منافقوں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔

شک نہیں کوئی اس کم اندر اللہ حکم فرماون  
رب اوہناں نوں بخشے تا میں نہ ہی راہ دکھاوے  
نا خوشخبری دو منافقاں تا میں رب سخت عذاب سناون  
عزت لبھن کافراں کولوں عزت رب نوں ساری  
جہڑے سن کے کلام الہی انکار مذاق کریندے  
ورنہ ہوسو تسیں اوہناں ورگے حکم اللہ فرماونے

بار بار جو کافر ہوں بہتا کفر وچ جاون  
دی (۲۰) رکوع نساء سورۃ اندر پاک قرآن بتاوے  
مسلمانوں نوں چھڈ کے جہڑے کافر یار بناون  
پیشک دسن آیات قرآنی جو کتاب خدا اتاری  
نہ بیٹھو تسیں کول اوناں دے جد تک ہو ریں بات کریندے  
کافر منافق سب اکٹھے کر کے رب وچ جہنم پاوے

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ  
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ جِئَ الْقَهَّاءِ إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا  
بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ إِنَّهُمْ خَيْرَ الْكُفْمِ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ

سُبْحٰنَهُ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ، وَلَدٌ لَّهٗ، مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ  
وَكَيْلًا ۝ (سورۃ النساء۔ رکوع ۲۳)

ترجمہ: اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو، مگر سچ مسیح عیسیٰ علیہ السلام مریم کا بیٹا، اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین (۳) نہ کہو باز رہو اپنے بھلے کو اللہ تو ایک ہی خدا ہے پاکی اسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی کار ساز ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے پارہ نمبر ۳۰ میں ارشاد فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَ لَمْ يُولَدْ ۝

ترجمہ: تم فرماؤ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ، كُفُوًا اَحَدٌ ۝

ترجمہ: اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

بے نیاز ہے اللہ اگو نہ کوئی اس نے جنیاں نہ اس دا کوئی ثانی عاجز نہ کسے اسنوں جنیاں  
نہ کوئی رب دا بیوی بچہ نہ بھین نہ بھائی نہ کوئی اسدا چاچا بابا نہ باپ نہ مائی  
اول آخر ہمیشہ اللہ اس دی ساری شاہی عاجز پاک محمد ﷺ خاطر رب نے کھیڈ رچائی



## دوہڑہ جات

پڑھ بسم اللہ ہتھ قلم نوں لایے حمد خدا دی کرے  
سب تعریفاں لائق رب دے ہر دم استوں ڈریے  
کلمہ ذکر زبانی کرے درود نبی ﷺ تے پڑھے  
کچھ نئیں لبھدا بدیاں وچوں کوئی نیکی عاجز کر مرے

واحد ذات خداوند باری سجدہ اس نون کرئے  
 کلمہ ذکر زبانی کرئے نماز ضروری پڑھیے  
 روزے حج زکوٰۃ نہ بھلیے طاقت سیتی کرئے  
 والدین دی خدمت کرئے عاجز قدم مرشد دے پھڑیے  
 ذکر رب رسول ﷺ دا بہت مٹھا بھادویں دودھ وچ ہووے کھنڈ بلی  
 برکت وچ سلوک دے پائی جاندی ایہ ہے دانائی دی ونڈ بلی  
 مشکل آوے جے پیش جہان اندر تقویٰ رب رسول ﷺ دا رکھ بلی  
 عاجز آکھ پھر اوہناں دا رب راکھا سر جہاں دے مرشد دا ہتھ بلی  
 بعضے ہن خدا دے نیک بندے دردمنداں دا دکھ وٹان والے  
 مسکن رزق حلال خدا کولوں حرام ول نہ نظر اٹھاوون والے  
 محفل میلاد دا جہڑے انتظام کردے نعتاں لکھن والے سنن شان وائے  
 ہتھ جوڑ کے عاجز دُعا منگے ربا ایہہ سارے نے جنت نون جان والے  
 سمجھدار نون سمجھ تے آ جاندی بے سمجھ نون کے سمجھاوناں کیہہ  
 جس دا کھائیے اس دے گیت گائیے ایویں قیمتی وقت گوانوناں کیہہ  
 جہڑے نال رسول ﷺ اجوڑ رکھن مراد نون اوہناں نے پانوناں کیہہ  
 جے کد نبی ﷺ دا رب دیدار بخشے عاجز جگ تون ہور لیجانوناں کیہہ  
 دُنیا ڈاہڈی اسی ہاں ماڑے کول اساں دے اسدا حل کوئی عین  
 راہ جاندیاں نون ایویں چھیڑ دے نے سانوں کے نال لڑن دا ول کوئی عین  
 نہیں کسے دا اسیں نقصان کر دے بناں حسد دے ایہناں کول گل کوئی عین  
 ربا عاجز نون رکھ پناہ اندر تیرے واسطے ایہہ تے گل کوئی عین

دفتر بدیاں دا جاپے سیاہ ساڈا سانوں ہور بخشاون دا وَل کوئی عیٰں  
 ہتھ جوڑ کے تیریاں کراں مینتاں ہن اکھیاں دے وچ جَل کوئی عیٰں  
 اساں ایس جہان توں کوچ کرنا خبر اسدی گھڑی تے پل کوئی عیٰں  
 ربا دید نبی ﷺ تے کلمہ نصیب ہووے عاجز اس ورگی ہور گل کوئی عیٰں  
 کملی والیاعلیہ ﷺ سوہنیا کرم کر دے اہیلِ رحم منظور فرما سائیاں  
 مینوں وچہ غلامی دے رکھ کے تے سارے ڈکھاں دی کنگ مکا سائیاں  
 گناہگار ہاں بے شمار آقا ﷺ میرے سارے دے سارے بخشا سائیاں  
 لچال ایں رکھ لیں لاج میری بیڑی عاجز دی پار لگا سائیاں  
 اوہ دل عیٰں کدیں آباد ہوندا جس دل اندر یاد رب دی عیٰں  
 نعت لکھنا پڑھنا سُننا کم ایہ عاشقاں دا بناں عشق دے گل پھدی عیٰں  
 بناں عشق محمدیٰ وچہ سینے شمع نور دی کدیں ویں جگ دی عیٰں  
 بعض مرشد دے عاجز عیٰں گل بندی بازی شمع دے دن پتنگ دی عیٰں  
 پڑھ ویکھیے ذرا کلام اللہ جھاتی پاتے گریبان اندر  
 سوہنے نبی ﷺ تے پاک درود پڑھیے جس توں ودھ عیٰں کوئی وی شان اندر  
 اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ ط رب آکھدا ہے قرآن اندر  
 سنے ملاں رب درود پڑھدا عاجز شک نہ جان بیان اندر  
 يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط رب آکھدا نبی دی شان اندر  
 پڑھو درود سلام رسول ﷺ اتے جو ہے او نسیں ایمان اندر  
 جہڑا اچے وی اس وچ شک جانے کیہہ گھول دیئے نادان اندر  
 نبی ﷺ عاجز دا بے مثال آقا ﷺ ربا سب نوں رکھیں ایمان اندر



سمجھدار نوں سمجھ تے آ جاندی بے سمجھ نوں کے سمجھاوناں کیہہ  
 جس دا کھائیے اس دے گیت گائیے ایویں قیمتی وقت گنوناں کیہہ  
 جہڑے نال رسول ﷺ اجوڑ رکھن مراد نوں اوہناں نے پانوناں کیہہ  
 جے کہ نبی ﷺ دا رب دیدار بخشے عاجز جگ توں ہور لیجانوناں کیہہ  
 حق سچ دی ربا توفیق دیویں دساں گل جو ہووے قرآن اندر  
 یا پھر نبی ﷺ دی پاک حدیث ہووے رب بولدا جہندی زبان اندر  
 اول آخر ایہو دُعا میری کلمہ نبی ﷺ دا روے زبان اندر  
 رکھیں عاجز نوں مرشد دی وچ سیوہ ربا بخشیں نور ایمان اندر  
 وَاصْحٰی مَکْهُرًا وَاِلٰی زَلْفٰی رَبِّ اَکْهَدَا نَبِیِّ ﷺ دِی شَانِ اِنْدِر  
 لَوْلَاکَ لَمَّا خَلَقْنَا الْاَفْلَاکَ نَبِیُّ اَکْهٰی اِنْبِیِّ شَانِ اِنْدِر  
 وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَتًا لِّلْعٰلَمِیْنَ نَبِیِّ ﷺ رَحْمَتِ اے سب جہاں اندر  
 کریں عاجز دی عرض منظور ربا بخشیں سب دے نور ایمان اندر  
 نہ عرش ہوندا نہ ہی فرش ہوندا جے نہ ذات حضور ﷺ پر نور ہوندی  
 صدقے سوہنے دے رب وی ظاہر ہو یا تھاں تھاں پئی حمد ضرور ہوندی  
 کلمہ نبی ﷺ نہ ہوندا جے عرش اُتے نہ ہی آدم دی توبہ منظور ہوندی  
 عاجز چم حضور ﷺ دے جوڑیاں نوں صدقے جہاں دے عرض منظور ہوندی  
 نور نبی ﷺ رب اُپا دتا نالے عشق بنیاد رکھا دتی  
 طے نبی ﷺ نال عرش سجا کے تے سوہنی شمع نور جگا دتی  
 نور نبی ﷺ جد چمکیا وچ آدم تدوں مکاں نے گردن جھکا دتی  
 عاجز خلیل نوں پایو نے پخہ اندر رب نار گلزار بنا دتی

نور نبی ﷺ دی رب آزمائش کیتی اسماعیل جد گردن ٹکا دتی  
 نور نبی ﷺ حسین قربان ہو یا جس کر بل وچ حد مکا دتی  
 بر دے کے نانے دی بیعت رکھی ساری جھوک دی جھوک لٹا دتی  
 چڑھ کے نیزے دی نوک تے علیؑ جائے تلاوت پاک قرآن سنا دتی  
 امام صاحب جو کر بل وچ جنگ کیتی کسے کرنی ویں نیں تے ہوئی وی نیں  
 جو یں عشق دی اوہناں نے جوگ جوئی کسے جوئی ویں نیں تے جوئی ویں نیں  
 منی امام نے رب رضا لوگو طاقت کفر دی دس دی کوئی ویں نیں  
 کسے کم دی نہیں اوہ اکھ عاجز جہڑی یاد حسین وچ روئی ویں نیں  
 عرب شریف توں میں صدقے جاواں جتھے تلیاں حضور ﷺ نے لایاں  
 پلکاں نال بہاریاں دیواں کراں خاک دیاں سر مسلایاں  
 پڑھ بسم اللہ میں بوسے دیواں جتھے جھک دیاں کل خدایاں  
 کر دے نظر کرم دی آقا ﷺ میں عاجز دیا سایاں  
 صدقے جاں حضور ﷺ دے جوڑیاں توں جہندے جہا کسے دا وچ ویں نیں  
 جس نوں رحمت اللعالمین رب آکھے اوہدے جہا تے ہور کوئی حج ویں نیں  
 میرا نبی ﷺ سائیں لچال سوہنا جہندی موڑ دا خالق رب ویں نیں  
 عاجز کعبے وچ سجدے لکھ کر یے پناں دید دربار ﷺ ہوندا حج ویں نیں  
 کیتے آدم نے لکھ ہزار تڑلے جدوں انجام خطا دا ویکھیا سی  
 رو رو کے حالوں بے حال ہو یا کئی سال سجدہ کر ویکھیا سی  
 کہیا آدم ﷺ دا واسطہ ای جسدا ناں میں عرش تے ویکھیا سی  
 صدقے سوہنے ﷺ دے توبہ منظور ہوئی عاجز کعبہ نہ کسے اچے ویکھیا سی

آئے لکھ توں ودھ جہان اندر نبی ﷺ نئیں کوئی آقا دی شان ورگا  
کئی روز بروز مہمان بن دے نئیں رب دے کوئی مہمان ورگا  
لکھاں حاکم بن بن گئے ایتھوں حکم نئیں کوئی شاہ سلطان ورگا  
نبی ﷺ اساں دا بے مثال عاجز نئیں رب کوئی ہور رحمن ورگا  
واضحی کھڑا وایل زلفاں جویں سورتاں پاک قرآن دیاں  
آقا ﷺ اساں لئی رحمت بن آیا ہوئیاں مہربانیاں خاص رحمن دیاں  
ساری عمر کرئیے کدیں مکدیاں نئیں ایہہ تے صفتاں محمد ﷺ دی شان دیاں  
صدق نال یقین عاجز بول کلمہ رکھو تاہنگاں مدینے نوں جان دیاں  
اللہ واحدہ لا شریک سبحان اللہ جو رب العالمین ہے جی  
بے شمار درود حضور ﷺ اُتے سوہنا رحمت اللعالمین ہے جی  
آئے ہور وی نبی جہان اندر آقا ﷺ خاتم النبیین ہے جی  
قرآن قانون ہے دوہاں دا اک عاجز رہندے عرش تے بھاویں زمین ہے جی  
صدقے نبی ﷺ دے اشرف المخلوقات بندہ بتایا اسے اللہ دی ذات ہے جی  
زمیں آساں ہور چند تارے صبح و شام دن تے رات ہے جی  
خاطر جس دی عرش تے فرش بنیا میرے نبی ﷺ دی کیا ہی بات ہے جی  
عاجز نبی ﷺ تے رب درود پڑھدا جس دے وچ قبضے کائنات ہے جی  
صدقے جاں حضور ﷺ پر نور اتوں آقا پھاہی تھیں باشی چھڑان وائے  
بے شمار سرکار ﷺ دے معجزے نے بکری شیر تھیں واپس کران وائے  
بچے جابر دے ہوئے جد دو مردہ مولا اٹھا کے کھانا کھلان والے  
سوہنے نبی ﷺ دا عاجز پڑھ کلمہ گناہگاراں نوں آقا بخشان والے

واحدہ لا شریک سبحان اللہ جو ہے خالق کائنات اگو  
 نبی پاک محمد ﷺ بے مثل سوہنا ہے دوہاں دی گل بات اگو  
 قرآن قانون بنا دتا جدوں بیٹھے معراج دی رات اگو  
 جس دے واسطے دو جہان بنیا عاجز اوہ محمد ﷺ دی ذات اگو  
 عرب شریف توں میں صدقے جاواں جتھے بکریاں سرکار ﷺ چرائیاں  
 اس اس جاہ میں بوسے دیواں جتھے تلیاں تسانے لائیاں  
 شان ملی تینوں ﷺ سب توں افضل دیواں لکھ لکھ میں ودھائیاں  
 جانی جان توں جانن والا جھب بوہڑ عاجز دیا سائیاں  
 دتا حکم خدا جبرائیل تائیں میرے یار ﷺ نوں جا لیا جلدی  
 جھب اٹھ مکا چھیتی پٹ پاڑا میری یار ﷺ نال گل کرا جلدی  
 تلیاں چم کے لویں جگا سوہنا ﷺ ایویں نیند نہ دیویں گوا جلدی  
 لویں براق اسوار کرا اس نوں لاگی بن محمد ﷺ دا آ جلدی  
 جبرائیل دی ریس نوں رب جانے پیش خدمت آن حضور ﷺ ہو یا  
 تلیاں چم سرکار ﷺ بیدار کیتے حکم رب دا جویں دستور ہو یا  
 ملک ادب آداب ادا کیتے آقا ﷺ مجھ (جبرائیل) نوں حکم ضرور ہو یا  
 فوراً آپ ﷺ نوں رب بلانودا اے لاگی تسانے ﷺ دا میں منظور ہو یا  
 جھب اٹھ جبرائیل توں جا جلدی اللہ پاک نے ایہہ پیغام دتا  
 نال سوہنے نوں لئے کے آ جلدی نالے سوہنے نوں بھیج سلام دتا  
 لاگی بن محمد ﷺ دا آ جلدی آج نواں ایہہ بند نوں کام دتا  
 رب عرش بلا کے کرے گلاں رتبہ نہیں ایہہ کسے نوں عام دتا

بدیتی نئیں ہرگز کم آؤنی بھاریں رہے بیٹھ مسیتی  
 دل دا شیشہ جے صاف نہ کیجا تے اندرے رہی پلیتی  
 جے خوف خدا نہ پیدا ہوئیا نہ حُب نبی ﷺ نال کیتی  
 کیہہ کھٹیا پھر جگ توں عاجز جے نیت صاف نہ کیتی  
 آئی رات معراج دی رات جس رات سی نبی ﷺ معراج کیجا  
 جلدی لیا محبوبُ نون کول میرے جبرائیلُ نون رب ارشاد کیجا  
 تلیاں چُم کے لویں جگا سوہنا ﷺ ایوی حکم خدا دی ذات کیجا  
 عاجز آکھدا رب قرآن اندر محمد ﷺ عرش تے آ دیدار کیجا  
 دتا حکم خدا جبرائیلُ تائیں میرے یارُ نون جا لیا جلدی  
 جھب اٹھ ملکا نہیوں دیر کرنی میری یارُ نون گل کرا جلدی  
 تلیاں چُم کے لویں جگا سوہنا ﷺ ایویں نیند نہ دیویں گوا جلدی  
 عاجز براق اسوار کرا مدنی ﷺ لاگی بن محمد ﷺ دا آ جلدی  
 جبرائیلُ نے تیز رفتار کیتی پیش خدمت آن حضور ﷺ ہوئیا  
 تلیاں چُم سرکار ﷺ بیدار کیتے حکم رب دا جویں دستور ہوئیا  
 ملک ادب آداب ادا کیتے آقا ﷺ مجھ نون حکم ضرور ہوئیا  
 فوراً آپ ﷺ نون رب بلانودا اے لاگی تسانُ دا میں منظور ہوئیا  
 اُتے فلک دے ملک درود پڑھدے رستے نبی ﷺ دے اکھیں وچھا کے تے  
 مسجد اقصیٰ وچ نبی ﷺ اڈیک دے سُن صفاں سارے دے سارے بنا کے تے  
 جا پنچے سرکار ﷺ میں جاں صدقے خطاب امام الانبیاء دا پا کے تے  
 سفر پھر معراج دا شروع عاجز دو رکعت نماز پڑھا کے تے

واہ کریم غمخوار امت دا کرو داخل وچ غلاماں  
 صبح دوپہروں گل گزر گئی آقا ﷺ پیاں عمر دیاں ہن شاماں  
 لکھ ہزار درود میرے نبی ﷺ تے بے شمار سلاماں  
 قدر نبی ﷺ دا خادم جانن عاجز سار کیہہ لوکاں عامان  
 عین عاجزی نال ہے عرض میری مینہ رحمت. دا توں وسا ربا  
 بنیئے نیک تے نیک اعمال کریئے حُب نبی ﷺ دی کر عطا ربا  
 وچ کعبے دے ایس ویں حج کریئے دیہہ روضہ رسول ﷺ دکھا ربا  
 کر دے عاجز تے رحم دی نظر سائیاں صدقہ یار دا دیہہ شفا ربا  
 کر دے کرم رحیم کریم ایں توں سارے جگ نوں ربا خوشحال کر دے  
 صدقہ بخش دے یار دے جوڑیاں دا پیار اساں دا نبی ﷺ دے نال کر دے  
 بنیئے نیک تے نیک اعمال کریئے رحمت اساں دے شامل حال کر دے  
 رکھیں عاجز نوں مولا پناہ اندر فضل اپنا ساڈے توں نال کر دے  
 کر دے نظر کرم خداوندا نیک اساں دا مولا انجام ہووے  
 بنیئے نیک تے نیک اعمال کریئے بھاویں صبح ہووے بھاویں شام ہووے  
 رہے اللہ رسول ﷺ نوں یاد کر دے وقت نزع دا ساڈا آسان ہووے  
 جدوں جان جہان توں جائے عاجز اتے لبان محمد ﷺ دا نام ہووے  
 کر دے کرم توں میرے خداوندا رکھ لیں غریب دی پت ربا  
 تیرے یار ﷺ دے نام دا آسرا اے مگر لگی اے دشمن دی ستھ ربا  
 جھکڑ پئے چوفیریوں جھلدے نے جویں اسوج وچ وگے اگتھ ربا  
 کملی والی سرکار ﷺ دا واسطہ ای رکھ لیں توں عاجز دے لکھ ربا

## نعت شریف

رحمت میرے حضور ﷺ دی واجاں پئی مار دی  
 تہجد دے ویلے ہوندی کچھری سرکار ﷺ دی  
 کوڑ ورتاون آقا ﷺ جنتی سرداراں نوں  
 حسن حسین پیارے فاطمہ الزہرہ نوں  
 نانے دی لاج رکھی آل اولاد حیدر کزار دی  
 رحمت میرے حضور ﷺ دی واجاں پئی مار دی  
 تہجد دے ویلے ہوندی کچھری سرکار ﷺ دی  
 مرضاں دے دارو وٹن سارے بیماریاں نوں  
 جنتاں دے ویزے دیندے اپنے خُباراں نوں  
 کیسی سخاوت سوہنی میری سرکار ﷺ دی  
 رحمت میرے حضور ﷺ دی واجاں پئی مار دی  
 تہجد دے ویلے ہوندی کچھری سرکار ﷺ دی  
 قبراں وچ دید دین اپنے غلاماں نوں  
 رب توں بخشاون آقا اہل ایماناں نوں  
 کیسی شفاعت سوہنی میری سرکار ﷺ دی  
 رحمت میرے حضور ﷺ دی واجاں پئی مار دی  
 تہجد دے ویلے ہوندی کچھری سرکار ﷺ دی  
 نیندر وی غلبہ پاوے جتاوے پیاراں نوں  
 خزاواں دی ڈگت کہڑی جد پکھن بہاراں نوں شاہی نالوں ودھ عاجز غلامی سرکار دی

## سی حرفی

- ا: الف اللہ دی حمد ثناء پہلے نبی ﷺ پاک تے پاک درود پڑھیے  
 صفت اللہ رسول ﷺ دی نئیں مکدی پیر و مرشد نوں ویں یاد کریے  
 پیر غوث پیراں دے پیر جہڑے ذکر اوہناں دا وی ضرور کریے  
 اللہ نبی ﷺ توں عاجز مدد منگے نال بسم اللہ کم شروع کریے
- ا: الف اوس ویلے خداوندا کل مومناں تے رحمت عام ہووے  
 وقت پیاس دے کوڑوں ملے پانی ویلا نزع دا مولا آسان ہووے  
 سوہنی صورت رسول ﷺ دی نظر آوے کلمہ نبی ﷺ دا اتے زبان ہووے  
 کریں عاجز دی عرض منظور سائیاں بخشش والڑا تہ دا نام ہووے
- ب: بہت درود حضور ﷺ اتے شان جس دی وچ قرآن آیا  
 اوجھڑ وتیاں بے مہاریاں نوں نبی ﷺ حق دا راہ وکھان آیا  
 اندھیرا کفر تے شرک دا دُور کر کے سوہنا ﷺ دین دی شمع جگان آیا  
 بیڑے عاجزاں دے بنے لائے آقا ﷺ رحمت بن وچہ دو جہان آیا
- ت: تہاں دی شان توں جاں صدقے مکی مدنی ﷺ اچڑی شان والے  
 مثل تہاں دی نئیں جہاں اندر سنے جوڑیاں عرش تے جان والے  
 ہو کے شاہ، دو عالم سبحان اللہ کرن سادگی وچ گزران والے  
 آقا ﷺ عاجز تے نظر کرم کرنا تہیں امت دا غم کھان والے
- ث: ثابت رکھیں ایمان اندر ربا کرہل دے راہی دا واسطہ ای  
 ہر مشکل نوں مولا آسان کر دے بی بی فاطمہؓ نبی ﷺ دی جائی دا واسطہ ای



دید روضہ اقدس دی بخش دیویں شاہ انبیاء ﷺ دی شاہی دا واسطہ ای

کریں عاجز دی عرض منظور سائیاں تینوں تیری خدائی دا واسطہ ای

ج: جگ جہان ایہہ چھڈ جانا مال اس دا اس تے رہ جاسی

اللہ نبی ﷺ نال جس پیار کیتا بال عشق چراغ اوہ لے جاسی

اوڑک مٹی نے مٹی دے وچ جانا ناں اوہناں دا جگ تے رہ جاسی

عاجز نبی ﷺ نال جس نے عشق کیتا کول جوڑے محمد ﷺ اوہ بہہ جاسی

ح: حُب حضور ﷺ دی بخش ربا دکھ درد مصیبتاں دُور کر دے

بیڑے وچ محمدی ﷺ بیٹھ جائیے سینے اساں دے مولا پُر نور کر دے

رہیے اللہ رسول ﷺ دی یاد اندر جال دشمن دے اساں توں دُور کر دے

تینوں پنج تن پاک دا واسطہ ای معاف عاجز دے ربا تصور کر دے

خ: خبر جبرائیل نے آن دتی اللہ آپ ﷺ نوں عرش بلانودا اے

جلدی جاونا ایں آقا ﷺ نئیں دیر کرنی حکم مجھ نوں رب جبار دا اے

صدقے جاں سرکار ﷺ دی شان اتوں کیسا نبی ﷺ تے سماں انوار دا اے

واضحی مکھڑا عاجز وایل زلفاں چہرہ نوری لاٹاں مار دا اے

خ: خبر تے حال پئے تسیں جانوں رہندا تاں دا بال جو باہر ہووے

پل پل دی خبر پیا دیوندا اے رکھیا پاکل جو تاں نے نال ہووے

دی سی آر دے وچ پئے تسیں دیکھو بھادیں نچدا سمندروں کوئی پار ہووے

کویں عاجز دا نبی ﷺ نئیں جان سکدا کیتا رب نے جنہوں مختار ﷺ ہووے

د: دم مہمان دا پتہ کوئی نئیں اک پل دا نئیں وساہ اہدا

آن جان دے وچ ایہہ خوش رہندا پٹھن نال نئیں کوئی لاء اہدا

ہور کسے دی گل ایہہ نیں مندا ایویں کوئی نہ رکھے چاء اہدا  
 عاجز اولیاء انبیاء من گئے نے حکم رب دے نال بناہ اہدا  
 ذ: ذرا بے تڑی وا لگے دل آکھدا اے سی چاہیدا اے  
 اس نار جہنم توں بچن کارن سامان جنت دے واسطے چاہیدا اے  
 صدقے نبی ﷺ دے سب کجھ دان ہو یا کلمہ سوئے ﷺ دا پڑھنا چاہیدا اے  
 عاجز ڈر دے رہیے رب کولوں نالے اوسنوں سجدہ چاہیدا اے  
 ر: رب ڈاڈا حاکم حاکماں دا سلیمان توں بھٹھ جھوکان والا  
 حضرت یوسف نوں کھوہ تھیں کڈھ کے تے اُتے تخت رب بٹھان والا  
 حضرت خلیل نوں پائیو نے پٹھ اندر رب نار گلزار بنان والا  
 دیون لالچ محل دا آسہ نوں عاجز رب جنت دے وچ دکھان والا  
 ز: زور نیں کسے دا نال تیرے دل چاہندا اے مدینے میں جاں ربا  
 روضہ پاک رسول ﷺ دا جا دیکھاں ہور صلوة سلام پہنچاں ربا  
 رکھاں سر سرکا ﷺ دے وچ قداماں دکھ درد دور کراں ربا  
 سُن عاجز دی توں فریاد سائیاں ہتھ بنھ کے عرض سناں ربا  
 س: سدا ایہہ گڈی نیں چڑھی رہندی ڈور ٹھدی ٹھدی ٹٹ جاندی  
 بادشاہ ایں اپنے آپ اُتے زندگی مکدی مکدی مک جاندی  
 نبض رُکدی رُکدی رُک جاندی جویں بیگ ہلاریوں ٹٹ جاندی  
 گلاں ساریاں عاجز چھڈ اتھے گل کلمے محمد ﷺ تے مک جاندی  
 ش: شہر کوئی مدینے دے نال دا نیں دو جگ دے بین سردار اوتھے  
 سوئے گنبد خضریٰ ﷺ توں جاں صدقے حامی اساں دے لچپال اوتھے

اس در نوں میرا سلام ہووے ساں جا کے کرن سوال اوتھے  
دید شہر مدینے دی بخش ربا نبی ﷺ عاجز دا بے مثال اوتھے  
ص: صفت حضور ﷺ دی مکدی نیں جدوں آقا ﷺ عرش تے جان لگے  
صفاں بنھ کے ملک انتظار کر دے اُج نبی ﷺ تشریف لیان لگے  
حوراں ملک صلوة سلام پڑھدے نالے دید سرکا ﷺ دی پان لگے  
عاجز جاگے بھاگ اُمت محمدی ﷺ دے جندے واسطے تحفے لیان لگے  
ض: ضد نوں دیہہ چھڈ میاں ایس ضد وچوں کجھ لبھدا نیں  
مُرشد بعض راہ نیں ہتھ آؤندا کلمہ نبی ﷺ دا انجھ پھدا نیں  
سوہنے نبی ﷺ تے صلوة سلام بھیجو رب حق کے دا رکھ دا نیں  
عاجز نبی ﷺ دا رہ غلام بن کے بساں حُب اسدی کم سجدا نیں  
ط: طاقتاں رب نوں ساریاں نے جو چاہے اوہ کرن کران والا  
بابے آدم نوں کڈھ بہشت وچوں بیابان دے وچ رلان والا  
حضرت موسیٰ نوں پار کرا کے تے فرعون نوں غرق کران والا  
عاجز ابرہ نے حملہ جدوں آن کیا ابابیلوں توں فیل مروان والا  
ظ: ظاہر باطن سب رب جانے جس نبی ﷺ دا نور ظہور کیا  
اک پاک محمد ﷺ دے ناں صدقے رونا آدم دا رب منظور کیا  
کریں گناہ تقصیر معاف ربا ہور کم جو اساں فضول کیا  
کریں عاجز دی عرض منظور سائیاں کلمہ محمدی ﷺ اساں قبول کیا  
ع: عاشقاں دے سردار سید ڈنکا حق دا کرمل وجا دتا  
نانے پاک رسول ﷺ دی بیعت لوکو حق اساں دا حسین سنا دتا

اک - اک نوں دین توں وار دتا لجال ﷺ کنبہ کہا دتا  
 بر دتا امام نے وچ سجدے اُتے نیزے قرآن سنا دتا  
 غ: غیراں دے ول نہ تک میاں نہ ہی دیکھ توں کول کھلو بندے  
 کسے گوشے نو یکلہ بیٹھ کے تے چکی ہنجاواں دی لئیں جھو بندے  
 گالا عشق حسینؑ دا پا کے تے رَج رَج کے لئیں توں رو بندے  
 صدقے پاک امام دی ذات اتوں جہاں دتے دھونے دھو بندے  
 ف: فخر تکبر منظور نائیں رب عاجزی کرے پسند میاں  
 نیویں ہو کے رہیے وچ جگ پھردے کر نال دانائی دے وٹڈ میاں  
 رہیے رب رسول ﷺ دی یاد اندر ایڈا نئیں کوئی ہور اند میاں  
 عاجز دم دم نال پکار کلمہ ایسا مزہ نئیں کھیر تے کھڈ میاں  
 ق: قبر دے وچ ضرور جانا جھڑی خاص ہنھیرے دی جاہ بندے  
 برقی بتیاں اتھے نت بھائیں کجھ اسدا کر اپا بندے  
 گناہگار نون سخت عذاب اوتھے اج وقت اے کر دفاع بندے  
 کلمہ سوہنے محمد ﷺ دا بول عاجز غلام نبیؑ دا بن کے جا بندے  
 ک: کرم جہان دے جاگ اٹھے ۱۵۷۱ء دا جدوں سال آیا  
 ۱۲ ربیع الاول پیر دا دن ہے سی گودی آمنہؑ دی جدوں لال آیا  
 بھاجڑاں کفر تے شرک نے چک لیاں سوہنا ﷺ توڑن شیطان دے جال آیا  
 دُھاں عرش و فرش تے دُھم گیاں نبیؑ عاجز دا بے مثال آیا  
 ل: لگدے لیندے سب چھڈ جاندے ویلا نزع دا جدوں آن ہووے  
 مہلت موت نئیں دیندی بل میاں بچہ بڈھاتے بھاویں جوان ہووے

- حُب اللہ رسول ﷺ دی کم آؤسی ہور کینا جو نیک اعمال ہووے  
مشکل کریں غریب دی حل مولا جدوں عاجز دا وقت وصال ہووے  
۴: مکے دا حج کرا ربا میں ویں جا کے خانہ خدا دیکھاں  
حجر اسود دے جا کے لواں بوسے تیرے گھر دے وچ کرا دیکھاں  
گناہگار ہاں بے شمار مولا دفتر بدیاں دا صاف کرا دیکھاں  
صدقہ نبی ﷺ دا کر منظور توبہ میں ویں شہر مدینہ جا دیکھاں  
۵: نعت سرکار ﷺ دی لکھن کارن طاقت مجھ نوں مولا عطا کر دے  
رہواں نبی ﷺ دا میں غلام بن کے پیدا مجھ میں اداب حیا کر دے  
گناہگار ہاں بے شمار مولا صدقہ نبی ﷺ دا معاف خطا کر دے  
کر دے عاجز ناچیز تے رحم ربا ہر بیمار نوں توں شفا کر دے  
۶: وت نئیں آؤناں وچ دنیا سامان آخرت دا کجھ کر میاں  
چھڈ رشوت خوریاں چٹیاں نوں کجھ خوف خدا دا کر میاں  
نئیں بل دا کوئی وساہ اتھے سچے دل نال توبہ کر میاں  
عاجز توبہ رب منظور کر سی توں کلمہ نبی ﷺ دا پڑھ میاں  
۷: ہر ویلے رہیے ذکر کر دے سوہنے نبی ﷺ باہجوں بیڑی ترنی نئیں  
وچ قبر اندھیری کوٹھڑی دے اللہ نبی ﷺ دن روشنی کسے کرنی نئیں  
جدوں پہنچوں حشر میدان اندر حامی ہور کسے نے بھرنی نئیں  
عاجز جدوں خدا دے پیش ہوئیوں گل دن محمد ﷺ کسے کرنی نئیں  
۸: عین عاجزی نال ہے عرض میری مینہ رحمت دا توں وساربا  
بنیے نیک تے نیک اعمال کریے حُب نبی ﷺ دی کر عطا ربا

وچ کعبے دے اسیں ویں حج کریئے دہ روضہ رسول ﷺ وکھا ربا  
 کر دے عاجز تے رحم دی نظر مولیٰ صدقہ نبی ﷺ دا دیہ شفا ربا  
 ی: یاد خدا نوں کر بندے ویلا ہتھ ایہہ مُز کے آؤنا نیں  
 اگو پھیرا ایس جہان اُتے وِت پرت کے اتھے آؤنا نیں  
 جویں حضور ﷺ نے دین دا سبق دتا کسے ہور نے آ سمجھاؤنا نیں  
 کھاؤ رزق حلال تے کرو توبہ عاجز حق کسے دا کھاؤنا نیں  
 ے: یاریاں سب خواریاں نے یاری رب رسول ﷺ نال لا میاں  
 دان مرشد دا آؤسی کم تیرے دیواں آخری گل سمجھا میاں  
 سچے دل دی توبہ منظور ہوندی معافی منگ جو کی خطا میاں  
 عاجز سب دے لئی دُعا منگے مولا سب نوں دہ شفا میاں

## نعت شریف

تیریاں ﷺ رضاواں رب کدے وی نیں موڑیاں  
 ایسے پاروں اساں دیاں تیرے ہتھ ڈوریاں  
 منگیا توں ﷺ عمر رب توں جو قدماں وچہ آیا سی  
 کر کے دو ٹکڑیاں چن دیاں جوڑیاں  
 تیریاں ﷺ رضاواں رب کدے وی نیں موڑیاں  
 ایسے پاروں اساں دیاں تیرے ہتھ ڈوریاں  
 جتے مٹھے بول تیرے تے مٹھا سوہنا نام ایں  
 اینیاں تے مٹھیاں نیں گئے دیاں پوریاں

دونویں جو بچڑے مر گئے . جابرؓ صحابی دے  
 میرے کملی والے آقاؓ تقدیریاں نے موڑیاں  
 تیریاں ﷺ رضاواں رب کدے وی عین موڑیاں  
 ایسے پاروں اساں دیاں تیرے ہتھ ڈوریاں  
 معجزے حضور ﷺ دے عاجز بے شمار نے  
 آقاؓ دی گواہی وچ بول پیاں روڑیاں

## نعت شریف

نبی ﷺ دی غلامی وچ ساڈا وی شمار ہونا چاہیدا  
 مولیٰ اک واری سوہنے ﷺ دا دیدار ہونا چاہیدا  
 اس نالوں ودھ کوئی جگ اُتے چیز نیں  
 قسم خدا دی ودھ ہور کوئی عید نیں  
 نبی ﷺ دی غلامی وچ ساڈا وی شمار ہونا چاہیدا  
 مولیٰ اک واری سوہنے ﷺ دا دیدار ہونا چاہیدا  
 جہاں ویں نے سوہنے ﷺ نال لالیاں یاریاں  
 کھل گیاں جنتی اوہناں لئی بازیاں  
 نبی ﷺ دی غلامی وچ ساڈا وی شمار ہونا چاہیدا  
 مولیٰ اک واری سوہنے ﷺ دا دیدار ہونا چاہیدا  
 اک پاسے شاہی جگ دی ہور دُنیا ویں ساری اے  
 قداماں دی خاک اس دی سب توں پیاری اے

نبی ﷺ دی غلامی وچ ساڈا وی شمار ہونا چاہیدا  
 مولیٰ اک واری سوہنے ﷺ دا دیدار ہونا چاہیدا  
 عاجز وی منگتا تیرا ربا محرم توں حال دا  
 سوہنے ﷺ دا صدقہ دے دے دل رحمت پکارا

## نیکوں کا صلہ

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۗ  
 وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۗ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِّن  
 دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۗ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا  
 إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۗ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ  
 مِّنْهُ وَفَضْلٍ لَّا يَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۗ (سورة النساء، ركوع ۲۴)

ترجمہ: تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کی مزدوری انہیں بھر پور دے کر اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور  
 جنہوں نے نفرت اور تکبر کیا تھا انہیں دردناک عذاب دے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائیں گے نہ مددگارے لوگو  
 بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل ہے اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور  
 اس کی رسی مضبوط تھامی عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا۔

جو لوگ ایمان لیاؤں تے چنگے عمل کریں      فل مزدوری ملسی اوہناں نوں رب ہور فضل تھیں دیسن  
 تکبر کارن جہاں نفرت کیتی سخت عذاب وچ جاؤں      باہجھ اللہ کسے مدد نہیں کرنی نہ ہور حمایتی پاؤں  
 بیشک واضح دلیل اللہ دی طرفوں پالسمہ لوکاں دے آئی      روشن نور اتاریا اس نے جس وچ شک نہ کائی

یہاں تفسیر قرآن میں واضح دلیل سے مراد حضور پر نور ﷺ ہیں اور روشن نور سے مراد قرآن پاک بتایا گیا ہے۔



رسی رب دی مضبوط نپاون جو اس تے ایمان لیاون اپنے فضل رحمت اندر رب داخل جلد کراون  
فضل و رحمت جہاں تے ہووے اللہ حکم فرماوے سدھی راہ پھراوہناں تائیں رب اپنی طرف دکھاوے

## معجزہ حضور سید عالم ﷺ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو حضرت رسول کریم ﷺ مع حضرت صدیق اکبر تشریف لائے ان کی عیادت کے لیے تو حضرت جابر اس وقت بے ہوش تھے حضرت ﷺ نے وضو فرما کر آب وضو اس پر ڈالا تو ان کو افاقہ ہوا، آنکھ کھول کر دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں (بخاری، مسلم) ابوداؤد کی روایت یہ بھی ہے کہ حضور پر نور سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے جابر میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ لہذا اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوتے ہیں۔

مسئلہ: بزرگوں کا آب وضو ترک ہے اور اس کو حصول شفا کے لیے استعمال کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: مریضوں کی عیادت سنت ہے۔

مسئلہ: سید عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب فرمائے ہیں۔ اس لیے حضور ﷺ کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔

حضرت جابر دی عیادت کارن آقا ﷺ تشریف لیائے  
وضو فرما کے سرور عالم ﷺ آب وضو جد پایا  
کھلی اکھ جابر دی یکدم جد رحمت پھیرا پایا  
جابر دیکھ کے آقا تائیں وچ خدمت عرض سناوے  
حکم فرماون سید عالم ﷺ حضرت جابر تائیں  
صدیق اکبر دی نال پسن پر جابر بیہوش پائے  
ہو یا افاقہ جابر تائیں ہوش اندر اوہ آیا  
لکھ درود نبی ﷺ تے عاجز جس جابر تے کرم کمایا  
یا رسول اللہ میرے مال دے بارے کہیہ حکم ہن آوے  
میرے علم وچ موت تیری اس مرض نال تائیں



## حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا جنگ سے انکار کرنا

وَ اِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَقَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيكُمْ اَنْبِيَاءًا وَ جَعَلَ لَكُمْ مُلُوكًا ۙ وَ اَنْتُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يَقَوْمِ اذْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُوْا عَلٰى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يَمْوَسٰى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبّٰرِيْنَ ۙ وَ اِنَّ لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا جَ اِنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ (سورة المائدة، ركوع ۴)

ترجمہ: اور جب موسیٰ علیہ السلام نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کئے اور تم کو بادشاہ کیا اور تمہیں وہ دیا جو آج سارے جہاں میں کسی کو نہ دیا اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو کہ نقصان پر پلٹو گے بولے اے موسیٰ علیہ السلام اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہونگے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔

احسان خدا دے حضرت موسیٰ قوم نوں یاد کرائے ہوئے پیغمبر تساں دے وچوں بادشاہ اوس بنائے  
جو کجھ دتارب آج تساں دے تائیں کسے ہو رنیں جگ وچ پایا یعنی من تے سلوی حضرت موسیٰ قوم نوں یاد کرایا  
داخل ہو جاؤ پاک زمین وچہ جو تساں لئی رب رکھائی جے کجھے پر تو نقصان اٹھاسو حضرت بات سنائی  
زبردست لوگ نے او تھے موسیٰ نوں بول ساندے جدوں تک اوہ نکلن ناہیں اسیں نئیں او تھے جاندے

قَالَ رَجُلْنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا دَخَلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ جَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَانْكُمُ غٰلِبُوْنَ جَ وَ عَلٰى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا يَمْوَسٰى اِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ (سورة المائدة، ركوع ۴)

ترجمہ: دومر کہ اللہ سے ڈرنے والوں سے تھے اللہ نے ان کو نواز بولے کہ زبردستی دروازے میں سے داخل ہوا اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو تمہارا ہی غلبہ ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے بولے اے موسیٰ علیہ السلام ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں آپ جائیے اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھتے ہیں۔

دومر جو رب توں ڈردے اوہناں نوں رب نوازے آکھن دونویں داخل ہو جاؤ جبراً تسیں دروازے جے دروازیوں داخل ہو جاؤ غلبہ تسیں ہی پاسو رکھو بھروسہ اللہ اتے جے اس تے ایمان لیا سو بول قوم موسیٰ دی کہیا او تھے اسیں نہ جاساں جد تک جابر لوکاں تائیں او سے جاہ تے پاساں تسیں جاؤ یارب تساڈا دونویں کرو لڑائی بیٹھاں گے اسیں اس جاہ اتے آخری گل سنائی

قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرِقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝

قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ ط فَلَا تَأْسَ عَلَى

الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝ (سورة المائدہ، رکوع ۴)

ترجمہ: موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے مجھے اختیار نہیں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا تو تو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ فرمایا تو وہ زمین ان پر حرام ہے چالیس برس تک بھٹکتے پھریں گے زمین میں تو تم ان بے حکموں کا افسوس نہ کھاؤ۔

رب کول عرض سناوے موسیٰ اختیار نہ مینوں کائی رکھ جدا بے حکماں کولوں مجھے اور میرا بھائی

اوہ زمین حرام ایہناں تے آیا حکم ربانا چالی سال ایہہ بھٹکے پھرن افسوس تساں نئیں کھانا

جو بارہ آدمی شام کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھیجے تھے ان میں سے صرف دو آدمی کالب بن یوقنا اور یوشع بن

نون واپس آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ثابت قدم رہے باقیوں نے وہاں جانے کا انکار کیا جو بے حکموں میں پائے

گئے جو چالیس سال تک وہیں گھوم گھوم کر آتے رہے جن کی تعداد چھ لاکھ بتائی گئی ہے اور اس جگہ کو ”تہ“ کہتے ہیں۔



## مسلمانوں کے دشمن اور ساتھی

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ج وَ لَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصْرِي ط ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَسِيصِينَ وَ زُهَبَانًا وَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَ إِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ح يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَ مَالْنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ مَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ لَا وَ نَطْمَعُ أَنْ يَدْخِلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝

(سورة المائدہ۔ رکوع ۱۱)

ترجمہ: ضرورتاً مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرورتاً مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غم و غم نہیں کرتے اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول پر اترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔ کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ دے اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں حق پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے۔

وڈے دشمن مسلمانوں دے یہودی، مشرک ہوں  
انصاری ایہناں دے ساتھی درویش عالم وی ہوں  
جو کچھ اترا رسول دے اتے سن کے حق پہچان  
نیں کوئی اوہ تکبر کر دے بلکہ سن کے ہنجا ابا لہن  
کہن اساں ایمان لیاندا اللہ دے اوہ تائیں  
ہین گواہ جو حق دے بندے وچ اوہناں نام رکھائیں  
کہیہ ہو یا اساں دے تائیں کیوں نہ ایمان لیائے  
حق جو پاس اساں دے آیا بے حق نہ اوہ اپنائے  
طمع خواہش اوہناں دی ایہو رب اساں نوں نیک بناوے  
داخل کرے اوہ نال نیکاں دے نیکاں سنگ ملاوے

فَأَنبَاهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَلِدِينَ فِيهَا ط وَ ذَلِكَ

جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝

ترجمہ: اور اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے باغ دیئے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بدلہ ہے نیکیوں کا اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے۔

دتے باغ رب اوہناں تائیں سن کے گریہ زاری رہن ہمیشہ اوہ باغاں اند نہراں جہاں وچ جاری ایہ بدلہ نیکاں والا نیکی دا پھل پایا کفر کارن جو آیات جھٹلاون دوزخ گھر بنایا شان نزول: ابتدائے اسلام جب قریش کفار نے مسلمانوں کو بہت زیادہ ایذیتیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور ﷺ کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین حضرات کے نام یہ ہیں: حضرت عثمان غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رقیہ بنت رسول ﷺ اور حضرت زبیر حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت ابوہذیفہ اور ان کی زوجہ حضرت سہلہ بنت سہیل، حضرت مصعب بن عمیر حضرت ابوسلمہ اور اس کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت امیہ، حضرت عثمان بن مطعون حضرت عامر بن ربیعہ اور ان کی بی بی حضرت لیلیٰ ابی خثیمہ، حضرت خاتم بن عمرو حضرت سہیل بن بیضار رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں بحری سفر کر کے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرت اولیٰ کہتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہاں تک کہ عورتوں اور مردوں مہاجرین کی تعداد بیاسی افراد تک پہنچ گئی جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف دے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجی۔ انہوں نے دربار شاہی میں باریابی حاصل کر کے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے ان کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی۔ ہم آپ کو خبر دینے کے لیے آئے ہیں اور ہماری جماعت درخواست کرتی ہے کہ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔ نجاشی بادشاہ نے کہا کہ ان لوگوں سے گفتگو کر لیں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب کیا تو ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اس کے رسول اور کلمتہ اللہ وروح اللہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں۔ یہ سن کر نجاشی نے زمین سے لکڑی کا ایک ٹکڑا اٹھا کر کہا خدا کی قسم تمہارے آقا ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور ﷺ کا ارشاد کلام عیسیٰ علیہ السلام کے بالکل مطابق ہے۔ یہ سن کر مشرکین مکہ کے چہرے

اتر گئے پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ مریم تلاوت کی اس وقت دربار میں نصرانی عالم اور درویش موجود تھے قرآن کریم سن کر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی نے کہا تمہارے لیے میرے قلم میں کوئی خطرہ نہیں۔ کفار ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی کے پاس بہت عزت سے رہے اور حکم الہی سے نجاشی کو دولت ایمان کا شرف حاصل ہوا اور اس کے علاوہ سورۃ طہ بھی تلاوت کی گئی۔ لہذا تلاوت قرآن پاک سن کر وہ لوگ بہت روئے اور ستر آدمی جا کر حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب انہوں نے سورۃ یسین حضور پر نور سرور کونین ﷺ سے سنی تو وہ فوراً ایمان لے آئے اور امت محمدیہ ﷺ میں داخل ہو گئے۔

## بیان قیامت

وَ أَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ تَقْوُهُ ط وَ هُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

(سورہ انعام۔ رکوع ۹۔ آیت ۷۲)

ترجمہ: اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھانا ہے۔

قائم رکھو نماز دے تائیں اٹھ اللہ طرف سے جانا ڈر کے رہو اس دے کولوں متو حکم ربانا

وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ط وَ يَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ ط قَوْلُهُ

الْحَقُّ ط وَ لَهُ لِمَلِكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ط عَلِيمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط وَ

هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ (سورہ انعام، رکوع ۹، آیت ۷۳)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین ٹھیک بنائے اور جس دن فنا ہوگی ہر چیز کو کہے گا ہو جاوہ فوراً ہو جائے گی اس کی

بات سچی ہے اور اس کی سلطنت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ہر چھپے اور نماہر کا جاننے والا ہے اور وہی ہے حکمت والا

خبردار۔

اللہ زمین آسمان بنائے ہر چیز فنا کرے سچی بات اللہ دی عاجز پھر گن دا امر کرے

اک دن صور پھونکا جاسی او سے دی سب شاہی ظاہر باطن سب جانن والا حکمت رب دی آہی

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمین و آسمان کی بادشاہی دیکھنا

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمٌ لِاَبِيْهِ اِزْرَا اتَّخِذْ اَصْنَامًا اِلٰهَةً جِ اِنِّيْ اَرَاكَ وَ قَوْمَكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَ كَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرٰهِيْمَ مَلٰكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُؤَقِنِيْنَ ۝

(سورۃ انعام، رکوع ۹)

ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں اور اس طرح ہم ابراہیم علیہ السلام کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی اور اس لیے کہ وہ عین یقین والوں میں ہو جائے۔

کرو یاد جدوں ابراہیم، آزر نون بول سنایا بمعہ قوم تمہیں گمراہی اندر جہاں بت خدا بنایا  
ایسے واسطے ابراہیم نون رب دکھائی ساری وچ زمین آسمان سارے جو اس دی بادشاہی  
عین یقین جہاں رب تے کیتا داخلہ ان وچ پائے دیویں توں توفیق عاجز نون رباحق دی گل سنائے

## برائیوں سے منع کرنا

قُلْ تَعَالَوْا اٰتِلْ مَا حَرَّمَ رَبِّيْكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَ بِالْوَالِدِيْنَ اِحْسَانًا ج  
وَ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ج وَ لَا تَقْرَبُوْا  
الْفَرٰحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ج وَ لَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط  
ذٰلِكُمْ وَ ضَعُفٌ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ  
حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهُ ج وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ لِمِيزَانٍ بِالْقِسْطِ ج لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

وَسَعَهَا ج وَ إِذَا قُلْتُمْ فَأَعْدِلُوا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى ج وَ بَعَثَ اللَّهُ أَوْفُوا ط ذَالِكُمْ  
 وَ صُكُّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَ أَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ج وَ لَا تَتَّبِعُوا  
 السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ط ذَالِكُمْ وَ صُكُّكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(سورة انعام۔ رکوع ۱۹)

ترجمہ: تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور بے حیاءوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی اور چھپی ہیں اور جو جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق نہ مارو یہ تمہیں حکم فرمایا کہ تم کو عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے جب وہ اپنی جوانی کو پہنچیں اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانوں اور یہ کہ یہ ہے سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں ان کی راہ سے جدا کر دے گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

تم فرماؤ پڑھ سناؤں رب تمہیں دے اتے جو حرام کر دے  
 متوں واحد خدا دے تائیں آئیا حکم ربانا  
 اللہ جان دی حرمت رکھی ناحق نہ مار گواؤ  
 مال یتیم دا چھڑو تائیں کوئی بہتر حل پہچانوں  
 کسے تے ودھ اسمیں بوجھ نہیں پاندے پورا عہد خدا اکر سو  
 ایہو سدھا راستہ ہے جے اس دے اتے چلسو  
 ہور ہور راہیں چلو تائیں متے راہوں کراہ ہو جاؤ  
 سورۃ انعام قرآن دے اندر رب اس وچ امر فرماوے  
 ظاہر باطن دی گل تائیں کوئی دل بے حیادائیں جانا  
 حکم آئیا اس دی خاطر عقل تسیں ویں پاؤ  
 ناپ تول پورا دیو جدوں وچ جوانی جانو  
 معاملہ ہووے بھادیں ساکاں اندر بات انصاف دی کرو  
 ہے تاکید تہاں دے تائیں جے نصیحت منسو  
 حکم فرمایا اس دے کارن پرہیزگار بن جاؤ





## وقتِ قیامت ایمان لانا کام نہ آئے گا

(اور فرقوں کی وضاحت) (سورۃ انعام۔ رکوع ۲۰)

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ط  
يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ  
فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا ط قُلِ انتظروا إنا منتظرون ۝ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا  
شِيْعًا لَسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ط إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝  
ترجمہ: کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے یا تمہارے رب کا عذاب یا تمہارے رب کی نشانی اے  
جس دن تمہارے رب کی وہ نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ آئے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی  
بھلائی نہ کمائی تھی تم فرماؤ رستہ دیکھو ہم بھی دیکھتے ہیں جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے اے  
محبوب ﷺ تمہیں ان سے کچھ علاقہ نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالہ ہے پھر وہ انہیں بتا دے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

کہیہ چاہو تمہیں فرشتے آون کس دی اڈیک رکھاؤ اوہ ایمان کم نہ آوسی جہڑا عذاب دے وقت لیاؤ  
تم فرماؤ رستہ دیکھو اللہ دیکھے اور فرمائے علیحدہ علیحدہ جہاں راہواں کڈیاں وچ دین گروہ بنائے  
اے محبوب ایہہ معاملہ اللہ حوالے ہی ہوسی آپے بتاسی پھر ایہناں تائیں جو کوئی گرسی ہوسی  
برادرانِ اسلام قیامت کی نشانیوں میں سے جمہور مفسرین کے نزدیک ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آفتاب مغرب  
سے طلوع ہوگا ترمذی کی حدیث شریف میں بھی ایسا ہی وارد ہے بخاری مسلم کی حدیث میں کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک  
آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے تو یہ  
ایمان نفع نہ دے گا یعنی اطاعت نہ کی مراد یہ کہ نشانی آنے سے پہلے ایمان لائے بلکہ فوراً ایمان لائے کیونکہ زندگی کے تو ایک  
سانس کا بھی اعتبار نہیں ہے آئے یا نہ آئے اور اس کے علاوہ یہ کہ ان میں سے کسی ایک کی موت کا یعنی موت کے فرشتے کی  
آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا۔

حدیث شریف میں ہے کہ یہود اکہتر (۷۱) فرتے ہو گئے ان میں سے صرف ایک ناجی باقی سب ناری اور انصار بہتر (۷۲) فرتے ہو گئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری امت بہتر (۷۳) فرتے ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب ناری ہو گئے سوائے ایک کے جو سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے۔

## حضور ﷺ کی نماز اور قربانی اللہ کیلئے

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَغِيْرَ اللّٰهِ اَبِغِيْ رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۝ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اٰخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خٰلِفًا فِى الْاَرْضِ وَّرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ ۚ رَجَبٌ لِّيَّبْلُوْكُمْ فِىْ مَا اٰتٰكُمْ ۚ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(سورۃ انعام، رکوع ۲۰ ع)

ترجمہ: تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنے کا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہانوں کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی پھر تم نے اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ تمہیں بتا دے گا جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی ہے کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی بے شک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

تسین فرماؤ اس گل اندر شک عین کوئی کرنا فی سبیل اللہ نماز قربانی اور میرا جینا مرنا

مسلمان ہوں میں سب سے پہلا اللہ رب ہے سب جہانوں  
 تم فرماؤ تمہیں کہیہ چاہو کیا ہو کوئی رب بنانا؟  
 جو کوئی کرے کمائے اتھے اوہ اسدے ذمہ آسی  
 جانا ہے تہاں رب دی طرفے جو اختلاف کراوے  
 نائب کیجا جس زمین دے اندر درجات بلند کراوے  
 عذاب کریندیاں اوہنوں دیر نہ لگدی اس وچہ شک نہ آوے  
 نہیں شریک کوئی اسدا لوکو مینوں ایہو حکم رباناں  
 بے شک سب دارب ہے اللہ عاجز منوں حکم رباناں  
 کوئی جان نہ ایسی ہوسی جو کے دا بوجھ اٹھاسی  
 آپے دے رب اسدے تائیں دھمکی دے سمجھاوے  
 نعمتاں دے دے تہاں دے تائیں اللہ پاک آزماوے  
 تہیں فرماؤ رب بخش والا مہربان کہاوے

## منکر قرآن اور متکبر کیلئے جہنم ہے

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا  
 يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ط وَكَذَلِكَ نَجْزِي  
 الْمُجْرِمِينَ ۝ لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ط وَكَذَلِكَ نَجْزِي  
 الظَّالِمِينَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا  
 أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَ نَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍ  
 تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ج وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا قف وَمَا كُنَّا  
 لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ج لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَبَّنَا بِالْحَقِّ ط وَ نُودُوا أَنْ تِلْكَ  
 الْجَنَّةُ أَوْرَثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

(سورة الاعراف۔ رکوع ۵)

ترجمہ: وہ جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا ان کے لیے آسمانوں کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہونگے جب تک سوئی کے ناتے اونٹ داخل نہ ہو اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں انہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور طاقت بھرا اچھے کام کیئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لیے ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم راہ نہ پاتے اگر ہمیں اللہ راہ نہ دکھاتا بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی صلہ تمہارے اعمال کا۔

تکبر کرن جو آیات جھٹلاؤں اللہ حکم فرماوے بند دروازے اوہناں دے کارن سب آسماناں والے داخل نہ ہوں جنت اندر اللہ امر فرماوے جب تک سوئی دے نکے وچوں اونٹ لنگ نہ جاوے تھلے اتے آگ اوہناں دے بستر آگ دا پاس ایسے طرح بدلہ ملسی اللہ سائیں فرما سن جو کوئی آون ایمان دے اندر اچھے کم اپناون کرن ویں اپنی طاقت سیتی رب زائد بوجھ نہ پاون سینے صاف رب اوہناں دے کیتے جنتی اوہ اکھواون رہن ہمیشہ اس جنت اندر تھلے نہراں وگدیاں پاون صفتاں کرن خدا دیاں او تھے جو ہے راہ دکھاندا لائے حق رسول خدا دے جس وچہ شک نہ کائی اسیں راہ کدے نہ پاندے جے رب نہ راہ دکھاندا آوازہ ہوسی تاں دی خاطر جنت میراث بنائی

## دوزخیوں کا سوال کرنا بہشتیوں سے

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ط قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ج فَالْيَوْمَ نُنَسِّهُمْ كَمَا نَسُوا الْقَاءَ يَوْمَهُمْ هَذَا ۝ وَمَا كَانُوا

بَايْتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ (سورة الاعراف، ركوع ۶)

ترجمہ: اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تم کو دیا کہیں گے بے شک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا اور دنیا کی زیست نے انہیں فریب دیا تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے جیسا انہوں نے اس دن کے ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔

بہشتیاں توں پانی منگسن جہاں دوزخ گھر بنایا کھانا دیو اسان دے تائیں جو تساں خدا توں پایا  
جنتی کہن گے دوزخیاں تائیں اسان نھماں رب توں پایاں بیشک اللہ کافراں اتے دونویں حرام فرمایاں  
لطف و عزت دُنیا کارن دھوکا جہاں نے کھایا دین نوں سمجھیا کھیل تماشا قدر نہہاں عین پایا  
چھڈاں گے اسیں ایناں نوں جویں ایہہ دن اہناں بھلایا جویں انکار آیات دا کردے رب نوں سی بھلایا

## شانِ حضور ﷺ میں دو ہڑے

دھماں دھم گیاں دو جگ اندر جدوں وچ مکے سردار آیا  
حوراں دین مبارکاں آن سھے گودی آمنہ دی احمد علیہ السلام لال آیا  
گناہگاراں تیماں دے بھاگ جاگے بے کساں دا مددگار آیا  
صدقے عاجز سرکار علیہ السلام دے جوڑیاں توں قسم رب دی رب دا یار آیا  
کملی پوش سرکار علیہ السلام توں جاں صدقے آقلیہ السلام حق دی شمع جگان آیا  
دسیا عمل کر کے صبر و شکر والا فانے کٹ کے سبق سکھان آیا  
ظلم و ستم جہالت نوں دور کر کے جھنڈا دین دا آقلیہ السلام لہران آیا  
عاجز نبیاں توں ودھ شان اس دی سوہنائے کے پاک قرآن آیا

یاری نال حضور ﷺ دے لائے نال رب دے جے گل بات اوہدی  
 جہڑی کہے سوہنا ﷺ ، اللہ من لیندا نیں موڑدی رب دی ذات اوہدی  
 قائم کرو ارکان اسلام والے رب آکھدا کرو اطاعت اوہدی  
 عاجز پاک قرآن کلام اللہ کیتی (پاک) زبان مبارک قرأت اوہدی  
 ۵۷۱ دا سال ہے سی پر انج لگدا اے آقا ﷺ آج آئے  
 سوہنے ختم نبوت دے پنھ سہرے سرتے پہن شفاعت دا تاج آئے  
 جس نوں رحمت دو عالم رب آکھے آقا ﷺ عرش تے کرن معراج آئے  
 عاجز پاک جناب ﷺ توں جاں صدقے رکھن اساں غریباں دی لاج آئے  
 کالی کملی دی جھنب سوہے اوہنوں بن کے نوری اوہ شمع دان آیا  
 چڑھیا مکیوں نور خورشید سوہنا ﷺ رات کفر و شرک مٹان آیا  
 ہر سو نور ظہور حضور ﷺ پر نور دا اے دو جگ نوں آقا چمکان آیا  
 عاجز پاک جناب ﷺ دا کھائے صدقہ جو بن کے حبیب ﷺ رحمن آیا  
 اتو رب واحد پاک ذات اسدی ہور کسے دا کوئی خدا کوئی نیں  
 جہڑا نبی ﷺ دے نال اجوڑ رکھے اوہدا نال خدا دے لاء کوئی نیں  
 حسن حسین فاطمہ زہرہ دے لال دونویں باپ علی جہا شیر خدا کوئی نیں  
 جسدا پنجتن نال پیار ناکیں اوہنوں جنت وچ جان نوں راہ کوئی نیں  
 سارے ہتھ اٹھا دُعا منگو رب سب نوں وچ حیا رکھے  
 سچے دل نال کریے اسیں توبہ سانوں نیک نیت بنا رکھے  
 اساں ناچیز نکمیاں نوں گراہی توں رب بچا رکھے  
 عاجز روزِ حشر لہجہاں آقا ﷺ سائے کملی پیٹھ چھپا رکھے

مکں نفس ذابقتہ الموت حکم آیا نئیں وقت دا رب اعظام دتا  
 ایہہ جگ وی سدا نئیں جگ رہنا حکم لہنوں فناہ مقام دتا  
 کیتا رب نے اسان نوں دان کلمہ مارکیاں نوں نیل وچکار دتا  
 اللہ نبی ﷺ دی کرو اطاعت عاجز رب وچ قرآن پیغام دتا

## نعت شریف

نور دیاں لاٹاں مارے آمنہؓ دا لال سوہنا علیہ ﷺ

جگ وچ آیا بن کے آقا علیہ ﷺ بے مثال سوہنا علیہ ﷺ

نوری نوری مکھڑا تے رتبہ کمال اے

پایا زلفاں نے متھے اتے کنڈلاں دا جال اے

نور دیاں لاٹاں مارے آمنہؓ دا لال سوہنا علیہ ﷺ

جگ وچ آیا بن کے آقا علیہ ﷺ بے مثال سوہنا علیہ ﷺ

کلیاں توں ودھ سوہنے دند بے مثال نے

نیٹاں وچ ڈورے سج دے سُرخ لال لال نے

نور دیاں لاٹاں مارے آمنہؓ دا لال سوہنا علیہ ﷺ

جگ وچ آیا بن کے آقا علیہ ﷺ بے مثال سوہنا علیہ ﷺ

اوبدے حسن و جمال دی نہ ہور کوئی مثال اے

موہڈے اُتے کملی کالی سج دی کمال اے

نور دیاں لاٹاں مارے آمنہؓ دا لال سوہنا علیہ ﷺ

جگ وچ آیا بن کے آقا علیہ ﷺ بے مثال سوہنا علیہ ﷺ

سوہنے سوہنے ہوتیاں نوں سوہنا علیہ السلام جدوں کھول دا  
 سوہنے علیہ السلام دی زبان وچوں سوہنا رب بول دا  
 نور دیاں لاٹاں مارے آمنہ دا لال سوہنا علیہ السلام  
 جگ وچ آیا بن کے آقلا علیہ السلام بے مثال سوہنا علیہ السلام  
 ودھ عطر و گلاب توں نبی علیہ السلام دا پسینہ ایں  
 جگ نالوں ودھ عاجز سوہنے علیہ السلام دا مدینہ ایں

### اللہ کا نبی ﷺ کو نور فرمانا

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ

ترجمہ: اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ﷺ تشریف

كثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ

ترجمہ: لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالیں تھیں اور بہت سی معاف کرتے ہیں۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ

ترجمہ: اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا

سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

ترجمہ: سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیروں سے روشنی



## النُّورِ بِأَذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

ترجمہ: کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

(سورۃ المائدہ۔ رکوع ۳۔ آیات ۱۵-۱۶)

بے شک یہ رسول ﷺ ہمارے پاس تھاں دے آئے  
 بہتیاں چیزیں معاف تھاں نوں بہتیاں ظاہر فرمائیاں  
 نہیں کوئی شک اس گل اندر اللہ حکم فرمایا  
 اور آئی کتاب جو روشن جسے سے ہدایت فرماوے  
 کڈھے ایہنا نونوں اندھیریاں دچوں روشنی طرف لجاوے  
 پندرھویں آیت سورۃ مائدہ اندر اللہ حکم فرمائے  
 جو چیزاں کتابو تھاں نے وچ کتاب چھپائیاں  
 اک نور اللہ دی طرفوں پاس تمہارے آیا  
 مرضی نال جو اللہ دی چلیا راہ سلامتی والے  
 دے کے حکم اوہناں دے تاں سیدھے راہ چلاوے  
 ﴿﴿﴿﴿﴾﴾﴾﴾

واہ واہ سوہنا امت دا والی سوہنیاں شانوں والا  
 نوری شمع مدینے روشن جس دے سب پروانے  
 لکھ سلام صلوة نبی ﷺ تے درود بيشاراں  
 نوری شمع مدینے روشن جس دے سب پروانے  
 نوری شمع سوہنا بن کے آیا امت دا رکھوالا  
 غوث قطب ابدال جو بن گئے عاجز پھر کے وکھ زمانے  
 افضل شان آقا ﷺ دی بھاویں اک لکھ کئی ہزاراں  
 اللہ نبی ﷺ نوں نور فرمایا حکم آیا قرآنے  
 بیشک آیا نور کتاب اک روشن بھیجے رب العالمین  
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

## دوہڑہ جات

کریے گل سب دی وچ خدمت جے سُن کے ودھ شعور ہووے  
 گل سُن کے گل نوں سمجھ لینا گل سُنن دا ایہو اصول ہووے  
 دانشمند جو گل دی ونڈ کر دا کیہہ سمجھے جو مجھول ہووے  
 بخش عاجز نوں توں توفیق رہا کرے گل جو بادستور ہووے

گناہگار بندہ بے شک بھادیں کچھ حشر دے لئی بنا لیئے  
رکھ اُمید بخشش کارن یاری رب ، رسول ﷺ نال لا لیئے  
فخر تکبر مول نہ کریئے عاجزی نوں اپنا لیئے  
عاجز کریئے وٹڈ حلال حرام اندر حکم رب تے عمل کما لیئے  
گل غیر نہ نال زبان کریئے اُتے گتاں دے قابو پا لیئے  
پڑھیے درود سلام رسول ﷺ اتے سر سجدے رب کول پا لیئے  
بِیَمِّنِ مُرَشِدٍ رَاہ لِبھدا نائیں قدم اس دے گھٹ نپا لیئے  
صدقہ نبی ﷺ دا رب توں منگ عاجز دامن کھولدے نہ شرما لیئے  
جھوٹ چغلی بجلی توں دُور رہیے پاسے حسد والے نہ جائیے  
پڑھیے نعت سرکار ﷺ دی ہر ویلے صدقہ جس دے جوڑے دا کھائیے  
ایس دم دا نئیں وساہ کوئی بھادیں اَبھے ہی مر جائیے  
رہیے عاجز یاد خدا اندر قیمتی وقت نہ ایہہ گوائیے  
دید نبی ﷺ دی منگیئے رب کولوں نیوں نیوں عرض سنائیے  
ڈر دے رہیے رب دی ذات کولوں کلمہ بول سنائیے  
پڑھیے درود نبی ﷺ دے اتے سلام صلوة پہنچائیے  
منگیئے رحمت رب توں عاجز نیت نیک اپنائیے  
رہیے چلدے راہِ راست اُتے اکھ پٹ کے پاسیوں دیکھیے نہ  
نہ ہی دیکھ بیگانزی چوپڑی نوں ایویں دل دے وچ پئے سہکیے نہ  
جھولی کر خدا توں منگ لیے بوہے غیر دے جا کے ٹھہکیے نہ  
جدوں مرشد دا عاجز کرم ہووے دُھواں غماں والا پھر سکیے نہ

صدقے جاں مرشدؒ پاک اتوں جھاتی کرم دی جدوں اوہ پا دیندا  
 بھاویں ڈبی ہوئی شوہ پتال ہووے کر کے مہر دی نظر ترا دیندا  
 اجڑے کھیت نوں کرے آباد سوہنا بوٹا عشق محمدی ﷺ لا دیندا  
 عاجز حق ادا نہیں ہو سکدا اوہ تے راہ خدا دکھا دیندا  
 چھوٹی عمرے پتیمیاں نوں ملن دھکے بن رب دے کون پھر پالدا ای  
 بناں سائیاں کلتے تے رہے تسی بھاویں مینہ وئے موسلا دھار دا ای  
 مرشدؒ کامل بن نہ کوئی وی راہ دتے بھاویں پھرے زمانہ بھالدا ای  
 حق ادا نہیں مرشدؒ دا ہو سکدا عاجز ڈبے نوں جہڑا تار دا ای  
 ہوہ یاریاں بھنڈیاں خواریاں نے یاری رب رسول ﷺ نال لا لئیے  
 دم دم نال کریے حمد باری مالا عشق محمدی ﷺ گل پا لئیے  
 رپیے ماں تے باپ دی وچہ سیوہ جوڑے مرشدؒ دے چم نپا لئیے  
 صر نال خدا تے رکھ تقویٰ عاجز دلی مراد نوں پا لئیے  
 خالق رب رازق اللہ پاک سوہنا ہر کوئی اس دی حمد پکار دا ای  
 دیندا روزی ساری مخلوق تائیں صدقہ نبی ﷺ اپنے نالے یار دا ای  
 موت زندگی سب نوں دین والا بعضے ماں دے شکم وچ مار دا ای  
 عاجز دم دم رب دی حمد کریے اللہ حاکم ایہ کم جبار دا ای  
 ماں باپ نہ بھین کوئی بھائی اسدا بچی بچہ نہ نار رکھانودا ای  
 واحد رب سچا پاک ذات اسدی اور رحمن رحیم کہانودا ای  
 خاطر نبی ﷺ دی اس پکار کیتا درود نبی ﷺ تے رہندا پہنچانودا ای  
 عاجز نہیں معبود کوئی باجھ اللہ ، نبی ﷺ رسول خدا سدانودا ای

مینہ رحمت دا دہ برسا مولیٰ کھیت اساں غریباں دا ہرا کر دے  
 بوٹا لا دے عشق رسول ﷺ والا پیار اپنے دا وچ دھڑا کر دے  
 کریں مدد توں ساڈے خداوندا جال سب شیطان دے پراں کر دے  
 اتے عاجز نگاہ کرم کر دے اوہدے کھوٹے مقدر نوں کھرا کر دے  
 بارہ ماہ اور پانچ موسم

وگے اسوں دے وچ اگھ یارو وسا کھ جیٹھ تے ہاڑ لو ہنھیریاں نیں  
 پوہ ماگھ وچ پالا زور کر دا ساون بھادوں مینہ دیاں ڈھیریاں نیں  
 کتہ بعد وچ مکھر خزاں آؤندی چگن چیتر بہار دیاں پھیریاں نیں  
 چھڈ عاجز موسم دے چکراں نوں صفتاں رب دیاں ہور بہتریاں نیں  
 اس گل نوں جان دا جگ سارا نبی ﷺ نیں کوئی احمد مختار ﷺ ورگا  
 نہ ہو یا نہ ہوسی جہان اندر نبی ﷺ پاک محمد ﷺ سردار ورگا  
 سوہنا آیا نہ آؤسی کوئی ہور ایسا سوہنے مدنی آقا ﷺ غمخوار ورگا  
 حامی محشر وچ عاجز نہ ہور ہوسی میری کملی والی سرکا ﷺ ورگا  
 کر دے کرم کریم رحیم ایں توں وچہ مکہ شریف بلا ربا  
 خانہ کعبہ دا میں ویں طواف کرساں حجر اسود دا بوسہ دوا ربا  
 تینوں یار دے یاراں دا واسطہ ای نالے مدینہ شریف پہنچا ربا  
 عرضی عاجز دی کر منظور مولیٰ گنبد خضریٰ وہ وکھا ربا  
 حاجی صاحب مدینہ وچ جدوں جاؤ میرے آقا ﷺ نوں میرا سلام دینا  
 ہووے درود حضور پر نور ﷺ اتے پہنچا صبح دینا بھادویں شام دینا  
 ہتھ ہتھ کے میری ایہہ عرض کرنا کم غور نال سرانجام دینا  
 در اقدس تے آقا ﷺ بلاؤ عاجز لکھ غریب دا نفراں وچ نام دینا

## بیان حضرت یونس علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور پیغمبروں سے تعلق رکھتے ہیں اللہ رب العزت نے ان کو شہر ”نینوا“ میں جس کو آج کل دمشق کہتے ہیں پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے اپنے فرائض مکمل طور پر پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی اور دعوت الہی میں ہمہ تن مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی مہربانیوں اور انعام و کرام میں لوگوں کو امیدیں دلائیں اور غضب الہی سے بھی ہر طرح ڈرایا کرتے۔ مگر کسی نے بھی فرمانبرداری نہ کی اور ہمیشہ ان کی رسالت کا انکار کرتے رہے بلکہ دست و زبان سے بھی رنج و غم پہنچانا شروع کر دیا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ یونس علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام کی اولاد سے تعلق رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو دمشق میں نبی بنا کر بھیجا اس جگہ قوم ثمود آباد تھی اور وہ سب کے سب بت پرست تھے۔

ایک روز حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جناب رسالت مآب ﷺ سے عرض کیا حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کتنی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک لاکھ سے زائد اور سب کے سب نافرمان تھے یعنی بالغ ایک لاکھ اور بچوں کے شمار سے زیادہ تھی۔

ایک روایت میں ہے حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو چالیس (۴۰) برس تک دعوت خدادی اور یہ فرماتے رہے کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُونُسُ نَبِيُّ اللَّهِ** وہ مردہ قوم کبھی اس کلمہ کو اپنی زبان پر نہ لائی اور یہ کہتے کہ اے یونس علیہ السلام اگر ہم کو پارہ پارہ کبھی کر دیا جائے تو ہم تجھ کو نبی اللہ نہ مانیں گے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے ایک دن اپنی قوم کے بڑے مجمع میں جا کر قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے قوم اپنے خالق کائنات کو چھوڑ کر کیوں بت پرستی کرتے ہو اس میں تمہارے لیے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا وہ تو تمہارے خود ساختہ ہیں۔ مگر پھر بھی اس قوم نے آپ کی باتوں پر کوئی توجہ نہ دی اور یہی کہتے کہ ہم تم کو نبی اللہ ہرگز نہ مانیں گے اور پھر ضد میں آ کر حضرت یونس علیہ السلام کو تکلیفیں دینے لگے اور آپ متواتر ہدایت کرتے رہے ہمیشہ یہ کہتے کہ واحد خدا کی عبادت کرو جو کام تم نے اپنا رکھا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمادے۔ جب انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام سے یہ الفاظ سنے تو کہنے لگے یہ تو بتاؤ عذاب کتنا ہوتا ہے؟ کیسے آتا ہے؟ یعنی وہ قوم مزاق کیا کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا عذاب خدا کی طرف سے آتش دوزخ ہے یہ جو اس نے سن کر انہوں نے اور بھی مزاحیہ پن اختیار کیا جس سے تنگ آ کر آپ نے یہ سوچا کہ یہ قوم کسی وقت بھی ایمان نہ لائے گی اور دعوت حق کو قبول نہ کرے گی۔ تو پھر آپ نے اس ظالم قوم کے لیے اپنے رب کی بارگاہ میں یہ بددعا کی کہ اے اللہ تو ان

عذاب نازل فرما تو ندا آئی اے یونس علیہ السلام عذاب طلب کرنے میں جلدی نہ کرو جب وقت آئے گا اس قوم پر عذاب نازل کر دیا جائے گا یہ سنتے ہی حضرت یونس علیہ السلام خفا ہو کر اپنے شہر کو چھوڑ نکلے جیسا کہ ارشاد باری ہے:

وَذَا النُّونِ إِذْ ذُهِبَ مُغَاصِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ قُلِّبْتُ لِنَفْسِي الظُّلَمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ، لَا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ط

وَ كَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ (سورة انبياء، ركوع ۶)

ترجمہ: مچھلی والے کو دیکھو جب وہ چلا گیا غصہ سے لڑ کر اور پس وہ سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے پس پکارا بیچ اندھیروں کے کہ کوئی حاکم نہیں تیرے سوا تو بے عیب ہے بے شک پس میں تھا گناہگاروں میں۔ پس قبول کی اس کی پکار اور نجات دی اس کو ہم نے غم اور اندھیروں سے ایسے ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو۔

خفا ہو کے نال خدا یونس اپنے شہر دمشق نوں چھڈ ٹریا  
اس ول پردیس دے منہ کینا بیوی بچے وی گھر تھیں کڈھ ٹریا  
راہے جاندیاں ندی سی پار کرنی ہتھ بیوی دا حضرت نےب ٹریا  
اک بچہ چکيا موہڈیاں تے عاجز دوجے نوں کنڈے تے چھڈ ٹریا  
جدوں ندی دے پانی نے زور کینا ہتھ بیوی دا ہتھوں چھڑا دتا  
قدرت رب دی حضرت دے پیر پھلے بچہ کنڈھیوں شوہ رہڑا دتا  
اک بچہ تے بیوی روہڑ ہتھیں حضرت واپس قدم اٹھا دتا  
جدوں بچے تے یونس دی پئی جھاتی عاجز بگھیاڑ اوہنوں اٹھا دتا  
بیوی بچہ نہ جدوں کوئی پاس رہیا حضرت دے دے وچ پچھتان لگے  
آخر ہور مجبور ول شہر آئے پھر قوم نوں آ سمجھان لگے  
صرف واحد خدا دی کرو پوجا سجدہ بتیاں نوں کیوں سجان لگے  
عاجز قوم نہ حضرت دی اک منی مزاق پہلے توں ودھ اڑان لگے

جب کافی مدت تبلیغ کرنے سے کوئی ایمان نہ لایا تو پھر حضرت یونس علیہ السلام نے اس قوم پر عذاب کے لیے بارگاہِ الہی میں دعا کی اور خود وہاں تین دن کا وعدہ دے کر اس شہر سے دور ہو گئے جب تیسرے دن اس قوم پر عذاب الہی آیا تو وہ قوم فوراً شہر سے باہر ایک جنگل میں جمع ہو کر اللہ رب العزت سے معافی مانگنے لگی اور بچوں کو توڑ کر اپنی خطاؤں پر رونے لگی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب مٹال دیا اور ان کو معاف کر دیا۔ ادھر شیطان لعین نے حضرت یونس علیہ السلام کو دھوکا دیا اور کہا کہ تمہاری قوم تو اچھی بھلی ہے اس پر کوئی عذاب آیا ہی نہیں یہ سن کر حضرت کچھ خفگی میں آگئے اور کہا کہ اے اللہ کیا کیا مجھے قوم میں جھوٹا کر دیا پھر خفا ہو کر شہر چھوڑا اور چل دیئے۔

حضرت یونس پھر خفا ہو کے جا کشتی دے وچہ اسوار ہویا  
 کشتی دریا وچ غوطے کھان لگی مسافر سوچ دے ایہ کیہ کار ہویا  
 غلام کے دا اسماں دے وچ ایسا ہو کے مالک نال خفا فرار ہویا  
 اپنے آپ نہ کسے نے پتہ دتا قرعہ اندازی دا عاجز انتظار ہویا  
 قرعہ یونس دے ناں جدوں نکل آیا حضرت کشتی دے وچوں باہر ہویا  
 حضرت آؤندے نوں مچھی نے ہڑپ کیجا جویں اس نوں حکم غفار ہویا  
 میرے یونس نوں نہ ایذا دیویں ایہو مچھی نوں حکم جبار ہویا  
 پیٹ مچھی وچ یونس حمد کردا عاجز وچہ قرآن اذکار ہویا

فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ قُلِّ اِنِّى كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ۝

(سورة انبياء، ركوع ۶)

ترجمہ: پس پکارا (یونس نے) سچ اندھیروں کے کہ کوئی حاکم نہیں ہے تیرے سوا تو بے عیب ہے بے شک پس میں تھا گناہگاروں میں۔

حضرت یونس علیہ السلام کے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی مدت میں اختلاف پایا جاتا ہے یعنی اسی روز یا تین (۳) روز

یا سات (۷) روز یا چالیس (۴۰) روز۔

وچ - قرآن کتاب خدا دی اندر حکم الہی آیا  
 اندر پیٹ مچھی دے یونس رب دی حمد الایا  
 نیں حاکم کوئی تیرے ورگا بے عیب ذات خدایا  
 میں (یونس) ہی مولیٰ ظلم کمایا تے مچھی وچ کرلایا  
 چالی دن گزرے وچ پیٹ مچھی رب یونس تے رحمت نزول کیتا  
 دتا مچھی نوں حکم خدا تعالیٰ جدوں یونس دا معاف قصور کیتا  
 باہر دریاؤں جا یونس نوں اُگل مچھی یاد رکھیں جے کم فتور کیتا  
 عمل پیرا عاجز ہوئی مچھی جویں رب نے حکم دستور کیتا  
 جس کنارے جا مچھی نے اُگل دتا نہ چھاں تے نہ خوراک ہے سی  
 بدن گل کے حضرت دا نرم ہویا نہ ہلنے دی کوئی تاب ہے سی  
 نازک بدن نہ دھپ دی تاب جھلے کارن یونس دے دکھاندی رات ہے سی  
 تھلے واحد یونس جناب عاجز اُتے پاک خدا دی ذات ہے سی  
 اس جاہ رُکھ کدو دا اُگیا تے چھاں یونس تے آن لگی  
 اک ہرنی نوں رب حکم دتا نت دودھ آن پلان لگی  
 ہولی ہولی جسم وچ ہوئی طاقت ہوش حضرت یونس نوں آن لگی  
 اٹھ جاؤ ہن قوم نوں کرو وعظ ذات رب دی حکم فرمان لگی

ارشادِ باری تعالیٰ: **فَاسْتَجَبْنَا لَهُ، ۱۱ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ط وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۱۲**

ترجمہ: پھر سن لی ہم نے اس کی پکار اور نجات دی ہم نے اس کو غم سے اور ہم اسی طرح نجات دیتے ہیں ایمان والوں کو۔

خوشحالی رب دی نعمت پتہ لگدا نیں گزرے سال دا کوئی  
 ڈکھ ، درد ، مصیبت دا پل اوکھا اوہ اینج لگے عرصہ سال دا کوئی



صدقے نبی ﷺ دے رب بچائے سب نوں بخش ہارئیں اس دے نال دا کوئی  
 ڈر دے رپے رب دی ذات کولوں عاجز پتہ نہیں وقت وصال دا کوئی  
 پیٹ مچھی دا اندھیرے دی جاہ کٹھی حضرت یونسؑ رہیا پکار کردا  
 غلطی مجھ دی مجھ نوں بخش ربا عرض رو رو رہیا لاچار کردا  
 تیرے ہاتھ نہیں ربا ہور کوئی حاکم التجا حضرت بار بار کردا  
 عاجز یونسؑ رہندا تاقیامت وچ پیٹ مچھی جے نہ رب نوں یاد پکار کردا  
 حاکم حاکماں دا اللہ پاک ڈاڈا سارے اپنے حکم منان والا  
 بیوی بچے وی یونسؑ توں دور کیتے پیٹ مچھی وچہ داخل کران والا  
 اوتھے ہور کسے دی واہ کہڑی رب نئی نوں آپ بچان والا  
 عاجز یونسؑ پکارے وچ مچھی رب تصور معاف فرمان والا

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلْبَثِّ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝

(سورة الصّٰفّٰت - رکوع ۵)

ترجمہ: تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے۔

ہیسی یونسؑ دے قوم انتظار اندر حضرت ویکھ کے خوشی منان لگی  
 بیوی بچہ جو اوہناں دے ہتھ آیا نال خوشی دے لیا ملان لگی  
 جہڑا چھڑایا سی اوہناں بگھیاڑ کولوں اہوی کول بٹھا دکھان لگی  
 عاجز یونسؑ دے سب ہوئے تابع رونق نئی دے کول پھر آن لگی



## بیان محفل و مجلس میں دوسروں کو جگہ دینا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ جَ وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَانشُرُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ لَا وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

(سورة المجادلة، ركوع ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تم کو جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور انکے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

دیہو جگہ تیس مجلس اندر جو کوئی باہروں آوے جے کوئی کہہ ڈے اٹھ کھلو و نہ کوئی عذر سناوے حکم ہے اہل ایمانوں کارن اللہ امر فرماوے درجات بلند علماء دے کرساں جو نیک عمل کماوے اس کے علاوہ محفل و مجلس کے کچھ اور بھی چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں جن کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ مثلاً بار بار تھو کنایا ناک کو بار بار صاف کرنا اس کے علاوہ پوشیدہ حاجت روائی کے لیے بھی محفل سے اٹھ کر باہر چلے جانا چاہیے۔

## بارگاہ رسول جناب حضرت محمد ﷺ میں سوال عاجز

اے میرے آقا ﷺ دکھا دو مدینہ کا نظارہ یا رسول ﷺ اللہ  
 رہتا ہوں انتظار میں کب آتا ہے آپ ﷺ کا بلاوا یا رسول ﷺ اللہ  
 یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ تم ہی تو ہو ہمارا سہارا یا رسول ﷺ اللہ  
 دکھا دو عاجز کو گنبد خضریٰ پیارا پیارا یا رسول ﷺ اللہ  
 ہو لاکھوں کروڑوں درود بے شمار ہزارہ یا رسول ﷺ اللہ  
 نہیں ہوتا جدائی کا دکھرا گوارہ یا رسول ﷺ اللہ

رہوں اطاعت میں اللہ و رسول ﷺ کی خدارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 کہ چمک جائے عاجز کے مقدر کا ستارہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 آپ ہی کے نام کے صدقے سے ہوتا ہے ہمارا گزارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 تو ہی ہے بی بی آمنہؓ کا لال اور حضرت عبداللہؓ کا تارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 تو ہی ہے حسنؓ کا نانا اور حسینؓ نواسہ ہے تمہارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 دے دو خانہ علیؓ کا صدقہ دید آقاؓ عاجز کو خدارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 معراج کے لیے تجھ کو بلایا خدا نے یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 سواری کے لیے براق فرمایا خدا نے یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 عرش بریں سے بھی اوپر پاس بٹھایا خدا نے یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 عاجز دو (۲) ہاتھ کا فاصلہ بتایا خدا نے یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 تجھ ہی کی خاطر خدا نے کیا یہ سب پیارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 الحمد للہ کہ امت سرکارؓ میں نام آگیا ہمارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 جب ہو کوچ اس دُنیا فانی سے ہمارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 ہو آنکھوں میں عاجز کی نقشہ محمدؐ اور زبان پہ کلمہ تمہارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 جب جاؤں قبر میں تو پھر بھی کرنا احساس ہمارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 کہ تمہارے بغیر نہیں ہوتا ہمارا گزارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 اٹھوں جب قبر میں تو کلمہ زباں پہ ہو تمہارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 تو پھر فرما دینا ملکوں کو عاجز ہے غلام ہمارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 جاؤں جب روز محشر میں تو ساتھ ہو تمہارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 آپ ﷺ ہی تو ہیں لہجہ آقا ﷺ میں ہوں نکارا یا رسول اللہ ﷺ اللہ

سر پہ سایہ ہو آپ ﷺ کی کملی کا محشر میں یا رسول ﷺ اللہ  
 بخشا لینا ذات خدا سے عاجز کو یہی ہے سوال ہمارا یا رسول ﷺ اللہ  
 نہ ہو گا نہ ہوا ہے تجھ سا کوئی دو جہاں میں پیدا یا رسول ﷺ اللہ  
 تاج شفاعت پہنایا خدا نے سہرا ختم نبوت تجھ کو یا رسول ﷺ اللہ  
 زمیں پہ تو سایہ آیا نہیں سب جہاں پہ ہے سایہ تیرا یا رسول ﷺ اللہ  
 رکھنا بندہ ناچیز عاجز کو سایہ میں اپنے یا رسول ﷺ اللہ

## نعت شریف

کوئی وی نہیں آیا جگ تے سوہنے ﷺ مدنی دے جوڑ دا  
 رب اوہدا اوہدی گل اک وی نہیں موڑ دا  
 سورج وی اوہ موڑ لیندا کدیں جن توڑ جوڑ دا  
 کراں ذکر ہور اوہدے معجزے اک ہور دا  
 کوئی وی نہیں آیا جگ تے سوہنے ﷺ مدنی دے جوڑ دا  
 رب اوہدا اوہدی گل اک وی نہیں موڑ دا  
 نماز وچ کعبے دا خیال جدوں آیا سی موڑ لے محبوباً مکھ رب فرمایا سی  
 دیدے پیار ربا مدنی ماہی ڈھول دا جس دی زبان وچوں توں رہیوں بولدا  
 کوئی وی نہیں آیا جگ تے سوہنے ﷺ مدنی دے جوڑ دا  
 رب اوہدا اوہدی گل اک وی نہیں موڑ دا  
 اس نالوں ودھ کوئی رب نوں حبیب ﷺ نہیں  
 اس جہیا جگ وچ ہور کوئی طبیب نہیں

کوئی وی نئیں آیا جگ تے سوہنے ﷺ مدنی دے جوڑ دا  
 رب اوہدا اوہدی گل اک وی نئیں موڑ دا  
 بن جائے غلام جہڑا رب دے رسول ﷺ دا  
 عاجز مدنی ﷺ دے صدقے رب عرضاں قبول دا

## طلبِ رحمت

انسان کو ہر لمحہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ یادِ خدا میں رہے اور اللہ رب العزت کے در پر اس کی رحمت کا سائل بن کر رہے جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ط

ترجمہ: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔

رہ رحمت منگد ارب کولوں اس وچ شک نہ آوے اللہ سب گناہ ہے بخش دیندا وہ وچ قرآن بتاوے

## حضرت سلیمان علیہ السلام کا رنج میں مبتلا ہونا

جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے شہر صیدون سے مراجعت فرمائی تو راستے میں آتے وقت بادشاہ عجبود کی بیٹی سے کہا کہ اے نیک بخت تو ایمان لے آ اور مسلمان ہو جا تو اس کے جواب میں لڑکی نے کہا کہ آپ مجھے میرے باپ کو لا کر دکھاؤ تو حضرت نے فرمایا وہ تو مارا گیا ہے وہ کہاں سے آسکتا ہے اور اس لڑکی کو اس کے باپ کا سر بھی دکھایا گیا تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ جب ہوش آیا تو افسوس کرنے لگی پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے دلیری دی تو وہ مسلمان ہو گئی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے نکاح میں آ گئی۔ ایک دن اسے ابلیس نے بھٹکایا اور کہنے لگا کہ تم اپنے باپ کا بت بنا کر پوجا کرو کہ تمہارے باپ کی روح خوش رہے جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں تم سے خوش تھا اور یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام کو مت بتانا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اپنے باپ کی تصویر بنا کر پوجنے لگی اور اپنا دل بہلانے لگی چالیس (۴۰) دن اس نے ایسا ہی کیا اور

ایک روایت میں یوں بتایا گیا ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے کہا تو مسلمان ہو جا اور ایمان لے آ اور میں تم سے نکاح کر لوں گا تو وہ بولی میں مسلمان تو ہو جاؤں گی اور تم سے نکاح بھی قبول کروں گی مگر شرط یہ ہے کہ مجھے اپنے باپ کی صورت بنا کر پوجنے کی اجازت ہونی چاہئے جو آپ علیہ السلام نے نہ دی۔ اور وہ باپ کی صورت بنا کر پوجا کرتی تھی۔

ایک دوسری روایت یہ ہے کہ اس عورت نے یہ کہا کہ اے حضرت آج عید قربان ہے اور مٹی کی قربانی کرنا ثواب ہے تو حضرت نے فرمایا مٹی میں گوشت نہیں ہوتا اس کا کیا فائدہ تم اونٹ کی قربانی کرو تو اس میں ثواب ہے تو وہ بولی کہ میں تو مٹی ہی کی قربانی کروں گی کیونکہ جب اس کا باپ حضرت سلیمان علیہ السلام سے لڑتا ہوا مارا گیا تو اس وقت مٹی نے اس کے باپ کی آنکھیں کھائی تھیں اور یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس وقت بھول چکی تھی اور وہ مٹی سے اپنے باپ کی آنکھوں والا بدلہ لینا چاہتی تھی۔ لہذا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے سہوا کہا کہ اچھا تم اسے لا کر ذبح کر لو تو اس نے مٹی کو منگوایا اور عداوت اسے ذبح کر دیا پس حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیوی نے یہ دو گناہ کیے تھے ایک یہ کہ اپنے باپ کی صورت بنا کر گھر میں پوجتی تھی اور دوسری بات یہ کہ اس نے بے گناہ مٹی کو منگوا کر ذبح کیا تھا۔ ان دونوں گناہوں کے سبب حضرت سلیمان علیہ السلام کو چند دن رنج و الم میں رہنا پڑا پس مومنوں معلوم ہوتا ہے کہ جس کسی نیک آدمی کے گھر میں اُس کی عورت چھپا کر بھی کوئی گناہ کرے تو اسکے سبب اس کے آدمی پر بھی اس کے عوض میں کوئی مصیبت یا آفت آسکتی ہے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام استنجے کو گئے تو معمول کے طور پر اپنی انگوٹھی اتاری اور اپنی خادمہ کے حوالے کر دی کیونکہ اس انگوٹھی پر اسم اعظم اللہ لکھا ہوا تھا اس لیے جب بھی استنجے کو جاتے تو وہ انگوٹھی خادمہ کو اتار کر دے دیتے اور فارغ ہونے کے بعد اس سے لے لیا کرتے۔ ایک دن مرضی الہی سے ایسا اتفاق ہوا کہ جنوں میں سے ایک جن جس کا نام صحخرہ تھا اس نے اپنی شکل و صورت حضرت سلیمان علیہ السلام کی سی بنائی اور اس خادمہ یمیدیہ کے پاس جا کر کہا کہ انگوٹھی دو تو اس نے انگوٹھی لے کر اپنے ہاتھ کی انگلی میں ڈال لی اور تخت سلیمان علیہ السلام پر جا بیٹھا اور جن اپنے اپنے عہد پر سب فائز تھے جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ملازمت کر رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ کسی کو بھی اس جن کے فراڈ کا پتہ نہ چلا اور ہر کوئی پہلے کی طرح اپنی اپنی ڈیوٹی کرتا رہا اور صحخرہ جن کا ادب و احترام بھی ویسے ہی کرتے رہے جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کا کیا کرتے تھے۔

کچھ دیر بعد جب حضرت سلیمان علیہ السلام استنجا سے فارغ ہو کر آئے تو انہوں نے اپنی خادمہ یمیدیہ سے اپنی انگوٹھی

طلب کی تو اس نے کہا انگشتی تو حضرت سلیمان علیہ السلام لے گئے ہیں تم کون ہو جو مجھ سے انگوشی طلب کرتے ہو۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا سلیمان علیہ السلام تو میں ہوں تم نے انگوشی کس کو دے دی ہے اس سے وہ بہت پریشان ہوئی کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی بات پر یقین نہ کرتے تھے۔ لہذا پھر بذاتِ خود حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے تخت کے قریب گئے اور وہاں جا کر دیکھا کہ صحرہ جن تخت پر بیٹھا ہے انگوشی ہاتھ میں ڈالے ہوئے اور اس کے سامنے تمام جن وانس دربار عالم میں کھڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ سلیمان ابن داؤد تو میں ہوں لوگوں نے ان کی تکذیب کی اور دیوانہ جان کر چوکیدار نے وہاں سے نکال دیا۔

نہ سلیمان پہنچائیاں جتاں نہ سلام حضرت نوں کیتا  
 دل وچہ سوچ ایہ حضرت کیتی آج نال میرے کیہہ بیتا  
 ہے تے حکم ربانا ایویں حضرت صبر پیالہ پیتا  
 آئی سختی کے غلطی پاروں حضرت منہ مسجد دل کیتا  
 وچ مسجد جائے سجده اندر رب دے تر لے پاوے  
 بخش خدایا خطا میری نوں جس توں سختی آوے  
 تن ۳ دن گزر گئے سجده اندر بھکھ پیاس ستاوے  
 اسرائیلی اک گھر وچ جا کے سوال کھانے دا پایا  
 کجھ نہ اوتھوں حاصل ہویا ایویں کہہ گویا  
 واہ مولیٰ تیری بے پروائی واپس مڑ کے آئیآ  
 عاجز پچھیا نوکری بارے نیڑے کسے نہ لایا  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَ اَلْقَيْنَا عَلٰی كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ (سورۃ ص۔ رکوع ۳)

ترجمہ: تحقیق آزمایہ ہم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اور ڈال دیا اوپر اس کی کرسی کے ایک دھڑ پھر اس نے رجوع کیا اللہ کی طرف۔

کھسیا تخت تے شہر وی چھٹیا نہ پانی کے پلایا  
 بال بچہ نہ کوئی بیوی ساتھی جدوں دل جنگل دے دھایا  
 پل پل یاد شاہی وی آوے جدوں شہروں باہر آیا  
 عاجز عرض خدا دے اگے حضرت رو رو حال ونجایا

واحد ذات خدا سبحان اللہ تختوں چا زمین تے سٹ دا ای  
 بادشاہاں نوں گھر چھڈا دیندا نالے شہر وچوں چا کڈھ دا ای  
 اوہ تے بال بچہ وی کھوہ لیندا پیٹوں بھکیاں ویں رکھ چھڈ دا ای  
 بادشاہی تے عاجز رہی پاسے جلدی نوکر وی کوئی نہ رکھ دا ای  
 جدوں حضرت پہنچے دریا اتے ماہی گیر سن مچھیاں پھرن گے  
 سلیمان اوہناں دے پاس پہنچے سوال نوکری واسطے کرن گے  
 گل حضرت دی اوہناں قبول کیتی پھر مزدوری دا فیصلہ کرن گے  
 عاجز مچھیاں دو روزانہ طے ہوئیاں نوکر بن مزدوری کرن گے  
 نازک پیر مبارک نبی دے تے نازک ہتھوں دیاں تلیاں  
 پئے گئے چھالے اوہناں دے اندر جہڑے رہندے سن وچ کلیاں  
 حکم ربانا کوئی نال نئیں سکدا نیاں غوثاں قطباں سب ولیاں  
 عاجز بخشش منگ خدا توں اٹھا ہتھوں دیاں تلیاں  
 دو مچھیاں جدوں شام نوں ملیاں تے اک نوں بھن بنایا  
 دو جی وچ بازار دے اندر روٹی خرید لیا  
 کھانا کھا اسودہ ہوئے راوی ذکر لیا  
 عاجز بندہ موقع تے نہی خبر کتابوں پایا  
 ایسے طرح سن محنت کر دے تے روزی حاصل کر دے  
 ضرورت مطابق خود سن کھاندے باقی سن وٹ دھر دے  
 رہندے یاد خدا دی اندر اللہ اللہ کر دے  
 عاجز عرضاں رب دے آگے مولیٰ معاف خطاواں کردے



اب آپ دوسری طرف دیکھیں کہ آصف جن جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا وزیر اعظم تھا بڑا عقلمند اور ہوشیار بھی تھا جس دن سے صخرہ تخت شاہی پر بیٹھا اور اپنا حکم جاری کرنے لگا اس دن سے وہ آصف جن اس بات کی تلاش میں تھا کہ یہ جو شخص حکومت کرتا ہے یہ کون ہے۔ لہذا چالیس دن گزرنے کے بعد یا چالیس دن میں اس نے یہ اندازہ کر لیا کہ یہ واقعی حضرت سلیمان علیہ السلام نہیں ہیں پھر وہ مزید تصدیق کرنے کے لیے حضرت سلیمان علیہ السلام کی بیویوں کے پاس گیا اور ان سے پوچھا آج حضرت سلیمان علیہ السلام کہاں ہیں تو انہوں نے جواب دیا وہ تو آج چالیس (۴۰) دن سے ہمارے پاس نہیں آئے اور نہ ہم نے ان کو دیکھا ہے۔ آپ کی خادمہ بمیدیہ نے بھی یہی جواب دیا جس کو حضرت بوقت استنجا اپنی انگلی دیا کرتے تھے اور واپس آنے پر لے لیتے۔ یہ سن کر آصف جن بولا اچھا میں ابھی پتہ کر لیتا ہوں تو آصف نے فوراً چالیس آدمی توریت خوان بلائے اور تخت شاہی کے پاس بٹھا کر ہر ایک کے ہاتھ میں توریت پڑھنے کے لیے دی۔ جب انہوں نے توریت کو پڑھنا شروع کیا تو صخرہ جن تخت سے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک کنارے پر جا بیٹھا پھر وہاں بھی وہ نہ ٹھہر سکا کیونکہ وہ کلام الہی کو نہ سن سکتا تھا۔ لہذا وہاں سے بھی بھاگ اٹھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگلی دریا میں پھینک کر چلا گیا۔ ادھر حضرت سلیمان علیہ السلام اسی طریقہ کار سے روزی کما کر اپنا وقت گزارتے رہے۔

چالی ۴۰ دن گزرے ایسے حالے روزی نئی کماوے  
 اک دن حضرت ڈیوٹی کر کے سو کنارے جاوے  
 سبز پتہ اک منہ وچ پھڑ کے سب حضرت ول آوے  
 عاجز سب سلیمان دے اتے پنکھا خوب چلاوے  
 لنگدی دیکھ مچھیرے دی بیٹی وچ حیرانی آوے  
 کیسا نیک ایہ رب دا بندہ چندی چاکری سب اپناوے  
 ہر روز اوہ لنگدی ہے سی روٹی باپ دی خاطر لاوے  
 عاجز قصہ عجب جد ڈٹھا بیٹی باپ نوں گل سناوے  
 ابا جی اک بندہ ڈٹھا ماجرہ کھول سناوے  
 سنا ہے دریا کنارے اوہنوں پنکھا سب جھلاوے

نیک بندہ اوہ رب دا ہوسی جندی سب خدمت وچ آوے  
 عاجز نکاح میں اس نال کرساں ایوی عرض سناوے  
 باپ موقع دیکھن کارن بیچی نال لیا  
 اکھیں دیکھ یقین اس کینا نہ کوئی عذر سنایا  
 سنی آواز پیراں دی جس دم حضرت خوابوں سر اٹھایا  
 باپ بیٹی دونوں حاضر ڈٹھے عاجز باپ نے بول سنایا  
 کیتی گل نکاح دی پاروں پھر حضرت بات سنائی  
 پنڈ پیڑھ نہ گھر دروازہ نہ کوئی منجی پیڑھی آہی  
 کدیں تے ہے ساں تخت دا مالک اج نوکرتساں دا آہی  
 عاجز کیکر نکاح میں کرساں پلے خرچ نہ رائی

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میں تو سارا دن آپ کے ساتھ مزدوری کرتا ہوں اور شام کو دو (۲) مچھیاں حاصل کر کے ایک کا سالن تیار کرتا ہوں اور دوسری بازار فروخت کر کے روٹی خرید لاتا ہوں، یہ سن کر مچھیرے نے کہا کہ تم اس کے کھانے پینے کا فکر مت کرو یہ خرچہ میں خود برداشت کروں گا اور میری بیٹی تجھ سے مہر بھی نہیں چاہتی۔ لہذا حضرت سلیمان علیہ السلام نے مچھیرے کی لڑکی سے نکاح کر لیا جب دوسرے دن دریا پر شکار کے لیے گئے تو اس دن شام کو حضرت سلیمان علیہ السلام کو تین مچھیاں ملیں جن میں ایک مچھی وہ بھی تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی بحکم خدا نکل چکی تھی جب اس انگوٹھی کو صحزہ جن نے دریا میں پھینکا تھا جب آپ گھر گئے تو آپ نے دو مچھیاں خود ذبح کیں اور ایک بیوی کے حوالے کر دی جب ان کی بیوی نے اس مچھی کا پیٹ چاک کیا تو:

پیٹ مچھی دا بی بی نے چاک کینا انگوٹھی حضرت دی باہر آئی  
 ہويا روشن اوہناں دا لھر سارا اللہ پاک دی ایہہ سب کار آہی  
 بیوی آپ دی فوراً پکار اٹھی ایہہ کیہہ اسوں ول عجب بہار آئی  
 عاجز حضرت سن کے دوڑ آئے جہاں انگوٹھی دی قدر پہچان آئی

انگوٹھی پکڑ سرکار انگشت پائی نہ عمل دے وچ کوئی دیر لائی

حاضر تخت تے فوجاں آن ہوئیاں عاجز جوئیں سی رب نے مہر لائی

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی بیوی ماعی گیر کی بیٹی سے کہا کہ میں سلیمان ابن داؤد علیہ السلام ہوں اور سارا قصہ کھول سنایا اسی وقت ہوا کو حکم دیا اور ہوانے آپ کو تخت سمیت اپنے مکان خاص پر پہنچا دیا اور تمام ملازمین نے حاضر ہو کر آپ علیہ السلام کا ادب و احترام اور استقبال کیا۔ پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محل میں جا کر صید و نیہ عکبود کی بیٹی کو کہ جس کو شہر صیدون سے لاکر اپنے نکاح میں لائے تھے جو اپنے باپ کی صورت بنا کر مخفی پوجا کرتی تھی اور اس کے ساتھ چار ہزار لوٹھریوں کو مہر دیا۔ پھر صحرا جن کو بذریعہ جنوں کے پکڑ کر لایا گیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے چالی دن تک قید و عذاب میں رکھا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد اسے پتھر کے شکنجے میں ڈال دیا گیا جو ابھی تک اسی میں ہے اور قیامت تک اسی میں رہے گا۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے کئی سال تک حکومت کی اور جو بیت المقدس حضرت داؤد علیہ السلام نے بنوایا تھا اسے وسیع کر دیا گیا۔ پھر جنوں کو حکم دیا کہ اس کی دیواریں سنگ سفید کی بناؤ کیونکہ وہ خوبصورت معلوم ہوتی ہیں تب جنوں نے ان کے حکم کے مطابق ہی کام کیا اور استون بھی چالیس گز لمبے سنگ مرمر کے بنائے اور کواڑ دروازوں کے آب نوس کے لگوائے۔ ایک دروازے کا نام باب داؤد، دوسرے کا طوبی، تیسرے کا باب رحمت اور چوتھے دروازے کا نام نبی العربی آخر الزماں رکھا اور اس کی چھت سباح لکڑی سے بنوائی اور دیوار اس کی سونے سے اور مسجد کے اندر قدیلین چاندی کی لگوائیں تھیں اور قدیل میں تیل کی جگہ لعل و پجراغ تھا اس کی روشنی سے سب روشن ہوتا اور قدیلین گندھک سرخ سے ترکیب دی گئیں اور تین کوس تک اس کی شعاع جاتی تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ گندھک سرخ کی مہیا ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی تھی۔

ایک روز اتفاق سے حضرت سلیمان علیہ السلام گنبد کے دروازے پر جوششے سے بنایا تھا اپنا عصا ٹیکے کھڑے تھے۔

اک دن حضرت در گنبد دے اتفاقاً آن کھلوئے

لائی ہوئی ٹیک عاصی دی ہے سی حاضر ملک الموت وی ہوئے

پچھیا حضرت فرشتے کولوں آج کیکر آنے ہوئے

ملک بولا روح قبض کریاں عاجز امر الہی ہوئے

یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ پانی پینے کی مہلت دو تو فرشتے نے کہا خدا کے حکم میں دیر نہیں کر سکتا اور آپ کے لیے پانی پینے کا حکم خدا کی طرف سے نہیں ہے چنانچہ جس طرح حضرت ٹیک لگائے کھڑے تھے اسی صورت میں آپ کی جان قبض کر لی گئی۔ بتایا گیا ہے بعض روایات میں ہے کہ ایک ماہ تک ان کی موت کی خبر کسی کو نہ ہوئی اور تمام جن اسی طریقہ سے بیت المقدس کا کام سرانجام دیتے رہے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک سال تک حضرت سلیمان علیہ السلام کی لاش اسی طرح سوئے (عصا) کی ٹیک پر کھڑی رہی جب عصا کو گھن نے کھالیا تو اس کے ٹوٹنے سے آپ کی لاش زمین پر گر پڑی۔ تب لوگوں کو پتہ چلا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اتنے روز سے بے جان کھڑے تھے اس کے بعد ان کا تخت ہوا پر گیا اور آدمیوں کی نظر سے غائب ہو گیا اور تمام جن چلے گئے۔ اس میں حکمت الہی تھی جو کہ جن یہ کہتے کہ ہم غیب جانتے ہیں اور اللہ نے ان کو واضح کر دکھایا کہ غیب نہیں جانتے اگر جانتے ہوتے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کا پتہ کیوں نہ پالے اور دوسرے یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی موت کو اسی وقت ظاہر کرتا تو بیت المقدس کی تعمیر نامکمل رہ جاتی اور جن سب کے سب چلے جاتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَاتِهِ ج

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝

(سورۃ سبأ۔ رکوع ۲۴)

ترجمہ: پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا جنوں کو حقیقت کھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے۔

میں ہاں کمینہ ناچیز بندہ توتے رب ہے بے پرواہ سائیاں

گناہگار ہاں بے شمار مولیٰ میری توبہ منظور فرما سائیاں

غلامی نبی ﷺ دی بخش خداوند اہمیرے حال تے رحم فرما سائیاں

ہتھ جوڑ کے عاجز عرض کر دا مینہ رحمت دا مجھ تے پا سائیاں



نیں عشق محمدی ﷺ گجا رہندا اوہ تے لوں لوں دے وچ بولے  
 کینا صدق یقین دے نال جہاں اوہناں رحمت موتی رولے  
 ہر پل یاد سوئے ﷺ دی آوے بھاویں رہندا اکھیں توں اوہلے  
 دید نبی ﷺ دی بخش خدایا پئی روح عاجز دی بولے

## نعت شریف

نی دتو کسے ویکھیا ہووے میرا عربی ڈھولن یار ﷺ  
 سوہنا آمنہ بی بی دا لال دتو کسے ویکھیا ہووے  
 موہڈے اس دے کملی کالی سوہنی اس دی چال نرالی  
 سوہنا ﷺ دو جگ دا مختار نی دتو کسے ویکھیا ہووے، ویکھیا ہووے  
 نی دتو کسے ویکھیا ہووے میرا عربی ڈھولن یار ﷺ  
 سوہنا آمنہ بی بی دا لال دتو کسے ویکھیا ہووے  
 متھے چمکے لاٹ نورانی حبیب ﷺ خدا اوہ دلبر جانی  
 سوہنا زلف دا اک اک وال نی دتو کسے ویکھیا ہووے، ویکھیا ہووے  
 نی دتو کسے ویکھیا ہووے میرا عربی ڈھولن یار ﷺ  
 سوہنا آمنہ بی بی دا لال دتو کسے ویکھیا ہووے  
 وائٹی اے مکھڑا اس دا سرخ اکھیاں وچ ڈورے  
 میرا مدنی سوہنا لچال ﷺ نی دتو کسے ویکھیا ہووے، ویکھیا ہووے  
 نی دتو کسے ویکھیا ہووے میرا عربی ڈھولن یار ﷺ  
 سوہنا آمنہ بی بی دا لال دتو کسے ویکھیا ہووے

میں نکمی کبلی کوچی عیاں وچ پروئی  
دیندا پل وچہ بیڑے تارنی دتو کے ویکھیا ہووے، ویکھیا ہوے  
نی دتو کے ویکھیا ہووے میرا عربی ڈھولن یار علیہ السلام  
سوہنا آمنہ بی بی دا لال دتو کے ویکھیا ہووے  
جس نوں رب معراج کرایا آپے سد کے کول بٹھایا  
سوہنا علیہ السلام امت دا غنخوار نی دتو کے ویکھیا ہووے، ویکھیا ہوے  
نی دتو کے ویکھیا ہووے میرا عربی ڈھولن یار علیہ السلام  
سوہنا آمنہ بی بی دا لال دتو کے ویکھیا ہووے  
زلفاں وچوں چکے چہرہ جھال پھر اس دی جھلے کہڑا  
اوپد علیہ السلام سوہنا حسن کمال نی دتو کے ویکھیا ہووے، ویکھیا ہووے  
نی دتو کے ویکھیا ہووے میرا عربی ڈھولن یار علیہ السلام  
سوہنا آمنہ بی بی دا لال دتو کے ویکھیا ہووے  
اس دیاں دھماں پیاں عاجز من دیاں ساریاں سیاں  
سوہنا نبی علیہ السلام میرا سردار نی دتو کے ویکھیا ہووے، ویکھیا ہووے

## نظر لگانا

منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کے نظر لگایا کرتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے تکلیف پہنچانے کے ارادہ سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہو گئی۔ ایسے واقعات بہت سے ان کے تجربہ میں آچکے تھے کفار نے ان کو کہا کہ رسول خدا ﷺ کو نظر لگائیں (نعوذ باللہ) تو ان لوگوں نے حضور ﷺ کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم

ہوتا تھا اور ان کی یہ تمام جدوجہد جو دن رات کرتے تھے سب کی سب بے کار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ حسنؓ نے فرمایا جس کو نظر لگے تو اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کر دیا جائے۔

وَإِنْ يَكْفُرُوا لِيَزِلُّوكُمْ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ  
إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝

(سورۃ لقم، رکوع ۲)

ترجمہ: اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تم کو گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور عقل سے دور ہیں۔

## حضور ﷺ کا اپنے چچا کیساتھ سفرِ شام

قافلہ اک تجارت دی غرض کارن ہو یا شام دے ول رواں ہسی  
ابوطالبؓ وی گئے سن نال اس دے نال آقا ﷺ دو جہاں ہسی  
دھپ سخت تے شدت دی پئے گرمی پر سفر کردا کارواں ہسی  
عاجز نبی ﷺ دی شان توں جاں صدقے اتے بدل نے کیتی چھاں ہسی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مکہ مکرمہ میں سے ایک قافلہ تجارت کی غرض سے ملک شام جانے کے لیے تیار ہوا اور آپ ﷺ کے چچا حضرت ابوطالبؓ نے بھی اس قافلے کے ساتھ بغرض تجارت شام جانے کا عزم کیا جب وہ شام کے سفر کو تیار ہوئے تو حضور ﷺ نے اپنے چچا کے ساتھ سفر میں شام کو جانے کے لیے کہا۔

تجارت واسطے حضرت ابوطالبؓ جدوں شام دے ول سن جان لگے  
تھوڑی عمر سرکار ﷺ دی جاں صدقے سوہنے مکھ دے وچوں فرمان لگے  
چچا جان میں تساں دے نال جانا ابوطالبؓ سن بتان لگے  
بھوٹی عمر اے سوہنیاں ﷺ اے تیری تسیں گھر ول جاؤ بتان لگے

گرمی سخت تے دُور دا سفر ہے جے حضور ﷺ پاک نوں چچا بتان لگے  
 رہ سوہنیاں ﷺ جا کے گھر اندر ابوطالبؓ کہہ سنان لگے  
 کس دے کول مینوں چچا چھڈ دے او نبی ﷺ اللہ دے بول فرمان لگے  
 عاجز جدوں سرکار ﷺ ایہہ گل کیتی ابوطالبؓ سن آنسو بہان لگے  
 ولادت حضور ﷺ توں تن ۳ ماہ پہلے باپ آپ دے سی انتقال کیا  
 واپس آؤندیاں ماموں جان کولوں وچ رستے ماں وصال کیا  
 اٹھ ۸ سال دو ماہ عمر ہوئی نہ دادا نے ساتھ پھر نال کیا  
 عبدالمطلبؓ نے پائی وفات عاجز ابوطالبؓ نے پھر خیال کیا  
 زمیں آسمان نہ ہوندے تے چن تارے نہ ہی رب دا عرش عظیم ہوندا  
 پیر فقیر نہ کوئی وی نبی ﷺ ہوندا نہ ہی ظاہر رب کریم ہوندا  
 قائدہ قانون نہ کوئی کتاب ہندی نہ ہی حرف کوئی ہے اور جیم ہوندا  
 عاجز کوئی چیز نہ ہندی باہجہ رب دے جے نہ پیدا دریتیم ہوندا  
 ابوطالبؓ نے کہیا حضور ﷺ تائیں نئیں تئد نوں گھر گھلاں گا میں  
 اپنے نال میں تئد نوں لے جاساں تائیں تساں نوں چھڈ کے جاں گا میں  
 کوئی گل نہ دلے تے لاؤ ایسی اتے شتر دے تساں نوں بھاں گا میں  
 ابوطالبؓ نے کہیا سرکار ﷺ تائیں عاجز کدے نہ گل پرتاں گا میں  
 وچ ہتھ دے چچا نے ہتھ لے کے اتے اونٹ بھتیجا بھا دتا  
 آیا ابر حکم خدا سیتی اتے حبیب ﷺ جس سایہ بنا دتا  
 جدوں اونٹ تے دونوں اسوار ہوئے سفر شام دے ول فرما دتا  
 عاجز قافلے نال رل سفر کیا ڈیرہ وادی شام وچ لا دتا



رہندار راہب جو اس وچ بستی قاصد اس ذاقفلے ول آیا دعوت کھانے دی اس آن دتی فیصلہ راہب دالے اٹل آیا اس وادی شام کی بستی میں ایک راہب رہتا تھا اس نے توریت میں لکھا ہوا پایا کہ فلاں روز اور فلاں وقت نبی ﷺ آخر الزماں ایک قافلے کے ساتھ آکر یہاں قیام فرمائیں گے اور ان کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی اور ان سے فیض حاصل کرنا چاہیے اس لیے وہ راہب حضور ﷺ کے انتظار میں رہتا تھا اور وہ بالا خانہ پر چڑھ کر یہ دیکھ رہا تھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا قافلہ پر سایہ کیے ہوئے ہے جس سے اسے یہ پتہ چلا کہ واقعی نبی ﷺ آخر الزماں اسی قافلہ میں ہوگا کیونکہ بادل کا اس طرح سایہ نبی ﷺ ہی کے اوپر ہوتا ہے۔

ابوطالبؓ نے دعوت قبول کیتی سفر راہب دے ول فرما دتا  
تاجدار ﷺ تے ہور اک خادم پاس سامان دے اوہناں بٹھا دتا  
جدوں سارے راہب دے کول پہنچے اس ویکھ کے ایہہ بتا دتا  
دو آدمی عاجز تسیں چھڈ آئے کیوں اوہناں نوں اوتھے بٹھا دتا

جب قافلے کے آدمی راہب کی طرف اٹھ کر چلے آئے تو راہب مکان کی چھت پر چڑھ کر یہ دیکھ چکا تھا کہ دو آدمی وہاں سامان کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ بادل کا ٹکڑا بھی وہیں سایہ کیے کھڑا ہے۔

سامان واسطے نوکر بھیج دتا راہب حضور ﷺ نوں پھر منگوان لگا  
جدوں سرکار ﷺ نے گھر ول سفر کینا سایہ ابر وی کردا آن لگا  
سماں سوہنے تے جدوں انوار ڈٹھا راہب خدمت وچ سیس جھکان لگا  
عاجز ادب آداب راہب ادا کیتے پھر کھانا پیش کران لگا  
کھانا کھا کے سب ہوئے فارغ راہب آقا ﷺ نوں علیحدہ بلان لگا  
نالے بیٹھ کے آقا ﷺ دے کول راہب ابوطالبؓ نوں پک پکان لگا  
نبی ﷺ آخری تساں دا ایہ بچہ درمیان موہڈیاں مہر دکھان لگا  
رکھناں تساں نے خاص خیال اس دا عاجز راہب خوب سمجھان لگا

روم شام دے وچ نہ لے جانا نبی ﷺ بندے خاص ایہہ رب دے نے  
 اُس جاہ تے اِس دے سب دشمن یہودی رہندے اِس نوں لبھدے نے  
 اوہ تے ظالم عقل گوا بیٹھے ارادے غلط کارن رہندے پھدے نے  
 عاجز اوہ کیہہ نبی ﷺ دی قدر جانن صدقے جس دے جگ پئے سجدے نے  
 گفتگو نہ راہب دی اجے مکی ستے آدمی باہر بلان لگے  
 راہب جا کے پچھیا کم دسو بندے پھر اوہ بول سنان لگے  
 شاہ روم نے اساں نوں بھیجیا اے گل کھول کے ساری بتان لگے  
 عاجز نبی ﷺ آخر الزماں مکہ وچ ہوئے پیدا شاہ روم پتہ کران لگے

ان آدمیوں نے راہب سے کہا ہم نبی محمد ﷺ کو پکڑ کر شاہ روم کے سامنے پیش کریں گے اور وہ ان کو مار ڈالے گا (نعوذ

باللہ من ذالک)۔

راہب کہیا کیہہ تساں ظلم تے لک بدھا نبی ﷺ ہتھ نہ تساں دے آونا ایں  
 بلاوجہ تساں نے خوار ہونا ایویں ضائع وقت گواونا ایں  
 راہی نبی ﷺ دی آپ خدا کر دا کیہ کھٹنا تساں نے کھانوناں ایں  
 جاؤ نال آرام دے پھر مکہ کم اساں دا صرف سمجھاونا ایں

یہ کہہ کر راہب نے ان کو مکہ کی طرف بھیج دیا اور حضرت ابوطالبؓ کو مزید تاکید کر کے حضور ﷺ کو گھر بھیج دیا۔

زمین آسمان نہ ہوندا جن تارے نہ ہی رب دا عرش عظیم ہوندا  
 نبی ولی کوئی نہ پیر ہوندا نہ ظاہر رب کریم ہوندا  
 قائدہ قانون نہ کوئی کتاب ہندی نہ ہی حرف ہے اور جیم ہوندا  
 عاجز ہتھ یتیمان تے کون دھردا جے نہ پیدا در یتیم ہوندا

لوح قلم نہ ہوندا خورشید لوکو نہ دن ہوندا نہ رات ہوندی  
 چمن جنگل نہ ہوندے پہاڑ کوئی نہ ہی رات معراج برات ہوندی  
 جن و انس نہ ہوندے ملک حوراں نہ ہی ساری کائنات ہوندی  
 عاجز کچھ نہ کر دا رب پیدا ہے نہ پیرا محمد ﷺ دی ذات ہوندی  
 بابا آدم تے ماں نہ حوا ہوندی نہ ہی رب دا کوئی رسول ہوندا  
 نہ آدم دی توبہ منظور ہوندی نہ ہی حوا دا معاف قصور ہوندا  
 عرش فرش نہ دو جہان ہوندا نہ ہی ظاہر رب غفور ہوندا  
 کہندا کوئی نہ رب نوں رب عاجز ہے نہ پیرا محمد ﷺ دا نور ہوندا

## نعت شریف

ربا دے دے دے پیار محمد ﷺ دا جنتوں کالی کالی سج دی اے  
 شاہی جگ دی اساں نے کیہہ کرنی چنگی نبی ﷺ دی غلامی لگ دی اے  
 رہندا دل ساڈا اوہدی یاد اندر پیاں اکھیاں تکدیاں راہ اوہدا  
 اوہدے کلمے پاک دی بین رہا ساڈے تن من دے وچ وجدی اے  
 رہا دے دے دے پیار محمد ﷺ دا جنتوں کالی کالی سج دی اے  
 شاہی جگ دی اساں نے کیہہ کرنی چنگی نبی ﷺ دی غلامی لگ دی اے  
 رت لنگدی پئی اے بہاراں دی اے چھیاں مدینوں آئیاں نئیں  
 اسیں غیراں کولوں تے منگدے نائیں سانوں تیری گدائی بچ دی اے  
 رہا دے دے دے پیار محمد ﷺ دا جنتوں کالی کالی سج دی اے  
 شاہی جگ دی اساں نے کیہہ کرنی چنگی نبی ﷺ دی غلامی لگ دی اے

میں ناچیز نکلتاں کوہجا تیرے دَر تے دامن وچھا بیٹھا  
 منگاں خیرِ رحمت بُد کولوں مینوں سونہہ ربا میرے رب دی اے  
 ربا دے دے دے پیار محمد ﷺ دا جتنوں کالی کالی سج دی اے  
 شاہی جگ دی اساں نے کیہہ کرنی چنگی نبی ﷺ دی غلامی لگ دی اے  
 کیہہ ہو یا جے خطاواں کر بہناں تیری رحمت مولیٰ کوئی گھٹ تے ئیں  
 دے دے صدقہ یار دی کالی دا گل عاجز دی تاں پھدی اے

## حوالہ آخرت

أَوْ لَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ  
 وَ شَيْطِينَ ثُمَّ لَنَحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ  
 أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ۝ وَ إِن  
 مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ  
 نَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۝ وَ إِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا  
 لِلَّذِينَ آمَنُوا لَا آتِي الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَ أَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ (سورة مريم، ركوع ۵)

ترجمہ: اور کیا آدم کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا تو تمہارے رب کی قسم ہم انہیں اور سب  
 شیطانوں کو گھیر لائیں گے اور ان کو دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو  
 ان میں رحمن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا پھر ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں  
 کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈروالوں کو بچالیں گے

اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑی جاتی ہیں کافر مسلمانوں کو کہتے ہیں کون سے گروہ کا اچھا اور مجلس بہتر ہے اور ہم نے اس سے پہلے کتنی سنگتیں کھپادیں۔

داتا حکم خداوند باری وچ سورۃ مریم آیا کیوں نہیں یاد اس آدمی تائیں جسوں نیست توں ہست بنایا  
تیرے رب دی قسم محبوباً میں سارے گھیر لیاواں ہر کوئی حاضر ہو سی گوڈیاں بل ٹراواں  
ہر گروہ تھیں چھانٹی کرساں ہر گل نوں میں پاواں زیادہ لائق جو بھونن دے سوسن وکھرے کروکھاواں  
نہ کوئی ایسا تاں وچ ہو سی جو دوزخ توں نہ گزرے ڈر کے رہ خدا توں بندے نہ دیکھ سینمیں اور مجرے  
عاجز ڈرن جو رب دے کولوں اوناں نوں رب بچا سی وچ دوزخ ظالماں تائیں گوڈیاں بل ٹرا سی  
مگروہ لوگ جو قرآن پاک سن کر بھی مسلمانوں کو مذاق وغیرہ کرتے ہیں ان کے لیے قرآن حکیم میں اللہ رب العزت  
نے کافی مثالیں بیان فرمائی ہیں یعنی جن لوگوں نے ایسا کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیج کر ان کو نیست و نابود کر دیا اس کے  
علاوہ جو لوگ چوری بدکاری دوسروں کو تنگ کرتے بغیر کسی وجہ سے دوسروں کا نقصان کرتے دوسروں کی بے ادبی کرتے  
گالی گلوچ دیتے یا طرح طرح کی اور برائیوں میں مصروف رہتے ہیں وہ سب کے سب ظالم لوگوں میں شامل ہیں جن کے  
لیے اللہ رب العزت نے دوزخ کا حکم فرمایا ہے۔ لہذا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہونا

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لیے روانہ ہوئے اور آپ کے اہل بیت ہمراہ تھے اور آپ نے حاکم شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں سفر کرنا مناسب سمجھا۔ بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کی غریبی جانب میں پہنچے یہاں بی بی صاحبہ کو دروزہ شروع ہوا رات اندھیری تھی اور برف پڑنے کی وجہ سے سردی بہت زیادہ تھی آپ کو دور سے آگ سی نظر آئی وہاں ایک درخت سرسبز و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اس کے قریب جاتے تھے وہ دور ہو جاتا اگر ٹھہر جاتے تو وہاں رہتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس بارے قرآن حکیم میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجْدُ  
 عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَمْوَسِي ۝ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۝  
 إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ وَ أَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى ۝ إِنَّنِي أَنَا  
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي ۝ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ  
 أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ مِّمَّا تَسْعَى ۝ (سورة طه، ركوع ۱)

ترجمہ: اس نے (حضرت موسیٰ) ایک آگ دیکھی تو اس نے اپنی بیوی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں تمہارے لیے اس میں سے ایک چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں پھر جب آگ کے پاس آیا ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام بیشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال بے شک تو پاک جنگل طور میں ہے اور میں نے تجھے پسند کیا اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے بے شک میں ہی تیرا اللہ اور میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ بے شک قیامت آنے والی ہے قریب تھا کہ میں اسے سب سے چھپاؤں۔

دیکھی آگ اک حضرت موسیٰ تے بیوی نوں فرمایا  
 اک چنگاری میں تد دے کارن او تھوں جا لیاواں  
 ٹھہرو بیگم تم اس جاہ اتے جویں حکم قرآنوں آیا  
 یا پھر میں اس آگ دے کولوں رستہ ہو جا پاواں  
 میں ہوں رب تمہارا موسیٰ اللہ نے فرمایا  
 تجھ نوں میں پسند ہے کیتا ایوی نال بتایا  
 میں ہوں واحد اللہ تیرا کوئی شک نہ اس وچ ہووے  
 نہیں معبود کوئی میرے باہجوں اللہ نے فرمایا  
 رکھنا قائم نماز دے تا میں ایوی رب بتایا



## بارہ ماہ اور موسم

وگے اسوں دے وچ اکتھ یارو وساکھ جیٹھ تے ہاڑ لو ہنھیریاں نیں  
 پوہ ماگھ وچ پالا زور کر دا ساون بھادوں مینہ دیاں ڈھیریاں نیں  
 کتہ بعد وچ مگھر خزاں آؤندی پھگن چیت بہار دیاں پھیریاں نیں  
 چھڈ عاجز موسم دے چکراں نوں صفتاں رب دیاں ہور بہتریاں نیں

حضرات گرامی جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سال تو بے شمار ہیں سارے سال میں موسم تبدیل ہو کر آتا رہتا ہے مگر ہم سب کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اس دُنیا فانی میں آکر زندگی بسر کرنا ایک ہی موقع ہے اور وہ وقت دوبارہ نہیں آئے گا جو گزر جائے گا۔ لہذا جس طرح ایک سال میں موسم تبدیلی کے ساتھ آتا ہے اسی طرح آپ یا ہم سب کی زندگی میں تبدیلی ہوتی ہے جیسے جب انسان اس دُنیا فانی میں آتا ہے تو اس کی ابتدائی زندگی اس کا بچپن ہوتی ہے تو پھر جب بڑا ہو جاتا ہے تو اس کی زندگی کا وہ وقت جوانی میں گزرتا ہے اور جب جوانی بھی چلی جاتی ہے تو بڑھاپا شروع ہو جاتا ہے جس کے بعد سوائے موت کے کوئی اُمید نہیں رہتی اس دُنیا میں موت کے بعد اگلی زندگی جو ہمیشہ کی زندگی ہے اسی کا ہی انتظار ہوتا ہے۔ جس طرح ہم سب کو دُنیا میں رہتے ہوئے ہر ضرورت کی فکر مندی ہوتی ہے اور ہم لوگ ہر موسم کے لحاظ سے اپنی ضروریات زندگی کے لیے فصلیں بوتے ہیں اور کاٹتے ہیں اسی طرح وہ جو ہمیشہ کی زندگی آنے والی ہے اس کے لیے بھی کچھ سامان ہونا چاہئے جہاں پر اللہ اور رسول ﷺ کی محبت اور دیگر نیک اعمال کی ضرورت ہوگی۔ ساتھ یہ بھی یاد رکھیں جو کوئی جو کچھ نیچے گا وہی کاٹے گا اور نہ ہی یہ سوچنا چاہئے کہ ابھی ہم بچے ہیں یا جوان ہیں یا بڑھاپا شروع ہوا ہے موت تو ابھی دور ہے۔ عزیزان من موت کا کسی کو علم نہیں وہ جب چاہے جہاں چاہے بحکم خدا آسکتی ہے۔

خالق رب رازق اللہ پاک سوہنا ہر کوئی اس دی حمد پکار دا ای  
 دیندا روزی اوہ ساری مخلوق تائیں صدقہ نبی ﷺ اپنے نالے یار دا ای  
 بڈھے بچے جوان دی گل کھڑی بعضے ماں دے شکم وچ مار دا ای  
 عاجز دم دم رب دی حمد کریئے اللہ حاکم ایہ کم جبار دا ای

عاجز لکھ سرکار ﷺ دی نعت سوہنی بے کار بہنا ہے فضول ہوندا  
 رہنا رب رسول ﷺ دی یاد اندر غلامانِ نبی ﷺ دا ایہہ اصول ہوندا  
 جتھے رب رسول ﷺ دا ذکر ہووے اوتھے رحمت دا خاص نزول ہوندا  
 جہڑا مال جناب ﷺ دے عشق کر دا حامی اس دا رب رسول ﷺ ہوندا  
 صدقہ نبی ﷺ جے منگیئے رب کولوں سوال سائل دا ہر قبول ہوندا  
 تھوڑے لفظاں وچ گل نوں ختم کریئے چنگا گل دے وچ نیں طول ہوندا  
 دو جگ نہ نئی کوئی پیر ہوندا نہ کوئی وچ زمانے مجہول ہوندا  
 عاجز توبہ آدم نہ کدیں منظور ہوندا جے نہ نور محمد ﷺ رسول ہوندا  
 جے کوئی بندہ مدینے دے ول جاوے لے جاوے اوہ عرض سلام میرا  
 خدمت وچ سرکار ﷺ جا پیش کرنا اللہ کرے قاصد بیڑا پار تیرا  
 ہتھ بندھ کے عرض سلام کرنا سوہنا مدنی آقا ﷺ لہجہ میرا  
 کرو نظر کرم اک وار آقا ﷺ منگے عاجز دیدار غلام تیرا

### حدیث نبوی ﷺ

بخاری اور مسلم کی حدیث شریف ہے کہ جب کوئی اللہ کا محبوب ہوتا ہے یا اللہ کسی کو محبوب بناتا ہے تو اللہ رب العزت  
 حضرت جبرائیل سے فرماتا ہے کہ فلاں کو محبوب جانوں اور حضرت جبرائیل پھر دوسرے تمام فرشتوں کو فرماتا ہے کہ فلاں  
 بندہ کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں اس کی قبولیت عام کر دی جاتی  
 ہے۔

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مومنین صالحین اور اولیائے کاملین کی مقبولیت عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسا کہ جناب  
 غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی اور دیگر



حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں، تو ارشاد باری ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۝

(سورۃ مریم۔ رکوع ۶)

ترجمہ: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب رحمن ان کے لیے محبت کر دے گا۔

بے پرواہی صفت خدا دی عاجزی نیکوکاراں  
غرور تکبر حسد بیماری رہندی وچ بدکاراں  
بخش خدایا تو بخشن ہارا اساں کیتے عیب ہزاراں  
صدقہ پاک محمد ﷺ دا مولیٰ صدقہ نبی ﷺ دیاں یاراں

مانگو دُعا خدا سے ہر وباء سے پہلے عاجزی اپناؤ دل میں ہر دُعا سے پہلے  
سوچیں پہلے انجام کو ہر خطا سے پہلے معافی مانگو گناہوں کی عاجز وقت قضا سے پہلے



آقلیہ ﷺ مکیوں کر کے جدوں ہجرت ول شہر مدینے دے آؤن گے  
اتے بستر دے علیؑ لٹا دتے صدیق اکبرؑ نون نال لیاؤن گے  
سفر منزل بمنزل طے کیتا جدوں کول مدینے دے آؤن گے  
مدنی راہِ نبی ﷺ جو تھکدے سن عاجز سارے اوہ بول سناؤن گے

## نعت شریف

اُوہ آؤنداً جے آؤنداً راہِ جندی تھکدے ساں

سوہنا علیہ ﷺ دو جگ دا مختار تہنگ جندی رکھدے ساں

حبیبِ خدا سوہنا علیہ ﷺ دلبر جانی رحمت رب دی خاص تمامی

موہڈے کملی سرتاج شہابی سوہنا علیہ ﷺ آمنہؑ بی بی دا لال

ہر ویلے یاد اوہدی دل وچ رہندی اے  
 قسم خدادی روح ایہو گل کہندی اے سوہنا علیہ السلام مدنی میرا لہجہ  
 اوہ آؤنداً جے آؤنداً راہ جندی تھکدے ساں  
 سوہنا علیہ السلام دو جگ دا مختار تہنگ جندی رکھدے ساں  
 یار غاروی نال صدیق ہے جے آقل علیہ السلام بن کے ڈاچی اسوار آیا  
 سوہنا علیہ السلام پہن کے تاج شفاعت دا خیر جندی منگدے ساں  
 اوہ آؤنداً جے آؤنداً راہ جندی تھکدے ساں  
 سوہنا علیہ السلام دو جگ دا مختار تہنگ جندی رکھدے ساں  
 اوہدے سرتے تاج لالوکی اے آقل علیہ السلام حوض کوثر دا ساقی اے  
 سوہنا علیہ السلام نبیاں دا سردار ہویا اساں اُتے کرم کمال  
 اوہ آؤنداً جے آؤنداً راہ جندی تھکدے ساں  
 سوہنا علیہ السلام دو جگ دا مختار تہنگ جندی رکھدے ساں  
 معھیوں لاٹ نورانی نکلے واضحی اے مکھڑا  
 ہووے دید جے آقل علیہ السلام دی عاجز رہندا نیں کوئی دکھڑا

## جہاد کا بدلہ

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ط  
 (سورۃ الحج۔ رکوع ۸)

ترجمہ: اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر مارے گئے یا مر گئے تو اللہ ضرور ان کو اچھی روزی دے گا۔  
 رضائے الہی کی خاطر جہاں ہجرت کیتی تے دین دی بابت مر گئے اچھی روزی رب اوہناں نوں دیسی عاجز اوہ سب تر گئے

وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّزِقِينَ ۝

ترجمہ: اور بے شک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے۔

لِيَدْخِلْنَهُمْ مُدْخَلَ بَرٍّ طَوَّاهٍ ۝ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝

ترجمہ: ضرور ان کو ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے۔

شانِ نزول: نبی کریم ﷺ سے آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ بارگاہِ الہی میں ان کے بڑے درجات ہیں اور ہم جہادوں میں حضور ﷺ کے ساتھ رہیں گے لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ بھی رہے اور بغیر شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لیے کیا ہے تو اس پر یہ (اوپر والی) آیات مبارکہ فرمائی گئیں تھی۔

اس گل اندر شک نہ کوئی اللہ خود فرماوے جہڑی جگہ پسند اوہ کرن او تھے رب رکھاوے  
موت دا ذائقہ ہر جان نے چکھنا جو دنیا وچ آئی مَر کے ہمیشہ مرے عین رہنا بات خدا سمجھائی  
اک دن پیش خدا دے ہونا خبر قرآنوں آئی اوڑک عاجز کم اوہ آؤنی جو کیتی نیک کمائی

## حضور پر نور ﷺ کو اپنی مثل مت کہو

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝ مَا يَتَّبِعُهُمْ مِنْ دُونِ رَبِّهِمْ

مُحَدِّثٍ إِلَّا اسْتَمْعَوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ط وَأَسْرُوا النَّجْوَى ط الَّذِينَ

ظَلَمُوا ط هَلْ هَذَا إِلَّا بَشْرٌ مِثْلُكُمْ ج أَفَتَاتُونَ السَّحَرَ وَ أَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ قُلْ رَبِّي

يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ذُو هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ (سورة انبیاء، رکوع ۱)

ترجمہ: لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں اور جب ان کے رب سے ان کے پاس کوئی نصیحت آتی

ہے اسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی جیسے آدمی ہیں کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر۔ کہہ دو میرا رب جانتا ہے آسمانوں اور زمین میں ہر بات کو اور وہی ہے سُننا جانتا۔

یہ کفر کا اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے دل میں جمادی جائے گی کہ وہ تو تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہ لائے گا۔ حضور ﷺ کے زمانہ کے کفار نے یہ بات کہی اور اس کو چھپایا لیکن آج کل کے بعض بیباک لوگ یہ کلمہ اعلان کے ساتھ کہتے ہیں اور اکثر مانتے نہیں کفار یہ مقولہ کہتے ہیں فقط جانتے تھے کہ ان کی بات کسی کے دل میں جمے گی نہیں۔ کیونکہ لوگ رات دن معجزات دیکھتے تھے وہ کس طرح پاور کر سکیں کہ حضور ﷺ ہماری طرح بشر ہیں اس طرح ان لوگوں نے حضور ﷺ کے معجزات کو جادو کہنا شروع کیا۔

بہتا وقت گزر گیا پچھے تے تھوڑا رہ گیا اگے  
 آوے نصیحت جدوں رب دی پاروں بن بہندے بہرے  
 کھیل تماشا سمجھن ظالم بخت ایہناں دے بھیڑے  
 عاجز جو معجزیاں نوں جادو آکھن جہنم جان مشترکہ  
 جو کجھ وچ زمین آسماناں اللہ سب کجھ جانے  
 وقت حساب دانیڑے سمجھو بنے منہ پھر کیوں جگے  
 کھیل تماشا سمجھن ظالم بخت ایہناں دے بھیڑے  
 عاجز جو معجزیاں نوں جادو آکھن جہنم جان مشترکہ  
 سورة انبیاء وچ حکم قرآنے کوئی اس وچ شک نہ جانے

## بیان نبوت حضرت داؤد علیہ السلام کا

ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام یہودا بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور مشہور پیغمبروں میں سے ہیں۔

دتی شاہی داؤڈ دے تائیں اتے تخت بٹھایا  
 طاقت دتی رب داؤڈ دے تائیں نہ کوئی وچ مقابلہ آوے  
 چالی ۴۰ سال جدوں شاہی کیتی تے پیغمبر رب بتایا  
 بادشاہ بے آئے مقابل گھانا کھا کے جاوے

(سورة ص، رکوع ۲)

يٰۤاٰدٰوُدْ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ

ترجمہ: اے داؤد تحقیق ہم نے کیا تم کو خلیفہ زمین میں۔

پس تو حکم کر درمیان لوگوں کے حق کے ساتھ اور اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی مت کرا اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً تم کو گمراہ کر دیں گی اللہ کی راہ سے۔ اللہ رب العزت نے ان کو خوش آواز کیا تھا روایت میں ہے کہ

جدوں داؤد زبور سن پڑھدے راوی ذکر لیا یا رُک جاندا سی پانی چلدا ئیں عاجز وادھا لایا  
درند چرند زمیں دے کھڑے ہو سب رہندے اڑدے جاندا جانور سن کے پھٹک زمیں تے پیندے  
ہر کوئی سن بیہوش وچ آوے پھر موم ہو جاوے زرد پتے ہو رکھاندے جاندا پہلے ہوون جو ساوے

وَ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ط وَ كُنَّا فَعِلِينَ ۝ (سورة انبیاء۔ رکوع ۶۷)

ترجمہ: اور داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ مسخر فرمادیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے اور بیہ ہمارے کام تھے۔

سن پہاڑ وچ جنبش آون ہر کوئی تسبیح الاوے ہر پرندہ نال داؤد دے خدا دی حمد سناوے  
چالی ۴۰ فرسنگ آوازہ جاوے داؤد زبور جد پڑھدے معجزہ رب عطا سی کینا کافر بیہوش اندر مر دے  
دو جا معجزہ حضرت داؤد دے تائیں رب نے عطا فرمایا واحد ذات داؤد دی کارن لوہا نرم کرایا  
ہتھ داؤد جدوں لوہا آوے فوراً نرم ہو جاوے کاریگری خدا نے دتی حضرت زہر بناوے

وَ عَلَّمْنَاهُ صِنْعَةَ لُبُوسٍ لِّكُمْ لِتُحَصِّنْكُمْ مِّنْ بِأْسِكُمْ ج فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ ۝

ترجمہ: اور ہم نے اسے ایک پہناؤ (لباس) بنانا سکھایا کہ تم کو تمہاری آنج سے بچائے تو کیا تم شکر کرو گے۔

اس وقت چار سو درم میں زرہ فروخت ہوتی تھی اور آپ کا معمول تھا کہ دو سو درم درویشوں محتاجوں کو اور ایک سو خویش و اقارب کو اور ایک سو درم اپنی غذا وغیرہ پر خرچ کرتے اسی طرح انہوں نے جملہ اوقات کو بھی بانٹ رکھا تھا یعنی چند دن انصاف کرتے چند دن کام کرتے اور باقی کاموں کے لیے بھی وقت مقرر کر رکھا تھا۔

## بیان حضرت داؤد علیہ السلام کا بلا میں مبتلا ہونا

سترہ رجب دو شنبہ داؤد بیسی جدوں اک کبوتر آیا سامنے آ داؤد دے بیٹھتے حسن جمال سویا

بدن اسدا اسی سونے وانگوں ناخن مثل سرخ یا قوت بنائے .  
 چونچ وی اسدی مثل سرخ یا قوتی بے حد دل نوں بھائے  
 پیرسن وانگ فیروزے جہڑے طاق تے آن جمائے  
 جدوں اوہناں نے پکڑن کارن اس ول ہتھ اٹھایا  
 بالا خانہ توں پکڑن کارن داوڈ نے چارہ لایا  
 حضرت داوڈ نے پچھا کیجئے مگرے باغ وچ آیا  
 اکھیں بسن زمر دے وانگوں راوی ذکر لیائے  
 عاجز اکھیں ویکھیا نائیں پر خبر کتابوں پائے  
 پکڑ لیے اینوں بچیاں کارن داوڈ خواہش کرائے  
 اڈ کبوتر بالا خانہ تے اپنا قدم جمایا  
 اڈاری مار کبوتر اوٹھوں وچ باغ بطشا دے آیا  
 کس دا باغ ہے دسو مینوں حضرت آن پوچھایا

کہتے ہیں کہ وہاں حضرت داؤد علیہ السلام نے بالا خانہ پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا تو بطشابی بی اپنے حوض میں نہا رہیں تھیں۔ تو لوگوں نے بتایا یہ باغ بطشا کا ہے جس کی شادی تھوڑے دنوں سے ”اوریا“ سے ہو چکی ہے اور ہم بستر ابھی تک نہیں ہوئے مگر یہ بھی خبر ملتی ہے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا تھا اور نکاح کے اسباب پیدا ہو چکے تھے اس لیے اس بات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے اور اصل بات کو تو خدا ہی جانتا ہے کہ نکاح ابھی ہوا یا نہ ہوا تھا۔

چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ”اوریا“ کو کافی روپیہ پیسہ دے کر جہاد میں جانے کے لیے تیار کیا ایک بہت مشکل مقام پر بھیجا جہاں جو کوئی آدمی جاتا واپس نہ آتا پھر ان کو ایک اور دوسری جگہ پر بھیجا جو کہ بہت ہی دشوار تھی۔ اور یا نے وہاں جا کر خوب لڑائی کی اور درجہ شہادت پایا اور لشکر داؤد کو فتح حاصل ہوئی اور لشکر نے کافی مال غنیمت لا کر حضرت داؤد علیہ السلام کو دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے ”اوریا“ کی شہادت سن کر ایک سال تعزیت کی اور اس کے بعد بطشابی بی کو اپنے نکاح میں لائے اور پہلے آپ کی نانویں ۹۹ بیویاں تھیں اور بطشا کو نکاح میں لانے سے پورا سو ۱۰۰ بیویاں ہو گئیں۔

حضرت سلیمان سن بطشادے شکموں راوی ذکر لیاوے  
 دو شخص اجنبی جو آئے اوہناں دیوار محراب آ توڑی  
 اچانک ویکھ داوڈ سی ڈریا جویں حکم قرآنوں آئے  
 ان میں سے ایک نے حضرت داؤد علیہ السلام سے کہا:  
 اک دن حضرت داؤد پینمبر وچ محراب تشریف فرماوے  
 نہسی پتہ داوڈ دے تائیں عاجز ہے ملاں دی جوڑی  
 نہ ڈر حضرت ساڈے کولوں اسیں فیصلہ کارن آئے

یہ ہے میرا بھائی حضرت دُنْبی اک گھٹ سو ۹۹ رکھاوے  
 داوڈ کہیا ایہہ وادھا کر دا عاجز بے انصافی پوری  
 میری اک وی منگدا میتھوں نالے گل پین نوں آوے  
 جویں کسے توں نکلڑا کھوہنا جے ہتھ ہووے وچ چوری

ایہہ گل سن فرشتے ہستے تے مخفی راز بتایا تہاں کیوں بطشا نکاح وچ آندی تے پورا سو بنایا  
 وادھا تہاں ایہہ خود ہے کیجا فرشتے بول ستاون اصل مقصد اوہناں ظاہر کیجا عاجز عائب دونویں ہو جاون  
 پیغمبر خدا بے شک پاک ہوتے ہیں ان میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی مگر ایسی خواہش کرنا بھی پیغمبر کی شان  
 کے خلاف بات تھی جس وجہ سے اللہ نے دو فرشتے بھیج کر ان کو اس خطا سے آگاہ کیا۔

ہو یا احساس داؤد دے تائیں تے رو رو حال ونجایا بخش خدایا بخش خدایا سر سجدے وچ پایا  
 کھانا پینا داؤد نوں بھلیا تے رو رو خڑلے پاوے دن خدا دے بخشے کہہرا ہور پھر کت ول جاوے

حضرت داؤد خدا نوں کرے سجدہ رو رو کے حد مکا دتی  
 پانی اکھیاں دے وچوں وہن لگا جگہ ہنجواں گلی کرا دتی  
 پیدا ہوئی زمیں وچ نمی اتنی ذات رب دی گھاس اگا دتی  
 عاجز رب دی طاقت نوں کون جانے سر داؤد تو گھاس ودھا دتی  
 وہ بخش گناہ تقصیر ربا میں نے بھل کے کر خطا بیٹھا  
 چنگے بھلے ساں وسدے نال خوشیاں پھاہ غماں والا گل پا بیٹھا  
 توں رحیم کریم رحمن ربا بوے تہ دے دامن پھیلا بیٹھا  
 معاف عاجز دے ربا گناہ کر دے ہتھ جوڑ کے عرض سنا بیٹھا  
 چالی ۴۰ دن رہے سن سجدے اندر راوی ذکر لیا  
 عرض منظور داؤد دی ہوئی آوازہ ربی آیا  
 چک داؤد سر سجدے وچوں حکم خدا فرمایا  
 عاجز گناہ جو تونے کیتے میں اک اک معاف فرمایا

جب حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا سر مبارک سجدہ سے اٹھایا تو ان کے منہ سے ایک ایسی آہ نکلی جس سے وہ گھاس

بل گئی۔

بخشِ خدایا توں بخش خدایا اسیں گناہگار ہاں بندے  
 اُمت تیرے محبوب ﷺ دی وچوں بے شک گندے مندے  
 کر کر بدیاں ڈھیر نے لائے عمل نئیں کیتے چنگے  
 بخش عاجز نوں مدنی ﷺ صدقے کملی جس دے کندھے

وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّهٗ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ۔ (سورۃ ص۔ رکوع ۲)

ترجمہ: اور خیال کیا داؤد نے کہ اس کو جانچا پھر گناہ بخشانے لگا اپنے رب سے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک آدمی کی بکریاں رات چھوٹیں یعنی آوارہ ہو گئیں اور انہوں نے ایک دوسرے آدمی کی فصل کو نقصان پہنچایا جب وہ فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے یہ تجویز کی کہ بکریاں کھیتی والے آدمی کو دے دی جائیں، بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر تھی۔ جب یہ معاملہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے آیا تو آپ نے بتایا کہ فریقین کے لیے اس سے زیادہ آسانی کی صورت ہو سکتی ہے اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر مبارک گیارہ سال کی تھی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے ان پر لازم فرمایا کہ وہ صورت بیان فرمائیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکریوں والا کھیتی کاشت کرے اور جب فصل اس حالت میں آجائے جس حالت میں بکریوں نے کھائی تھی اس وقت تک کھیتی والا ان بکریوں کے دودھ وغیرہ سے فائدہ حاصل کرے اور پھر بکریاں ان کے مالک کے حوالے کر دے یہ تجویز حضرت داؤد علیہ السلام نے پسند فرمائی اس معاملہ میں یہ دونوں حکم بہتر تھے اور اس شہریت کے مطابق تھے۔ ہماری شہریت میں یہ حکم ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو یعنی کسی کا جانور اچانک دوسرے کا نقصان کر دے جبکہ اس جانور کے مالک کو پتہ تک بھی نہ ہو تو اس کا ضمان لازم نہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس مسئلہ کا حکم تھا اور جو تجویز حضرت سلیمان علیہ السلام نے بتائی یہ صورتِ صلح تھی۔

وَ دَاوُدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمْنَ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَسَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ج وَ كُنَّا

(سورۃ انبیاء، رکوع ۶)

لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝

ترجمہ: اور داؤد اور سلیمان علیہ السلام کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں



چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے۔

پھر گر گیا سجدہ میں اور پھر گناہ بخشانے لگا اپنے رب سے اور رجوع ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف پس ہم نے معاف کیا اس کو وہ کام حضرت جبرائیلؑ نے آکر فرمایاے داؤدؑ 'اوریا' کی قبر پر جا کر اس سے اپنی تقصیر کی معافی مانگ تا کہ کل قیامت میں وہ تم سے مواخذہ نہ کرے۔ حضرت جبرائیلؑ کی یہ بات سن کر 'اوریا' کی قبر پر جا کر پکارا تیسری دفعہ اس نے جواب دیا کہ تم کون ہو جو بار بار مجھے پکارتے ہو اور مجھے نیند سے جگا دیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا میں داؤد علیہ السلام ہوں وہ بولا اے خلیفہ خدا آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ اس وقت حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا میں تم سے معافی چاہتا ہوں تو اس نے کہا اے حضرت داؤد علیہ السلام آپ نے مجھ کو جہاد میں بھیجا تھا میں وہاں جا کر شہید ہو گیا اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں جگہ دی ہے اور اب آرام سے ہوں اور جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا ہو گا میں نے تجھ کو سب کچھ معاف کیا۔ پس حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے خوش ہو کر اپنے گھر کی راہ لی پھر حضرت جبرائیلؑ نے کہا اے داؤد علیہ السلام خدا نے تم کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے پھر تم 'اوریا' کے پاس جا کر کہو کہ تم کو میں نے جہاد فی سبیل اللہ میں بھیجا تھا محض اپنی نفس کی خواہش کیلئے تو وہاں جا کر شہید ہوا میں نے بطشاسے نکاح کر لیا یہ تقصیر مجھ سے ہوئی تو مجھ کو معاف کر دے۔ پس بموجب حکم باری تعالیٰ کے حضرت داؤد علیہ السلام نے 'اوریا' کی قبر پر جا کر پکارا اس نے جواب دیا اے نبی اللہ اب آپ کیوں مجھ کو پکارتے ہو اپنا احوال بیان کرو۔ جب پھر انہوں نے بطشاس کی عورت کی پوری حقیقت بیان کی اور اپنی خطا کی معافی مانگی 'اوریا' نے اس کا جواب کچھ نہ دیا تو حضرت داؤد علیہ السلام بہت پریشان ہوئے اور رو رو کر کہا اے 'اوریا' میری خطا معاف کر، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ تب اس نے کہا اے حضرت داؤد علیہ السلام مت رو اس بارے میں تم کو معاف نہ کروں گا جو تم نے کیا ہے پھر رو کر معافی مانگی پھر بھی اس نے معاف نہ کیا۔ تب درگاہ الہی سے ندا آئی اے داؤد علیہ السلام مت رو میں نے تجھ کو معاف کیا تب داؤد علیہ السلام نے عرض کی 'اوریا' مجھ کو معاف نہیں کرتا ہے۔ تب حکم ہوا اے داؤد علیہ السلام حشر کے دن میں اس کے لیے ایک قصر یا قوت سرخ کا اور اس میں حوریں بہشت کی رہیں گی 'اوریا' کو ان پر عاشق و فریفتہ کروں گا تب اس کے بدلہ میں وہ تم کو معاف کر دے گا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت بہشت میں ایک مکان خوبصورت بنا کر دکھایا جس میں حوریں بھی داخل کیں پس یہ دیکھ کر 'اوریا' خوش ہوا اور پکارا۔ اے حضرت داؤد علیہ السلام نے میں نے تجھ کو معاف کیا یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام بھی خوش ہو کر گھر تشریف لائے۔ لہذا حضرت یہ واقعہ لوگوں میں بطور نصیحت

بیان کیا کرتے کہ نفس امارہ کے پیچھے نہ پڑنا ورنہ خراب ہو جاؤ گے۔

با ادب نون رب مقصود دیندا بے ادب نون کدیں ملدے نئیں  
 دن ہوا نہ کوئی وی زکھ ڈولے بنا کلیاں دے پھول کھلدے نئیں  
 گھوڑے نال اشاریاں کم کر دے گدھے ڈنڈیاں نال وی ہلدے نئیں  
 عاجز اوکھی بات فقیری والی ایہہ کھیل ہوندے گولی پل دے نئیں

### حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق

ایک دن کا ذکر ہے کہ میں صبح کے وقت بروز بدھ وار گوجرنوالہ عالم چوک سے بس پر سوار ہو کر حافظ آباد کو سفر کر رہا تھا تو اس بس میں ٹیپ چل رہی تھی جس میں ایک مولانا صاحب یہ واقعہ بیان فرما رہے تھے۔ میں نے جب یہ واقعہ سنا تو مجھے اپنے لفظوں میں اس کے لکھنے کا شعور پیدا ہوا جیسا کہ ذیل میں درج کیا گیا ہے۔

پڑھ دا پیا یہودی توریت ہسی وچ نام حضور ﷺ دا آیا  
 راہ گزر بچہ سی ماں دے نال ٹردا اس چم اکھیاں نون لایا  
 رہے بچہ سرکار ﷺ دی یاد اندر تے اس محمدی ﷺ ورد پکایا  
 عشق ویکھ اس بچے دا عاجز لہجال حضور ﷺ نبھایا  
 اسم محمدی ﷺ جدوں سُنیاں بچے تے اوہ کول یہود دے آیا  
 نال ادب دے جا کے پیش ہویا پھر بچے نے بول سنایا  
 دسو کون ہستی ایہہ مٹھا نام کس دا جس دا ذکر کتابے آیا  
 مدینے وچ محمدی ﷺ رسول آیا عاجز یہودی نے صاف سنایا  
 کجھ دن گزرے اس ماں بچے دی بچے نون آکھ سنایا  
 چھڈ دے بچیا تون نام سرکار ﷺ والا کیسا نواں تون ورد پکایا

باپ ٹڈ دا ٹڈ نوں سزا دیسی جدوں اس نے پتہ ایہہ پایا  
 سوہنا نام محمد ﷺ ماں چھڈنا نائیں بچے صاف جواب بتایا  
 عورت خاوند نوں اک دن خبر دتی بچہ زید محمدی ﷺ ورد پکانودا اے  
 میں تے آپ وی اس نوں منع کیتا پر اوہ ہرگز باز نہ آنودا اے  
 باپ بیٹے نوں کول بلا کے تے نال سختی حکم فرمانودا اے  
 دیاں مار میں ٹڈ نوں باز آجا عاجز بچے نوں باپ سنانودا اے  
 بچے سُن کے باپ دی گل ساری اپنے دل دی کھول بتا دتی  
 جہڑی تساں دے دل سی باپ میرے اوہ تسان نے مینوں سنا دتی  
 کدیں چھڈاں نہ ورد محمدی ﷺ میں پریت نال سرکار دے لا دتی  
 میں تے جان ویں کر ساں قربان عاجز زید مہر اس گل تے لا دتی  
 باپ بیٹے نوں مارنا شروع کیتا جہڑا کرنا اس نے کام ہسی  
 وچ کمرے ہنھیرے دے بند کیتا جتھے جتی دا نہ انتظام ہسی  
 منجی پیڑی نہ اس وچ بیٹھنے نوں نہ کھان کارن کوئی طعام ہسی  
 کوزہ گھڑا پانی تے گل وڈی عاجز مٹی دا کوئی نہ جام ہسی  
 بچہ رووے سرکار ﷺ دی یاد اندر جھولی رب اُگے اوہ کری بیٹھا  
 سوہنے پاک محمد ﷺ دے عشق اندر بازی جگ والی دلوں ہری بیٹھا  
 پر اگو آس حُب رسول ﷺ والی نام نبی دا لباں تے دھری بیٹھا  
 غلامی نبی ﷺ دی عاجز نوں بخش بے لایو ہے تیرے تے عرض ایہ کری بیٹھا  
 کافی رات گزری کہندے چور آئے اوہناں جندرا آن تڑا دتا  
 اندروں پھڑ کے بچے نوں باہر آندا تے وچہ شہر مدینے پہنچا دتا

بچہ اسماں نے ایہ وپچناں ایں صبح ویلے اعلان کرا دتا  
 عاجز بچہ اصحاباں خرید کیتا پیش حضور ﷺ دے جا کرا دتا  
 زیدؓ ڈگا سرکار ﷺ دے وچ قدماں رو رو کے ہنجو بہان لگا  
 جہڑی گزری سی پہلے نال اس دے گل کھول کے زیدؓ سنان لگا  
 کملی والیا ﷺ دے دی یاد خاطر میں تے جان ساں کرن قربان لگا  
 لوؤ سرکار ﷺ غلام بنا اپنا عاجز رو کے عرض سنان لگا  
 سر زیدؓ دے آقا ﷺ نے ہتھ رکھیا نال پیار سرکار ﷺ فرمان لگے  
 روندے زیدؓ نوں چپ کرا کے تے سوہنے ﷺ کلمہ پاک پڑھان لگے  
 لیا زیدؓ غلام بنا تینوں آقا ﷺ خوشی دی بات سنان لگے  
 عاجز جس طرف آقا ﷺ جانودے سن مگرے زیدؓ خادم ویں جان لگے  
 جدوں ڈٹھا باپ نے صبح ویلے بچہ کمرے وچ نہ بند بیسی  
 سارے لگدے لیندے جمع ہوئے عقل اوس ویلے سب دی دھنگ بیسی  
 دکھ وٹ نہ کسے دے نال ساڈا نہ کوئی خاص نیاں دی وٹ بیسی  
 بعض رب توں عاجز کون جان دا سی سد شمع نے لیا پتنگ بیسی  
 چچھے لبھدا زیدؓ نوں باپ اس دا آہیں مار کے تے کندھاں نال روندنا  
 جدائی بچے دی ماں نیں سہہ سکدی جگ جان دا اے جہڑا حال ہوندا  
 بچہ چڑی دا بھادیں چرا ویکھو پھر تکنا جو مایاں نال ہوندا  
 عاجز پل وچھوڑے دا اینج ہوندا بارہ ماہ دا جویں سال ہوندا  
 سب ٹر پئے زیدؓ دی بھال اندر بھین بھائی تے رشتہ دار سارے  
 بچہ نہ ہی کسے نوں مل سکیا آپو آپ اوہناں بڑے لائے چارے

کے دسیا مدینے وچہ اک بچہ بردہ بن کے وچ بازار آوے  
 جدوں آن کے زید دے باپ ڈٹھا عاجز بچہ سرکار ﷺ دے کول پاوے  
 ماپے زید دے پاس جناب ﷺ آئے بچے واسطے سوال الا دتا  
 اگر جائے تے لے جاؤ نال بچہ حضور ﷺ پاک نے حکم فرما دتا  
 بچے کہیا نہ تہاں دے نال جاساں جواب مایاں تائیں سنا دتا  
 والدین دا حکم عین رد کرنا سرکار ﷺ عاجز دی حکم فرما دتا  
 حکم من کے حضور پر نور ﷺ والا بچہ مایاں نال جدوں ٹرن لگا  
 غش کھا زمین تے آن ڈٹھا حب نبی ﷺ دی وچ آرن لگا  
 چھڈ جاؤ جے اس دی خیر چاہو حکم نبی ﷺ خدا دا کرن لگا  
 ماپے زید دے مسلمان ہو گئے عاجز کلمہ محمد ﷺ دا پڑھن لگا

## نعت شریف

آ گئی اے رت سوہنی سوہنی بہار دی

ہر کوئی غلامی چاہندا میری سرکار ﷺ دی

کل انبیاء توں سوہنا رب نے خطاب فرمایا اے

حبیب ﷺ خدا کہیا سہرا رسالت بھائی اے

دتی مختاری اس نوں سارے گلزار دی

آ گئی اے رت سوہنی سوہنی بہار دی

ہر کوئی غلامی چاہندا میری سرکار ﷺ دی

عرش تے اللہ نے اس نوں کول بلایا سی  
 محبوب ﷺ دی چال دیکھے مڑ مڑ ٹرایا سی  
 کیسی اے رمز گچی دیکھو پیار دی  
 آ گئی اے رت سوہنی سوہنی بہار دی  
 ہر کوئی غلامی چاہندا میری سرکار ﷺ دی  
 واضحی اے مکھڑا سوہنا متھے لاٹ نورانی اس

موہڈے تے کملی کالی سوہنا ﷺ دلبر اوہ جانی اس  
 زلف ولیل اس دی چکاں پئی مار دی  
 آ گئی اے رت سوہنی سوہنی بہار دی  
 ہر کوئی غلامی چاہندا میری سرکار ﷺ دی  
 چکلیے نے دند مبارک سوہنے بے مثل موتی لڑیاں نے

آقا ﷺ دیاں انگشتاں کیہہ عرواواں دیاں پھلیاں نے  
 اکھیاں وچ ڈورے سوہنی پتلی سرکار ﷺ دی  
 آ گئی اے رت سوہنی سوہنی بہار دی  
 ہر کوئی غلامی چاہندا میری سرکار ﷺ دی  
 عاجز غلام اس دا کھاندا صدقہ حضور ﷺ دا

سوہنے محمد ﷺ مدنی حضور ﷺ پر نور دا  
 کلمہ محمدی ﷺ پڑھ لو پئی خلقت پکار دی  
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ



## نعت شریف

نہ ہویا نہ ہوسی کوئی سوہنے محمد ﷺ دی شان دا

محبوب ﷺ خدا سوہنا سارا جگ جان دا

یتیمان دا سہارا اوہ غریباں دا حامی این

بنے جو غلام اس دا اوہ موجاں رہندا مان دا

نہ ہویا نہ ہوسی کوئی سوہنے محمد ﷺ دی شان دا

محبوب ﷺ خدا سوہنا سارا جگ جان دا

خلق عظیم سوہنا تبسم فرمانودا

دُشمنان دے تلے رہیا چادر وچھانودا

نہ ہویا نہ ہوسی کوئی سوہنے محمد ﷺ دی شان دا

محبوب ﷺ خدا سوہنا سارا جگ جان دا

اٹے وٹے کھا کے سوہنے ﷺ دیتیاں دُعاواں نے

لہولہان ہو کے رہیا صبر کمانودا

نہ ہویا نہ ہوسی کوئی سوہنے محمد ﷺ دی شان دا

محبوب ﷺ خدا سوہنا سارا جگ جان دا

نبی ﷺ دی غلامی عاجز لگ دی پیاری اے

لجپال سوہنا ﷺ اوہ تے توڑ نبھانودا



## بیانِ قیامت

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ جَ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوُنَّهَا تُذْهِلُ  
كُلَّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهُ وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَ  
مَاهُم بِسُكَرَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ  
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَآنَهُ يُضِلُّهُ وَ  
يَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝

(سورة الحج، ركوع ۱)

ترجمہ: اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے جس دن تم دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر حمل دار اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہونگے مگر یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بے جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں جس پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اسے گمراہ کرے گا اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا۔

زلزلہ سخت قیامت والا خبر قرآنوں آوے  
اس دن بھلسی ماں بچے تائیں بھاویں دودھ پینداوی ہوسی  
نشہ نہ کسے وی کیجا ہوسی مگر معلوم نشہ وچہ ہوسن  
ہر سرکش ہوسی شیطان دے کچھے دوست یار بنا سی  
بخش خدایا بخش خدایا کرے عرض تمامی  
دہ غلامی رسول ﷺ دی موٹی ایہو اپیل ہماری  
نقشے قدم نبی ﷺ دے چلیے اس دا کلمہ پڑھیے  
ڈرو لوکو اللہ پاسوں اس وچہ شک نہ آوے  
حمل گرسن سب شکماں وچوں اتنی سختی ہوسی  
جھگڑے کرسن اللہ بارے نہ کجھسن نہ سوچسن  
کرسی شیطان گمراہ پھر اسنوں دوزخ راہ بتلا سی  
راہ راست تے رکھیں مولا صدقہ نبی ﷺ حقانی  
جس نون تاج شفاعت ملیا نالے انبیاء دی سرداری  
رہیے زندہ اسلام دے اندر عاجز وچ ایمان دے فریے





نور محمدی رب دے نوروں دو جگ نور حضوروں جس داصدقہ عاجز کھائیے پڑھیے اسدی نعت شعوروں

## نعت شریف

رب صفتاں کر کر دیاں نے سوہنی مدنی میری سرکار ﷺ دیاں  
سوہنی پاک کتاب قرآن دے وچ پیّاں آیتاں نعت پکار دیاں  
دو جگ وچ ریاں کون کرے کل انبیاء دے سردار دیاں

دے بھیجیا نور کتاب اک روشن سورۃ مائدہ وچ لکار دیاں

رب صفتاں کر کر دیاں نے سوہنی مدنی میری سرکار ﷺ دیاں  
سوہنی پاک کتاب قرآن دے وچ پیّاں آیتاں نعت پکار دیاں  
ہر کوئی اڈیاں رکھا سی میرے مدنی آقا ﷺ لچھاں دیاں

کلمہ پاک محمدی ﷺ بول پیّاں صفاں اک لکھ کئی ہزار دیاں

رب صفتاں کر کر دیاں نے سوہنی مدنی میری سرکار ﷺ دیاں  
سوہنی پاک کتاب قرآن دے وچ پیّاں آیتاں نعت پکار دیاں  
واضحیٰ اے کھڑا سوہنا نالے زلفاں چکاں مار دیاں

موہڈے کالی کملی سج دی اے عین ریاں نبی ﷺ مختار دیاں

رب صفتاں کر کر دیاں نے سوہنی مدنی میری سرکار ﷺ دیاں  
سوہنی پاک کتاب قرآن دے وچ پیّاں آیتاں نعت پکار دیاں  
پڑھو درود و سلام محمدی ﷺ تے آیتاں چھیاں رب غفار دیاں

نے مکاں رب وی پڑھدا اے پیّاں آیتاں صاف لکار دیاں

رب صفتاں کر کر دیاں نے سوہنی مدنی میری سرکار ﷺ دیاں  
سوہنی پاک کتاب قرآن دے وچ پیّاں آیتاں نعت پکار دیاں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

ئیں گنجائش رہیاں تکرار دیاں  
 رب صفحاں کر کر دیاں نے سوہنی مدنی میری سرکار ﷺ دیاں  
 سوہنی پاک کتاب قرآن دے وچ پیاں آیتاں نعت پکار دیاں  
 آقا ﷺ اساں ویں تاہنگاں رکھیاں نے جا جالیاں چماں دربار دیاں  
 پر زندگی مکدی جاندی اے ئیں چٹھیاں آیاں سرکار ﷺ دیاں  
 رب صفحاں کر کر دیاں نے سوہنی مدنی میری سرکار ﷺ دیاں  
 سوہنی پاک کتاب قرآن دے وچ پیاں آیتاں نعت پکار دیاں  
 دل تر سے پیاں اکھیاں روون جدوں یاداں آؤن لچپال دیاں  
 کرو نظر کرم تسیں آقا ﷺ میرے متوں متاں عاجز لاچار دیاں

## حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین کی طرف جانا

جب قبلی کے قتل کے بعد فرعون کے درباریوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ناپاک ارادہ بنایا تو شہر کے دوسرے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کہا اے موسیٰ علیہ السلام بے شک دربار والے آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو آپ نکل جائیے میں آپ کا خیر خواہ ہوں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے یہ دعائیں مانگتے ہوئے نکلے کہ اے میرے رب مجھے ان ظالموں سے بچالے اور جب مدین کی طرف روانہ ہوئے کہا قریب ہے میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تَلْقَاوْا مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّيٰٓ أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ وَلَمَّا وَرَدَ

مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۖ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ

قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصَدِّرَ الرَّعَاءُ سَكَهَ وَ أَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۝  
 فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لَمَّا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝  
 فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ ز قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ  
 مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَاءَهُ ۝ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَصَ لَأَقَالَ لَا تَخَفْ ۝ نَفَّ نَجْوَتَ مِنْ  
 الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ (سورة القصص ، ركوع ۳)

ترجمہ: اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے اور جب مدین کے پانی پہ آیا وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے ایک طرف دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے۔ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتے جب تک سب جڑا ہے پلا کر پھر نہ جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں تو موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھر اغرض اے میرے رب میں اس کھانے کا جو تو میرے لیے اتارے محتاج ہوں تو ان دونوں میں سے ایک ان کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی بولی میرا باپ آپ کو بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے جب موسیٰ علیہ السلام اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں اس نے کہا ڈریئے نہیں آپ سچ گئے۔

وچ مدین حضرت موسیٰ جدوں ول کنویں دے آیا پانی پلاون سب جانوراں تائیں جویں حکم قرآنوں آیا  
 عورتاں دو چو پائیاں تائیں ڈک کے دور کھلویاں بڈھا باپ دوہاں دائسی اوہناں رکھیاں شرم دیاں لویاں  
 حضرت موسیٰ ول اوہناں دے آئے حالہ معلوم نہایا سارے لوک پلاون پانی تساں کیوں مال رکایا  
 جدوں جاسن ایہ سارے چھیڑو اساں نے پھر پلانا جب تک لوگ یہ جاون تائیں اساں عین ات ول جانا  
 بڈھا باپ اساں دا حضرت نہ کوئی دیر سیانا تاں ڈیوٹی دینی پے گئی اساں غیاں حکم ربانا  
 موسیٰ مال نوں اگے لایا ول کنویں دے آیا پانی پلا حیواناں تائیں حوالے جا کرایا  
 سائے تلے جا بیٹھے حضرت بھکھ نے آن ستایا کئی دن گزرے حضرت موسیٰ کھانا نہسی کھایا

کیجا سوال حضرت موسیٰ وچہ درگاہ الہی کھانا بخش خدایا مینوں تیرے ہے سب شاہی  
جس دم بیبیاں گھر ول گیاں واڑے مال رکایا سارا قصہ باپ دے تائیں دوہاں کھول سنایا  
اک بیٹی نوں باپ نے کہیا جاؤ موسیٰ ہمیں ملاؤ لاؤ اسنوں پاس ہمارے ادب دے نال بلاؤ  
اک بی بی شرم حیا دے ول موسیٰ دے آئی باپ بلاوے ساڈا حضرت کیتی تساں بھلائی  
ساتھ بی بی دے حضرت آئے پر اگے چلدے آندے چلدے چلدے گھر ول آئے رستہ پچھ کے قدم اٹھاندے  
جدوں کول شعیب دے آئے حضرت بول سنایا اب تم موسیٰ ڈرنا تائیں ظالماں توں بچ آیا

جب کھانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیش کیا گیا تو آپ نے کھانا منظور نہ کیا اس پر حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کھانا کیوں نہیں کھاتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ کھانا میرے اس کام کے صلہ میں شمار نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلایا ہے ہم ایسے اعمال خدمت خلق سمجھ کر کرتے ہیں اور اس کی اجرت نہیں مانگتے۔ تو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا ہمارا بھی یہی شیوہ ہے کہ ہم مہمانوں کی مہمانوازی کرتے ہیں اور کھانے پینے کو کسی کی اجرت میں شمار نہیں کرتے اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کھانا تناول فرمایا۔

کھانا موسیٰ نے کھا دا پیتا رب دا شکر بجائے  
رکھو نوکر موسیٰ تائیں اک بی بی عرض سنائی  
حضرت پچھیا کویں ثابت ہو یا مجھے بھی ذرا بتلاؤ  
دوہاں بیبیاں باپ دے تائیں کھول کے گل سنائی  
فرمایا شعیب موسیٰ دے تائیں میں اک گل سداواں  
اک بی بی دا تسان دے تائیں عقد نکاح کراواں

بشرطیکہ تم مہر کی ادائیگی میں آٹھ برس مزدوری کرو یا دس سال کرنا مگر تم پر پابندی نہیں لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کی یہ بات مانی اور نکاح قبول فرمایا۔

انشاء اللہ مینوں نیکاں تھیں پاسو موسیٰ نے بتلایا  
ڈیوٹی دتی حضرت موسیٰ معاد پوری جد ہوئی  
بمعہ بیوی موسیٰ طور ول ٹریا اک اگ نظری آئی  
اک معاد میں پوری کرساں شاہد رب رکھایا  
عاجز عہد وچ پورے اترے نیت ہجرت دی ہوئی  
کہیا حضرت ٹھہرو اس جاہ بیوی نوں بات سمجھائی

پاساں راہ میں اس جاہ اتوں یا کوئی اگ چنگاری لاساں انشاء اللہ جو حاصل ہو یا عاجز واپس آن بتاساں  
 فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِئِ الْوَادِي الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبْرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ  
 يَمْوَسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ط فَلَمَّا رَأَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا  
 جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ط يَمْوَسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْأَمِينِينَ ۝  
 أَسْلُوكَ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ذِ وَضُمُّمُ إِلَيْكَ  
 جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذُنُوبِكُمْ بُرْهَانُنِ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ط إِنَّهُمْ  
 كَانُوا قَوْمًا فَسِيقِينَ ۝

(سورة القصص، رکوع ۴)

ترجمہ: پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی میدان کے داہنے کنارے سے برکت والے مقام میں بیڑ سے کہ اے  
 موسیٰ میں ہی ہوں بیشک اللہ سب جہانوں کا اور یہ کہ ڈال دے اپنا عصا پھر جب موسیٰ نے اسے دیکھا ہرانا ہوا گویا سانپ  
 ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا اے موسیٰ سامنے آ اور ڈر نہیں بے شک تمہیں امان ہے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال نکلے گا  
 سفید چمکتا بے عیب اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے خوف دور کرنے کو تو یہ دو جتیں ہیں تیرے رب کی فرعون اور اس کے  
 درباریوں کی طرف بیشک وہ بے حکم لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں نے ان میں سے ایک جان مار ڈالی ہے تو میں  
 ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کر دیں گے۔

اگ دے پاس جدوں موسیٰ پہنچے آوازہ آیا میدانوں سچے پاسے اک رکھ دے وچوں جو برکت و جانوں  
 میں ہوں اللہ اے موسیٰ تیرا رب نے حکم فرمایا عصا سٹ زمین دے اتے میں کل جہان بنایا  
 عصا سٹ زمین تے ڈٹھا جو بن کے سب لہرایا حضرت موسیٰ اس توں ڈریا خوف و لے وچ آیا  
 ڈر کے موسیٰ دوڑن لگے نہ چچھے پرت تکایا سامنے آ توں ڈر نہ موسیٰ ذات خدا فرمایا  
 کچھ نہیں کہند ایہ تیرے تائیں سب نوں ہتھ وچ پھڑنا بالکل موسیٰ خوف نہ کھاؤ ذرا ہتھ گلے وچ کرنا  
 جدوں حضرت سب نوں پھڑیا تے اوہ اصلی شکل وچ آیا عاجز معجزہ رب نے دتا نالے طریقہ کار بتایا

پھر کہیا رب موسیٰ تائیں ہتھ گلھے وچ پاؤ تھوڑے وقتوں باہر نکالو تے چمکدا ہویا پاؤ  
 پھر موسیٰ گریبان دے اندر ہتھ مبارک پایا باہر آندا تھوڑی دیروں جگمگدا آیا  
 پد بیضا تے عصا دونویں موسیٰ نوں ملیا گہنا موسیٰ جد کوئی مشکل آوے کم دوہاں توں لینا  
 اللہ رب العزت نے فرمایا یہ دو جتیں ہیں تیرے رب کی فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بے شک وہ بے حکم  
 لوگ ہیں۔

## ایک بوڑھی ماں کا مسلمان ہونا

بڑھی ماں سی سفر وچ اک یارو وطن چھڈ پردیس نوں لگی جاندی  
 آقا ﷺ دیکھیا چلدی نال مشکل سرتے پنڈ سامان دی دھری جاندی  
 ٹرے اگے تے پچھے وی مڑ دیکھے ایویں ڈر دی دخت نوں پھڑی جاندی  
 اوہدوں نبی ﷺ دی ہے سی بے دین منکر عاجز بھکھ پیاس وی جری جاندی

میرے آقا نے کرم دی نظر ڈٹھا بخت مائی داستا جگادتا  
 لاؤ گھڑی ماں جی میں چکاں وزن تسانوں ایہ ودھیرا اے  
 گھڑی سرکارگوں ماں پھڑا دتی سفر مگر حضور دے کرن لگی  
 جدوں سفر ماں دا ختم ہویا گھڑی حضور دے پاسوں پھڑن لگی  
 جاویں بچیہ بچ کے اوس کولوں جادو گراک بتا نو دے نے  
 آقا کہا محمد جے نام میرا ماں جادو مٹان نوں آ گیا واں  
 میں کسے دامیں نقصان کرداتے اسلام سکھان آ گیا واں  
 ایویں لوگ مجھ دے بنے دشمن نبی رب دا بن کے آ گیا ہاں  
 ملے رستے وچ جا اس ماں تائیں کملی والے حکم فرمادتا  
 کافی عمرتساں دی ہو چکی نالے سفر وی اے جے چنگیرا اے  
 کیڈا نیک بچہ جس ترس کیتا سوچ دل اندر اوہ کرن لگی  
 وڈی عمرتے ہووی خیر بچہ منوں ہو ر نصیحت ماں کرن لگی  
 نالے نال سرکار پیار کردی کہندی نام محمد سنا نو دے نے  
 راہ حق دسناں کم میرا تے دین پھیلان نوں آ گیا واں  
 تینوں ڈٹھا ماں تکلیف اندر گھڑی تیری چان آ گیا واں  
 جو ملدا اے مجھ نوں رب طرفوں اوہ قرآن سکھان آ گیا ہاں

دکھی دلاں دا غمخوار ہے جے حامی بن غریباں دا آگیاں  
 خلقِ عظیم سرکارِ داد و کیکھ کے تے ماں دل اندر جھاتی پان لگی  
 رکھاں ہتھ تیریاں دے سراں اتے میں فرض نبھاہن آگیاں  
 تیرے جہیانہ ڈٹھا چہان اندر کلمہ اپنا آپ پڑھا مینوں  
 نالے نبی تے پڑھے درود عاجز پل پل عید مناؤن لگی  
 سٹے بخت ماں دے جاگ اٹھے وچہ اسلام دے آن لگی

## نعت شریف

مدنی ﷺ دے بوہے جان دے بن بن کے ٹولے  
 خالی تے اوتھوں کوئی آیا عین  
 ہر کوئی موتی اوتھے رحمت دے رولے  
 خالی تے اوتھوں کوئی آیا عین  
 سانوں تے روضے توں ﷺ بلایا عین  
 مدنی ﷺ دے روضے دیاں سنہری نے جالیاں  
 سانوں تے آقا ویکھایاں عین  
 چم چم رجیاں ستیاں کرماں جو والیاں  
 سانوں تے آقا ویکھایاں عین  
 چٹھیاں مدینے وچوں آیاں عین  
 مدنی ﷺ دی یاد سانوں ہر ویلے رہندی اے  
 غیر تے خیال اسپں لایا عین  
 سانوں تے روضے توں ﷺ بلایا عین  
 تیرے ﷺ تے جہیا شافی کوئی آیا نہ ہور اے  
 غیراں دے بوہے اساں جانا عین  
 سانوں تے روضے توں ﷺ بلایا عین  
 مدنی ﷺ تے میرے دی چال نرالی اے  
 پے گئی اے جگ تے دوہائی  
 ہتھ وچ کھونڈی موہڈے کملی کالی اے  
 پے گئی اے جگ تے دوہائی دے سوہنیاں

پھٹیاں مدینے وچوں آئیاں نئیں  
مدنی ﷺ تے میرے دی دو جگ دوہائی اے جہڑی وی آکھی سوہنے ﷺ نہ رب نے پرتائی اے  
ہور تے تیری کوئی مثال وی نئیں ہور تے تیری کوئی مثال نئیں سوہنیاں  
جھوٹ تے اساں کوئی الایا وی نئیں  
رحمت دی ندی ربا تیری ٹھاٹھاں پئی مار دی دے دے غلامی سانوں مدنی سرکار ﷺ دی  
بوہا تے عاجز تیرا چھڈنا نئیں بوہا تے عاجز تیرا چھڈنا نئیں خالقہ  
غیراں دے بوہے اساں سنگناں نئیں

## دین کی مدد کرنا

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ط وَ لَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ  
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهَدَمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَ مَسْجِدٌ يُذَكَّرُ فِيهَا  
اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ط وَ لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ط إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ الَّذِينَ إِنْ  
مَكَّنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِالمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ  
المُنْكَرِ ط وَ لِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝

(سورة الحج، ركوع ۶)

ترجمہ: وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے نہ ف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور اللہ اگر ایک کو  
دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادیں جاتیں خانقاہیں اور گر جا اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا  
ہے اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بے شک اللہ ضرور قدرت والا غالب ہے وہ  
لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں قابو دیں تو نماز پر پارٹھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے



لیے سب کاموں کا انجام۔ (یہ آیات ہجرت کے بارے میں ہیں جب کفار مسلمانوں کو تنگ کرتے اور کفار سے لڑنے کا حکم بھی ابھی نہ آیا تھا اور جب حضور ﷺ نے مدینہ کو ہجرت کی)

ناحق لوگ جو گھراں تھیں کڈھے ایسے گل دی پاروں جو کہیا اوہناں رب ہے اللہ ایمان لیاون پاروں  
 اک دو جے توں جے نہ دافع کیتے جانڈے خانقاہاں گرجے کلیسے تے مساجد ضرور ایہ ڈھانڈے  
 جہاں اندر بہت زیادہ ذکر الہی سی ہوندا جے نہ دُورا اک دو جے توں ہونڈے وادھاوی پھر ہوندا  
 اوہناں لوکاں دی مدد رب کرسی جہاں مدد دین دی کیتی اس گل اندر شک نہ رائی تاکید خدا نے کیتی  
 اللہ غالب قدرت والا اس وچہ شک نہ کرنا نماز، زکوٰۃ نوں قائم رکھنا حکم بھلے دا کرنا  
 برائی ولوں منع جے کرنا عزت رب فرما سی کرسی عمل نیک جو عاجز اجر خدا توں پاسی

## نعت شریف

ایہہ گل تے ہر کوئی جان دا اے بعد روزیاں دے سب دی عید ہوندی  
 پر جدوں روزانہ افطاری دا وقت ہووے روزیدار دی اوہدوں ویں عید ہوندی  
 رُوے نامِ محمد ﷺ جے لباں اُتے تاں عاشقاں دی اے یارو عید ہوندی  
 ربا عاجز نوں بخش دے عید ایسی جہندے وچ سرکار ﷺ دی دید ہوندی

کالی کالی والیا ﷺ عیداں آیاں نے

سوہنے نام تیرے دیاں آقا ﷺ پیاں دوہایاں نے

تُو نہ ہوندا کجھ نہ ہوندا نہ کوئی ہسدا نہ کوئی روندنا

رب ذات تیری ﷺ دے صدقے رونقاں لایاں نے

کالی کالی والیا ﷺ عیداں آیاں نے

سوہنے نام تیرے دیاں آقا ﷺ پیاں دوہایاں نے

سلام درودتساں دی آقا ﷺ پیش خدمت وچ کرنے ہاں

دید و حسن حسینؑ دا صدقہ جھولیاں اساں وچھایاں نے

کالی کملی والیا ﷺ عیداں آیاں نے

سوہنے نام تیرے دیاں آقا ﷺ پیاں دوہایاں نے

سوہناں تیرا شہر مدینہ سوہنا گبدِ خضرئی

کرا دو دید اساں نوں آقا ﷺ متاں تیریاں پایاں نے

کالی کملی والیا ﷺ عیداں آیاں نے

سوہنے نام تیرے دیاں آقا ﷺ پیاں دوہایاں نے

تیرے صدقے زندگی مل گئی تیرا صدقہ کھائیں ہاں

رکھنا لاج اساں دی حضرت مسنگ تساں دے لایاں نے

کالی کملی والیا ﷺ عیداں آیاں نے

سوہنے نام تیرے دیاں آقا ﷺ پیاں دوہایاں نے

خادم عاجز امتی تیرا اکھیاں ویکھن رستہ تیرا

تیریاں یاداں اساں نے آقا ﷺ نال سینے دے لایاں نے

## بیان حضور ﷺ کا ذکر بلندی

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۖ وَوَضَعْنَا عَنكَ ۖ زُرْكَ ۖ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۖ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۖ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۖ فَإِذَا

فَرغْتَ فَأَنْصَبْ ۖ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۖ

(سورة الم نشرح)

ترجمہ: کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری بیٹھ توڑ رکھی تھی اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

سینہ کشادہ تیرا سونہیاں کیٹانا لے بوجھ تیرے توں لایا جس نے توڑی پیٹھ تساں دی اللہ نے فرمایا تیرے کارن ذکر وی تیرا بلند سونہیاں کیٹا مشکل نال آسانی ہوندی امر الہی کیٹا جدوں ہوویں نماز توں فارغ دعا وچ محنت کرنا عاجز اللہ فرمایا نبی ﷺ دے تائیں میں ول رغبت کرنا

### وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

فرمایا اللہ نے یعنی اے محبوب ﷺ میں نے تجھ کو خوش کرنے کے لیے تیرا ذکر بھی بلند کر دیا ہے جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر ہوگا جہاں میرا نام ہوگا وہاں تیرا نام ہوگا۔ جیسا کہ کلمہ میں نام الہی کے ساتھ محمد ﷺ کا نام مبارک اذان میں بھی اقامت میں بھی بلکہ جس جاہ جس محفل میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہاں اس کے حبیب ﷺ کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ دعا ہے کہ ہم سب کے دلوں میں اللہ تعالیٰ عشق رسول ﷺ پیدا کرے اور آپ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

کل نبیاں دا ذات رب دی نے نبی ﷺ میرا سردار بنا دتا  
دتا کر ذکر بلند اس دا نالے یار علیہ ﷺ مختار بنا دتا  
سہرا ختم نبوت بنھ کے تے سرتے تاج شفاعت پہنا دتا  
عاجز نبی ﷺ دا بول کلمہ مرشد حق دا راہ دکھا دتا

### معجزہ حضور پر نور ﷺ

اک دن نبی سفردے اندر یار صدیق تے نال اصحاب پسن لباس فرشتہ دی پے گرمی نال پیاس سب بیتاب پسن  
وچ خدمت حضور دی عرض کر دے آقا پانی دا گھٹ پلاؤ سانوں کیٹا پیاس نے اسانوں تنگ آقا کوئی اسدا حل فرماؤ سانوں  
انشاء اللہ اس داخل ہو سی نبی رب دے حکم فرما دتا رہا تشگاہ کسے تے پہنچ لیتے کملی والے ارشاد فرما دتا

تھوڑا سفر کیتا اک جاہ اتے بڑھی ماں سی ڈھیرہ لائی بیٹھی  
آقا ماں نوں جا سلام کہیا نالے پانی دی طلب بتا دتی  
کسے بکری پاس جے دودھ ہوندا صدقے جاں سارا لیا دیندی  
دتا حکم حضور پر نور سرور اک بکری ماں جی لیاؤتے سہی  
دودھ دہ خدادے حکم سیتی صحاباں نوں اساں پلاو تاں ایس  
دودھ آیا بکری دے تھناں اندر بھانڈے پھڑا صحاب جد دھون لگے  
صدقے جاں سرکار دی شان اتوں سب نوں دودھ نال رجاد تا

نہ کوئی پانی دا انتظام او تھے کچھڑ بکریاں کول رکھائی بیٹھی  
نئیں سوہنیاں پانی پاس میرے ماں کھول کے بات سنادتی  
گھٹ اک نہ رکھدی آپ بھائیں کھلی والیا تینوں پلا دیندی  
نال حکم خدادے دودھ دیسی اہدی کنڈھتے ہتھر کھاؤتے سہی  
پانی واسطے او تاں نے عرض کیتی اساں دودھ دے نال رجاد تاں ایس  
نالے ماں دے بھانڈے بھر پور کیتے پی پی کے خوش ہون لگے  
عاجز ماں دے بخت وی جاگ اٹھے جدوں معجزہ نبی دکھا دتا

صدقے جاں سرکار ﷺ دی شان اتوں بکری کچھڑ دا دودھ چوا دتا  
منگیا پانی اصحاباں حضور ﷺ کولوں لچپال نے دودھ پلا دتا  
نمازِ علیٰ نئیں ہون قضاء دتی سورج موڑ کے واپس لیا دتا  
عاجز آقا ﷺ نے جن نوں توڑ کے تے پھر سب نوں جوڑ وکھا دتا

## دُعا

کر دے رحمت دی نظر خداوندا میری مدنی سرکار ﷺ دا واسطے ای  
سچ بولن دی وہ توفیق سانوں تینوں نبی ﷺ مختار دا واسطے ای  
حسد غرور تکبر توں دُور رہیے ربا محمد ﷺ سردار دا واسطے ای  
تیری رضا وچ عاجز دی عمر گزرے تینوں تیرے ہی یار دا واسطے ای  
چوری جوأ شراب بدکاری توں دُور رہیے حضرت علیٰ حیدر قرار دا واسطے ای  
جھوٹ چغلی بخیلی توں بچے رہیے بی بی فاطمہ خاتون جنت سردار دا واسطے ای

دھوکہ فریب نہ کریئے دغہ بازی خواجہ اولیس قرنی حضرت بلالؓ دا واسطہ ای  
 غلامی نبی ﷺ دی عاجز نوں بخش ربا امام حسینؓ لچپال دا واسطہ ای  
 دکھ درد مصیحاں دور رکھیں سوہنے مدنی بدر منیر دا واسطہ ای  
 رکھ لیں غریب دی لاج ربا تینوں بشیر النذیرؓ دا واسطہ ای  
 بول بالا اسلام دا کریں سائیاں شہیدانِ کربلا صغیر کبیر دا واسطہ ای  
 صدقہ عاجز دے مرشدؓ دا کرم کر دے غوث الاعظمؓ پیر دا واسطہ ای  
 وقت آخر دید رسول ﷺ ہووے محمد ﷺ مصطفیٰ دا واسطہ ای  
 ہووے لبان تے کوثری جام ربا سوہنے احمد مجتبیٰؓ دا واسطہ ای  
 کلمہ نبی ﷺ دا ذکر زبان ہووے مولیٰ مرتضیٰؓ دا واسطہ ای  
 مشکل عاجز دی کہیں توں حل مولیٰ نبی ﷺ ختم الانبیاء دا واسطہ ای

## نعت شریف

سَد لَو مَدِينَةِ آقَا عَلِيِّؓ كَر دَا سَاكِل اِيه سَوَال اِيه

يَا د هِر وَيْلِي تِيرِي رَهْنَدِي سَاڈِي نَال اِيه

جَگ تِي دُو بَايَاں پِيَاں آقَا عَلِيِّؓ لَچپَال اِيه

سَخِي دِي دَوَارِي اَسَاں كِيَا اِيه سَوَال اِيه

سَد لَو مَدِينَةِ آقَا عَلِيِّؓ كَر دَا سَاكِل اِيه سَوَال اِيه

يَا د هِر وَيْلِي تِيرِي رَهْنَدِي سَاڈِي نَال اِيه

دُكْهِي دِلَال دَا سَهَارَا سُوَهْنَا عَلِيِّؓ نَالِي غَم خَوَار اِيه

حَضْرَت عَبْدَاللَّهِ دَا جِن سُوَهْنَا بِي بِي آمَنَةُ دَا لَال اِيه

سند لو مدینے آقا ﷺ کر دا سائل ایہ سوال اے  
یاد ہر ویلے تیری رہندی ساڈے نال اے  
بن تیری یاد آقا ﷺ گزارہ نہیں ہوندا  
ایہ جدائی دا دکھڑا گوارہ نہیں ہوندا  
سند لو مدینے آقا ﷺ کر دا سائل ایہ سوال اے  
یاد ہر ویلے تیری رہندی ساڈے نال اے  
تیرے ہی تو صدقے آقا ﷺ ملی زندگانی ایں  
عاجز دی عرض منوں بڑی مہربانی ایں

## نعت شریف

سوہنا شہر مدینہ انج لگ دا جویں جن چمکے وچ تاریاں دے  
جاواں صدقے شان محمدی ﷺ توں وچ مثل نہیں انبیاء ساریاں دے  
رب نبی ﷺ دیاں صفتاں کر دا اے رہندا درود سونے تے پڑھدا اے  
سوہنی پاک کتاب قرآن اندر وچ پڑھ کے ویکھ سپاریاں دے  
سوہنا شہر مدینہ انج لگ دا جویں جن چمکے وچ تاریاں دے  
جاواں صدقے شان محمدی ﷺ توں وچ مثل نہیں انبیاء ساریاں دے  
بہجیا نور کتاب اک روشن اللہ خود فرماندا اے  
نال رب رسول ﷺ جو عشق کر دے سدا رہسن اوہ وچ نظاریاں دے  
سوہنا شہر مدینہ انج لگ دا جویں جن چمکے وچ تاریاں دے  
جاواں صدقے شان محمدی ﷺ توں وچ مثل نہیں انبیاء ساریاں دے

نبی ﷺ عرش تے جا معراج کینا اللہ پاک نے کول بلایا سی  
 سوہنا ﷺ اوتھے وی امت نوں بھلیا نیں چیتے آگے اساں وچاریاں دے  
 سوہنا شہر مدینہ انج لگ دا جویں جن چکے وچ تاریاں دے  
 جاواں صدقے شان محمدی ﷺ توں وچ مثل نیں انبیاء ساریاں دے  
 واضحی مکھڑا وایل زلفاں سہرا ختم نبوت اوہنوں سج دا اے  
 سرتے پہن شفاعت دا تاج آیا عاجز بھاگ جاگے اساں ساریاں دے  
 سوہنا شہر مدینہ انج لگ دا جویں جن چکے وچ تاریاں دے  
 جاواں صدقے شان محمدی ﷺ توں وچ مثل نیں انبیاء ساریاں دے

## حکم برائے نماز

أَتْلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ط إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ  
 وَالْمُنْكَرِ ط وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ط وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ O (سورة العنكبوت، ركوع ۵)  
 ترجمہ: اے محبوب ﷺ پڑھو وہ کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم فرماؤ بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور  
 بری بات سے اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

پڑھ کتاب توں اے محبوباً جو وحی تیرے دل کیتی قائم رکھ نماز دے تائیں نصیحت خدا نے کیتی  
 بری بات تے بے حیائیوں منع نماز فرماوے وڈا ذکر اللہ دا ہے جے اس وچ شک نہ آوے  
 سب کچھ جانے ذات خدا دی حکم اللہ ایہ کر دا بخشش منگ خدا توں عاجز ہر دم رہ توں ڈر دا  
 یعنی قرآن شریف کی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں نصیحت و حکمت ادب و احترام کی تاکید اور اخلاقی تعلیم بھی ہے  
 ۱۰۔ جو کوئی نماز باقاعدگی سے پڑھتا ہے فرض سمجھ کر اور خدا کے دربار میں عاجزی کے ساتھ کبھی نہ کبھی وہ برائیوں کو ترک کر دیتا

ہے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سید عالم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا۔ حضور ﷺ سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور بری باتوں سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ ترمذی کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ اور نہایت عمدہ بلند مرتبہ اور تمہارے لیے سونے چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر تو صحابہؓ نے عرض کیا بتائیے بے شک یا رسول اللہ ﷺ، فرمایا! وہ اللہ کا ذکر ہے۔ ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہؓ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ روز قیامت اللہ کے قریب کن لوگوں کا درجہ بلند ہے (افضل ہے) فرمایا بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والوں کا، صحابہؓ نے عرض کیا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے تب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے، بے حیائی، بری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں۔

تھ کار وئے دل یار وئے روے کلمہ ذکر زبانی  
 سوہنے نام محمد ﷺ توں جاں صدقے کرئے اک اک ساہ قربانی  
 بخشیں شرم حیا دی لوی مولیٰ مینے حکم رکن اسلامی  
 کریں عاجز تے رحمت دی نظر ربا نبی ﷺ پاک دی دہ غامی



## نعت شریف

جدوں رب نال عاشقاں دی پریت ہوندی اے  
 رہنا یاد رسول ﷺ وچ ریت ہوندی اے



سوہنا ذکر محمد ﷺ جدوں لبیاں اتے آندا اے  
 قسم خدا دی دل خوش ہو جاندا اے  
 جدوں رب نال عاشقاں دی پریت ہوندی اے  
 رہنا یادِ رسول ﷺ وچ ریت ہوندی اے  
 بن عشق محمد ﷺ کم پھبدا نئیں  
 بناں مرشد دے راہ لہجہ دا نئیں  
 جدوں رب نال عاشقاں دی پریت ہوندی اے  
 رہنا یادِ رسول ﷺ وچ ریت ہوندی اے  
 ماں باپ تے مرشد جے خوش ہوون  
 وچ عید دے عید پھر عید ہوندی اے  
 جدوں رب نال عاشقاں دی پریت ہوندی اے  
 رہنا یادِ رسول ﷺ وچ ریت ہوندی اے  
 اطاعت رب رسول ﷺ دی رہ کر دا  
 تاں عرضی عاجز منظور ہوندی اے

## بیان شدّ ادعین کا

اکثر مورخین نے شدّ ادکا ذکر بھی حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے کیونکہ وہ قوم عاد سے تھا اور قوم عاد ہی کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ لہذا کتابی حوالہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عاد کے دو بیٹے تھے ایک کا نام شدید اور دوسرے کا نام شداد تھا اور یہ دونوں ہفت اقلیم کے بادشاہ تھے اور ان دونوں کا مسکن ملک شام تھا شدید تقریباً سات سو برس شاہی کر کے مر گیا اس کے بعد شداد ملعون بادشاہ ہوا تھا اس نے تمام روئے زمین کو مسخر کیا جہاں تک اس کی بادشاہت کا تعلق

تھا اسی کا حکم چلتا اور وہ شب و روز اپنی اسی خوشی ہی میں رہتا اور حکومت کے کاموں میں مصروف رہتا اور اس کے ماننے والے بے شک کفر اور شرک میں مبتلا تھے لیکن اس کے عدل کی وجہ سے شیر بکری ایک ہی جگہ پانی پیتے تھے۔ بتایا گیا ہے کہ ایک دفعہ دو آدمی اس کے محکمہ عدالت میں آئے انہوں نے اپنے حالات یوں پیش کئے کہ ان میں سے ایک بولا میں نے اس سے ایک قطعہ زمین کا لیا ہے اور پوری قیمت دے کر اپنا قبضہ بحال کیا ہے میں نے اس زمین میں خزانہ پایا جو اسے واپس دیتا ہوں اور یہ کہتا ہے کہ میں نے تو زمین کو بیچ دیا ہے اب میں یہ خزانہ ہرگز نہیں لیتا اور میں کہتا ہوں کہ میں نے زمین خریدی ہے خزانہ نہیں خریدا۔ لہذا میں بھی یہ خزانہ نہیں رکھتا یہ سن کر حاکم وقت نے پوچھا کیا تمہاری کوئی اولاد ہے یا نہیں وہ بولے ایک کی بیٹی اور ایک کا بیٹا تو پھر حاکم نے یہ فیصلہ کیا کہ تم اپنی بیٹی اور اپنے بیٹے کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ خزانہ ان میں بانٹ دو۔ اس وجہ سے وہ دنیا میں نیک نام بنا بیٹھا تھا تو جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کو اس کی ہدایت کے لیے بھیجا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے ہر چند اس کو دعوت ایمان دی مگر وہ ایمان نہ لایا اور کافر و مشرک رہ کر مرا۔ جب حضرت ہود علیہ السلام نے اسے دعوت ایمان دی تو وہ کہنے لگا اگر میں دعوت ایمان قبول کر لوں یعنی تم پر یا اللہ پر ایمان لے آؤں تو مجھے کیا فائدہ ہوگا تو حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کے بدلہ میں بہشت عطا فرمائے گا اور ہمیشہ تم پر اپنا فضل مہربان فرمائے گا۔ اس کے علاوہ انہوں نے اور بھی اچھی اچھی باتیں بتائیں مگر وہ بے ایمان مزید کہنے لگا حضرت ہود علیہ السلام سے کہ تم مجھے بہشت کا طمع یعنی لالچ دیتے ہو تو میں بھی بہشت کی صفت سن چکا ہوں اور میں خود دنیا میں اس کے مثل بناتا ہوں اور دن رات عیش و عشرت کروں گا مجھے تیرے رب کی بہشت کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد اس ملعون نے ہر ملک میں اپنے خطوط بھیجے جو اس کے زیر تابع تھے اور بتایا میں بہشت بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ لہذا کوئی ہموار کھلا میدان قطعہ زمین بتائیں اور قاصدوں کو کہا کہ تم کو جتنے بھی مشک و عنبر اور مروارید ہاتھ آئیں سب کے سب فوراً لائیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت شداد کے زیر حکم ایک ہزار ملک اور ایک ہزار بڑے شہر تھے اور شہر میں تقریباً ایک لاکھ آدمی موجود تھے۔ بہت کوشش کرنے کے بعد خط عرب میں ایک قطعہ زمین جس کی مسافت چالیس فرسنگ کی تھی ملی اس کے بعد فوراً امیر و امراء کو حکم ہوا کہ تین ہزار استاد پیمائش کریں اور ہر ایک استاد کے ساتھ سو سو بہترین کاریگر ہوں۔ یہ حکم مقرر کر دیا گیا اور سارے ملک کا خزانہ وہاں لا کر جمع کریں سب سے پہلے چالیس گز زمین نیچے سے کھود کر سنگ مرمر سے بنیاد بہشت کی رکھو چنانچہ اس کے حکم سے بنیاد درست کی گئی اور اس کی دیواریں چاندی اور سونے کی اینٹوں سے اٹھائی گئیں چھت اور ستون زمر و سبز سے بنائے گئے۔ اور حق تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہ کو شداد لعین کی بہشت کے حال سے اور ستونوں کی خبر دی دنیا میں کسی نے ایسی بہشت نہیں بنائی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادِ ۖ إِرْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۗ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي  
الْبِلَادِ ۗ

ترجمہ: کیا تو نے نہیں دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد اور ام سے۔ جو بڑے ستون بناتے تھے جو کسی شہر میں ویسا بنا نہیں۔  
یعنی عاد ایک قوم تھی اور ارم اس میں ایک قبیلہ تھا اور ان میں سلطنت تھی ان میں وہ اونچی اونچی عمارتیں بناتے اور  
صفتیں اس بہشت کی یہ ہیں کہ درخت اس میں نصف چاندی اور نصف سونے کے بنائے گئے اور پتیاں درختوں کی زمرد سبز  
سے جڑی تھیں اور ڈالیاں اس کی یا قوت سرخ سے تھیں اور میوے انواع واقسام کے درختوں پر لگائے گئے تھے اور بجائے  
خاک کے ان میں مشک و عنبر و زعفران سے پُر کئے تھے اور بجائے پتھر کے صحن میں موتی اور مونگا ڈالتے تھے اور نہر اس میں  
شیر و شراب و شہد کی جاری کی تھیں اور بہشت کے دروازے پر چار میدان بنائے اور اشجار میوہ دار اس میں لگائے تھے اور ہر  
ایک میدان میں ایک ایک لاکھ کرسیاں سونے چاندی کی بچھی تھیں اور ہر کسی کے سامنے جملہ اقسام طرح طرح کی نعمتیں رکھی  
تھیں اور یہ بھی خبر ہے کہ چالیس ہزار خزانے چاندی اور سونے کے بہشت کے خرچہ کے واسطے تھے۔ یہاں تک کہ تین سو برس  
میں اس کام کو سرانجام دیا گیا اور وکیلوں کو ہر ملک میں بھیجا کہ درم بھر چاندی کسی ملک میں نہ چھوڑو سب اس بہشت میں لا کر  
جمع کرو آخر یہ نوبت پہنچی۔

اک عورت غریب گھر دے اندر بچی یتیم رکھاوے  
اوہ وی لے لئی شدا دے نفران تے عورت عرض سنائی  
ایہو گھر دی پونجی ساری ہور چیز نہ کائی  
پچی رو رو حال ونجایا تے پیش نہ جاوے کائی  
درہم چاندی وچ گلو بند اس دے ہور نہ کجھ رکھاوے  
بخشو درہم ایہ چاندی مینوں روئی خوب گر لائی  
پر اوہناں ظالماں عرض نہ منی نہ گل تھیں بات لنگائی  
آخر وچ درگاہ الہی رو فریاد سنائی  
بچا موٹی ایہناں ظالماں کولوں ظالم ظلم نے کر دے  
سُن فریاد خداوند سائیاں تو انصاف ہن کر دے

اس کی یہ آہ و زاری خداوند قدوس کی درگاہ میں قبول ہوئی بمصداق اس حدیث کے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا مَقْبُولٌ۔

ترجمہ: پرہیز کر مظلوم کی بددعا سے بے شک وہ مقبول ہوتی ہے۔

خبر ہے کہ شداد نے سارے ملکوں کے لڑکے اور لڑکیاں خوبصورت و حسین دیکھ کر دمشق میں جو اس کا مکان تھا اس میں جمع کیں کہ ماند حور و غلمان کے اس کی خدمت میں رہیں مکمل دس سال تک وہ کافر شداد یہ ارادہ کرتا رہا کہ بہشت جا کر دیکھے مگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا کہ وہ اپنی اس بنائی ہوئی بہشت کو دیکھے۔ ایک دن کمال خواہش سے دو سو غلام لے کر بہشت کو دیکھنے گیا جب وہ اس خود ساختہ بہشت کے قریب گیا تو اپنے غلاموں کو چاروں میدانوں میں بھیجا اور ایک غلام کو ساتھ لے کر بہشت میں جانا چاہا تو اس کے دروازے پر ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں تیری جان قبض کرنے آیا ہوں۔ تو شداد نے کہا کہ تو مجھے ذرا مہلت دے کہ میں اپنی بنائی ہوئی بہشت کو دیکھ سکوں۔ ملک المملکوت نے فرمایا خدا کا حکم نہیں کہ تو اپنی بنائی ہوئی بہشت کو دیکھ سکے کیونکہ تو نے دوزخ میں جانا ہے۔ پھر شداد نے کہا کہ چھوڑ میں گھوڑے سے اتروں ملک المملکوت نے کہا کہ اب نہیں پس اسی حالت میں ایک پاؤں گھوڑے کی رکاب میں اور دوسرا پاؤں بہشت کے دروازے پر تھا کہ جان اس کی قبض کر لی گئی۔ وہ مردود بہشت نا دیدہ دوزخی ہوا اور ایک فرشتے نے آسمان سے ایسی سخت آواز دی کہ سب ساتھی اس کے ہلاک ہو گئے اور ایک لقمہ کھانے کی فرصت نہ ہوئی۔

نہ شداد زمین دے اتے نہ رہیا گھوڑا سوار اے نہ پہنچا وچ جنت اپنی نہ ہی رہیا باہر اے  
جان قبض فرشتے کیتی سب رب دی قدرت کاراے شداد گیا وچ دوزخ سدھا ساتھی وی لے گیا نال اے  
اس وقت نہ مال رہا نہ ملک ادنیٰ و اعلیٰ فقیر و امیر سب برابر ہو گئے ملک غارت ہو گئے اور وہ سب دوزخی ہو گئے اور  
اس کی بہشت کو زمین کے نیچے دبا دیا گیا کہ قیامت تک کچھ اثر اس کا باقی نہ رہے بعد میں اللہ نے حضرت صالح علیہ السلام کو  
قوم ثمود کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

## بہان حضرت صالح علیہ السلام

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ إِخَاهُمْ صَالِحًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذْ هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ۝  
(سورۃ نمل - رکوع ۴) ترجمہ: اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا اللہ کی بندگی کرو تو جہی وہ دو

گروہ ہو گئے جھگڑا کرتے۔

نیں معبود کوئی باہجہ خدا دے صالح نے فرمایا کرو بندگی اللہ دی لوگو جدوں قوم شمود وچ آیا  
 شمود در حقیقت ایک جماعت صاحب مال تھی اور وہ بکریوں اور اونٹوں کی وجہ سے خوشحال تھی جب قوم عاد کو حق تعالیٰ  
 نے تباہ و برباد کیا تو اس کے بعد قوم شمود نے ان کے شکستہ مکانات پر قبضہ کر لیا اور ان کو از سر نو تعمیر کر لیا اور یہ قوم بھی بکثرت مال  
 اولاد کی وجہ سے گمراہ ہو گئی اور اپنی دولت کے غرور پر نازاں رہتے تھے، بت پرستی اور لڑائی جھگڑوں میں مصروف رہتے تھے۔  
 حضرت صالح علیہ السلام نے جب اس قوم شمود کو خدا کی طرف بلایا تو وہ بے ایمان کہنے لگے کہ تمہاری پیغمبری کی کیا دلیل  
 ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا کہ ہود علیہ السلام کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے سبب بے ایمانی اور بت پرستی ہلاک کیا اور مجھے  
 ان کے پیچھے خلیفہ بنا کر تم پر بھیجا۔ قوم شمود کے سردار بولے اے صالح علیہ السلام اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر بنا کر بھیجے  
 گئے تو ہم کو کوئی معجزہ دکھاؤ تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ بتاؤ تم کیا معجزہ چاہتے ہو؟ یہ سن کر انہوں نے آپس میں  
 مشورہ کیا اور حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ معجزہ یہ دکھاؤ کہ ایک اونٹنی اس پتھر سے نکلے اور اس وقت وہ بچہ بھی جنے اور  
 دودھ بھی دیوے تب ہم جانیں گے کہ تم رسول خدا برحق ہو۔ ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے  
 اور انہوں نے کہا کہ اے حضرت صالح علیہ السلام تم ان سے عہد کر لو اور ان سے وعدہ لو کہ اللہ کی اونٹنی کو بغیر حکم خدا ہم نہیں  
 ماریں گے اور سوائے دودھ کے اس سے کچھ نہ کھاویں گے کیونکہ ان پر کوئی چیز اس کی حلال نہیں ہے۔ پھر ان سب سے  
 حضرت صالح علیہ السلام نے اقرار لیا اور اقرار کے بعد حکم ہوا کہ اے صالح علیہ السلام تم دعا کرو اور میری قدرت کا نظارہ  
 دیکھو کہ میں نے تجھ سے چار ہزار سال پہلے ایک اونٹنی اس پتھر کے اندر پیدا کر رکھی ہے تاکہ تیرا معجزہ ظاہر اور تیری پیغمبری کی  
 دلیل مضبوط ہو۔

دعا کیتی نبی صالحؑ پاس خداوند باری سب مومنوں او سے ویلے آمین آواز پکاری  
 بخش خدایا معجزہ مینوں صالحؑ عرض سنائی رکھیں لاج نبی اپنے دی تیری ہے سب شاہی  
 عجب آوازہ اس پتھروں آیا اللہ بہتر جانے اونٹنی نکلی اس پتھر پٹھوں دیکھو کم ربانے  
 خوبصورت اوہ اونٹنی ایسی کیسی شکل کمال سی عاجز اس دی جگ دے اندر ہو نہ کوئی مثال سی  
 تھوڑی دیر بعد اس بچہ جنیا تے دودھ تھناں وچ آیا تازہ چارہ جو کھاندی ہے سی اوہ وی رب دکھایا

چراگاہ رب پیدا کیتی وچ چشمہ اک بنایا ڈاچی اس وچ چر دی ہے سی معجزہ نبی دکھایا  
 ستے قبیلے اس قوم دے اندر تے ستے پیون پانی پانی عاجز کم نہ ہووے قدرت دیکھ ربانی  
 ساربان جد ڈاچی تائیں دل چشمے دے کیتا سارا پانی اس چشمے دا ڈاچی اندر کیتا  
 ستے قبیلے ڈاچی پاسوں دودھ حاصل سن کر دے پی پی دودھ سارے رجدے نالے مشکاں بھانڈے بھر دے  
 جب اونٹنی چراگاہ میں چرنے کے لیے جاتی تو دوسرے تمام مویشی بھاگ جاتے اگر پانی پینے کے لیے حوض پر یعنی  
 چشمہ پر جاتی تو پھر بھی تمام مویشی بھاگ جاتے تو پھر باری باندھ دی گئی۔

دتا حکم صالح تائیں آپ خداوند باری کہہ دو تسیں اپنی قوم دے تائیں پانی پیاؤ نال واری  
 جس دن دودھ ڈاچی دا دھو ہناتساں دل چشمے نئیں جانا دو جے دن تسیں چشمہ ورتوتے دودھ دل مول نئیں آنا  
 جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں۔

قَالَ هَذِهِ نَاقَةُ لَهَا شَرِبٌ وَلَكُمْ شَرِبٌ يَوْمَ مَعْلُومٍ ط وَلَا تَمْسُوهَا بِسُوءٍ

فِيَاخَذْكُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ (سورة الشعراء، رکوع ۸)

ترجمہ: اور کہا یہ اونٹنی ہے اس کو پانی پینے کا ایک دن باری ہے تمہاری باری دوسرے دن مقرر کی ہے اور اونٹنی کو کسی طرح سے  
 چھیڑنا مت ورنہ تم کو ایک بڑے دن کی آفت گھیرے گی۔

چھیڑنا نہ اس اونٹنی تائیں ورنہ عذاب تہاں تے آوے واری واری پانی جے پینا ذات خدا فرماوے  
 وہ لوگ اس اونٹنی کے دودھ سے مکھن اور گھی حاصل کرتے اور اسے شہروں میں فروخت کرتے فائدہ اٹھاتے یہاں تک  
 کہ وہ اس وجہ سے مالدار ہو گئے اور ایک دوسرے کو کہتے کہ خبردار اونٹنی کو مت چھیڑنا بلکہ اس کی حفاظت کرو اسی صورت میں  
 تقریباً چار سو سال گزر گئے۔ ایک دن حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اس ماہ کے اندر ایک لڑکا پیدا ہوگا اس سے ساری  
 قوم ہلاک و تباہ ہوگی، اتفاقاً ان حاضر شدہ لوگوں کی تمام بیویاں حاملہ تھیں۔ مرضی الہی سے ان عورتوں نے بچے جنے اور نو  
 عورتوں نے اپنے بچوں کو مار ڈالا اور ایک عورت نے سب اس کے کہ اس کا کوئی اور بچہ نہ تھا اس لیے اس نے اپنے بچے کو نہ  
 مارا جب وہ جوان ہوا تو شہ زور نکلا اور وہ نو عورتیں جنہوں نے اپنے بچے مار ڈالے تھے پریشان ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ بات  
 سچی نہ ہوئی اس سبب سے ان لوگوں کا ایمان حضرت صالح علیہ السلام اور اونٹنی سے ہٹ گیا اور ایک دن وہ قدر یعنی وہ

نوجوان لڑکا جو نہ مارا گیا اور ایک شخص کہ اس کا نام مصدع تھا اس کے ساتھ مل کر اور ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی لے کر سب اکٹھے ہو گئے اور خوب شراب پی پی کر اونٹنی کو مارنے کی اصلاح بنائی اور یہ کہا جب پانی پینے چشمہ پر جائے تو اسے وہیں مار ڈالیں، بمصداق اس آیت کے

وَ كَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةٌ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝

(سورۃ النمل۔ رکوع ۴)

ترجمہ: اور تھے اس شہر میں نو شخص خرابی کرتے ملک میں سنورتے نہیں۔

دوسرے دن اونٹنی نے پانی پینے کیلئے سر جھکایا اور قد ار بن سالف مردود نے آکر اسکی گردن پر تیر مار کر زخمی کر دیا، اونٹنی نے اس پر حملہ کیا تو سب بھاگے اور مصدع بن دہر ملعون مردود نے پیچھے سے آکر اسکے پاؤں میں تلوار ماری اور اونٹنی گر پڑی اور تمام مردودوں نے مل کر بچے کا پیچھا کیا۔ لیکن وہ اس کو پکڑ نہ سکے اور بچہ اس پتھر میں چلا گیا جس پتھر سے اسکی ماں نکلی تھی۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر قوم صالح علیہ السلام کی شراب نہ پیتی تو ہرگز اونٹنی کو نہ مارتی اور یہ گناہ کبیرہ محض شراب پینے کی وجہ سے ہوا اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ **الْخَبِيرَةُ أُمُّ الْخَبَائِثِ** یعنی شراب تمام برائیوں کی ماں ہے۔ تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک بدکار عورت کے گھر میں گائے اونٹ اور بکریاں کافی تعداد میں تھیں اور اسے پانی اور چارے کی کمی تھی اس نے یار کو سکھایا کہ تو اونٹنی کے پاؤں کاٹ دے۔ چنانچہ اس نے ویسا ہی کیا اور اس واقعہ کے تیسرے دن اس قوم پر دردناک عذاب آ گیا۔ حضرت صالح علیہ السلام کو خبر دی گئی اور ان سے کہا گیا کہ اس قوم سے کہہ دو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتُّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعَدُّ غَيْرُ مَكْدُوبٍ ۝

ترجمہ: پھر اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تب کہا فائدہ اٹھاؤ اپنے گھر میں تین دن اور وعدہ جھوٹا نہ ہوگا۔ (سورۃ ہود۔ رکوع ۶)

تن دن تساں دی زندگی لوکو صالح نے فرمایا تیسرے دن موت تساندی آسی ایوی نال بتلایا  
سن کے بات حضرت کولوں وچ حیرانی آئے ہر کوئی آکے نیڑے بیٹھا نالے پچھے پائے  
کیہہ نشانی عذاب دی ہوسی قوم سوال سنایا اول روز رنگ سرخ تساندے حضرت نے فرمایا  
دو جے دن ذرد ہو جاسن تیجے سیاہ بتلایا جدوں علامتاں ظاہر ہوئیاں وقت عذاب دا آیا

ماریا جہاں اوتھنی تائیں صالح دے گھر آئے حضرت دے اوہناں مارن کارن ارادے غلط بنائے  
 نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ  
 غضب الہی نازل ہویا جبرائیل تشریف لیائے دیواراں اس نے آن ہلایاں لوکیں باہر آئے  
 ماری چیخ ملک خدا دے خاک دے وچ ملائے ابن عباس روایت کر دے عاجز خبر کتابوں آئے  
 کوں مرے اسیں لوکاں پچھیا حضرت ایہ بتاؤ حضرت فرمایا نال ملک آوازے خاک در خاک ہو جاؤ  
 ڈونگا ٹوٹیا اوہناں لوکاں پٹیا وچ بیوی بچہ پایا زوں دے بڑے کتاں وچ دتے سراں تے پھڑکایا  
 نہ آواز اسیں ملک دی سنیے نہ ہی مر جائے تقدیر اگے تدبیر نیں چلدی عاجز اگلی بات بتائے  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّا ارْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَبْحَةً وَّ اَحَدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝

ترجمہ: ہم نے بھیجی ان پر ایک چنگاڑ پھر رہ گئے جیسے روئی دھنی ہونی گالے کی ماند اور کچھ بھی ان کا نام و نشان زمین پر نہ رہا۔  
 اس کے بعد حضرت صالح علیہ السلام ملک شام میں چلے گئے جس کو آج کل شہرستان عوج کہتے ہیں وہاں جا کر  
 سکونت اختیار کی اور کافی مدت بعد انتقال فرمایا اور جامع مسجد کے داہنی طرف مدفون ہوئے اور ان کے ہمراہ مؤمنین بھی وہیں  
 جا کر بستے رہے اور وہیں مدفون ہوئے۔

## بیان حضرت خواجہ اولیس قرنی

قرن شہر دے خواجہ اولیس قرنی دل یاد رسول وچ لا دتا  
 حاضر ہو کے ماں دی وچ خدمت ہتھ نہ سوال سنا دتا  
 دل چاہندا اے سرکار دی دید لہاں نال ادب دے خواجہ بتا دتا  
 ماں صاحبہ اجازت بخش دتی واپس جلدی دا حکم فرما دتا



حضرت شہر مدینہ وچ پہنچ کے تے دولت خانہ حضور دے ول آئے  
پتہ لگا سرکار ﷺ نئیں گھر اندر وعدہ ماں خاطر واپس چل آئے  
آس دے دی رہ گئی دل اندر باجھ صبر دے کوئی نہ حل آہے  
کیا بات ہے عشق اولیں والی یاد مدنی ﷺ دی بل بل آہے  
اک دن پھر خواجہ اولیں قرنی خدمت ماں وچ عرض سنان لگے  
کارن دید سرکار ﷺ دی دل چاہے قدم پھڑ کے عرض سنان لگے  
ماں کہیا سوہنیاں جا جلدی جلدی نال واپس وی آ جاویں  
تینوں پکیاں میں پئی کرنی ہاں ضائع وقت نہ راہے گوا آویں  
پہنچے جدوں مدینہ دے وچ خواجہ رجوع مسجد دے ول فرما دتا  
حضور ﷺ نئیں سن وچ مسجد پھر واپس قدم اٹھا دتا  
ایدھر حب رسول ﷺ دی جوش مارے اودھر وعدہ سی ماں دے نال کیتا  
دوہاں پاسیوں نئیں چھوٹ ہوندى آخر فیصلہ سوچ وچار کیتا  
ماں باپ دا حکم عدولنا نئیں ایہو حکم ہے میری سرکار ﷺ کیتا  
راضی اس وچ حضور ﷺ ضرور ہون سفر واپسی جلدی نال کیتا  
دند سرکار ﷺ دے جدوں شہید ہوئے خواجہ اولیں وی خبر نوں پا بیٹھے  
چکی ہنجواں دی اوہناں جھو دتی گالا عشق محمدی ﷺ سن پا بیٹھے  
خدا جانے کہوا شہید ہویا کم اک توں شروع کرا بیٹھے  
عاجز بتی ۳۲ دے بتی اوہناں کڈھ دتے ناواں عاشقاں وچ لکھا بیٹھے



## چند اشعار

مایاں دا اوہناں قدر کیہہ معلم کول جہاں دے رہندے  
 کیہہ اوہ قدر دھتیاں دا جانن جہاں جمیاں یا نہ جائیاں  
 اس بیوہ دا کیہہ حال حوالہ تے کویں گزارہ کر دی  
 قدر کھانے دی معلم ہوندی جدوں روزہ رکھ نبھائیے  
 درد و چھوڑا اوہ کیہہ جانن غیں پیش جہاں دے آیا  
 پروانہ قدر شمع دی کر دا جدوں جان تلی تے دھر دا  
 بیروزگاری سخت بیماری غربت ہووے طاری  
 عشق محمدی ﷺ مٹھا میوہ ہور میوے سب تھلے  
 دین دی قدر کیہہ عامان تائیں کویں کول اسان دے آیا  
 اوہناں لوکاں دا برا ٹھکانا جو توہین نبی دی کر دے  
 اتھے اتھے دوہیں جہانیں ملنی کتے غیں ڈھوئی  
 کون کمینہ میں عاجز بندہ فضل کریں رب سائیاں  
 بخش ہدایت مولیٰ بچیاں تائیں کر دے نیک اداواں  
 رکھ لیں لاج میرے مرشد دا صدقہ صدقہ غوث جلی دا  
 صدقہ بی بی فاطمہ صدقہ حضرت بلالؓ ے  
 صدقہ شہیدان کربلا صدقہ نبی ﷺ دے یار ے  
 بچھ کے دیکھ یتیمیاں کولوں جو ہو کے بھر دے رہندے  
 بیوہ دے کیہہ حال نوں جانن جو ندیاں والیاں سائیاں  
 در در جو ٹکڑا منگ کے بچیاں اگے بے دھردی  
 بے کوئی سائل در تے آوے اس نوں نہ ترا پیئے  
 قدر مرشد دا کیہہ جانن عاجز جہاں رُسیا نئیں منایا  
 لاٹ تے مُز مُز پھیریاں لاند ادا حق عشق دا کر دا  
 تندرستی دی قدر کیہہ جانن جناں کئی غیں بیماری  
 آل اولاد رب نیک بے بخشے بلے بلے  
 عاجز بچھ حسین دے کولوں جنے بچڑے وار بچایا  
 مایاں دی جہاں قدر نئیں کیتی کر کر حسد نے مردے  
 جہڑے لوکیں شرم حیا دی لاه بہندے نے لوئی  
 بخش غلامی نبی دی مولیٰ تلیاں اسان اٹھائیاں  
 ہر ہر چیز وچ قبضے تیرے تیری حمد سناواں  
 صدقہ حسن حسین دا مولیٰ صدقہ حضرت علیؓ دا  
 صدقہ خواجہ اولیس قرنی صدقہ نبی دی آل ے  
 صدقہ محمد ﷺ سرور عالم مولیٰ کر دے بیڑا پار ے

## عشق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دتا حکم حضور پر نور سرور مال جہاد کارن کجھ چاہیدا اے  
 بڑا کم ایہ ہوندا ثواب والا حصہ سب نوں لینا چاہیدا اے

حکم سن کے اٹھ اصحاب سارے گھر اپنے دل جان لگے  
حضرت عمرؓ نے ایہ خیال کیا مال سب توں ودھ لیجاو نا ایں  
جدوں مال لے جا کے رکھ دتا آقاؐ پچھیا عمرؓ بتا مینوں  
کر کے عرض سرکار دی وچہ خدمت عمرؓ نے گل سنادتی  
آئے بعد وچ یار صدیق اکبر لباس بوریہ جسم تے پا کے تے  
آقاؐ پچھیا دس صدیق یار اکیہہ کجھ توں اساں لئی لے آیا  
عاجز عرض صدیق نے آن کیتی جنے جوگا ساں سو بنیاں لے آیا  
ہر کسے نے جا کے مال آندا ڈھیر پاس سرکار دے لان لگے  
ابو بکرؓ اگے تے ودھ جان دے اج اساں نے ودھ لیجاو نا ایں  
کتنا مال تساں نے لے آندا ذرا کھول کے بات سنا مینوں  
آقاؐ اج میں گھر دی نصف پونجی خدمت آپؐ وچ لیادتی  
ڈھیر مال دا او ناں نے لا دتا خدمت وچ جناب آپؐ کے تے  
کتناں مال توں لے آندا گھر والیاں نوں کتاں دے آیا  
گھڑوں مال اسباب سارا کڈھ آندا جب رب رسول گھر دے آیا

## کفن چور کا جنتی ہونا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں خانقاہ ڈوگراں میں مولانا محمد عبدالکریم صاحب کے پہلے سالانہ عرس کی دوسری نشست میں  
پند ساتھیوں کے ساتھ حاضر تھا۔ وہاں کافی علماء اسلام حضرات دور دور سے تشریف فرما تھے جن میں علماء دین سید فدا حسین  
شاہ صاحب حافظ آبادی بھی شامل تھے انہوں نے کفن چور کا یہ نصیحت آموز واقعہ بیان فرمایا۔ میں نے ان کا بیان بڑے غور  
سے سنا اور واپس گاؤں آکر اس واقعہ (کفن چور) کو اپنے الفاظ میں ترتیب دیا جیسا کہ ذیل میں درج ہے۔

بچی شہر بغداد وچ رہن والی نیک نیت تے نیک خصال پسی  
دیدے کے درس اس بچیاں نوں نوری علم دا زیور پہنا دتا  
بیوی خاوندی خدمت وچ عرض کیتی بچے میں پڑھانودی ساں  
نال اجازت تساں دی کم شروع کرنا پاہونی ہاں  
گل سن کے مردی خوش ہو یا نیک کم ایگم پچھنا کہیہ  
عوت سن جواب ایہ خوش ہو کئی کم درس دا شروع کرا دتا  
نعل کفن جنازہ جدوں ہو چکیا حقداراں نے قبر وچ پادا  
پڑھی پاک کتاب قرآن اسنے حکم رب رحمن دے نال پسی  
جدوں ہوئی اوہ جوان بچی والدین نے اوہنوں پرنا دتا  
میں قرآن دا ساں درس دیندی دین اسلام سکھانودی ساں  
نفع بخش کم ہے دین والا ودھ استوں کوئی نہ پانونی ہاں  
ہوئے شق بے نیک اعمال کارن پھر اسدے ولوں زکنا کہیہ  
اس کم وچ عمر گزار دتی آخر کار وصال فرما دتا  
کفن چور جنازے سی نال شامل کسب اپنا اس وکھا دتا

رات پئی تے چور پھر آ پہنچا مٹی قبر دی اس ہٹا دتی  
 کفن جنتی دا جنتی لاہن لگا آواز عورت نے جھب فرما دتی  
 نیک عمل کیجے تہاں عمر ساری بی بی تہاں ورگا ورلہ ہور ہویا  
 بی بی کہیا رب دیا بند یاوے جدوں میرے جنازے آ گیا میں  
 پائی مٹی تے کٹاں نوں ہتھ لائے پور نیت نیک اپنا بیٹھا  
 ہتھ کفن دے ول دراز کیتا نیت اپنی اس دکھا دتی  
 دسو کویں میں جنت وچ جاساں اس چور نے عرض سنا دتی  
 گناہگار نوں دسنا ذرا بی بی کویں جنتی کفن دا چور ہویا  
 دفتر بدیاں دے رب کولوں صاف سارے زہرا گیا میں  
 جنازے جنتی دے عاجز رل کے تے کھر جنت وچ بنوا بیٹھا

## بیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا

آنحضرت محمد ﷺ کی نبوت کے پانچویں سال حضرت عمر فاروق ابن خطاب ایمان لائے اور ان کے سبب اسلام میں تقویت اور عزت زیادہ ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قوت و شجاعت جو انمردی اور شہمت میں عرب کے درمیان مشہور و معروف تھے اور تمام عرب ان سے ڈرتے تھے جب امیر حمزہ ایمان لانے تب ابو جہل نے ولید بن مغیرہ، ابوسفیان، ابولہب، اور حضرت عمرؓ کے باپ سرداران قریش وغیرہ کو بلا کر کہا اے قریش کے سردارو! امیر حمزہؓ تو محمد ﷺ بن عبد اللہ پر ایمان لا کر کیا کیا ہووے اور خرافات باتیں کرتا ہے ایسی نہ کبھی کسی نے کیس اور نہ کسی نے سنی۔ یہ سن کر ابولہب نے کہا میری بات سنو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو کوئی محمد ﷺ بن عبد اللہ کا سرا لائے گا (نعوذ باللہ) میں اس کو ایک اونٹ کا بوجھ سونا چاندی دس غام اور لوٹدی دوں گا۔ یہ سن کر عمرؓ بن خطاب نے کہا یہ کام تو میرا ہے ولید بن مغیرہ نے کہا دیکھو محمد ﷺ ابن عبد اللہ کی تائید میں تمام بنی ہاشم ہیں یہ کام کیسے ہو سکتا ہے تو پھر عمرؓ ابن خطاب نے کہا اے منات کی قسم اگر بنی ہاشم ان کی تائید میں آئیں گے تو میں ان کو بھی تلوار سے قتل کر ڈالوں گا۔

تلوار عمرؓ نے اپنی ہتھ کیتی گھروں ارادہ غلط بنا کر پنے  
 قلم عاجز اوہ گل نہیں لکھ سکدا جو عمرؓ نوں لہب بتا دتی  
 اک عربی نے پچھیا وچ رستے عمرؓ کس کم آج جا رہے او  
 دلی مقصد عمرؓ بتا دتا عربی دیا خوب سمجھا کے تے  
 ابولہب دے لگ آکھے سونے چاندی دا الحج اپنا ٹر پنے  
 عمرؓ نبیؐ دا دشمن بن فریا اسان مال اشارے سمجھا دتی  
 بڑے جوش وچ تسیں جا پونظر غصے دے وچ ان آر ہے او  
 مسلمان مزہ وی ہو بیٹھے فتح پاؤ کے کویں اتھے جا کے تے

عمرؓ کیا آج فیصلے بڑے ہوں سر اوہداوی آواں گالاہ کے تے  
 کویں فاطمہ سعید دا پتہ لکسی کہ ہو گئے نے اوہ اسلام اندر  
 اگے چلے تے اک نے ہو پچھیا کتھے عمرؓ آج جار ہے او  
 مقصد عمرؓ نے اوہنوں بتا دتا پھر عربی سوال سنان لگا  
 جدوں بکری دے عمرؓ لگے پسینہ جسم تھیں دھاریں وہن لگا  
 ہتھ بکری نوں نیں لاسکے عربی عمرؓ نوں گل سمجھان لگا  
 لٹے مان تران جوانزی دے غصے نال بھین ول آن لگے  
 کھانا بہن نے جلد تیار کر کے دسترخوان اتے لگا دتا  
 عمرؓ کھیا بہن نوں رزل کھائے سن کے بہن انکار کرا دتا  
 وال بہن دے عمرؓ نے ہتھ کیتے راوی ذکر لیا دتا  
 کولوں اٹھ بہنوی چھڑا دتے غصہ عمرؓ دا نرم کرا دتا  
 رات ویلاتے عمرؓ سو رہے سن بہن اٹھ کے پڑھن قرآن لگی

بہن بہن جوڑا تیرا مسلمان ہو یا عربی کہیا دیکھ پہلے جا کے تے  
 عربی کہیا کدے نہ کھان کھانا جدوں بلاؤ گے تیں طعام اندر  
 تلوار گلے وچ لٹکا کے تے غصہ چہریوں ظاہر کرار ہے او  
 بھلا پھڑوتے سہی اس بکری نوں رب قدرتاں نال سمجھان لگا  
 نہ بکری عمرؓ دے ہتھ آئی پھر عربی عمرؓ نوں کہن لگا  
 محمدؐ ابن عبد اللہؑ نے واپس منہ نہ کھتا جس نال جالان لگا  
 مینوں بھکھ نے بڑا بیتاب کیا گل آندیاں ایہہ سنان لگے  
 آؤ ویرن تیں ہن کھاؤ کھانا میزبانی دا سبق سکھا دتا  
 عمرؓ سمجھیا مسلمان ہو گئی تاں اس نے جواب عطا دتا  
 سرتن دے نالوں جدا کرساں وچ غصے عمرؓ فرما دتا  
 آکھ دیکھ کے اس بٹھا دتا پھر کھانا شروع کرا دتا  
 سورۃ طہ دی ایہ آیت عاجز بہن سی کرن بیان لگی

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝  
 (سورۃ طہ - رکوع ۱)

ترجمہ: اللہ کے واسطے ہے جو سچ آسمانوں اور زمین کے ہے اور جو دونوں کے درمیان ہے اور جو تحت الثریٰ میں ہے۔

آواز پئی عمرؓ دے وچ کناں رب حکمتاں نال سمجھان لگا  
 عمرؓ اٹھ کے بہن دے کول آیا لگا کہن بات بتاؤ مینوں  
 اوہ تے پاک قرآن کلام اللہ نازل نبیؐ تے رب کریم کیا  
 یہ سن کر عمرؓ نے فرمایا اسے لا کر مجھے دو تا کہ میں بھی اس کو پڑھ سکوں تو پھر ہمشیرہ نے کہا:

غسل وضو کر کے ویرن آؤ پہلے بہن بھائی نوں خوب سمجھا دتا  
 عمرؓ اٹھ کے غسل تے وضو کیا آیت پڑھ کے سمجھ دوڑان لگا  
 ناپاک ہتھ نیں اس نوں لان دینا اللہ پاک نے حکم فرما دتا  
 زبان عربی عمرؓ خود سمجھ دے سن پھر رو کے دین ول آن لگا

جدوں سوں کے عمر پھر اٹھے ابولہب والے چیتے آن لگے  
 امیر حمزہ دے گھر سرکار بیٹھے اک عربی نے پتہ بتا دتا  
 اودھرب جبرائیل نون بھیج دتا میرے نبی محمدؐ ول جا جلدی  
 جا کہہ جبرائیلؑ محبوب تائیں خوف عمرتوں ذرا نہ کھا دنا ایس  
 امیر حمزہ دے بو ہے تے عمر آیا اس آ کے گیٹ کھڑکا دتا  
 ہوں تو عمر بیٹا خطاب دا عمر صاف دا صاف بتا دتا  
 رکھیا قدم جدوں عمر نے گیٹ اندر پنچہ عمر دا آقاؐ نپا دتا  
 دعوت دتی سرکار اسلام والی نال اللہ اکبر فرما دتا  
 تو اس وقت رب جلیل کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر آئے قولہ وتعالیٰ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (سورة الانفال، رکوع ۸)  
 ترجمہ: اے نبی اللہ تمہیں کفالت ہے اور جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔ (یعنی ایمان لائے)

کہتے ہیں جب عمر اسلام لائے اس وقت عالم سفلی سے عالم ملکوت تک خوشی حاصل ہوئی اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر جس جگہ خواہش کرے گا غالب ہوگا۔ حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ دعوت اسلام سب کو دینا چاہئے اور اپنے اصحاب کو فرمائیں کہ وہ ہر کوچہ بازار میں جا کر دعوت اسلام لوگوں کو علی الاعلان دیں اور میں خود بھی قریشیوں کو دعوت اسلام دیتا ہوں۔

### التجاء خدمت حضور پر نور ﷺ

آقا ﷺ محشر میں چاہتا ہوں سہارا تیرا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 دینا صدقہء کلمہ جو پیارا تیرا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 نہیں ہوتا جدائی کا دکھرا گوارہ تیرا یا رسول اللہ ﷺ اللہ  
 چاہتا ہے دیدار عاجز امتی خدارا تیرا یا رسول اللہ ﷺ اللہ

رکھ لو غلاموں میں آقا ﷺ مجھے یہی ہے سوال عاجزانہ میرا یا رسول ﷺ اللہ  
 کہ رہوں اطاعت میں ہمیشہ تیری بن جائے بخشش کا بہانہ میرا یا رسول ﷺ اللہ  
 کب وہ ہوگا مجھ پہ سماں جب میں بھی دیکھوں آستانہ تیرا یا رسول ﷺ اللہ  
 عاجز پہ رکھنا آقا نظر کرم کہ بن جائے امتی یہ پروانہ تیرا یا رسول ﷺ اللہ  
 تیل بناں نہیں دیوے بلدے نہ ہی بلن مثالان  
 کدیں نہ ہجر وچ اکھیاں روون جے عشق نہ پائے دھمالان  
 میں دل مدنی ﷺ جے پھیرا پاوے جانے جس نوں کل زمانہ  
 چماں قدم سوئے ﷺ دے سوئے عاجز نیوں نیوں کراں سلاماں



## نعت شریف

وہ محمد ﷺ رسول ﷺ خدا آ رہے ہیں  
 دیکھو وہ دیکھو مصطفیٰ ﷺ آ رہے ہیں  
 ڈاچی جو ان کی سواری بنی کیسی اس کی قسمت پیار بنی  
 آقا ﷺ تاج شفاعت سجا آ رہے ہیں وہ مکہ سے ہجرت فرما آ رہے ہیں  
 وہ محمد ﷺ رسول ﷺ خدا آ رہے ہیں  
 دیکھو وہ دیکھو مصطفیٰ ﷺ آ رہے ہیں  
 یار غار صدیق جو لاگی بنے کیسے ان کے مقدر آفتابی بنے  
 ساتھ ختم الانبیاء لیے آ رہے ہیں وہ دیکھو حبیب خدا آ رہے ہیں  
 وہ محمد ﷺ رسول ﷺ خدا آ رہے ہیں  
 دیکھو وہ دیکھو مصطفیٰ ﷺ آ رہے ہیں

گناہگاروں کے بٹانی غریبوں کے حامی کاندھے پہ کملی سجا آ رہے ہیں  
 شانِ محمد ﷺ پہ صدقے میں جاؤں اوپر بادل بھی سایہ بنا آ رہے ہیں  
 وہ محمد ﷺ رسولِ خدا آ رہے ہیں  
 دیکھو وہ دیکھو مصطفیٰ ﷺ آ رہے ہیں  
 وہ بدر منیرؓ وہ بشیر النذیرؓ ساقی کوثرؓ وہ خیر الوریؓ  
 عاجز بن کر وہ رحمتِ خدا آ رہے ہیں

## بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں التجاء عاجز

میں کرتا ہوں تجھ سے التجا کملی والے  
 مجھے بھی تو در پہ بلا کملی والے  
 نہ رہے اندیشہ محشر کا مجھے  
 نوں در پہ خطائیں بخشا کملی والے  
 میں کرتا ہوں تجھ سے التجا کملی والے  
 مجھے بھی تو در پہ بلا کملی والے  
 رکھوں سر کو تمہارے قدموں میں آقا ﷺ  
 ہے میرے یہ دل کی صدا کملی والے  
 میں کرتا ہوں تجھ سے التجا کملی والے  
 مجھے بھی تو در پہ بلا کملی والے  
 چوم لوں روضہ اقدس کی جالی آقا ﷺ  
 دکھا دو گنبد خضریٰ کملی والے



میں کرتا ہوں تجھ سے التجا کملی والے  
 مجھے بھی تو در پہ بلا کملی والے  
 کرنا نظرِ کرم اے آقا ﷺ میرے  
 آیا ہے در پہ گدا کملی والے  
 میں کرتا ہوں تجھ سے التجا کملی والے  
 مجھے بھی تو در پہ بلا کملی والے  
 عاجز کی تمنا آرزو یہی ہے  
 دکھا دو مدینہ کی فضاء کملی والے

### نعت شریف

سو نہ رب دی مدینے وچ سجدا اے دربار مدینے والے دا  
 کیوں نہ ہر دم اس دا ذکر کراں لہجہ لہجہ مدینے والے دا  
 تھاں تھاں تے چرچا سوہنے ﷺ دا سرکار ﷺ دیاں کیا باتاں نے  
 بلند ذکر خدا فرمایا اے مختار ﷺ مدینے والے دا  
 سو نہ رب دی مدینے وچ سجدا اے دربار مدینے والے دا  
 کیوں نہ ہر دم اس دا ذکر کراں لہجہ لہجہ مدینے والے دا  
 درود نبی ﷺ اتے رب وی پڑھدا اے نالے حکم اوہ سب نوں کر دا اے  
 رب آپ دی آپے بن بیٹھا خُبار مدینے والے دا  
 سو نہ رب دی مدینے وچ سجدا اے دربار مدینے والے دا  
 کیوں نہ ہر دم اس دا ذکر کراں لہجہ لہجہ مدینے والے دا

رحمت سب جگ دی آقا ﷺ بن آیا دستار شفاعت سوہنا بنھ آیا  
 رب سب توں افضل بنایا اے وقار مدینے والے دا  
 سوہنہ رب دی مدینے وچ سجدا اے دربار مدینے والے دا  
 کیوں نہ ہر دم اس دا ذکر کراں لہجہ لہجہ مدینے والے دا  
 کوئی سڑے تے سڑا رہے بھاویں کوئی مرے تے مردا رہے بھاویں  
 اساں جشن میلاد منانا ایں ہر سال مدینے والے دا  
 سوہنہ رب دی مدینے وچ سجدا اے دربار مدینے والے دا  
 کیوں نہ ہر دم اس دا ذکر کراں لہجہ لہجہ مدینے والے دا  
 آقا ﷺ چن نون توڑ کے جوڑ دیندا سورج ڈبڈے نون واپس موڑ دیندا  
 عاجز رب توں منگدا رہندا اے پیار مدینے والے دا



جب باغ میں بہار آتی ہے تو پیدا خوشبو ہوتی ہے  
 اگر کوئی جائے مدینہ تو اسے یہ آرزو ہوتی ہے

## بہار دی رت

آگئی اے رت سوہنی سوہنی بہار دی  
 چلی ہاں میں تے وچ خدمت سرکار ﷺ دی  
 سوہنے ﷺ دا شہو مدینہ سوہنا میں دیکھاں گی  
 نگاہ کرم ہو گئی اج احمد ﷺ مختار دی  
 آگئی اے رت سوہنی سوہنی بہار دی  
 چلی ہاں میں تے وچ خدمت سرکار ﷺ دی

ویکھاں گی گنبد خضریٰ نالے روزے دی جالی نوں

چھاں گی چوکھٹ میں سوہنی دربار دی

آگنی اے رت سوہنی سوہنی بہار دی

چلی ہاں میں تے وچ خدمت سرکار ﷺ دی

پھولاں گی دکھڑے اوتھے عرضاں سناواں گی

عبیاں دی معافی منکساں حاضر خدمت سرکار ﷺ دی

آگنی اے رت سوہنی سوہنی بہار دی

چلی ہاں میں تے وچ خدمت سرکار ﷺ دی

معافی جد آقا ﷺ دیسی اللہ وی بخش دیسی

عاجز نکت بہشتی ملسی اُتے مہر سرکار ﷺ دی

## نعت شریف

جب گئے آقا ﷺ معراج کو تو سرکار پہ سماں کیا ہوگا

جب ہوئے اسوار براق پہ انوار کا سماں کیا ہوگا

بھیجا رب جبرائیل کو جلد بلاؤ حبیب ﷺ کو

بلایا جب محبوب ﷺ کو تو پیار کا سماں کیا ہوگا

جب گئے آقا ﷺ معراج کو تو سرکار پہ سماں کیا ہوگا

جب ہوئے اسوار براق پہ انوار کا سماں کیا ہوگا

پڑھے درود خدا بھی اور ملائک چار چوفیر

صفیں باندھیں انبیاء نے انتظار کا سماں کیا ہوگا

جب گئے آقا ﷺ معراج کو تو سرکار پہ سماں کیا ہوگا  
 جب ہوئے اسوار براق پہ انوار کا سماں کیا ہوگا  
 سیر کی افلاک کی دوزخ بھی تو دیکھا  
 پہنچے جب بہشت میں گلزار پہ سماں کیا ہوگا  
 جب گئے آقا ﷺ معراج کو تو سرکار پہ سماں کیا ہوگا  
 جب ہوئے اسوار براق پہ انوار کا سماں کیا ہوگا  
 عاجز ملی بزرگی عرش کو جب جوڑے چومے حضور کے  
 نبی اللہ کے بیٹھا قریب جب انوار کا سماں کیا ہوگا

## نعت شریف

جب آقا ﷺ نے حراء میں سر کو سجدہ میں پایا ہوگا  
 خدا جانے آنسوؤں کا دریا کیسے بہایا ہوگا  
 ہوا جب احساس گناہگاروں کا سرکار ﷺ کو تو سر سجدہ میں پا دیا  
 خدا سے خدا جانے کیسے امت کو آقا ﷺ نے بخشایا ہوگا  
 جب آقا ﷺ نے حراء میں سر کو سجدہ میں پایا ہوگا  
 خدا جانے آنسوؤں کا دریا کیسے بہایا ہوگا  
 پتہ نہ چلا کسی کو کہ حضور ﷺ کہاں گئے چلے  
 آیا جو وقت جدائی محبوں پہ کیسے نبھایا ہوگا  
 جب آقا ﷺ نے حراء میں سر کو سجدہ میں پایا ہوگا  
 خدا جانے آنسوؤں کا دریا کیسے بہایا ہوگا

نکلے دھارے خون کے جسم اطہر سے کوہ صفا پر  
 تو میرے آقا ﷺ نے صبر کو کیسے اپنایا ہو گا  
 جب آقا ﷺ نے حراء میں سر کو سجدہ میں پایا ہو گا  
 خدا جانے آنسوؤں کا دریا کیسے بہایا ہو گا  
 ہوئے دانت شہید جنگ احد میں جب میری سرکار ﷺ کے  
 تو کیسے کبل پوشی نے برداشت فرمایا ہو گا  
 جب آقا ﷺ نے حراء میں سر کو سجدہ میں پایا ہو گا  
 خدا جانے آنسوؤں کا دریا کیسے بہایا ہو گا  
 انشاء اللہ وہ جائیں گے جنت میں عاجز  
 غم سرکار ﷺ میں جنہوں نے آنسو بہایا ہو گا

### نعت شریف

زلف و لیل سے چہرہ سرکار ﷺ جب نکلتا ہو گا  
 تو کیوں نہ بڑھ کر چاند سے وہ چمکتا ہو گا  
 دیکھ لیا جنہوں نے ایک بارہ چہرہ انور ﷺ کو  
 کیوں نہ دیکھنے کو بار بار دل ان کا تڑپتا ہو گا  
 زلف و لیل سے چہرہ سرکار ﷺ جب نکلتا ہو گا  
 تو کیوں نہ بڑھ کر چاند سے وہ چمکتا ہو گا  
 چھوڑ آئیں جو دایاں میرے آقا ﷺ کو یتیم سمجھ کر  
 کیوں نہ ان کا بھی دل خواہشِ محمد ﷺ میں للچتا ہو گا

زُلفِ وِیل سے چہرہ سرکار ﷺ جب نکلتا ہو گا  
 تو کیوں نہ بڑھ کر چاند سے وہ چمکتا ہو گا  
 جبکہ جبرائیل بھی آ کر جھولا جھولاتے حضور ﷺ پر نور کا  
 سوتے محمد ﷺ جھولا میں جب بادل بھی نہ گرجتا ہو گا  
 زُلفِ وِیل سے چہرہ سرکار ﷺ جب نکلتا ہو گا  
 تو کیوں نہ بڑھ کر چاند سے وہ چمکتا ہو گا  
 روشن ہوا جب حلیمہؓ کا گھر برکتِ سرکار ﷺ سے  
 تو ہمسائیوں کا بھی دل کیوں نہ ترستا ہو گا  
 زُلفِ وِیل سے چہرہ سرکار ﷺ جب نکلتا ہو گا  
 تو کیوں نہ بڑھ کر چاند سے وہ چمکتا ہو گا  
 عاجز چوم لیے جس نے جوڑے میری سرکار ﷺ کے  
 کیوں نہ اس کے مقدر کا ستارہ چمکتا ہو گا

## نعت شریف

میرے دل وچ آؤں توں آقا ﷺ تینوں یاد کراں  
 میں کر کے مدینے ول مونیہ آقا ﷺ تینوں یاد کراں  
 میرا دین ویں توں اسلام ویں توں ایمان ویں توں قرآن ویں توں  
 میری آن ویں توں جند جان ویں توں میں کیوں نہ تینوں یاد کراں  
 میرے دل وچ آؤں توں آقا ﷺ تینوں یاد کراں  
 میں کر کے مدینے ول مونیہ آقا ﷺ تینوں یاد کراں

میرا دلدار ویں توں لچپال وین توں مختار ویں توں سردار ویں توں  
 میری مدنی سوہنی سرکار ﷺ ویں توں میں کیوں نہ تینوں یاد کراں  
 میرے دل وچ آ وں توں آقا ﷺ تینوں یاد کراں  
 میں کر کے مدینے ول مونہہ آقا ﷺ تینوں یاد کراں  
 مصطفیٰ ﷺ ویں توں مرضی ویں توں مجتبیٰ ویں توں خیر الوری ویں توں  
 یا محمد ﷺ حبیب خدا ویں توں میں کیوں نہ تینوں یاد کراں  
 میرے دل وچ آ وں توں آقا ﷺ تینوں یاد کراں  
 میں کر کے مدینے ول مونہہ آقا ﷺ تینوں یاد کراں  
 بیشیر ویں توں نذیر ویں توں پیر ویں توں منیر ویں توں  
 آقا ﷺ ماجزہ واکتیر ویں توں میں کیوں نہ تینوں یاد کراں



## اللہ کے چنے ہوئے بندوں پر سلام

فل الحمد لله و سلم علی عباده الذین اصطفی ط الله خیر اما یشر کون ط

(سورۃ النمل، رکوع ۵)

ترجمہ: تم کہو سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اس کے چنے ہوئے بندے پر کیا اللہ بہتر یا ان کے ساختہ شریک یعنی (بت)۔  
 یہ خطاب ہے سید عالم ﷺ کو کہ پچھلی امتوں کے ہلاک ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائیں۔ چنے ہوئے بندوں  
 سے مراد انبیاء و مرسلین، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ چنے ہوئے بندوں سے مراد سید عالم حضرت محمد ﷺ کے اصحاب مراد

ہیں۔

آیا اے دا سال ہسی وچ ایس جہان دے عید بن کے  
 بارہ ربیع الاول پیر دا دن سوہنا کیسا چمکدا اے وچ عید دے عید در عید بن کے  
 نہ آیا نہ آوسی کوئی ہور ایسا وچ جگ دے بدر منیر ﷺ بن کے  
 رحمت سب جہاناں دی بن آیا نبی ﷺ عاجز دا نور خورشید بن کے  
 صدقے جاں شان محمدی ﷺ توں آقا فلک تے چن نوں توڑ دتا  
 ایس گل نوں جان دا جگ سارا آپے توڑ کے پھر جوڑ دتا  
 نماز علیٰ جدوں ہون قضاء لگی کملی پوش نے سورج وی موڑ دتا  
 نبی ﷺ عاجز دے رحمت لقب پایا رب رتبہ نیں کسے نوں ایہہ ہور دتا  
 صبح شام کریے دن رات کریے صفت رب رسول ﷺ دی مکدی نیں  
 کسے کم دی نیں اوہ اکھ ہوندی جہڑی شرم حیا وچ جھکدی نیں  
 کئی لک لک کے بھاویں بدی کریے اوہ تے ذات خدا توں لکدی نیں  
 اس ظالم نے دوزخ دے وچ سڑنا گل حق دی اے عاجز دکھ دی نیں  
 عین معبود کوئی رب دے باجوں ہر شے دا جو والی  
 نبی محمد ﷺ رسول ﷺ خدا دے دتا رب نے رتبہ عالی  
 لکھ سلام درود نبی ﷺ تے موہڈے کملی جس دے کالی  
 جے رب سڈے مدینے عاجز ہمیں روئے دی جالی

سب تعریفاں لائق رب دے سب جگ دا جو والی ہر ہر پاسے رحمت رب دی نیں سمت کوئی خالی  
 سبحان اللہ سبحان اللہ حکم خدا فرمایا سب جگ خاطر نبی محمد ﷺ رحمت بن کے آیا  
 حاضر ناظر رب نبی نوں آکھے نالے نور و رحمت کہندا ثابت کرے قرآن الہی نیں عاجز کولوں کہندا  
 نیں معبود کوئی باجھ خدا دے رب نے حکم فرمایا نبی محمد ﷺ رسول اللہ دا، لوح تے رب لکھوایا



نبیؐ نوں رب معراج کرایا حکم قرآنوں آوے  
 نور محمدیؐ رب دے نوروں دو جگ نور حضوروں  
 بخش خدایا بخش خدایا صدقہ حضرت علیؑ دا  
 صدقہ خواجہ اولیںؒ قرنی صدقہ حضرت بلالؓ  
 صدقہ اولیاءؒ انبیاءؒ صدقہ شہیدانِ کربلا  
 پڑھو نماز تے رکھو روزے حکم قرآنوں آیا  
 ہر کسے نے مرنا عاجز جو دنیا وچ آیا  
 بعض شاعر نغمے لکھنے میں مشغول صبح شام ہوتے ہیں

عاجز لکھتا ہے نعتِ رسول ﷺ اس اُمید سے کہ ہم نبیؐ کے غلام ہوتے ہیں

## محتاج کو کھانا کھلانے کا اجر

اک عورت جو عمر رسیدہ پاس داؤد دے آئی  
 گھر مہمان میرے بھکھا بیٹھا میں کس نوں رو سناواں  
 جس دے گھر نہ آتا ہووے اس کیہہ گھر ول جانا  
 ہواتے حکم میرا نہیں چلدا حضرت داؤد فرمایا  
 آتا نے کے حضرت کولوں بڑھیا خوشی وچ آئی  
 آئی ماں توں فریاد دے کارن کیہہ توں عدل کرایا  
 جا کے کہہ توں نبیؐ اللہ نوں آتا میں نہیں لینا  
 بڑھیا گئی وچ خدمت حضرت جا سوال سنایا  
 حضرت کہیا نے جا دس من آتا تے اپنا کم چلا  
 ہوا اڈا لیا آتا میرا اس نے گل سنائی  
 ہوا توں بدلہ میں لینا چاہندی کر عدل توں نبیؐ ربانا  
 لے دیو بدلہ ہوا دے کولوں خالی میں نہیں جانا  
 لے جا آتا توں میرے کولوں آخر حکم فرمایا  
 کیوں باہر جدوں قدم نکایا سلیمان نے بات پچھائی  
 آتا نے لیا حضرت کولوں تے اپنے سر نکایا  
 میں تے اس ہوا دے کولوں بدلہ چاہواں لینا  
 لے دیو بدلہ ہوا دے کولوں آتا سر توں لاہیا  
 حکم نہیں چلدا ہرگز میرا اُتے اس ہوا

دس من لے کے حضرت کولوں وچ خوشی دے آئی کہہ جا کے توں حضرت تائیں آنا میں نئیں لینا جدوں بڑھیا حضرت تائیں پھر ایہ گل سنائی کیتی عرض بڑھیا بی بی سلیمان نے مجھے بتایا کہیا باپ نے بیٹے تائیں مجھے تجویز بتاؤ کیتی عرض وچ باپ دی خدمت حضرت دُعا الاؤ کیتی دُعا حضرت داؤد وچ درگاہ الہی ہوئی دُعا قبول اوہناں دی وچ دربار الہی کیتی عرض داؤد دی وچ خدمت جو آنا میں اٹھایا یا نبی اللہ اک قوم دی کشتی سوراخ سی اس وچ ہو یا نالے اوہناں نذر سی منی جے رب کشتی دے بچا تاں میں آنا ماں دا اٹھایا تے اس سوراخ لایا جد کشتی آن کنارے لگی تے خبر نبی نے پائی اک دن پچھیا داؤد پیغمبر اس بڑھیا دے تائیں میں بے چاری عبادت کہیہ کیتی پر اک میں عمل کمایا بھکھ پیاس شدت دی مینوں کھانا مجھے کھلاؤ اک روٹی جد سائل کھادی اس نے بات سنائی ٹھہرو ذرا تسیں اس جاہ اتے میں گندم پیس لیاواں دانے پیٹھے چکی اندر پھر آنا سرتے چایا پھر میں پاس تساندے آئی نالے غم فقیر دا کھایا دتا حکم خداوند باری راوی ذکر لایا

باہر سلیمان نے اس نوں پھر ایہ بات بتائی فیصلہ کرو میرے کیس دا حضرت میں ہوا توں بدلہ لینا پچھیا حضرت مائی کولوں کس ایہ بات پڑھائی پھر حضرت سلیمان دے تائیں باپ نے کول بلایا ہوا تو پکڑی جا نہیں سکتی مجھے حل بتاؤ حاضر ہوسی وچ شکل انسانی فکر و غم نہ کھاؤ سلیمان حضرت دی باپ دے کچھے آمین صدا لگائی شکل انسانی ہوا اپنائی تے خدمت اندر آئی کینا کم ایہ حکم خدا سیتی ہوا نے بول سنایا کشتی شوہ وچ ڈبن لگی ہر کوئی عاجز ہو یا سارا مال جو کشتی اندر وٹدیے راہ خدا اس وسیلے ذات الہی ڈبنوں سی بچایا نصف دولت بڑھیا نوں دتی تے باقی سب ورتائی کیا؟ عبادت توں رب دی کیتی ذرا کھول کے بات بتائیں بوہے میرے اک سائل آیا تے اس سوال سنایا دتی روٹی جو اکو پیسی میں تناول کہیا فرماؤ ماں جی کجھ اور وی دے دو بھکھ نئیں اس ہٹائی تازہ روٹی ہور پکا کے تساں دے پیش نکاواں جو رستے اندر چلدیاں ہوئیاں تیز ہوا اڈایا تاں خداوند تساندے ہتھوں وافر مال دیوایا جبرائیل آ حاضر ہو یا اس نے آن بتایا

کہہ داؤد اس بڑھیا تائیں حکم خدا فرمایا اتنا مال تو اے بڑھیا بدلہ آئے دا پایا  
 اور اک روٹی جو سائل کھادی اس دا اجر بتاؤ آخرت اندر روٹیاں سترے بدلہ اک دا پاؤ  
 موت دا ذائقہ ہر جان نے چکھنا جو دُنیا وچ آئی  
 مَر کے ہمیشہ مَرے نہیں رہنا بات خدا سمجھائی  
 اک دن پیش خدا دے ہونا خبر قرآنوں آئی  
 اوڑک عاجز کم اوہ آؤنی جو کیتی نیک کمائی



## نعت شریف

جدوں رب دا فضل و کرم ہويا آقا ﷺ قدم جہان وچ پا دتا  
 بوٹے کفر و شرک دے پٹ کے تے بوٹا دین اسلام دا لا دتا  
 دتے لات منات توڑ سھے کعبہ بٹاں توں پاک کرا دتا  
 عاجز اذان نماز وچ کعبہ دے ہون لگی جھنڈا حق دا نبی ﷺ لہرا دتا

لائی کملی والی سرکار ﷺ ایہہ راتاں چانیاں

میرا مدنی آقا ﷺ سردار ایہہ راتاں چانیاں

حق لا الہ الا اللہ محمد نبی ﷺ رسول اللہ

دتے توڑ کفر دے جال ایہہ راتاں چانیاں

لائی کملی والی سرکار ﷺ ایہہ راتاں چانیاں

میرا مدنی آقا ﷺ سردار ایہہ راتاں چانیاں

مدنی آ کے۔ جگ وسایا اندھیرا کفر تے شرک گویا

پیا مہک اسلام گلزار تے راتاں چانگیاں

لائی کملی والی سرکار ﷺ ایہہ راتاں چانگیاں

میرا مدنی آقا ﷺ سردار ایہہ راتاں چانگیاں

ہر سو ذکر الہی ہويا مدنی مدنی ماہی ہويا

آئی دُنیا وچ بہار ایہہ راتاں چانگیاں

لائی کملی والی سرکار ﷺ ایہہ راتاں چانگیاں

میرا مدنی آقا ﷺ سردار ایہہ راتاں چانگیاں

دُب داسورج آپے موڑے چن نوں توڑ کے آپے جوڑے

اوہنوں ﷺ رب کیتا مختار ایہہ راتاں چانگیاں

لائی کملی والی سرکار ﷺ ایہہ راتاں چانگیاں

میرا مدنی آقا ﷺ سردار ایہہ راتاں چانگیاں

سوہنا میرا مدنی ﷺ آیا نعرہ اللہ اکبر لایا

آیا شفاعت دی بنھ دستار تے راتاں چانگیاں

لائی کملی والی سرکار ﷺ ایہہ راتاں چانگیاں

میرا مدنی آقا ﷺ سردار ایہہ راتاں چانگیاں

اوبدے جوڑے داصدقہ کھائیے اس دے ناں داورد پکائیے

عاجز فضل الہی نال راتاں چانگیاں

لائی کملی والی سرکار ﷺ ایہہ راتاں چانگیاں

میرا مدنی آقا ﷺ سردار ایہہ راتاں چانگیاں

## دُعا

اللہ خیر ہووے پیراں کھگیاں دی میرے مرشد دا پاک دربار چمکے  
خانہ مرشد دا مولیٰ آباد رکھیں نالے اوہناں دا باغ پروار چمکے  
شالا شمع محمدی ﷺ رہے روشن دل عاشقاں نوری بہار چمکے  
دُعا عاجز دی کر منظور مولیٰ کلمہ نبی ﷺ دا دل وچکار چمکے  
ساڈے مایاں نوں مولیٰ بخش دیویں ، دیویں کوثری جام پلا ربا  
ہر وباء توں وہ شفا مولیٰ عذاب قبر توں لویں بچا ربا  
ہر عذاب توں مولیٰ بچا کے تے دیویں سب نوں جنت پہنچا ربا  
اہل خانہ تے اساں نوں بخش دیویں ہے عاجز دی ایہو دُعا ربا  
کر دے رحمت دی نظر خداوند مسلماناں تے کرم کما ربا  
ہر برائی توں اساں نوں دُور رکھیں سب نوں نیک تے ایک بنا ربا  
صدقہ نبی ﷺ دا حشر وچ بخش دیویں عذاب قبر توں دیویں بچا ربا  
تینوں پاک محمدی ﷺ دا واسطہ ای غلام نبی دا عاجز بنا ربا  
صدقہ مرشد دا کریں معاف ربا پیران پیر غوث جناب دا واسطہ ای  
کر دے رحم دی نظر خداوند حسن حسین دی ماں تے باپ دا واسطہ ای  
صدقہ حسن حسین دا کرم کر دے بلال، اولیں جناب دا واسطہ ای  
دید نبی ﷺ دی عاجز نوں بخش مولیٰ جناب رسالت مآب ﷺ دا واسطہ ای  
بول بالا اسلام دا کریں مولیٰ مرشد پاک تے پیر غوث ثقلین دا واسطہ ای  
حضرت علی تے بی بی فاطمہ نالے حسن حسین دا واسطہ ای

چارے۔ یار حضور پر نور ﷺ والے حسن حسین دی بھین دا واسطہ ای  
کریں عاجز دی عرض منظور رہا تینوں سرور کونین ﷺ دا واسطہ ای

### التجادِرِ حضور پر نور ﷺ

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

میرا اپنے غلاماں وچ نام لکھ دے

صبح لکھ دے بھاویں شام لکھ دے

رواں ماں باپ تے مرشد دی وچ خدمت

ذکر افضل ذکر زبان لکھ دے

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

میرا اپنے غلاماں وچ نام لکھ دے

صبح لکھ دے بھاویں شام لکھ دے

جب کوچ ہو دُنیا سے میرا یا رسول ﷺ اللہ

نقشہ ہو آپ ﷺ کا سامنے میرے یا رسول ﷺ اللہ

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

میرا اپنے غلاماں وچ نام لکھ دے

صبح لکھ دے بھاویں شام لکھ دے

طے آب کوڑ پیاس بجانے کے لیے

ہو لبوں پہ کلمہ محمد ﷺ چلے جانے کے لیے

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

میرا اپنے غلاماں وچ نام لکھ دے

صبح لکھ دے بھاویں شام لکھ دے

لکھا ہے جو عرش پہ کلمہ محمد ﷺ

چرچا اس کا دُنیا میں عام لکھ دے

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

میرا اپنے غلاماں وچ نام لکھ دے

صبح لکھ دے بھاویں شام لکھ دے

کر دو نظرِ کرم عاجز پہ آقا ﷺ

میرا اپنے غلاموں میں نام لکھ دے

## نعت شریف

جدوں یاد تیری آقا ﷺ آوے اُکھیوں نیر چل دا

اک وار مدینہ وکھا دے پتہ نئیں گھڑی پل دا

آقا ﷺ تو ہی دینِ اسلام میرا تیرا عشق ہے خاص ایمان میرا

میری اُجڑی جھوک وسا دے پتہ نئیں گھڑی پل دا

تیری یاد دے وچ راہندی اے روح ہر پل ایہہ گل آندی اے  
 آقا ﷺ اپنی دید کرا دے پتہ نئیں گھڑی پل دا  
 اک وار مدینہ دکھا دے پتہ نئیں گھڑی پل دا  
 جدوں یاد تیری آقا ﷺ آوے اکھیوں نیر چل دا  
 کلی والیاء ﷺ سوہنیاں شہنشاہاں تیری شان توں والیاء ﷺ جاں صدقے  
 مینوں غلاماں دا غلام بنا دے پتہ نئیں گھڑی پل دا  
 اک وار مدینہ دکھا دے پتہ نئیں گھڑی پل دا  
 جدوں یاد تیری آقا ﷺ آوے اکھیوں نیر چل دا  
 اے نبی اللہ دے پیارے تیرے خادم اسیں ہاں سارے دن عاجز دے لنگدے تیری یاد دے سہارے  
 مینوں غلاماں دا غلام بنا دے پتہ نئیں گھڑی پل دا

## نعت شریف

ہنجو نظرانے تیرے اکھیاں نے میریاں  
 اساں نوں اڈیاں آقا ﷺ رہندیاں نے تیریاں  
 عطر و گلاب نہ ہور کوئی مثال اے  
 کستوری توں ویں ودھ کے خوشبوئیاں نے تیریاں  
 ہنجو نظرانے تیرے اکھیاں نے میریاں  
 اساں نوں اڈیاں آقا ﷺ رہندیاں نے تیریاں  
 جن نوں ویں توڑیو ای سورج نوں ویں موڑیو ای  
 کینکراں ویں دتیاں شہادتاں نے تیریاں



ہنچو نظرانے تیرے اکھیاں نے میریاں  
اساں نوں اڈیکاں آقا ﷺ رہندیاں نے تیریاں

دو جگ اوہ تے کرن موجاں

ہو گیاں جہاں تے نظراں نے تیریاں

ہنچو نظرانے تیرے اکھیاں نے میریاں  
اساں نوں اڈیکاں آقا ﷺ رہندیاں نے تیریاں

کملی والیاء ﷺ رکھ لیں لاج سائیاں

لا لیاں جہاں سینے محبتاں نے تیریاں

ہنچو نظرانے تیرے اکھیاں نے میریاں  
اساں نوں اڈیکاں آقا ﷺ رہندیاں نے تیریاں

کھنڈ گوتے نئیں کوئی شہد مٹھا

جئیاں گو مٹھیاں دو میماں نے تیریاں

ہنچو نظرانے تیرے اکھیاں نے میریاں  
اساں نوں اڈیکاں آقا ﷺ رہندیاں نے تیریاں

ہو نظرِ کرم یا رسول ﷺ اللہ

عاجز وی رکھیاں تاہنگاں نے تیریاں

## نعت شریف

حضرت آمنہؓ دا لال سوہناں آقا ﷺ لچپال سوہناں  
کوئی وی نئیں آیا جگ تے ایسا بیمثال سوہناں

مخلوقات وچوں ودھ کے آدم انسان سوہنا

انساناں وچوں ودھ کے اک لکھ تے کئی ہزار سوہناں

حضرت آمنہؓ دا لال سوہناں آقا ﷺ لہجپال سوہناں

کوئی وی عین آیا جگ تے ایسا بیمثال سوہناں

سوہنے ﷺ تو سوہناں اللہ ، اللہ اے آپ سوہناں

اک لکھ کئی ہزار وچوں اللہ دا یار ﷺ سوہناں

حضرت آمنہؓ دا لال سوہناں آقا ﷺ لہجپال سوہناں

کوئی وی عین آیا جگ تے ایسا بیمثال سوہناں

بارہ ربیع الاول پیر دا دن افضل ۱۵ء رحمت دا سال سوہناں

نوری شمع وچ مکہ دے ہوئی روشن پیدا ہو یا عبداللہؓ دا لال سوہناں

حضرت آمنہؓ دا لال سوہناں آقا ﷺ لہجپال سوہناں

کوئی وی عین آیا جگ تے ایسا بیمثال سوہناں

أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي سُوہنے دا سوہناں فرمان سوہناں

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ حکم رحمن سوہناں

حضرت آمنہؓ دا لال سوہناں آقا ﷺ لہجپال سوہناں

کوئی وی عین آیا جگ تے ایسا بیمثال سوہناں

اس گل نون جان دا جگ سارا میرے آقا ﷺ دا کیسا وقار سوہناں

نبی ﷺ عاجز دا بیمثال یارو نبی نبیاں دا نبی سردار سوہناں

راہیا ٹھہر مدینے نون جان والے عرضی نال سلام دربار لے جا

لڑیاں صلی علی تھیں گند دیواں سوہنے ﷺ واسطے پھلاں دے ہار لے جا

دیون پاک سرکار ﷺ دیدار مینوں میرے دلے دی ایہو پکار لے جا  
رکھیں جا رسول ﷺ دے وچ قدماں سر عاجز دی توں دستار لے جا

## نعت شریف

سردار نبی ﷺ کل نبیاں دا سردار سوہناں

آیا ئیں کوئی ہور ایسا لہجپال ﷺ سوہناں

تن تین راتاں سجدے اندر نبی ﷺ لنگاندے رہے

بخش خدایا امت عرض مناندے رہے

سردار نبی ﷺ کل نبیاں دا سردار سوہناں

آیا ئیں کوئی ہور ایسا لہجپال سوہناں

وٹے روڑے کھا کے صبر کماندے رہے

مکہ چھوڑ مدینہ آقا ﷺ جانڈے رہے

سردار نبی ﷺ کل نبیاں دا سردار سوہناں

آیا ئیں کوئی ہور ایسا لہجپال سوہناں

مدینے خبراں ملیاں آقا ﷺ آ رہے نے

عاشق نعتاں پڑھ دے جشن منا رہے نے

اوہ ہے رب ڈاہڈا حاکم حاکماں دا جو چاہے کرن کران والا

کلی والے نوں مکہ چھڑا کے تے دل مدینے دے آپ ٹران والا

ہوندے ڈکھ پردیس دے برے لوکو آقا ﷺ ثور وچ کرن گزران والا

عاجز نبی ﷺ توں جان قربان کریے سوہنا عرش تے پھیریاں پان والا

## نعت شریف

والی بکیاں غریباں لاوارثاں دا بیڑے عاجزاں دے بنے لان والا  
 جس دی قمر وی آ تعظیم کیتی سورج ڈبے نوں واپس لیان والا  
 صدقے جاں سرکار ﷺ دے خلق اتوں چادر دشمنیاں تلے وچھان والا  
 عاجز میرے نبی نوں جان دا جگ سارا سنے جوڑیاں عرش تے جان والا

سردار نبی ﷺ کل نبیاں دا سردار ﷺ سوہنا

آیا عین کوئی ہور ایسا لچپال ﷺ سوہنا

کالی کالی والیاء ﷺ صدقے جانیں ہاں

تک تک راہواں تیریاں دل پرچائیں ہاں

سردار نبی ﷺ کل نبیاں دا سردار ﷺ سوہنا

آیا عین کوئی ہور ایسا لچپال ﷺ سوہنا

ستر ہزار فرشتے ہر دن آندے نے

پڑھن درود نبی ﷺ تے واپس جانے نے

سردار نبی ﷺ کل نبیاں دا سردار ﷺ سوہنا

آیا عین کوئی ہور ایسا لچپال ﷺ سوہنا

انجیل، زبور، تورات کتاباں آئیاں نے

عاجز سوہنا ﷺ لایا قرآن پیاں دوہائیاں نے



## نعت شریف

اک لکھ تے کئی ہزار آئے نبی کوئی محمد ﷺ دی شان دا نہیں  
 صدقے سوہنے دے دو جہان بنیا اس گل نون کہرا جان دا نہیں  
 آقا ﷺ حشر وچ امت دا ساتھ دین باپ بیٹے نال انج نبھانودا نہیں  
 پڑھ بسم اللہ عاجز قلم نون پھڑیے ہناں نعت رسول ﷺ چین آنودا نہیں

سوہنا علیہ ﷺ مدینے والا لگیاں نبھاہ جاندا

یتیمان غریباں غلاماں دی میرا مدنی ﷺ لاج رکھا جاندا

جہڑا نبی ﷺ نال عشق رکھاندا اے کلمہ سوہنے دا ورد پکاندا اے

سوہنہ رب دی بردے دشمن توں میرا مدنی ﷺ آزاد کرا جان دا

سوہنا علیہ ﷺ مدینے والا لگیاں نبھاہ جاندا

یتیمان غریباں غلاماں دی میرا مدنی ﷺ لاج رکھا جاندا

جو درود نبی ﷺ تے پڑھدا اے رہندا اللہ اللہ کر دا اے

وچ محشر دے اوگنہاراں نون اللہ پاک توں مدنی ﷺ بخشا جان دا

سوہنا علیہ ﷺ مدینے والا لگیاں نبھاہ جاندا

یتیمان غریباں غلاماں دی میرا مدنی ﷺ لاج رکھا جاندا

جدوں حکم سی پاک رحمن ہو یا نبی ﷺ رب دا جا مہمان ہو یا

وچ مسجد اقصیٰ انبیاء نون لچپال ﷺ نماز پڑھا جان دا

سوہنا علیہ ﷺ مدینے والا لگیاں نبھاہ جاندا

یتیمان غریباں غلاماں دی میرا مدنی ﷺ لاج رکھا جاندا

کوئی کملی والے دے جوڑ دائیں اوہدے ارادے نوں رب موڑ دائیں  
اوہ نماز اندر رخ موڑ کے تے سوہنا ﷺ کعبے دا قبلہ بنا جان دا  
سوہنا ﷺ مدینے والا لگیاں نبھاہ جاندا  
پیماں غریباں غلاماں دی میرا مدنی ﷺ لاج رکھا جاندا  
جے چاہوے تے سورج موڑ دیوے آپے جن نوں توڑ کے جوڑ دیوے  
وچ مٹھی دے کلمہ پتھراں نوں سوہنا آپ محمد ﷺ پڑھا جان دا  
سوہنا ﷺ مدینے والا لگیاں نبھاہ جاندا  
پیماں غریباں غلاماں دی میرا مدنی ﷺ لاج رکھا جاندا  
جے چاہوے تقدیراں موڑ دیوے کٹے ہتھ وی فوراً جوڑ دیوے  
کھانا کھاؤن توں پہلے لہجاء سوہنا آقا ﷺ مُردے اٹھا کے ٹرا جان دا  
سوہنا ﷺ مدینے والا لگیاں نبھاہ جاندا  
پیماں غریباں غلاماں دی میرا مدنی ﷺ لاج رکھا جاندا  
اوہدے معجزے دی دساں کہڑی میں گل کراں یاد میں اس نوں پل ہر پل  
اک رات دے وچ سوہنا گٹکاں بناں کھجوراں اُگا کے کھوا جان دا  
سوہنا ﷺ مدینے والا لگیاں نبھاہ جاندا  
پیماں غریباں غلاماں دی میرا مدنی ﷺ لاج رکھا جاندا  
عاجز عاشق نعتاں پڑھ دے نے ایویں حاسد موڑی سڑ دے نے  
نال حکم ذات الہی دے سوہنا ﷺ عرش دے پھیریاں پا جان دا  
سوہنا ﷺ مدینے والا لگیاں نبھاہ جاندا  
پیماں غریباں غلاماں دی میرا مدنی ﷺ لاج رکھا جاندا

## سرکار ﷺ دی کملی

کالی کملی والیا کلمہ پڑھنے ہاں ، سانوں حشر وچ لوچ بختا عرضاں کرنیں ہاں  
 کالی کملی والیا عرض کریندے ہاں ، کر کملی دی چھاں چھاویں بہندے ہاں  
 کالی کملی والیا سردار ﷺ جی ، سانوں دید تیری دا چاء کملی والا جی  
 کالی کملی والیا عرض سنائیں ہاں ، دہ قدماں دی خاک سُرْمہ پائیں ہاں  
 یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

کالی کملی والیا کلمہ پڑھنے ہاں ، تیرا مہکدا روے گلزار دُعاواں کرنیں ہاں  
 کالی کملی والیا عرض سنائیں ہاں ، سَد لَوُو دربار تاہنگ رکھائیں ہاں  
 کالی کملی والیا عرض کرنیں ہاں ، سَدو روئے تے اک وار تَر لے لینیں ہاں  
 کالی کملی والیا سن سائیاں جی ، رحمت پھیرا پا اڈیکاں لائیاں جی  
 یا رسول ﷺ اللہ یا حبیب ﷺ اللہ

کالی کملی والیا میں چیا کراں ، چیا کراں میں تیرا نام ہر دم چیا کراں  
 کالی کملی والیا میں تکیا کراں ، تیرا تکیاں کراں دربار میں ہر دم تکیا کراں  
 کالی کملی والیا میں پڑھیا کراں ، پڑھیا کراں میں تیری نعت ہر جاہ پڑھیا کراں  
 کالی کملی والیا میں پڑھیا کراں ، پڑھیا کراں تیرا کلمہ ہر دم پڑھیا کراں

## نعت شریف

میرا نبی ﷺ سائیں لجاواں مدینہ وسدا روے  
 وسدا روے ہر حال مدینہ وسدا روے

تیرے صدقے دو جگ بنیا توں بیوں سردار

مدینہ وسدا روے ہر حال ہمیشہ وسدا روے

میرا نبی ﷺ سائیں لچپال مدینہ وسدا روے

وسدا روے ہر حال مدینہ وسدا روے

تیرا رتبہ دون سوائیا جن نے آ کے سیس نوایا

سورج وی مڑ واپس آیا وسدا روے دربار

میرا نبی ﷺ سائیں لچپال مدینہ وسدا روے

وسدا روے ہر حال مدینہ وسدا روے

میں ویکھاں اوہناں راہواں نوں نالے چماں اوہناں جاہواں نوں

جتھے رہندے نے تیرے یار مدینہ وسدا روے

میرا نبی ﷺ سائیں لچپال مدینہ وسدا روے

وسدا روے ہر حال مدینہ وسدا روے

دہ صدقہ چوہاں یاراں دانالے جنت دے سرداراں دا

تیرا وسدا روے گلزار مدینہ وسدا روے

کملی والیا سوہنیاں کرم کر دے اہیلِ رحم منظور فرما سائیاں

مینوں وچ غلامی دے رکھ کے تے سارے دکھاں دی کنگ مکا سائیاں

گناہگار ہاں بے شمار آقا ﷺ میرے سارے دے سارے چھپا سائیاں

لچپال ایں رکھ لیں لاج میری بیڑی عاجز دی پار لگا سائیاں

میرا نبی ﷺ سائیں لچپال مدینہ وسدا روے

وسدا روے ہر حال مدینہ وسدا روے



سانوں کوئی ٹیں مان کمائیاں دا نہ کُٹے کوٹھیاں پائیاں دا  
 تیرا کلمہ روے ساڈے نال زباں اُتے سجدا روے  
 میرا نبی ﷺ سائیں لچپال مدینہ و سدا روے  
 و سدا روے ہر حال مدینہ و سدا روے  
 عاجز ایہو عرضاں کرے سر اپنا تیرے قد میں دھرے  
 آقلمیہ سدا لوو دربار مدینہ و سدا روے

## ذکر کلمہ پاک

اللہ اللہ ، اللہ اللہ ، اللہ اللہ کریا کرو  
 ذکر الہی ذکر ہے افضل کلمہ نبی ﷺ دا پڑھیا کرو  
 ایہہ کلمہ مدنی ماہی دا ایہہ ہر کسے نوں چاہی دا  
 ایہہ سدا آقلمیہ دی شاہی دارب توں ہر دم ڈریا کرو  
 اللہ اللہ ، اللہ اللہ ، اللہ اللہ کریا کرو  
 ذکر الہی ذکر ہے افضل کلمہ نبی ﷺ دا پڑھیا کرو  
 جھڈ نہ کر مان جوانی دا اس ، دُنیا آخر فانی دا  
 پڑھ کلمہ نبی ﷺ حقانی دا غیر کلام نہ کریا کرو  
 اللہ اللہ ، اللہ اللہ ، اللہ اللہ کریا کرو  
 ذکر الہی ذکر ہے افضل کلمہ نبی ﷺ دا پڑھیا کرو  
 اس کلمے دا سوہنا بانی اس کالی زلف تے اکھ مستانی اس  
 نالے رب دا دلبر جانی اس درود نبی ﷺ تے پڑھیا کرو

اللہ اللہ ، اللہ اللہ ، اللہ اللہ کرایا کرو

ذکر الہی ذکر ہے افضل کلمہ نبی ﷺ دا پڑھیا کرو

ڈونگی قبر تے بڑا ہنھیرا اے جتھے جا کے لانا ڈھیرہ اے

جے اوتھے چانن لبھنائیں تاں پیار نبیؐ نال کرایا کرو

اللہ اللہ ، اللہ اللہ ، اللہ اللہ کرایا کرو

ذکر الہی ذکر ہے افضل کلمہ نبی ﷺ دا پڑھیا کرو

جے رب دا ہو کے جانا ایں پیار سوہنے نبیؐ نال پانا ایں

لبھنا جنت وچ ٹھکانا ایں رو رو عرضاں کرایا کرو

اللہ اللہ ، اللہ اللہ ، اللہ اللہ کرایا کرو

ذکر الہی ذکر ہے افضل کلمہ نبی ﷺ دا پڑھیا کرو

صفحاں کلمے اندر بڑیاں نے حرف اسدے موتی لڑیاں نے

جتاں پڑھیا دو جگ تریاں نے ہر دم اس نوں پڑھیا کرو

اللہ اللہ ، اللہ اللہ ، اللہ اللہ کرایا کرو

ذکر الہی ذکر ہے افضل کلمہ نبی ﷺ دا پڑھیا کرو

ایہہ کلمہ چودھویں جن میاں آؤ سی دوہیں جہانیں کم میاں

گل حق دی عاجز من میاں مرشد کامل پھڑیا کرو

اللہ اللہ ، اللہ اللہ ، اللہ اللہ کرایا کرو

ذکر الہی ذکر ہے افضل کلمہ نبی ﷺ دا پڑھیا کرو

دیو چھڈ اس تھے تماکو نوں اس مٹھی زہر دے چاقو نوں

تھے بدبو دا گھر بندیا کجھ خوف خدا دا کرایا کرو

اسیں ہاں ناچیز مسکین بندے ساڈے حال تے رحم رحمن کر دے  
 تیرا دم دم نال پئے ذکر کرے رہے نبی ﷺ توں جان قربان کر دے  
 رہے مل کے نال اتفاق سارے اساں ساریاں نوں یک جان کر دے  
 ہتھ اٹھا عاجز دُعا کر دا دین اسلام دی شان اچان کر دے

## نعت شریف

اساں پیار نبی ﷺ نال پایا اے رب نوں راضی رکھن لئی

کلمہ بول سنایا اے مدنی ﷺ نیڑے رکھن لئی

رب نے کرم کمایا سی جدوں نور نبی ﷺ اپایا سی

پیار سوہنے نال پایا سی مزہ عشق دا چکھن لئی

اساں پیار نبی ﷺ نال پایا اے رب نوں راضی رکھن لئی

کلمہ بول سنایا اے مدنی ﷺ نیڑے رکھن لئی

جبرائیل نوں قدم چمائے براق تے نبی ﷺ اسوار کرائے

رب نے کول بلایا سی اتے عرش پیارا تکن لئی

اساں پیار نبی ﷺ نال پایا اے رب نوں راضی رکھن لئی

کلمہ بول سنایا اے مدنی ﷺ نیڑے رکھن لئی

رتبہ نبی ﷺ دا اس ودھایا سی سنے جوڑے عرش بلایا سی

اللہ تحفے دے گھلایا سی وِلدار نوں راضی رکھن لئی

اساں پیار نبی ﷺ نال پایا اے رب نوں راضی رکھن لئی

کلمہ بول سنایا اے مدنی ﷺ نیڑے رکھن لئی

سوہنے عرش تے پھیریاں پائیاں سُن لیاں اُمت لئی رعائیاں سُن  
 رب تک تک ریجاں لائیاں سُن اپنی ذات نوں راضی رکھ لئی  
 اساں پیار نبی ﷺ نال پایا اے رب نوں راضی رکھن لئی  
 کلمہ بول سنایا اے مدنی ﷺ نیڑے رکھن لئی  
 آقا ﷺ جد معراج نوں گئے سُن حوراں ملک سلامی آئے سُن  
 کل انبیاء جلوے پائے سُن عاجز دِلاں نوں راضی رکھن لئی  
 اساں پیار نبی ﷺ نال پایا اے رب نوں راضی رکھن لئی  
 کلمہ بول سنایا اے مدنی ﷺ نیڑے رکھن لئی  
 کملی والیا سوہنیاں کرم کر دے اوہیلِ رحم منظور فرما سائیاں  
 مینوں وچ غلامی دے رکھ کے تے سارے دکھاں دی کنگ مکا سائیاں  
 گناہگار ہاں بے شمار آقا ﷺ میرے سارے دے سارے چھپا سائیاں  
 لچپال ایں رکھ لئیں لاج میری بیڑی عاجز دی ہنے لا سائیاں

## التجاءِ سائل

اساں منگنوں مول نہیں مُرنا ربا موڑیں نہ  
 سانوں صدقہ دے دے یار دا خالی ٹوریں نہ  
 ایں ہر دم تیری یاد وچ رہے سوہنے نبی ﷺ دا کلمہ کہیے  
 توں محرم ساڈے حال دا سائیاں موڑیں نہ  
 اساں منگنوں مول نہیں مُرنا ربا موڑیں نہ  
 سانوں صدقہ دے دے یار دا خالی ٹوریں نہ

تیرا کھاواں تیرا گاواں تیرے بناں دے نعرے لاواں

سدا کلمہ رواں پکار دا آس تروڑیں نہ

اساں منگنوں مول نئیں مُرنا ربا موڑیں نہ

سانوں صدقہ دے دے یارُ دا خالی ٹوریں نہ

جس نے کربل ڈیرہ لایا کنبہ وچ میدان کہایا

دہ صدقہ علیؑ دے لالُ دا آس تروڑیں نہ

اساں منگنوں مول نئیں مُرنا ربا موڑیں نہ

سانوں صدقہ دے دے یارُ دا خالی ٹوریں نہ

تشی ریت تے جنوں لٹاندے رہے ظالم اس تے ظلم کماندے رہے

دہ صدقہ حضرت بلالُ دا مولیٰ موڑیں نہ

اساں منگنوں مول نئیں مُرنا ربا موڑیں نہ

سانوں صدقہ دے دے یارُ دا خالی ٹوریں نہ

جہڑا وچ بغداد دے راہندا اے اوہ چوروں قطب بناندا اے

مینوں صدقہ دے دے غوث دا سائیاں موڑیں نہ

اساں منگنوں مول نئیں مُرنا ربا موڑیں نہ

سانوں صدقہ دے دے یارُ دا خالی ٹوریں نہ

میرا مرشدُ بیڑے تار دا جس دسیا راہ بیوپار دا

عاجز صدقہ منگے پیر دا ربا موڑیں نہ

اساں منگنوں مول نئیں مُرنا ربا موڑیں نہ

سانوں صدقہ دے دے یارُ دا خالی ٹوریں نہ



## محمدی ﷺ ماہیا

سوہنا میرا کملی والا کیڈا سوہنا ایں ناں تیرا  
 سوہنا میرا کملی والا ساڈی بگڑی بنا سوہنیاں  
 سوہنا میرا کملی والا سائل کرن سوال آیا  
 سوہنا میرا کملی والا آقا کوثر ورتاندے او  
 سوہنا میرا کملی والا اکھیں ہر ویلے روندیاں نیں  
 سوہنا میرا کملی والا پڑھاں تیرے تے درود آقا  
 سوہنا میرا کملی والا دیویں کرم کما سوہنیاں  
 سوہنا میرا کملی والا سائل دید دا پیاسا اے  
 سوہنا میرا کملی والا بیشل لاٹانی ایں  
 سوہنا میرا کملی والا صدر تختوں لبہ جاندے  
 سوہنا میرا کملی والا ساڈا دلبر جانی ایں  
 سوہنا میرا کملی والا کینا سفر طویل جہیا  
 سوہنا میرا کملی والا تحفہ عاجزی لے جاواں  
 سوہنا میرا کملی والا کیڈی شان پیاری اے  
 سوہنا میرا کملی والا دیویں توڑ نبھاہ سوہنیاں  
 دل وچہ یاد تیری اکھیاں تکدیاں راہ تیرا  
 صدقہ پنجتن دا دیویں توڑ نبھاہ سوہنیاں  
 جھڑک نہ دے سوہنیاں عاجز بن کے غلام آیا  
 تساں نال تاں لائیاں نبی اللہ دے سداندے او  
 آقا تیرے دیکھنے نوں پیاں تر لے لیندیاں نیں  
 ہتھ بنھ عرض کراں کر لینا منظور آقا ﷺ  
 صدقہ کملی دا سانوں دید کرا سوہنیاں  
 بن تیرے آسرے دے ہو رساڈا کہڑا پاسا اے  
 دنیا دی شاہی نالوں ودھ نبی دی غامی ایں  
 نبی دے غلاماں دے ناں جگ وچ رہ جاندے  
 نبی دے غلاماں دا ہوندا پیار نشانی ایں  
 براق اسوار سوہنا لاگی بن جبرائیل گیا  
 آقا دے بوہے تے ہتھ جوڑ کے بہہ جاواں  
 نبیاں توں بعد آیا فیض ازلاں توں جاری اے  
 میں عاجز ناچیز اُتے رکھیں کرم دی نگاہ سوہنیاں



## سہرا پاک حضور پر نور سرورِ کونین حضرت محمد ﷺ

والی بکیاں غریباں لاوارثاں دا بیڑے عاجزاں دے ہئے لان والا  
 جس دی قمر وی آ تعظیم کیتی سورج ڈبے نوں واپس لیان والا  
 صدتے جاں سرکارِ ﷺ دے خلق اتوں چادر دُشمنان تھلے وچھان والا  
 میرے نبی ﷺ نوں جان دا جگ عاجز سنے جوڑے عرش تے جان والا

سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا

جدوں میں دیں مدینے نوں جاواں گا سہرا سوہنے دا سوہناں بناواں گا

رج رج کے خوشیاں مناواں گا سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا

سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

میرا نبی ﷺ بے مثل لاثانی ایں کالی زلف تے اکھ متانی ایں

متھے چمکدی لاث نورانی ایں سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا

سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

ایہہ سہرا سوہنا حضور ﷺ اے جے چمک ویکھو تے نوری اے

اہدی دو جگ وچ مشہوری اے سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا

سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا

پڑھ بسم اللہ میں شروع کراواں سہرا نبی ﷺ دا خوب بناواں  
 کئی بن مدینے نوں جاواں سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 صلی علی دے موتی لاواں سُحمان اللہ دے تارے  
 کلمے پاک محمد ﷺ والی ڈوری چمکاں مارے سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 اک اک موتی چم چم لاواں گُند گُند لڑیاں رِیجاں لاہواں  
 لچاں دے شگن مناواں سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 اس سہرے دیاں نوری لڑیاں نے انہوں گایا حوراں تے پریاں نے  
 سب غوث قطب کل ولیاں نے سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 ایہہ سہرا سخی سردار ﷺ دا حضرت آمنہ بی بی دے لال دا  
 مولیٰ سماں بنایا بہار دا سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا  
 نبی ﷺ اللہ تے رب دے رسول دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور ﷺ دا



ایہہ سہرا حضرت عبداللہؐ دے لال دا مرشدؒ دیا راہ یوپار دا  
 جاواں ڈھوئے لے سرکار علیہ السلامؐ دا سوہنا سہرا بناواں حضور علیہ السلامؐ دا  
 نبی علیہ السلامؐ اللہ تے رب دے رسولؐ دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور علیہ السلامؐ دا

خوشبو لانی تے بڑی ضروری اے اساں عطر گلاب دا کیہہ کرنا  
 مڑکاءِ نبی علیہ السلامؐ بے مثل کستوری اے سوہنا سہرا بناواں حضور علیہ السلامؐ دا  
 نبی علیہ السلامؐ اللہ تے رب دے رسولؐ دا  
 سوہنا سہرا بناواں حضور علیہ السلامؐ دا

رب درود نبیؐ تے پڑھ دا اے نالے حکم اساں نوں کر دا اے  
 عاجز سہرا سوہنا سرکار علیہ السلامؐ دا چہرہ نوری لاناں مار دا  
 پڑھو کلمہ اللہ دے یارؐ دا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ



## نعت شریف

اکھیاں ایہہ ترن پیاں تیرے دیدار نوں

سند لو مدینے آقا علیہ السلامؐ عاجز لاچار نوں

کہڑا اوہ ویلا ہووے میں ویں مدینے جاواں

ویکھاں میں گنبد خضریٰ ہر دم درود پہنچاواں

لے گئی جدائی تیری میرے قرار نوں

اکھیاں ایہہ ترن پیاں تیرے دیدار نوں  
 سد لو مدینے آقا ﷺ عاجز لاچار نوں  
 ایہو اجیل میری خدمت حضور ﷺ دی  
 نجم نجم جالی رجاں ویکھاں تربت پر نور دی  
 مدنی میں گلیاں ویکھاں ہر ہر بازار نوں  
 اکھیاں ایہہ ترن پیاں تیرے دیدار نوں  
 سد لو مدینے آقا ﷺ عاجز لاچار نوں  
 آقا ﷺ دی قدمیں بہہ کے دکھڑے میں پھول سناواں  
 رحمت دی بارش وچوں موتی میں رول لیاواں  
 کجے گا آپے سوہنا میرے اعمال نوں  
 اکھیاں ایہہ ترن پیاں تیرے دیدار نوں  
 سد لو مدینے آقا ﷺ عاجز لاچار نوں  
 عاجز خالی نہ پڑے رہسن جھولی بھرپور کراواں  
 اللہ دی رحمت ہووے کلمہ میں بول سناواں

## نعت شریف

چنگی لگدی چنگی لگدی نبی ﷺ دی غلامی سانوں چنگی لگدی  
 جہڑی وا مدینوں آوے  
 سکے باغ کرے اوہ ساوے  
 ٹھنڈی لگدی ٹھنڈی لگدی مدینے والی وا سانوں ٹھنڈی لگدی

ہر دم ذکر الہی کرے  
 کلمہ سوہنے نبی ﷺ دا پڑھے  
 چنگی لگدی چنگی لگدی ایہہ پیار دی نشانی سانوں چنگی لگدی  
 جدوں یاد سوہنے دی آوے  
 غم دلے دا دُور ہو جاوے  
 کالی سوہنی کملی بڑی سج دی سوہنے رب دے حبیب نوں ایہہ بڑی پھبدی  
 اس کملی توں صدقے جاواں میں  
 عاجز جند جان ویں گھول گماواں میں

### نعت شریف

راہیا ٹھہر مدینے نوں جان والے عرضی نال سلام دربار لے جا  
 لڑیاں صلی علیٰ تمیں گند دیواں سوہنے واسطے پھلاں دے ہار لے جا  
 دیون پاک سرکار دیدار مینوں میرے دلے دی توں پکار لے جا  
 رکھیں جا رسول ﷺ دے وچ قدماں میں عاجز دی توں دستار لے جا  
 مکے جان والیا مدینے ویں تے جاویں توں  
 لے جا سلام میرا آقا ﷺ نوں پہنچاویں توں  
 سوہنے دے جا قدم جمیں سیس نوں جھکاویں توں  
 ادب نال بولیں اوتھے عرض سناویں توں  
 مکے جان والیا مدینے ویں تے جاویں توں  
 لے جا سلام میرا آقا ﷺ نوں پہنچاویں توں

چنے ویں نے تہی سارے اُمتاں دے امام نے  
میرے تے نبی محمد ﷺ نبیاں دے امام نے

کے جان والیا مدینے ویں تے جاویں توں  
لے جا سلام میرا آقا ﷺ نوں پہنچاویں توں

حبیبِ خدا سوہنا نبی ﷺ وی لاثانی ایں

شاہی نالوں ودھ میرے آقا ﷺ دی غلامی ایں

کے جان والیا مدینے ویں تے جاویں توں  
لے جا سلام میرا آقا ﷺ نوں پہنچاویں توں

سوہنے دی شان وچ سارا ہی قرآن ایں

محمد ﷺ دے صدقے سوہنے رب دی پہنچان ایں

کے جان والیا مدینے ویں تے جاویں توں  
لے جا سلام میرا آقا ﷺ نوں پہنچاویں توں

آقا ﷺ نوں سج دا ختم نبوت دا تاج اے

اللہ نے دتا اس نوں دو جگ دا راج اے

کے جان والیا مدینے ویں تے جاویں توں  
لے جا سلام میرا آقا ﷺ نوں پہنچاویں توں

براتی اسوار سوہنا نبیاں رب دا مہمان ایں

اللہ ہی کو سجدہ محمد ﷺ کو سلام ایں

کے جان والیا مدینے ویں تے جاویں توں  
لے جا سلام میرا آقا ﷺ نوں پہنچاویں توں

لجپال سوہنا والی کونین دا

بی بی فاطمہ دا باپ نالے نانا حسین دا

کے جان والیا مدینے ویں تے جاویں توں

لے جا سلام میرا آقا ﷺ نوں پہنچاویں توں

نواسرے رسول ﷺ حضرت علیؑ دے لال نے

نیزے تے قرآن پڑھیا حق دے امام نے

کے جان والیا مدینے ویں تے جاویں توں

لے جا سلام میرا آقا ﷺ نوں پہنچاویں توں

عاجز وٹوں ہتھ جوڑیں عرض سناویں توں

سد لو مدینے آقا ﷺ کرم کماویں توں

## نعت شریف

آقا ﷺ سانوں ویں تے ڈرتے بلا ساڈا نہیوں دل لگ دا

اک وار مدینہ دہ دکھا ساڈا نہیوں دل لگ دا

تیریاں نے ڈھماں پٹیاں سارے ہی جہان تے

اساں ویں نے لایاں آقا ﷺ لجپال جان کے

کرو اساں دل کرم دی نگاہ ساڈا نہیوں دل لگ دا

آقا ﷺ سانوں ویں تے ڈرتے بلا ساڈا نہیوں دل لگ دا

اک وار مدینہ دہ دکھا ساڈا نہیوں دل لگ دا

سب نالوں ودھ آقا ﷺ تیری ہی تے شان ایں

براق اسوار ہوئیوں رب دا مہمان ایں

ذرا اساں ول واگ اٹھا ساڈا نہیوں دل لگ دا  
 آقا ﷺ سانوں ویں تے در تے بلا ساڈا نہیوں دل لگ دا  
 اک وار مدینہ دہ وکھا ساڈا نہیوں دل لگ دا  
 دُنیا ساری اوگنہاری تیری یاری حق دی یاری

ہووے سب کچھ تڈھ توں فدا ساڈا نہیوں دل لگ دا

آقا ﷺ روضہ پاک وکھا ساڈا نہیوں دل لگ دا  
 آقا ﷺ سانوں ویں تے در تے بلا ساڈا نہیوں دل لگ دا  
 اک وار مدینہ دہ وکھا ساڈا نہیوں دل لگ دا  
 خالی نہ موڑیں آقا ﷺ عاجز سوالی نوں

سَد لو مدینے چہماں روضے دی جالی نوں

کرو اساں ول کرم دی نگاہ ساڈا نہیوں دل لگ دا



## نعت شریف

اتھے دل نئیں لگ دا یار مدینے ٹر چلیے

ٹر چلیے اتھوں یار مدینے ٹر چلیے

جس دا کھائیے اس دا گائیے اس دے ناں دے نعرے لائیے

اتھے رہندا اے رب دا یار مدینے ٹر چلیے

اتھے دل نئیں لگ دا یار مدینے ٹر چلیے

ٹر چلیے اتھوں یار مدینے ٹر چلیے

اس دا پایا کے نہیں پایا اس دا رُتبه دون سوانیا  
 سوہنا نبیاں دا سردار مدینے فر چلیے  
 اتھے دل غنیں لگ دا یار مدینے فر چلیے  
 فر چلیے اتھوں یار مدینے فر چلیے  
 مدتاں دی آس آقا ﷺ اسیں ایہہ رکھائیں ہاں  
 ہتھ بنھ تیرے آگے عرض سنائیں ہاں  
 تسین سدا لوو سرکار ﷺ مدینے فر چلیے  
 کرو نظر کرم اک وار مدینے فر چلیے  
 سوہنا آقا تیرا گنبد خضریٰ سوہنی اس دی جالی  
 توں سردار نبیاں دا سوہناں نالے اُمت دا والی  
 آقا ﷺ سدا لوو دربار مدینے فر چلیے  
 اتھے دل غنیں لگ دا یار مدینے فر چلیے  
 تیرے صدقے سب جگ بنیا تینوں ملی مختاری  
 زبان عاجز ناچیز دی اُتے کلمہ رکھیں جاری

## نعت شریف

دست بستہ ہاں غلام تیری پھیرا رحمتاں دا آقا ﷺ پا سائیاں  
 صدقہ تیرے ہی جوڑے دا کھاں بیٹھی بیڑی پار غریب دی لا سائیاں  
 طعنے معنے جگ دے سہے سارے لہجائے ایں دین نبھاہ سائیاں  
 کرو عاجز تے نظر کرم آقا ﷺ غنیں دماں دا کوئی وساہ سائیاں

آقلاﷺ پاک جمال کرا دو جی میری روح سوہنیاں کہندی

پئی تَر لے میناں کر دی اے ہن ئیں وچھوڑا سہندی

تیرے سرتے تاج لولاکی اے تُو حوض کوثر دا ساتی اے

اک مجھے بھی جام پلا دو جی میں منگتی تیرے دَر دی

آقلاﷺ پاک جمال کرا دو جی میری روح سوہنیاں کہندی

پئی تَر لے میناں کر دی اے ہن ئیں وچھوڑا سہندی

مکھ چند بدر لاثانی ایں کالی زلف تے اکھ مستانی ایں

متھے چمکدی لاٹ نورانی ایں پئی نعت تیری ایہہ کہندی

آقلاﷺ پاک جمال کرا دو جی میری روح سوہنیاں کہندی

پئی تَر لے میناں کر دی اے ہن ئیں وچھوڑا سہندی

آقلاﷺ زندگی مکدی جاندی اے ایہو گل ہمیشہ آہندی اے

نالے روندی تے گر لاندی اے ہن ئیں ورجی ایہہ رہندی

آقلاﷺ پاک جمال کرا دو جی میری روح سوہنیاں کہندی

پئی تَر لے میناں کر دی اے ہن ئیں وچھوڑا سہندی

منکر طعنے معنے دیندے نے نالے کملی کملی کہندے نے

اک نظر کرم دی کر دو جی اس آس رکھی تیرے دَر دی

آقلاﷺ پاک جمال کرا دو جی میری روح سوہنیاں کہندی

پئی تَر لے میناں کر دی اے ہن ئیں وچھوڑا سہندی

اسیں عاجز ناچیز نکارے ہاں پر منگتے تیرے سارے ہاں

ایہہ شکر خدا دا کر کو کے پئی کلمہ تیرا اے کہندی



## نعت شریف

مکہ جانے والے مدینہ بھی تو جانا  
لے جاؤ سلام میرا آقا ﷺ کو پہنچانا

سوہنے کے جا قدم چومیں اور سر کو جھکانا

ادب سے بولیں وہاں عرض سنانا

مکہ جانے والے مدینہ بھی تو جانا  
لے جاؤ سلام میرا آقا ﷺ کو پہنچانا

سب سے افضل میرے آقا ہی کی شان ہے

لاکھوں درود اس پر کروڑوں سلام ہے

مکہ جانے والے مدینہ بھی تو جانا  
لے جاؤ سلام میرا آقا ﷺ کو پہنچانا

نبی تو تمام ہی امتوں کے نبی ہیں

میرے لہجہ سونے نبیوں کے بھی نبی ہیں

مکہ جانے والے مدینہ بھی تو جانا  
لے جاؤ سلام میرا آقا ﷺ کو پہنچانا

حبیب خدا سوہنا وہ تو نبی ہی لاثانی ہے

شاہی سے بڑھ کر اسی کی غلامی ہے

مکہ جانے والے مدینہ بھی تو جانا  
لے جاؤ سلام میرا آقا ﷺ کو پہنچانا

مدنی کی شان میں تو سارا ہی قرآن ہے  
 محمد ﷺ ہی کے صدقہ ہوئی رب کی پہچان ہے  
 مکہ جانے والے مدینہ بھی تو جانا  
 لے جاؤ سلام میرا آقا ﷺ کو پہنچانا  
 آقا کو سجایا خدا نے شفاعت کا تاج ہے  
 اللہ ہی نے دیا ان کو دو جگہ کا راج ہے  
 مکہ جانے والے مدینہ بھی تو جانا  
 لے جاؤ سلام میرا آقا ﷺ کو پہنچانا  
 لہجائاً سوہنا مدنی والی کونین کا  
 بی بی فاطمہ کا باپ اور نانا حسنین کا  
 مکہ جانے والے مدینہ بھی تو جانا  
 لے جاؤ سلام میرا آقا ﷺ کو پہنچانا  
 دست بستہ ہے عاجز عرض خدمت سرکار پہنچا دینا  
 بلا کر مجھے بھی مدینہ میں آقا ﷺ دربار دکھا دینا

## نعت شریف

پڑھتا ہے درود نبی ﷺ پہ اللہ جو ہمارا ہے  
 خدا سے خدا جانے محمد ﷺ کتنا پیارا ہے  
 انہی کی شان میں اللہ نے بتایا ہے  
 فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ حَكَمَ آيَا هِ

پڑھتا ہے درود نبی ﷺ پہ اللہ جو ہمارا ہے

خدا سے خدا جانے محمد ﷺ کتنا پیارا ہے

وہ ختم الانبیاء اور ختم المرسلین تو ہیں

کتنے خوش نصیب ہیں ہم کہ آقا رحمت اللعالمین بھی تو ہیں

پڑھتا ہے درود نبی ﷺ پہ اللہ جو ہمارا ہے

خدا سے خدا جانے محمد ﷺ کتنا پیارا ہے

پڑھتے ہیں فرشتے اور خود بھی خدا

تو پھر کیوں نہ پڑھیں ہم جبکہ حکم آیا ہے

پڑھتا ہے درود نبی ﷺ پہ اللہ جو ہمارا ہے

خدا سے خدا جانے محمد ﷺ کتنا پیارا ہے

نہ آتا تھا ان کا سایہ زمین پر

جبکہ دونوں جہانوں پر ان کا سایہ ہے

پڑھتا ہے درود نبی ﷺ پہ اللہ جو ہمارا ہے

خدا سے خدا جانے محمد ﷺ کتنا پیارا ہے

غریبوں کا حامی غم زدوں کا سہارا

کیا سورج کو واپس اور چاند کو پارہ پارہ

پڑھتا ہے درود نبی ﷺ پہ اللہ جو ہمارا ہے

خدا سے خدا جانے محمد ﷺ کتنا پیارا ہے

یوں تو سب نبی محترم ہیں مگر سرور انبیاء تیری کیا بات ہے

بلایا موسیٰ کو طور پہ تجھے عرش پہ بلایا ہے

پڑھتا ہے درود نبی ﷺ پہ اللہ جو ہمارا ہے  
 خدا سے خدا جانے محمد ﷺ کتنا پیارا ہے  
 عبداللہ کا لال سوہنا بی بی آمنہ کا پیارا ہے  
 پڑھو عاجز کلمہ محمد ﷺ وہ تو نبی ہمارا ہے

## نعت شریف

اللہ وحدہ لا شریک سبحان اللہ جو رب العالمین ہے جی  
 بے شمار درود حضور ﷺ اُتے سوہنا رحمت اللعالمین ہے جی  
 آئے لکھ توں ودھ جہان اندر وہ ختم النبیین ہے جی  
 قرآن قانون ہے دوہاں دا اک عاجز رہندے عرش تے بھادیں زمین ہے جی  
 کر دو نظر کرم اے آقا ﷺ میرے یہ بزم سجاون آ جاؤ  
 ہم ناچیز غلام ہیں تیرے اک رحمت پھیرا پا جاؤ  
 غلام جو تیرے انتظار میں آقا آئے بیٹھے ہیں  
 دلوں میں تیری یاد ہے پلکیں بچھائے بیٹھے ہیں  
 کر دو نظر کرم اے آقا ﷺ میرے یہ بزم سجاون آ جاؤ  
 ہم ناچیز غلام ہیں تیرے اک رحمت پھیرا پا جاؤ  
 درود ہو آپ پر یا رسول ﷺ اللہ اور آپ کی آل پر  
 تصور میں ہے مدینہ جشن میلاد منائے بیٹھے ہیں  
 کر دو نظر کرم اے آقا ﷺ میرے یہ بزم سجاون آ جاؤ  
 ہم ناچیز غلام ہیں تیرے اک رحمت پھیرا پا جاؤ

سوہنا تیرا گنبد خضریٰ سوہنی اس کی جالی  
 تو سردار نبیوں کا سوہنا سوہنی کملی کالی  
 کر دو نظر کرم اے آقا ﷺ میرے یہ بزم سجاون آ جاؤ  
 ہم ناچیز غلام ہیں تیرے اک رحمت پھیرا پا جاؤ  
 مکہ شہر مدینہ سوہنا دونوں کی کیا باتیں ہیں  
 وہاں کا ہر دن عید مبارک عاجز راتیں بھی شبراتیں ہیں

اللہ قادر کریم غفور الرحیم میرا اللہ واحد ہے بے پرواہ میاں  
 ہووے درود محمد ﷺ دی ذات اُتے نبی اللہ جو حبیب خدا میاں  
 جھکے اس دے بوہے خطا کار بھاویں لیندا رب دے کولوں بخشا میاں  
 عاجز توں ویں محمد ﷺ دے چم جوڑے راضی ہووے جے تیرا خدا میاں

## نعت شریف

اے پڑے دی اے وائے نی مدینے توں چلی جاویں  
 جا کے سوہنے دے وچ قدام عرض میری وی کری جاویں  
 دیویں آقا ﷺ نوں سلام میرا راہے دیر نہ لاویں توں  
 اوہ تے پاک ہے جاہ سوہنی وضو سمندر توں کری جاویں  
 اے پڑے دی اے وائے نی مدینے توں چلی جاویں  
 جا کے سوہنے دے وچ قدام عرض میری وی کری جاویں  
 توں باغاں دے راہ جاویں دامن خوشبو سے بھر جانا  
 میں مدنی تے درود پڑھاں پیش ایوی توں کری جاویں

اے پُڑے دی اے وائے نی مدینے توں چلی جاویں  
 جا کے سوہنے دے وچ قدام عرض میری وی کری جاویں  
 اوہ حبیبِ خدا مدنی نالے ساڈا وی اے نبی سوہنا  
 محمد ﷺ شانیء محشر کلمہ سوہنے دا پڑھی جاویں  
 اے پُڑے دی اے وائے نی مدینے توں چلی جاویں  
 جا کے سوہنے دے وچ قدام عرض میری وی کری جاویں  
 اوہ کونین دا والی اے رحمت اللعالمین ویں ایں  
 نبی ﷺ آخر الزماں سوہنا قدم چم چم پھڑی جاویں  
 اے پُڑے دی اے وائے نی مدینے توں چلی جاویں  
 جا کے سوہنے دے وچ قدام عرض میری وی کری جاویں  
 اوہدی کملی وی کالی اے متھے لاٹ نورانی ایں  
 نیوں نیوں اس دے وچ قدام موتی رحمت دے چنیں جاویں  
 اے پُڑے دی اے وائے نی مدینے توں چلی جاویں  
 جا کے سوہنے دے وچ قدام عرض میری وی کری جاویں  
 میری آس اُمید دی دُنیا وچ آقا ﷺ تیری یاد دا دیوا بلدا روے  
 تو ہی دین ایمان میرا اک پھیراء رحمت کری جاویں  
 اے پُڑے دی اے وائے نی مدینے توں چلی جاویں  
 جا کے سوہنے دے وچ قدام عرض میری وی کری جاویں  
 ہتھ بندھ عرض کرے عاجز غلام تیرا  
 آقا ﷺ دید کرا سائیاں رو رو منٹاں توں کری جاویں

## نعت شریف

روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا

ہر ویلے کھلا رہندا بوہا سرکار ﷺ دا

رب دا وِلدار اوتھے آمنہؓ دا لال اوتھے

ہر کوئی سواہی بن دا میری سرکار ﷺ دا

روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا

ہر ویلے کھلا رہندا بوہا سرکار ﷺ دا

خاکی تے نوری ناری جانڈے نے سارے اوتھے

پڑھ دے درود اوتھے کوئی کلمہ پکار دا

روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا

ہر ویلے کھلا رہندا بوہا سرکار ﷺ دا

جہڑا وی جاوے اوتھے بخت جگاوے اوتھے

ازلاں توں فیض جاری میری سرکار ﷺ دا

روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا

ہر ویلے کھلا رہندا بوہا سرکار ﷺ دا

رب وی درود پڑھ دا فرشتے وی پڑھ دے نے

سارے ہن پڑھ لو یارو قرآن فرمانو دا

روضہ محمد ﷺ والا چمکاں پیا مار دا

ہر ویلے کھلا رہندا بوہا سرکار ﷺ دا

رب نے خزانے دتے عاجز کنجیاں ویں نال اوہنوں رب نے مختار کینا سارے جہان دا

## نعت شریف

منگنا واں خیر آقا ﷺ حضور تیرے کولوں  
معاف کرو ہو یا جو قصور میرے کولوں

سوہنا مکھڑا نورانی تیرا زلفاں نے کالیاں

ہر کوئی آکھدا اے ویکھن اوہ والیاں

منگنا واں خیر آقا ﷺ حضور تیرے کولوں  
معاف کرو ہو یا جو قصور میرے کولوں

دکھا دو مدینہ آقا ﷺ دل لپچا نو دا

حاجی جانڈے نے مدینے حضور ﷺ میرے کولوں

منگنا واں خیر آقا ﷺ حضور تیرے کولوں  
معاف کرو ہو یا جو قصور میرے کولوں

مدتاں دی آس آقا ﷺ میں ویں ایہہ رکھائی اے

روضے دی جا جالی چھاں رتج مینوں آئی اے

منگنا واں خیر آقا ﷺ حضور تیرے کولوں  
معاف کرو ہو یا جو قصور میرے کولوں

عاجز مکے جہڑا جاندا اے اوہ حاجی بن آندا اے

بہتر بن دے غریباں دے نصیب تیرے کولوں

منگنا واں خیر آقا ﷺ حضور تیرے کولوں  
معاف کرو ہو یا جو قصور میرے کولوں



## نعت شریف

دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ آ رہے ہیں

غریبوں کے حامی مددگار آ رہے ہیں

سوہنی ہے ڈاپچی ان کی سوہنی سی چال ہے

اوپر محمد ﷺ بیٹھے جن کا اونچا مقام ہے

دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ آ رہے ہیں

غریبوں کے حامی مددگار آ رہے ہیں

بجتی ہے کملی ان کو سرتاج لولاک ہے

حبیب خدا سوہنا میرا سرتاج ہے

دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ آ رہے ہیں

غریبوں کے حامی مددگار آ رہے ہیں

واضحیٰ ہے مکھڑا اور زلفیں ہیں کالیاں

سوہنے سرخ ڈورے آنکھیں دیکھنے ہیں والیاں

دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ آ رہے ہیں

غریبوں کے حامی مددگار آ رہے ہیں

لاٹ نورانی ماتھے دانت بے مثال ہیں

زلفوں کے جال سے پڑتے چکار ہیں

دیکھو جی دیکھو سرکار ﷺ آ رہے ہیں

غریبوں کے حامی مددگار آ رہے ہیں

کیسی ہے شان عاجز حضرت صدیق کی جو غلامی محمد ﷺ میں یارِ غار آ رہے ہیں

## نعت شریف

آقا ﷺ سانوں ویں تے دَر تے بلا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 سانوں اک واری دید کرا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 کراں میں ویں سفر مدینے دا سامان ہو جائے مرنے جینے دا  
 ہن اساں تے وی کرم کما سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 آقا ﷺ سانوں ویں تے دَر تے بلا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 سانوں اک واری دید کرا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 تیرے صدقے سب کجھ بنیاں توں ہی اسلام سکھایا  
 توڑے لات منات توں سارے دتے کفر دے تخم اڈا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 آقا ﷺ سانوں ویں تے دَر تے بلا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 سانوں اک واری دید کرا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 چارے یار صحابی سارے تک تک سب نے لئے نظارے  
 آقا ﷺ سانوں ویں تے قدم چما سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 آقا ﷺ سانوں ویں تے دَر تے بلا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 سانوں اک واری دید کرا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 تیرے سر تے تاج شفاعت تیرے صدقے مجلسی راحت  
 لوں اساں نوں توں بخشا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 آقا ﷺ سانوں ویں تے دَر تے بلا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں  
 سانوں اک واری دید کرا سوہنیاں راتاں آ گیاں چاننیاں

میں سنیا این جو میلاد مناوے مدنی اس دے گھر وچ آوے  
پھیرا خانہ عاجز وچ پا سوہنیاں راتاں آ کیاں چانیاں

## جانِ مومن سے حضور ﷺ ان کے زیادہ مالک ہیں

اللہ رب العزت قرآن مجید کی سورۃ الاحزاب کے پہلے رکوع میں ارشاد فرماتا ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ط

ترجمہ: یہ نبی ﷺ مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

بخاری اور مسلم کی حدیث میں حضور ﷺ فرماتے ہیں ہر مومن کے لیے دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ اولیٰ ہوں

اولیٰ کے معنی مالک اور بہتر کے ہیں۔ لہذا یہ ثابت ہوا کہ دونوں لحاظ سے نبی محمد ﷺ افضل ہیں۔

جان مومن توں ودھ مالک مسلماناں دانی محمد ﷺ سہانا آقا دیاں جو بیویاں عاجز مسلماناں دیاں مانواں

جبکہ آقا ﷺ نامدار تاجدار مدنی کی اتنی بڑی شان ہے تو ہم سب کو چاہیے کہ ہم ان سے سب سے زیادہ محبت رکھیں،

اللہ کی حمد و ثنا اور نعت رسول ﷺ میں زیادہ دلچسپی رکھیں بلکہ غلامانِ رسول ﷺ کو بھی اچھی نگاہ سے دیکھیں اور نہ یہ کہ ان کا

حسد کیا جائے اور اپنے نیک اعمال کو ضائع کیا جائے۔

نگاہِ حسد سے دیکھنا خادمِ رسول ﷺ کو منافق کا کام ہوتا ہے

وقتِ نزعِ جامِ کوثر اور کلمہ نصیب ہوتا ہے اُسے جو نبی ﷺ کا غلام ہوتا ہے

جب مرتا ہے منافق حسد سے خدا جانے کیسا انجام ہوتا ہے

عاجز نعت کا لکھنا پڑھنا غلامانِ رسول ﷺ کا کام ہوتا ہے

کر دے نیک آل اولاد ربا وچ زندگی سانوں اُند بن جائے

علم و ہنر وی کریں عطا رہا روزی حلال دا کوئی سر بند بن جائے

عشق محمدی ﷺ اسان نوں بخش مولیٰ یاد تہ دی ہرچند بن جائے  
 اچیل عاجز دی کر منظور ربا نیک بخت سب دا دل بند بن جائے  
 سانوں عشق رسول ﷺ دا بخش ربا ساڈی زندگی دے وچ جس بن جائے  
 اللہ نبی ﷺ دا رپیے ذکر کر دے وچ لب دے مٹھی جہی رس بن جائے  
 بول بالا اسلام دا کر مولیٰ کفر شرک دی کھہر تے بھس بن جائے  
 عاجز حاسداں لئی دُعا کر دا ربا ایہناں دی کم دی اکھ بن جائے  
 جہڑی راہ نوں چھڈ کراہ تگے کیہہ کرنی اسان اوہ ہیبت دی اکھ  
 شرم حیا نہ ہووے جس اکھ اندر اوہ تے ہوندی اے۔ غیرت دی اکھ  
 غیر محرم ول جہڑی بد نظر تگے اوہ ہوندی اے۔ خاص ہے عورت دی اکھ  
 کریں عاجز تے رحم خداوندا روے ہمیشہ وچ دلہینت دے اکھ  
 اوہ اکھ سلکھنی اکھ آکھاں جس اکھ وچ شرم حیا ہووے  
 کریں اکھ تے رحم خداوندا راہ چھڈ نہ اکھ کراہ ہووے  
 روے ربا ایہہ تیری رضا اندر تگدی مدنی ﷺ دا ایہہ راہ ہووے  
 جدوں عاجز ناچیز دی موت آوے سانویں اکھ دے نبی مصطفیٰ ﷺ ہووے

## ناشکر گزاروں کا انجام

فَاعْرَضُوا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتِىْ اُكْلٍ  
 خَمْطٍ وَّاَثَلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ط وَ هَلْ

نُجِزِيْ اِلَّا الْكٰفِرُوْا ۝

(سورۃ سبأ، رکوع ۲)

ترجمہ: تو انہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا اہلا بھیجا یعنی (سیلاب) اور ان کے باغوں کے عوض دو باغ انہیں بدل دیئے جن میں بد مزہ میوہ اور چھاڑ اور کچھ تھوڑی سی بیر ماں۔ ہم نے ان کو یہ بدل دیا ان کی ناشکری کی سزا اور ہم ایسے سزا دیتے ہیں اس کو جو ناشکرا ہے۔

سبا قبیلہ عرب دا اک ہے سی حدود یمن دے وچ مشہور ہویا  
 اس دے ناں تے شہر سبا بنیا وچ تفسیر تحریر ضرور ہویا  
 سجے کھتے سبا دے باغ دونوں مٹھے پھل سن حکم غفور ہویا  
 عاجز کھاؤ پیو تے رب دا شکر ادا کرنا ناں ایوی حکم ضرور ہویا  
 سبا شہر پاکیزہ کہڑی گل دساں اس وقت وچ بڑا سہانودا سی  
 مٹھے پھل باغات دے دیکھ کے تے دل سب دا خوش ہو جانودا سی  
 تروتازہ دماغ وی ہو جاندے جدوں حلاً خوشبو دا آنودا سی  
 سرتے ٹوکرا رکھ جدوں کوئی وچ ٹردا عاجز ناں پھل دے بھر جانودا سی  
 اگر کوئی شخص شہر میں باہر سے ایسا آتا کہ جس کے کپڑوں میں جوئیں ہوتیں تو وہ بھی مر جاتیں۔

سفر سبا توں کر دا جو شام دتے نہ کوئی دکھ نہ تکلیف اوہنوں  
 پانی سفر دے وچ سی عام ملدا ہون راہ وچ پھل نصیب اوہنوں  
 چور اچکا نہ ملدا کوئی رستے نہ کوئی کر دا راہے دلیگر اوہنوں  
 لوگ شہراں دے ملن جو راہ اندر عاجز دیکھ کے کر دے عید اوہنوں  
 جدوں لوگ ناشکرے ہون لگے احسان رب دا اوہناں بھلا دتا  
 تیرہ ۱۳ نبی رب اوہناں دے دل بھیجے جتاں حق دا راہ دکھا دتا  
 جو جو رب دا اوہناں تے احسان ہویا نبیاں اک اک یاد کرا دتا  
 عاجز کسے فہ اوہناں دی اک منی پاٹ ناشکری دا کر ادا دتا

ماداراں <sup>نوں</sup> حسد دی پیڑ اٹھی تے اوہ حسد غریباں دا کرن لگے  
 کہندے امیر غریب سب اک ہو گئے منہ موڑ کے رب توں مرن لگے  
 لیجا سکے باغ تے رب وی لے جاوے ناشکرے ہو کے وخت نوں پھڑن لگے  
 عاجز ڈر دے رہیے خدا کولوں ظالم نال سیلاب دے زہن لگے  
 چشمے پانی دے رب صفا کیتے باغ بوٹے پٹ گوا دتے  
 جنگل چمن دی جگہ تیار کیتا کجھ بیریاں جھاڑ اگاہ دتے  
 نہ کوئی کوٹھی رہیا محل اوتھے کلتے کوٹھے سب کر تباہ دتے  
 رہیے رب دا عاجز شکر کر دے اللہ اساں تے کرم کما دتے

## اللہ بے نیاز ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ إِنْ يَشَاءُ يُدْهِبْكُمْ  
 وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللَّهِ بَعِزًّا ۝ (سورة فاطر، رکوع ۳۷)

ترجمہ: اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے  
 آئے اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں۔

اللہ بے نیاز ہے لوگو سبھی صفتاں اس نوں لیائے لیجائے مخلوق دے تائیں کجھ عین مشکل اس نوں  
 ہر کوئی ہے محتاج خدا دا خبر قرآنوں آوے سورة فاطر قرآن دے اندر اللہ حکم فرماوے

اکناں نوں دیندا رب عمر لمیری کئی شکم ماں وچ مر دے  
 اکناں نوں دیوے تخت چبارے کئی وچ گلیاں رل مر دے

اکناں نوں بخشے رب باغ بہشتی کئی وچ دوزخ سزا مر دے  
 رحمت منگ خدا توں عاجز سمجھو کم اللہ اکبر دے  
 بحرِ عشق حقیقی وچ جدوں پوے جہاتی نظر عشق محمدی ﷺ آنودا اے  
 خاطر نبی دی رب پیار کیتا شان قرآن جندی بتانودا اے  
 سوہنے مکھ تھیں حضور فرماتا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِي وچ حدیث شریف دے آنودا اے  
 عاجز انشاء اللہ اوہ جاسی وچ جنت جو حُبِ رسول ﷺ رکھانودا اے  
 آئے لکھ توں ودھ جہان اندر کے مدنی ﷺ وانگوں سورج موڑیا عین  
 کلمہ پھراں بول سنا دتا چن توڑ کے کے ہور جوڑیا عین  
 رب کعبے دا قبلہ بنا دتا اس ارادہ وی یار دا موڑیا عین  
 درِ اقدس تے جس وی عرض کیتی خالی آقا ﷺ نے عاجز کوئی ٹوریا عین  
 سبحان اللہ تیری ذات کریماں سکھے صفتاں لائق تینوں  
 ہر مشکل توں حل کر مولیٰ تے میں ہور سناواں کہوں  
 پاک محمد ﷺ میڈا مدنی سوہنا اوہدا بخش پیار توں مینوں  
 پڑھے درود نبی ﷺ تے عاجز روے سجدہ کر دا تینوں

## نعت شریف

میرا سوہنا نبی ﷺ پیارا اساں رکھیاں نے تاہنگاں دیدار دیاں  
 دامنی اے کھڑا سوہنا کیہہ کیہہ صفتاں کراں سرکار ﷺ دیاں  
 نوری کھڑا اکھ مستانی عین ریاں آقا ﷺ لجاں دیاں  
 جس حُب نال مدنی تکیا اے کرے سیراں بہشت گلزار دیاں

میرا سوہنا نبی ﷺ پیارا اساں رکھیاں نے تاہنگاں دیدار دیاں  
واضحیٰ اے کھڑا سوہنا کیہہ کیہہ صفتاں کراں سرکار ﷺ دیاں

اللہ نبی ﷺ نوں کول بلایا گلاں کیتیاں راز نیاز دیاں

ایہہ خبر قرآنوں آوے آیتاں نجم دے وچ لکار دیاں

میرا سوہنا نبی ﷺ پیارا اساں رکھیاں نے تاہنگاں دیدار دیاں  
واضحیٰ اے کھڑا سوہنا کیہہ کیہہ صفتاں کراں سرکار ﷺ دیاں

میکائیل، جبرائیل وی لاگی سی نال رونقاں کھنکھن ہزار دیاں

راہواں حوراں مکاں تکیاں کل نبیاں دے سردار ﷺ دیاں

میرا سوہنا نبی ﷺ پیارا اساں رکھیاں نے تاہنگاں دیدار دیاں  
واضحیٰ اے کھڑا سوہنا کیہہ کیہہ صفتاں کراں سرکار ﷺ دیاں

آقلیہ نظر کرم اک کرنا سُنوں عرضاں عاجز لاچار دیاں

میںوں سد لو شہر مدینے جا جالیاں چٹھاں دربار دیاں

## دُعا

بول بالا اسلام دا کر مولیٰ اُتے اساں دے رحمت دا ہتھ کر دے  
رہیے رب رسول ﷺ دی یاد اندر کفر شرک نوں کھیہ تے بھس کر دے  
عشق رب رسول ﷺ دا بخش سانوں اک لکھ توں ربا توں لکھ کر دے  
کر دے عاجز غریب تے کرم ربا اپنی رحمت دی اساں تے اکھ کر دے

میں کرتا ہوں تجھ سے التجا اللہ اللہ

مجھے روضہ محمد ﷺ دکھا اللہ اللہ



سب تیری ہے حمد و ثنا اللہ اللہ جہانوں کا تو ہی خدا اللہ اللہ  
 قیامت کا مالک بادشاہ اللہ اللہ حکومت ہے تیری ہر جاہ اللہ اللہ  
 بروں کے راہ سے بچا اللہ اللہ دی جن کو تو نے ایذا اللہ اللہ  
 نیکوں کا رستہ دکھا اللہ اللہ انعام جن کو کیے تو نے عطا اللہ اللہ  
 میں کرتا ہوں تجھ سے التجا اللہ اللہ  
 مجھے روضہ محمد ﷺ دکھا اللہ اللہ

تو ہی رحیم و رحمن اللہ اللہ زمین بھی تیری آسمان اللہ اللہ  
 چمن بھی تیرے میدان اللہ اللہ جن بھی تیرے انسان اللہ اللہ  
 حوریں بھی تیری غلمان اللہ اللہ پرندے بھی تیرے حیوان اللہ اللہ  
 بوڑھے بھی تیرے جوان اللہ اللہ عاقل بھی تیرے نادان اللہ اللہ  
 میں کرتا ہوں تجھ سے التجا اللہ اللہ  
 مجھے روضہ محمد ﷺ دکھا اللہ اللہ

جنگل بھی تیرے گلزار اللہ اللہ خزاں بھی تیری بہار اللہ اللہ  
 مسجد بھی تیری دربار اللہ اللہ کعبہ بھی تیرا گھر بار اللہ اللہ  
 کعبہ میں تیری پکار اللہ اللہ خضریٰ میں میری سرکار ﷺ اللہ اللہ  
 یہ سب کچھ صدقہ سرکار ﷺ اللہ اللہ شکر ہے تیرا بے شمار اللہ اللہ  
 میں کرتا ہوں تجھ سے التجا اللہ اللہ  
 مجھے روضہ محمد ﷺ دکھا اللہ اللہ

بوڑھے بھی تیرے جوان اللہ اللہ عاقل بھی تیرے نادان اللہ اللہ  
 دریا بھی تیرے رواں اللہ اللہ تیری قدرت کے کوہ ہیں نشان اللہ اللہ

کتاب بھی تیری قرآن اللہ اللہ محمد ﷺ بھی تیرا مہمان اللہ اللہ  
عاجز کو تیرے سب دان اللہ اللہ تیری ہے ذات سبحان اللہ اللہ

## نعت شریف

جدوں کوئی مدینے نوں جاندا اے رہندا میرا وی دل لپچاندا اے  
ایہو دل دی حسرت میری اے مینوں شہر مدینے لے جاؤ  
سوہنے شہر دیاں نوری گلیاں نے اوتھے لائیاں آقا ﷺ میرے تلیاں نے  
میں دیکھاں مسجد نبویٰ نوں جتھے بلالؓ اذاناں پڑھیاں نے  
جتھے سرکار ﷺ نبھاہی یاری اے  
جدوں کوئی مدینے نوں جاندا اے رہندا میرا وی دل لپچاندا اے  
ایہو دل دی حسرت میری اے مینوں شہر مدینے لے جاؤ  
میں دیکھاں گنبدِ خضریٰ نوں جتھے رحمت لائیاں جھڑیاں نے  
اوتھے ملک نورانی آندے نے درود نبی ﷺ تے روز پہنچاندے نے  
واری مڑ کے دوبارہ نئیں آؤنی  
جدوں کوئی مدینے نوں جاندا اے رہندا میرا وی دل لپچاندا اے  
ایہو دل دی حسرت میری اے مینوں شہر مدینے لے جاؤ  
میں بہہ کے سایہ گنبد میں سارے ڈکھڑے پھول سنداواں گا  
پڑھساں پاک درود محمد ﷺ تے نالے کلمہ بول سنداواں گا  
آقا ﷺ نظر کرم ہن کر دو جی

جدوں کوئی مدینے نوں جاندا اے رہندا میرا وی دل لپچاندا اے  
 ایہو دل دی حسرت میری اے مینوں شہر مدینے لے جاؤ  
 آقا مینوں ویں درتے سدیا جے عیب عاجز دے سب کجیا جے  
 جاواں صدقے نام محمد ﷺ توں مینوں بڑا ہی پیارا لگدا جے

## نعت شریف

جب کوئی مدینے جاتا ہے ہمارا بھی دل لپچاتا ہے  
 یہی دل کی حسرت میری ہے مجھے شہر مدینے لے جاؤ  
 سوہنے شہر کی نوری گلیاں ہیں جہاں لگائیں آقا نے تلیاں ہیں  
 لوں میں بھی مہک بازاروں کی مثل جس کی کوئی نہ کلیاں ہیں  
 جہاں مدنی ﷺ عمر گزاری ہے  
 جب کوئی مدینے جاتا ہے ہمارا بھی دل لپچاتا ہے  
 یہی دل کی حسرت میری ہے مجھے شہر مدینے لے جاؤ  
 میں دیکھوں گنبد خضریٰ کو جہاں رحمت رب کی ہوتی ہے  
 وہاں مشرق مغرب اوپر نیچے ہر سو رونق ہوتی ہے  
 وہ سرکار ﷺ ہماری ہے  
 جب کوئی مدینے جاتا ہے ہمارا بھی دل لپچاتا ہے  
 یہی دل کی حسرت میری ہے مجھے شہر مدینے لے جاؤ  
 چوم لوں میں جا کر روضے کی جالی مدت سے یہی ہے تمنا ہماری  
 دور ہوں دکھ دو جہاں میں سارے ہو سینہ منور نہ رہے پیاری

مجھے آقا ﷺ کی چوکھٹ پیاری ہے  
 جب کوئی مدینے جاتا ہے ہمارا بھی دل لپچاتا ہے  
 یہی دل کی حسرت میری ہے مجھے شہر مدینے لے جاؤ  
 آقا ﷺ مجھے بھی در پہ بلا لینا خطائیں مجھ کی معاف فرما دینا  
 یہی قدیمی ہماری دلیل ہے عاجز کی عرضی یہی اپیل ہے  
 آقا ﷺ مہر شفاعت تمہاری ہے

### شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

گل عین یقین نال نظر آوے عشق نبی ﷺ دا ہوندا اے ولی اندر  
 جہڑی مہک مدینے شہر یارو اوہ مہک نئیں کسے وی کلی اندر  
 چمڈی رہی جو نبی ﷺ دے پاک جوڑے اوہ ہے خاک مدینے دی گلی اندر  
 عاجز اوہ صبر زمانے تے نئیں ملدا جہڑا امام حسین ہے ابن علیؑ اندر  
 عاشق رب دے ہور وی ڈھیر ہوئے پر بازی جان خلیلؑ نے لا دتی  
 صرف رب دی اس رضا بدلے چھری بچے دی گردن چلا دتی  
 حضرت ایوبؑ نون کیریاں پیٹ کھادا پر حمد رب دی کر وکھا دتی  
 امام حسینؑ تے عاجز سلام ہووے جس جھوک دی جھوک لٹا دتی  
 اہل بیعت نون جہاں شہید کیتا اوہناں کجھ نہ کھٹنا وٹنا اس  
 لعنت رب دی اوہناں مکالیاں تے گھٹا جگ دا اوہناں نے پھکنا اس  
 نئیں جہاں امامؑ دی قدر کیتی رب اوہناں نون دوزخے سکنا اس  
 غلامی پنجتن دی موٹی دہ سانوں لنگ عاجز دا توں ہی رکھنا اس

حُب حسین دی ہووے جے وچ سینے گوشتے بیٹھ نونکلے رو اپنے  
 گالا پا کے عشق حسین والا چکی ہنجواں دی بہہ جھوہ اپنے  
 دفتر بدیاں نال جو سیاہ ساڈا نال ہنجواں دے خوب دھو لینے  
 امام حسین تے عاجز سلام ہووے کلمہ نبی ﷺ دا سینے وچ بو لینے  
 تخت شاہی تے جہاں نے محل مانے وچ جنگلاں زلنا بڑا اوکھا  
 جے کد دل دے وچ نہ حُب ہووے اکھیوں نیر پلٹنا بڑا اوکھا  
 حسین کربل جدوں شہید ہوئے ویلا زینبؓ نوں بھلنا بڑا اوکھا  
 عاجز نیزے تے امام قرآن پڑھیا واقعہ کربل نھلنا بڑا اوکھا  
 وچھڑے ویرئیں بہناں نوں بھل سکدے جانڈے مار جدائی دے تیرے  
 نہ ہی وقت اوہ زینبؓ نوں بھلیا ہوسی جہندے سامنے گیا ویرے  
 نہ ہی شام دا سفر سی بھل سکدا جدوں ہو کے گئی اسیرے  
 ظالم شمر یزید دی عاجز کیہہ طاقت انج لگدا اے ایویں تقدیرے

جدوں واقعہ کربل یاد آیا دل غم حسین وچ روندنا رہیا

ٹورے اک اک کر کے امام میرے پھر لاشے اٹھا کے لیوندا رہیا

اہل بیعت پروانیاں مدنی دیاں سر دھڑ دیاں بازیاں لائیاں نے

سوہنے پاک محمدی ﷺ دین خاطر وچ رن شہادتیاں پایاں نے

میرے امام نے جھوک لٹائی سی

جدوں واقعہ کربل یاد آیا دل غم حسین وچ روندنا رہیا

ٹورے اک اک کر کے امام میرے پھر لاشے اٹھا کے لیوندا رہیا

پانی نہسی پزید نے لین دتا پھرے نہر فرات تے لواندا رہیا  
جدوں بازو عباسؓ دے قلم ہوئے کوں منہ نال مشک اٹھاندا رہیا

آخرکار شہادت پائی سی

جدوں واقعہ کربل یاد آیا دل غم حسینؑ وچ روندنا رہیا

ٹورے اک اک کر کے امامؑ میرے پھر لاشے اٹھا کے لیوندا رہیا

چھوٹے بڑے جدوں شہید ہوئے امامؑ ول میدان دے جان لگے

نوری ملکاں دی نہ پیش جاوے فلک و فرس وی لرزہ کھان لگے

امامؑ جدوں میدان دے ول فریا

جدوں واقعہ کربل یاد آیا دل غم حسینؑ وچ روندنا رہیا

ٹورے اک اک کر کے امامؑ میرے پھر لاشے اٹھا کے لیوندا رہیا

حسینؑ جا میدان وچ جنگ کیتی عاجز وقت نماز دا آن ہویا

شہادت پائی امامؑ نے وچ سجدے پھر نیزے تے قرآن سناندا رہیا

اس نیاں رضا الہی نوں

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

سلام ہو تجھ پہ یا محمد ﷺ الرسول ، سلام ہو تجھ پہ اے نواسہ رسول

سلام ہو تجھ پہ اے شہیدانِ کربلا ، سلام ہو ان پہ جن کے باپ ہیں علیؑ شیر خدا

سلام ہو تجھ پہ اے محمد ﷺ مصطفیٰ ، سلام ہو ان پہ ماں ہے جن کی فاطمہؑ الزہرا

سلام ہو تجھ پہ یا حضرت حسینؑ اے نواسہ رسول ، سلام ہو از طرفِ عاجز اے آل رسول



## نعت شریف

مکے جان والیا مدینے وی تے جانی دا  
جس دے صدقے کعبہ بنیاں اسنوں نہیں بھلائی دا

پڑھو درود نبی ﷺ دے اُتے سلام صلوة وی نالے

کلمہ ذکر زبانی کریئے سبھ اس دی شاہی دا

مکے جان والیا مدینے وی تے جانی دا  
جس دے صدقے کعبہ بنیاں اسنوں نہیں بھلائی دا

سَد لو آقا ﷺ میرے حضرت ایہو میرے دل دی حسرت

عرضی پیش حضور ﷺ جا کرنا چیتا عین بھلائی دا

مکے جان والیا مدینے وی تے جانی دا  
جس دے صدقے کعبہ بنیاں اسنوں نہیں بھلائی دا

اسیں شاہی جگ دی کہیہ کرنی تیرا پیار سوہنیاں منگنے ہاں

سانوں نفراں اندر داخل کر لو نکلت غلامی چائی دا

مکے جان والیا مدینے وی تے جانی دا  
جس دے صدقے کعبہ بنیاں اسنوں نہیں بھلائی دا

جدوں وصال عاجز دا ہووے کلمہ ذکر زبانی ہووے

جام کوثر لباب تے ہووے دیدار آقا ﷺ دا چائی دا

مکے جان والیا مدینے وی تے جانی دا  
جس دے صدقے کعبہ بنیاں اسنوں نہیں بھلائی دا



## والدین کا احترام

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ط إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ  
 الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَخَفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا  
 رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ط إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ  
 لِلْأَوَابِينَ غَفُورًا ۝

(سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے  
 ان میں ایک یا دو بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور ان سے نہ جھڑکنا اور ان سے تعلیم کی بات کہنا اور ان کے  
 لیے عاجزی کا بازو بچھاننا دلی سے اور عرض کرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا اور  
 تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اگر تم لائق ہوئے تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

باجھ خدا نہ ہو کوئی پوجو اللہ حکم فرماوے بہتر سلوک نال مایاں کرنا ہے ہو ضعیف کوئی جاوے  
 مایاں آگے نہ آف وی کرنا نہ جھڑک اوہناں نوں دینا ادب نال بات اوہناں نال کرنی تابع ہو کے رہنا  
 نرم دل ہو کے نال عاجزی رب کول عرض سنانا رحم منگنا پھر مایاں کارن بازو نال بچھانا  
 ماپے پالن بچپن اندر اللہ جانن والا عاجز نیک بن جو توبہ کر دا ہے اللہ بخشن والا

تابع مرشد دا ہو کے رہ بندے نیک بن دا بے کوئی عزم ہووے  
 اللہ نبی ﷺ دے چل قانون اتے چھڈ غیر جو ہو کوئی رسم ہووے  
 بندہ مکدا مکدا مک جا ندا صفت رب رسول ﷺ نئیں ختم ہووے  
 عاجز ولی پھر اوہ بندوں ہوندا جدوں کندھے غوث دا قدم ہووے



## نعت شریف

آقلملله دل تیری یاد وچ رکھیا در تے بلاؤ تے سہی  
نجم لوان گا میں خاکِ مدینہ مدینہ دکھاؤ تے سہی

تساں دیاں دھماں پیاں ساری زمیں تے آساں اک پاسے عرش بریں تے

نہ ہویا نہ ہوسی کوئی میرے مدنی دے نال دا کوئی لہے کے دکھائے تے سہی

آقلملله دل تیری یاد وچ رکھیا در تے بلاؤ تے سہی  
نجم لوان گا میں خاکِ مدینہ مدینہ دکھاؤ تے سہی

پتھراں نوں کلمہ آقا تساں ہی پڑھایا سی ڈبدا ہویا سورج واپس مڑایا سی

دتا چن نوں توڑ کے جوڑ کوئی توڑ کے دکھائے تے سہی

آقلملله دل تیری یاد وچ رکھیا در تے بلاؤ تے سہی  
نجم لوان گا میں خاکِ مدینہ مدینہ دکھاؤ تے سہی

دھننی تیرا کھڑا سوہنا دلیل نے تیریاں زلفاں

کلیاں تو ودھ دانت مبارک کوئی جگ وچ مثل بتائے تے سہی

آقلملله دل تیری یاد وچ رکھیا در تے بلاؤ تے سہی  
نجم لوان گا میں خاکِ مدینہ مدینہ دکھاؤ تے سہی

جس خاک تے آقا تساں تلیاں لائیاں اس نال کراں میں سرم سلائییاں

دن گٹکاں کھجوراں جو اگائیاں بلا کے کھواؤ تے سہی

آقلملله دل تیری یاد وچ رکھیا در تے بلاؤ تے سہی  
نجم لوان گا میں خاکِ مدینہ مدینہ دکھاؤ تے سہی

ہتھ بندھ عاجز عرض سناوے میناں تر لے تیرے پاوے  
 کرو نظر کرم آقا ﷺ ہور ، خضرئی وکھاؤ تے سہی



## عاشق رسول ﷺ جناب محمد پناہ کا واقعہ

صوبہ سندھ ضلع لاڑکانہ پنڈوارہ میں رہنے والے عاشق رسول 'محمد پناہ' کا واقعہ اس طرح ہے کہ وہاں ایک ہارون نامی آدمی رہتا تھا جو وہابی کہلاتا اور وہ نبی ﷺ کے مختار ہونے حاضر و ناظر ہونے اور علم غیب جاننے کا انکار کرتا جا رہا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ جب اس نے ان باتوں کا انکار کیا تو یہ سن کر محمد پناہ کے دل میں غیرت پیدا ہوئی اور کہا اے ہارون تم کون ہو ہمارے نبی ﷺ کی شان کے خلاف باتیں کرنے والے ادھر آؤ آگ جلائیں اور اس میں ہم دونوں جائیں ہمارا اللہ اور نبی ﷺ خود ان باتوں کا فیصلہ کر دیں گے تو وہ کہنے لگا مشرک آگ میں جاتا ہے مسلمان نہیں جاتا۔ یہ سن کر محمد پناہ نے جواب دیا آگ مشرک کو جلائے گی، مسلمان کو نہیں جلائے گی۔ ادھر آئیے یہ سن کر وہ قدم کھینچنے لگا اور دوسرے لوگوں نے محمد پناہ کی منت کی اور کہا یہ تو مشرک و منافق ہے تم اسے جانے دو کیونکہ وہ لوگ یہ سوچتے تھے کہ کہیں آپس میں لڑ نہ پڑیں۔ لہذا دونوں اپنی اپنی راہ چلے تھوڑا دور چلنے پر محمد پناہ نے حضرت علیؑ کے نعرے لگانے شروع کیے تو ہارون پھر واپس آیا اور کہنے لگا تم مشرک ہو گئے اور بدعتی وغیرہ کہنے لگا اور کہا آؤ اب میں تم کو آگ میں جلاؤں۔ یہ سن کر محمد پناہ نے کہا آؤ ابھی فیصلہ ہو گا کون سیدھی راہ پر ہے کچھ لوگ سن کر جمع ہوئے، ہارون نے اپنا رومال بچھایا اور نماز پڑھنے لگا جب محمد پناہ نے ہارون کا یہ عمل دیکھا تو سوچنے لگا کہ اب میں کیا کروں اور بارگاہ الہی میں دُعا مانگی!

محمد پناہ نے عرض سنائی وچ درگاہ الہی  
 رحم کریں توں مجھ تے سائیاں گھڑی مصیبت آئی  
 حل کریں توں مشکل مولیٰ میں مجھ وچ طاقت آہی  
 عاجز ناچیز نکماں بندہ پر تیرے یار دی حُب رکھائی

الصلوٰۃ والسلام . علیک جدوں عاشق بول سنایا  
 گنبد خضریٰ سوہنا پاک محمدی ﷺ نظر سامنے آیا  
 دید نصیب روئے دی ہوئی ہو یا عشق وی دون سوائیا  
 محمد پناہ نے خود فرمایا نہیں عاجز وادھا لایا  
 کملی والیا رکھ لیں لاج میری تینوں تاج شفاعت سہانودا ای  
 مشکل وقت وچ کرنی مدد میری محمد پناہ ایہہ عرض سانودا ای  
 منگی مدد تے مرشدؒ نوں یاد کیجا نظارہ دید دا موقع تے پانودا ای  
 محمد پناہ دا جذبہ ایمان ودھیا مرشدؒ عاجز دی بیڑی تار دا ای  
 محمد پناہ تے ہور ہارون دوہاں جا اگ وچ قدم جما دتا  
 اگ کے تے کیجا نہ مول حملہ محمد پناہ نے خود بتلا دتا  
 ہن چھڈ ہارون دا ہتھ بیٹا مرشدؒ گن دے وچ فرما دتا  
 گل کر دیاں عاجز دیر لگ دی ہتھ چھڈ دیاں اگ جلا دتا  
 اتو اگ دا جدوں پیا لونبا منکر کیتیاں دا پھل پا بیٹھا  
 جلدی اگ توں ٹپ کے باہر آیا لتاں گوڈے دوتی سڑا بیٹھا  
 آؤندی اس نوں سوچ ضرور ہوسی کیوں متھامیں سنی نال لا بیٹھا  
 پر مت رب دے دتیاں مت آؤندی عاجز اپنا فرض نبھاہ بیٹھا  
 محمد پناہ نے آ کے جوش اندر دوبارہ اگ وچ جا قیام کیجا  
 تھوڑی دیر بعدوں پھر باہر آئے نہ اگ نے کوئی نقصان کیجا  
 اہل بیعت نوں کیوں نہ ناز ہووے عاشق پختہ ہور ایمان کیجا  
 عاجز اہل سنت دا جذبہ ایمان ودھیا حق سمجھ کے اساں بیان کیجا

کرامت ولی دی معجزہ نبی ﷺ دا جویں مرضی رب غفار ہو گئی  
 جس اگ ہارون نوں ساڑیا سی محمد پناہ کارن ٹھنڈی ٹھار ہو گئی  
 دید خضرئی تے مرشد نصیب ہوئی محمد پناہ نوں عید بہار ہو گئی  
 عاجز اگ نے اس نوں کیہہ کہنا ول جس دے مدنی سرکار ﷺ ہو گئی  
 محمد پناہ کارن نار گلزار ہو گئی سھو رب میرے دی اے کار یارو  
 اللہ نبی ﷺ تے مرشد نے مدد کیتی محمد پناہ نوں بنی بہار یارو  
 ہاروں اگ دے وچ سی سڑن لگا چیکاں مار دا آیا باہر یارو  
 عاجز اے جو نئیں صلوة پڑھ دے کیسی رب دی ایہناں نوں مار یارو  
 کریں نظر کرم خداوندا راہ راست دے اُتے چلا سانوں  
 رہیے اللہ رسول ﷺ دی یاد اندر خادم نبی دے توں بنا سانوں  
 رہیے مرشد پاک دی وچ سیوا ماں باپ دے تابع بنا سانوں  
 غلامی نبی ﷺ دی عاجز نوں بخش مولیٰ مدنی حشر وچ لوے بخشا سانوں

## نعت شریف

سانوں بڑی ہی پیاری لگ دی اے ہر بات مدینے والے دی

اوپدأ کلمہ اساں نوں نصیب ہو یا سوغات مدینے والے دی

ایہہ ڈب دے بیڑے تار دیندا دل سڑ دے نوں ایہہ ٹھار دیندا

ایہہ قلب نوں روشن کر دا اے ایہہ بگڑے کم سنوار دیندا

سانوں بڑی ہی پیاری لگ دی اے ہر بات مدینے والے دی

اوپدأ کلمہ اساں نوں نصیب ہو یا سوغات مدینے والے دی

سوہنا کلمہ پاک محمدی ﷺ اے بنیا ازلوں آیا ابدی اے  
 ہر سو چچا اس دا اے پی شمع محمدی ﷺ جگ دی اے  
 سانوں بڑی ہی پیاری لگ دی اے ہر بات مدینے والے دی  
 اوہدا کلمہ اساں نوں نصیب ہو یا سوغات مدینے والے دی  
 ایہہ کلمہ نورو نور میاں کرو اس دا ذکر ضرور میاں  
 ہے افضل عمل ضرور میاں ایہہ رب دے گھر منظور میاں  
 سانوں بڑی ہی پیاری لگ دی اے ہر بات مدینے والے دی  
 اوہدا کلمہ اساں نوں نصیب ہو یا سوغات مدینے والے دی  
 اول آخر اللہ اللہ محمد ﷺ وچ سجایا  
 عاجز بول محمدی ﷺ کلمہ جویں مرشد پاک پڑھایا

## نعت شریف

سماں کس قدر سہانا ہے یارو کہ آقا ﷺ کی آمد کا وقت آ رہا ہے  
 ابھی محفل کی زینت بڑھ رہی ہے کہ ہر سو وفد پہ وفد آ رہا ہے  
 اب ہر کوئی اسی انتظار میں ہے سب کوئی یاد سرکار ﷺ میں ہے  
 سر راہ مچھوں کی آنکھیں بچھی ہیں کہ مختار دوسرا آ رہا ہے  
 سماں کس قدر سہانا ہے یارو کہ آقا ﷺ کی آمد کا وقت آ رہا ہے  
 ابھی محفل کی زینت بڑھ رہی ہے کہ ہر سو وفد پہ وفد آ رہا ہے  
 وہی تو ہے جس نے چاند کو توڑا انگلی کے اشارہ سے پھر اُسے جوڑا  
 ہم غریبوں کا حامی وہ خیرالوری آ رہا ہے

سماں کس قدر سہانا ہے یارو کہ آقا ﷺ کی آمد کا وقت آ رہا ہے  
 ابھی محفل کی زینت بڑھ رہی ہے کہ ہر سو وفد پہ وفد آ رہا ہے  
 نمازِ علیٰ قضا نہ ہونے دی آقا ﷺ سورج کو واپس کرا دیا  
 ہمارا وہ نبی مختار مصطفیٰ ﷺ آ رہا ہے

سماں کس قدر سہانا ہے یارو کہ آقا ﷺ کی آمد کا وقت آ رہا ہے  
 ابھی محفل کی زینت بڑھ رہی ہے کہ ہر سو وفد پہ وفد آ رہا ہے  
 جس کی خاطر یہ محفل سجائی خدا نے اس کی عظمت بڑھائی  
 ہر سو سے اسی کا شیداء آ رہا ہے

سماں کس قدر سہانا ہے یارو کہ آقا ﷺ کی آمد کا وقت آ رہا ہے  
 ابھی محفل کی زینت بڑھ رہی ہے کہ ہر سو وفد پہ وفد آ رہا ہے  
 عاجز تحفے درود و سلام کے لاؤ خدمتِ سرکار ﷺ میں  
 کعبے کا قبلہ جس نے بنایا وہی محبوب ﷺ خدا آ رہا ہے

## نعت شریف

میرے دل میں ہر پل رہتا ہے خیال مدینے والے کا  
 سوہنا رتبہ خدا نے بنایا اے کمال مدینے والے کا  
 یہ بحر و زمین و آسماں خدا کی قدرت کے سبھی ہیں نشان  
 سب باغ و بہار خدا نے بنائی صدقہ مدینے والے کا

میرے دل میں ہر پل رہتا ہے خیال مدینے والے کا  
 سوہنا رتبہ خدا نے بنایا اے کمال مدینے والے کا

مخلوقات تمامی خدا نے بنائی محمد ﷺ کی خاطر یہ رونق لگائی

جو عرش و فرش کون و مکاں میں سب سے افضل بنایا خدا نے وقار مدینے والے کا

میرے دل میں ہر پل رہتا ہے خیال مدینے والے کا

سوہنا رتبہ خدا نے بنایا اے کمال مدینے والے کا

سارے جہاں یہ خانے دفاتر بنائے خدا نے محمد ﷺ کی خاطر

تو پھر کیوں نہ میلاد مناتا رہوں لہجاً مدینے والے کا

میرے دل میں ہر پل رہتا ہے خیال مدینے والے کا

سوہنا رتبہ خدا نے بنایا اے کمال مدینے والے کا

ہر سو ہر جاہ ہر دن رات ہوتی رہتی ہے مدنی کی بات

ہے اللہ بھی رب العزت میرا حُب دار مدینے والے کا

میرے دل میں ہر پل رہتا ہے خیال مدینے والے کا

سوہنا رتبہ خدا نے بنایا اے کمال مدینے والے کا

نبی نے بتایا یہ بیشک آپ لولاک لئما خلقنا فلک

تو پھر کیوں نہ کہوں یہ سارے جہاں گھر بار مدینے والے کا

میرے دل میں ہر پل رہتا ہے خیال مدینے والے کا

سوہنا رتبہ خدا نے بنایا اے کمال مدینے والے کا

یہی حسرت میری فریاد مولیٰ رہے دل میں تیری یاد مولیٰ

عاجز مانگے تجھ سے مولیٰ پیار مدینے والے کا

میرے دل میں ہر پل رہتا ہے خیال مدینے والے کا

سوہنا رتبہ خدا نے بنایا اے کمال مدینے والے کا

## نعت شریف

مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے سوہنا نام مدینے والے کا

تو پھر کیوں نہ اس کا ذکر کروں صبح شام مدینے والے کا

میں تو بندہ ہی ناچیز ہوں پاتا اسی کا صدقہ ہر چیز ہوں

یہی خدا سے میری دعا ہے بنا دے مجھے بھی غام مدینے والے کا

مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے سوہنا نام مدینے والے کا

تو پھر کیوں نہ اس کا ذکر کروں صبح شام مدینے والے کا

اے خدایا جب بھی مروں میں زیارت محمد ﷺ کی کروں میں

ہو لبوں پہ جام کوثر میرے اور زباں پہ نام مدینے والے کا

مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے سوہنا نام مدینے والے کا

تو پھر کیوں نہ اس کا ذکر کروں صبح شام مدینے والے کا

جو در محمد ﷺ پہ آ گیا وہ من کا مقصد پا گیا

گرے کو سینے لگا لینا ہے کام مدینے والے کا

مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے سوہنا نام مدینے والے کا

تو پھر کیوں نہ اس کا ذکر کروں صبح شام مدینے والے کا

اس خاک کی قسمت سنور گئی جس نعلین نبی ﷺ کو چوم لیا

یثرب سے مدینہ بن گیا جب ملا پیغام مدینے والے کا

مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے سوہنا نام مدینے والے کا

تو پھر کیوں نہ اس کا ذکر کروں صبح شام مدینے والے کا



عاجز وہ راہیں رستے سج گئے جہاں قدم مبارک لگ گئے  
ہوئی غار وہ قابل دید کے ہوا جس میں قیام مدینے والے کا

## حکم خداوندی برائے دُعا

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط (سورة المؤمن، رکوع ۶)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔

کرو دُعا و سچ درگاہ الہی خبر قرآنوں آوے  
کراں دُعا قبول تساں دی اللہ خود فرماوے  
اللہ اپنے بندوں کی دُعا میں قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لیے چند شرطیں ہیں ایک اخلاق دُعا میں دوسرے  
یہ کہ قابغیر مشغول نہ ہو، تیسرا یہ کہ وہ دُعا امر ممنوع پر مشتمل نہ ہو یعنی جائز کام کیلئے ہو، چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی  
رحمت پر یقین رکھتا ہو، پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دُعا مانگی قبول نہ ہوئی جب ان شرطوں سے دُعا کی جاتی ہے  
قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دُعا کرنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے یا تو اسکی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے  
دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اسکے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔ تفسیر میں ایک قول یہ  
بھی ہے کہ دُعا سے مراد عبادت ہے مگر حدیث شریف ہے کہ ایک لقمہ حرام کھانے سے 40 دن تک دُعا قبول نہیں ہوتی۔

## نعت شریف

صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلَى شَفِيعِنَا، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

تیرے ہی صدقے یہ ارض و سماں تیرے ہی صدقے یہ کون و مکان

تجھ پہ لاکھوں درودو سلام صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی شَفِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تیرے ہی صدقے ہے دین و ایماں تیرے ہی صدقے یہ چشم و زباں

تجھ پہ لاکھوں درودو سلام صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی شَفِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تیرے ہی صدقے یہ مال و جان تیرے ہی صدقے ہیں سارے جہاں

تجھ پہ لاکھوں درودو سلام صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی شَفِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آپ ہی کو اللہ نے پاس بلایا جوڑے سمیت عرش پہ چلایا

تجھ پہ لاکھوں درودو سلام صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی شَفِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

چاند کو توڑا اور پھر اُسے جوڑا سورج کو واپس آپ ہی نے موڑا

تجھ پہ لاکھوں درودو سلام صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی شَفِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے پتھروں کو کلمہ پڑھا دینے والے کعبے کا قبلہ بنا دینے والے

تجھ پہ لاکھوں درودو سلام صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
 صَلِّیْ عَلٰی شَفِیِّنَا، صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عاجز کی بھی ہے التجا کملی والے روضہ اقدس دکھا کملی والے

تجھ پہ لاکھوں درود سلام صَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اک ساہ دا نئیں وساہ یارو بھاویں سب کجھ ہنے چھڈ مرے  
 صرف رب رب کیتیاں رب نئیں مندا جے راضی مرشد نہ کرے  
 ادب عاجزی لیے اپنا یارو پاک ذات خدا توں ڈرے  
 لاگ لاء کے عشق محمدی ﷺ دی عاجز کلمہ نبی دا پڑھے

## نعت شریف

واحدہ لاشریک ہے رب میرا نئیں رحیم ہور رحمن ورگا  
 آئے لکھ توں ودھ جہان اندر کوئی نئیں محمد ﷺ دی شان ورگا  
 نہ ہو یا نہ ہوسی کوئی ہور ایسا میرے آقا ﷺ شاہ سلطان ورگا  
 نبی ﷺ عاجز دے عرش دا سیر کیتا نئیں رب دے کوئی مہمان ورگا

کملی والیا زلفاں دے جال وچوں واضحی چہرہ دکھا سوہنیاں  
 تینوں کول بلا کے تکدا رہیا سوہنہ رب دی میرا خدا سوہنیاں

رفغنا لک ذکرک رب آکھدا اے تیری شان دے وچ

لچالا رکھ لیں لاج میری دیویں لگیاں توڑ نبھاہ سوہنیاں

کملی والیا زلفاں دے جال وچوں واضحی چہرہ دکھا سوہنیاں  
 تینوں کول بلا کے تکدا رہیا سوہنہ رب دی میرا خدا سوہنیاں

جے چاہویں تے سورج موڑ دیویں بھاویں چن نوں توڑ کے جوڑ دیویں  
 اس گل نوں جان دا جگ سارا من لیندا اے تیری خدا سوہنیاں  
 کملی والیا زلفاں دے جال وچوں واٹھی چہرہ دکھا سوہنیاں  
 تینوں کول بلا کے تکدا رہیا سوہنہ رب دی میرا خدا سوہنیاں  
 رب بول دا تیری زبان دے وچوں پتہ لگدا اے پاک قرآن دے وچوں  
 تساں دوہاں دی اکو ہے رضا سوہنیاں  
 کملی والیا زلفاں دے جال وچوں واٹھی چہرہ دکھا سوہنیاں  
 تینوں کول بلا کے تکدا رہیا سوہنہ رب دی میرا خدا سوہنیاں  
 ایویں حاسد موڑی سڑ دے نے پر عاجز دا ایہہ رب آکھے  
 فکان قاب قوسین او اذنی بتا سوہنیاں

## نعت شریف

سوہنا روضہ پاک ﷺ دا جتھے رحمت و سدی راہندی اے  
 او تھے نویں جماعت اک ملکاں دی ہر دن آؤندی جاندی اے  
 کردے تحفے پیش دروداں دے روضہ تک تک ریجاں لاہندے نے  
 رکھن تاہنگ دوبارہ آون دی نہ واری مُر کے آندی اے  
 سوہنا روضہ پاک ﷺ دا جتھے رحمت و سدی راہندی اے  
 او تھے نویں جماعت اک ملکاں دی ہر دن آؤندی جاندی اے  
 جاندے کافی بڑھے جوان او تھے اُمّتی نبی دے مسلمان او تھے  
 اس در رحمت دی چوکھٹ تے پئی خلقت سیس جھکاندی اے

سوہنا روضہ پاک محمد ﷺ دا جتھے رحمت و سدی راہندی اے

اوتھے نویں جماعت اک ملکاں دی ہر دن آؤندی جاندی اے

اوتھے خاص محبوب سوہنا رب دا اے اوتھوں جو کوئی منگدا لبھدا اے

جاواں صدقے شان محمدی ﷺ توں جنہوں کملی خوب سہاندی اے

سوہنا روضہ پاک محمد ﷺ دا جتھے رحمت و سدی راہندی اے

اوتھے نویں جماعت اک ملکاں دی ہر دن آؤندی جاندی اے

جی کر دا اے مدینہ دیکھن نوں آقلایے ﷺ مجھ تے کرو اک نظر کرم

رہندا عاجز وچ اڈیکاں دے کدوں واری اسماں دی آؤندی اے

## سی حرفی

الف: اللہ کریم نے نبی ﷺ کریم تائیں دے بھیجیا قرآن کریم سوہناں

سبحان اللہ صفت منکدی نیں ہے رب رحمن رحیم سوہناں

کیڈا سوہناں نام محمدی ﷺ اے وچ جس دے م، ح، د ہے م سوہناں

نبی ﷺ عاجز دا بیٹھال سوہنا بے مثل قرآن کریم سوہناں

ب: باپ ماں تے مرشد جے راضی ہووے تے راضی نبی ﷺ ربانا

تاں غامی رب نبی ﷺ دی دیندا تے جنت وچ نکانا

اک دن چھڈنی ایہہ دنیا فانی پھل نیجے دا پانا

عاجز بول محمدی ﷺ کلمہ جس کم ہمیشہ آنا

ت: تخت چو بارے سب چھڈ جانے مک جانی این جگ دی کھیڈ یارو

مال جگ دا جگ تے رہ جاسی اوڑک جانا این مٹی دے پٹھ یارو

نیک-اعمال اس جاہ کم آؤ سن فقیر ، چوہدری بھادویں کوئی سیٹھ یارو  
 غلام نبی ﷺ دے عاجز حشر اندر جھڈے نبی ﷺ دے ہوسن پٹھ یارو  
 ش: ثمرتے پھل ہوسن وچ جنت ٹھنڈی باغاں دی اوتھے چھاں ہو سی  
 کھان پین دی کوئی نہ کمی ہو سی دودھ ، شہد دی نہر رواں ہو سی  
 چمن جنت وچ سدا بہار ہو سی نہ ہی اس جاہ کوئی پریشان ہو سی  
 ہوسن حوراں ویں جنت دے وچ عاجز اوتھے ہر کوئی مسلمان ہو سی  
 ج: جگ وچ لکھ توں ودھ آئے اعلیٰ نیں کوئی میری سرکار ﷺ نالوں  
 آئے حاکم ویں ڈھیر جہان اندر نیں افضل کوئی احمد مختار نالوں  
 جنتی کلی دی ودھ ہے مہک میاں سارے جگ دے سب گلزار نالوں  
 مزاکے نبی ﷺ دے دی ودھ خوشبو عاجز ساری جنت دے گل بہار نالوں  
 ح: حُب حضور ﷺ دی رکھ سینے جس چن نون توڑ کے جوڑیا سی  
 نماز علیٰ نہ ہون قضا دتی واپس سورج نون اس نے موڑیا سی  
 ہتھ گٹ عرابی جدوں پاس آیا وچ پل دے آقا ﷺ نے جوڑیا سی  
 بچے جابر دے جدوں ہوئے مردہ نبی ﷺ عاجز دے اٹھا کے ٹوریا سی  
 خ: خبر قرآن وچ درج یارو رب آکھدا نبی ﷺ نون نور میاں  
 قَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ رب آکھے نہ پاتوں ایویں فتور میاں  
 وچ ماندہ پڑھ جے نہ منیں پھر اساں دا کیہہ قصور میاں  
 پتہ لگ سی عاجز ایہناں منکراں نون جدوں ہوسن پیش غفور میاں  
 د: دغا فریب تے ٹھگ بازی جھوٹ چغلی بجلی نون چھڈ بندے  
 چوری جوا زنا شراب خوری حلال حرام دی کر توں ونڈ بندے

رب ڈکدا اے گندیاں کاریاں نوں رِشوتِ سود جے کم چھڈ بندے  
 رہے نبی ﷺ دے عاجز غلام بن کے ایذا ہو رہی نہیں کوئی اُتند بندے  
 ذ: ذرا اس بات تے غور کرنا باہجھ رب دے ہو تے رب کوئی نہیں  
 حُب نبی ﷺ تو ودھ برائے بخشش مسلمان لئی ہو سب کوئی نہیں  
 آقلایب ﷺ جس دن آئے جہان اندر افضل استوں دن ہو شب کوئی نہیں  
 جشن عید میلاد منا عاجز ودھ اس توں خوشی وچ جگ کوئی نہیں  
 رب ہے سب دا اک میاں جس مار کے پھر جوادنا ایں  
 ہوی قبر دے وچ امتحان تیرا پھر حشر وچ اس بلاونا ایں  
 کیرا جو کوئی پتھر دے وچ رہندا رب اوہنوں ویں رزق پہنچاونا ایں  
 کاہنوں حاسدا ظالماں حسد کرنا ایں دتا رب دا عاجز وی کھاونا ایں  
 ز: زور آور میرا رب ڈاڈا جنہوں چاہے ہدایت فرمانودا اے  
 بلند آواز نہ نبی ﷺ دے نال بولو ضائع نیک اعمال ہو جانودا اے  
 صورت بشری پاروں مت بشر آکھو رب نبی ﷺ نوں نور فرمانودا اے  
 عاجز خاکی نہیں عرش تے جا سکدا ایہہ حضور ﷺ نوں کم سہانودا اے  
 س: سخت ہو سی دن حشر والا نال گرمی دے دل گھبراونا ایں  
 عمل نال ترازو دے تُل جانے کم نیکیاں نے اوتھے آونا ایں  
 جہاں نال سرکار ﷺ دے عشق کیتا جھنڈے نبی ﷺ تلے اوہناں جاوندا ایں  
 رہ نبی ﷺ دا عاجز غلام بن کے اوتھے آقلایب ﷺ نے کوثر پلاونا ایں  
 ش: شہر مدینہ انج چمکے جویں چن چمکے وچ تاریاں دے  
 نہیں اس دی ریس کوئی کر سکدا وچ دُنیا مُلکاں ساریاں دے

رہندا دو جگ دا مختار اوتھے دکھ دور کر دا بے چاریاں دے  
 ہر نبی اعلیٰ توں اعلیٰ اے نبی ﷺ عاجز دا اعلیٰ وچ ساریاں دے  
 ص: صفیاں بدھیاں وچ افضلیٰ نبی پت اڈیک وچ لان لگے  
 جدوں حضور ﷺ دا اوہناں استقبال کیتا رنج رنج ریارت پان لگے  
 سب نبیاں دے نبی امام میرے آقا ﷺ آپ نماز پڑھان لگے  
 نبیاں ازلی عہد نبھاہ دتا نبی ﷺ عاجز دے عرش نوں جان لگے  
 ض: ضد کرنی نئیں کم چنگا سدھے راہ جانا کم ثواب دا اے  
 خبراں غیب دیاں سوہناں رہیا دینا رب حاضر و ناظر فرمانودا اے  
 نبی ﷺ نور ہے پڑھو درود اس تے وچ قرآن کتاب دے آنودا اے  
 عاجز وچ قرآن جو شک کر دا اوہ منکر رب رحمن دا اے  
 ط: طبیب کوئی مدنی دے نالدا نئیں مرضاں ساریاں نوں جہڑا جان دا اے  
 دن بیچ دے اک ہی رات اندر کھجوراں اگا کھوانیاں جان دا اے  
 جو کوئی نبی ﷺ دا رہے غلام بن کے رہندا سدا موجاں مان دا اے  
 عاجز نال سرکار ﷺ دے لاء لیتے سوہنا توڑ نبھانیاں جان دا اے  
 ظ: ظالماں ظلم دی حد کیتی امام حسینؑ نال جنگ مچا دتا  
 پانی بند یزید پلید کیتا پیرہ نہر فرات تے لا دتا  
 امامؑ پاک نے دین دی لاج رکھی اک اک شمع توں وار دکھا دتا  
 امام حسینؑ دا عاجز صبر دیکھو حق عشق دا کر ادا دتا  
 ع: عشق دی کرے گل کھڑی رب نبی ﷺ دا نور اُپا دتا  
 خاطر یار دی رب دی ذات یارو سب جگ جہان بنا سجا دتا



رحمت سب جہانوں دی نبی ﷺ میرا اللہ ایوی حکم فرما دتا  
 عاجز اسوں تے رب نے کرم کیتا امتی نبی ﷺ دا جس بنا دتا  
 غ: غور کر ویکھ قرآن اندر رب آکھیا نبی ﷺ دی شان اندر  
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ آيا حکم پاک قرآن اندر  
 وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ رب کہیا محبوب دی شان اندر  
 لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْنَا الْاَفْلَاقَ پیا آکھدا ای نبی آپ ہی اپنی شان اندر  
 ف: فخر تکبر نئیں کم تیرے ہن چھڈ دے گندیاں کاریاں نوں  
 نبی ﷺ پاک دا جہاں نے حسد کیتا رب پچھ لیسے اوہناں ساریاں نوں  
 ایہہ جگ مقام فناہ دا اے چھڈ جاونا ایں گھٹی چوباریاں نوں  
 غلامی نبی ﷺ دی رب توں منگ عاجز جے پانا ایں جنت نظاریاں نوں  
 ک: کرنی جس خانے وچہ گزر ہووے حفاظت اس دی وچ نہ فرق کریے  
 جے کجے پہلے ویکھ لیتے پاس جدوں ویں کوئی سڑک کریے  
 دتا دین اسلام سکھا مدنی گل حق دی وچ نہ فرق کریے  
 جس بوٹے دا عاجز پھل کھائے خدمت اسدی کدیں نہ ترک کریے  
 ق: قبر وچ سخت عذاب بندے کجھ نیک دی عمل کما لیتے  
 اللہ پاک دی حمد و ثنا کریے درود نبی ﷺ دے اُتے پہنچا لیتے  
 لوئی شرم حیا دی اوڑھ کے تے نینویں ہو کے وقت لنگا لیتے  
 دان مرشد دا عاجز بھلیے نہ تاں پھر مراد نوں پا لیتے  
 ل: لگ جا سی پتہ ٹھکیاں دا جو جگ وچ بھیس بنائی بیٹھے  
 ظاہری شکلوں مسلمان لگن اندروں نبی ﷺ نال حسد کمائی بیٹھے

- غلام نبی ﷺ دے عید میلاد کر دے منکر لیک ایمان نوں لائی بیٹھے
- رب عید میلاد منائی بیٹھا فتویٰ عاجز تے کس توں لائی بیٹھے
- ۴: میم مرشد نوں سجدی اے نالے ماں نوں لگ دی میم ایہو
- محبوب ﷺ خدا نوں لگدیاں دو میماں اللہ کریم نوں لگدی میم ایہو
- ایہو لگ دی مکہ مکرمہ نوں نالے مدینہ منورہ نوں میم ایہو
- اس میم دی عظمت نوں رب جانے چم لکھ واری عاجز میم ایہو
- ۵: نفع کیہہ اوہناں نوں لبھنا ایں جو بے ادب بزرگاں دے ہو بہندے
- عالم دین دا نئیں حیا کر دے ثناخواناں دے حاسد جو ہو بہندے
- وعظ سن اذان مذاق جہڑے ادب حیا ولوں ہتھ دھو بہندے
- عاجز چھڈ کی اوہناں دی گل کرنی اوہ تے پیلے شیطان ہو بہندے
- ۶: واحدہ لا شریک ہے رب میرا سوہنا سب توں سوہنا اللہ کریم سوہنا
- سب جہان اس بنائے سوہنے کیڈا اس دا عرش عظیم سوہنا
- حروف تہجی وی ہین تے سب سوہنے پر چمکے اوہناں وچ الف اک میم سوہنا
- ہر چیز سب جگ دی اک پاسے ودھ عاجز دا نبی ﷺ کریم سوہنا
- ۷: ہتھ اٹھا ذعا کریے اللہ نبی ﷺ دا سانوں غلام کر دے
- رہیے رب رسول ﷺ دی یاد اندر بھاویں صبح کر دے بھاویں شام کر دے
- وقت نزع دے آقلیوں ﷺ دی دید ہووے وچ قسمت دے کوثری جام کر دے
- سُنیں عاجز دی توں فریاد ربا اُتے لبان محمد ﷺ دا نام کر دے
- ۸: عاشقاں دی ایہو ریت ہوندی چت دل محبوب دے لائی پھرنا
- دل رکھنا یار دی یاد اندر اوہدے راہواں وچ اکھیں وچھائی پھرنا

رکھنی آس اُمید دیدار والی ذکر لباب دے اُتے سجائی پھرنا  
 عاجز نبی ﷺ دا بول کلمہ کے کم نیں بھیس وٹائی پھرنا  
 ی: یاد رکھ فقیر نوں چھیرے نہ بھاویں حال تھیں اوہ بے حال ہووے  
 کلیاں سمجھ نہ اس نوں جھڑک دینے اللہ نبی ﷺ اوہدا مرشد نال ہووے  
 چپ وٹ زمانے دے وچ پھر دا صبر رب ولوں اوہنوں دان ہووے  
 عاجز اوہ رب دی پکڑ وچ آجاندا رکھدا ویر جو فقر دے نال ہووے  
 کیا وعدہ غفار نے نہ ہرگز وہ ڈرے  
 غلامی سرکار ﷺ میں عاجز جو بھی کوئی مرے

وحدہ لا شریک ہے رب میرا نیں رحیم ہور رحمن ورگا  
 آئے لکھ توں ودھ جہان اندر پر کوئی نیں محمد دی شان ورگا  
 ہو یا نہ ہوسی کوئی ہور ایسا میرے نبی شاہ سلطان ورگا  
 نبی ﷺ عاجز دے عرش دا سیر کیتا نیں رب دے کوئی مہمان ورگا

## نعت شریف

میلا د محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا

گھر والا گھر وچ بلاندے رہنا چاہیدا

علماء توں پچھ توں حدیث کولوں پچھ توں قرآن کولوں پچھ بھاویں نہ نہیں کولوں پچھ توں

نبی دے غلاماں نوں نیں ستاندے رہنا چاہیدا میلا د محمد مناندے رہنا چاہیدا

گھر والا گھر وچ بلاندے رہنا چاہیدا

میلا د محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا

اللہ کر نالے درود وی پہنچایا کر ذکر رسول ﷺ نال سینے نوں سجایا کر  
 نبی ﷺ دے غلاماں دائیں حسد کرنا چاہیدا میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا  
 گھر والا گھر وچ بلاندے رہنا چاہیدا  
 میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا  
 منک لے توں رب کولوں صدقہ رسول ﷺ داعی دے گھرانے نالے فاطمہ بتول دا  
 ایویں ویکھ ویکھ کسے ونوں نہیں سڑ مرنا چاہیدا میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا  
 گھر والا گھر وچ بلاندے رہنا چاہیدا  
 میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا  
 مرشد توں پچھ جاتوں پیر کولوں پچھ لے بھادیں رب دے توں کسے وی فقیر کولوں پچھ لے  
 گلہ نبی دے غلاماں دائیں کر دے رہنا چاہیدا میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا  
 گھر والا گھر وچ بلاندے رہنا چاہیدا  
 میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا  
 اُمتِ محمدی ﷺ میں شامل تو سبھی ہیں علماء دین غلامانِ نبی ﷺ ہیں  
 نہیں اوہناں دا مذاق اڈاندے رہنا چاہیدا میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا  
 گھر والا گھر وچ بلاندے رہنا چاہیدا  
 میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا  
 علماء دے بے ادب ہونا کستاخ دی نشانی ایں پر علماء دی شان وچ نہ کمی کوئی آئی ایں  
 شیطان دی غلامی کولوں دُور رہنا چاہیدا میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا  
 گھر والا گھر وچ بلاندے رہنا چاہیدا  
 میلادِ محمد ﷺ مناندے رہنا چاہیدا

دُنیا ایہہ فانی عاجز لہنوں چھڈ جانا نئیں آخر کار کم تیرے ایسے گل آؤنا ایں  
 کلمہ محمدی ﷺ پکاندے رہنا چاہیدا میلادِ محمدی ﷺ مناندے رہنا چاہیدا

## نعت شریف

جاگے بھاگ حلیمہؓ سعدیہ دے جدوں گودی وچ لال کھڈاندی رہی  
 دے دے بو سے سوہنے مدنیؓ نون اوہ تے اپنے بخت جگاندی رہی  
 کنگھی کر کر سوہنیاں زلفاں نون سرمہ اکھیاں دے وچ پاندی رہی  
 ماں پا کے گودی دے وچ سوہنا نال اکھیاں دے اکھیاں ملاندی رہی  
 جاگے بھاگ حلیمہؓ سعدیہ دے جدوں گودی وچ لال کھڈاندی رہی  
 دے دے بو سے سوہنے مدنیؓ نون اوہ تے اپنے بخت جگاندی رہی  
 نوری صورت نہ تک تک رجدی سی بناں دید نہ پل رہ سکدی سی  
 سوہنے دست مبارک پھڑ پھڑ کے حلیمہؓ نال پیارے دے خُج دی رہی  
 جاگے بھاگ حلیمہؓ سعدیہ دے جدوں گودی وچ لال کھڈاندی رہی  
 دے دے بو سے سوہنے مدنیؓ نون اوہ تے اپنے بخت جگاندی رہی  
 جدوں مدنیؓ جھولے وچ پاندی سی کدیں بہہ کے کول جھولاندی سی  
 کدیں آجبرائیل وی دے واری پڑھے نعتاں تے پکھی ہلاندى رہی  
 جاگے بھاگ حلیمہؓ سعدیہ دے جدوں گودی وچ لال کھڈاندی رہی  
 دے دے بو سے سوہنے مدنیؓ نون اوہ تے اپنے بخت جگاندى رہی  
 دُخنی مکھڑا رہندی تکی اوہ رہی دولت سانجھ کے رکھدی اوہ  
 رہندا مدنیؓ پاک نجاست توں نال ریجاں دے روز نہلاندى رہی

جاگے بھاگ حلیمہؓ سعدیہ دے جدوں گودی وچ لال کھڈاندی رہی  
 دے دے بوے سوہنے مدنیؓ نوں اوہ تے اپنے بخت جگانڈی رہی  
 ہويا روشن گھر حلیمہؓ دا دِنے راتیں عید مناندی رہی  
 عاجز چھیج میلی نہ ہون دیندی چٹی چادر بیٹھ وچھاندی رہی

## دوہڑے

جس ماں نے حبیب ﷺ خدا جنیا اس ماں وِ رگی ہو آئی کوئی نہیں  
 پلانڈی رہی جو نبی ﷺ نوں دودھ یارو اس دائی وِ رگی ہو دائی کوئی نہیں  
 جس ہستی نے سورج نوں موڑ دتا رب اس جہی ہو بنائی کوئی نہیں  
 نبی ﷺ عاجز دا بیٹھال لوکو اس جہیا وچ ساری خدائی کوئی نہیں  
 شانِ مدنی ﷺ جو رب بیان کیتی کسے ہو کارن خبر آئی کوئی نہیں  
 دتا تاج شفاعت پہنا اس نوں اہدی اطاعت دِن ہونی رہائی کوئی نہیں  
 صفت رب دی لکھیاں جہڑی نہ ختم ہووے اوہ دوات وی رب بنائی کوئی نہیں  
 وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ رَبَّ آكْهَدَا اے عاجز حدتے اس بنائی کوئی نہیں  
 جہڑی مہر حضور ﷺ تے لائی مولیٰ کسے ہو اُتے اوہ لائی کوئی نہیں  
 کیجا عطا مقام محمود اس نوں شک اس وچ ذرہ تے رائی کوئی نہیں  
 دتا تاج شفاعت پہنا اس نوں ایسی کسے نوں ٹوپی پہنائی کوئی نہیں  
 نبی ﷺ عاجز دا رحمت اللعالمین یارو خبر کسے کارن ایسی آئی کوئی نہیں  
 تلسو نی میرا مدنی مائی سوہنا اس دے نال دا ہو کوئی نہیں  
 قسم رب دی دو جہان اندر نال اس دے کسے دا جوڑ کوئی نہیں  
 جہڑی کہے سوہنا رب مَن جاندا اوہنوں اس دے بوے توں موڑ کوئی نہیں  
 عاجز سوہنے محمد ﷺ دا بول کلمہ حامی حشر وچ ایسا ہو کوئی نہیں

اس ماں نوں میرا سلام ہووے جس ماں نوں محمد ﷺ مصطفیٰ ملیا  
 ملیا جس نوں شفاعت دے تاج والا سوہنا نبی ﷺ ختم الانبیاء ملیا  
 حامی غریباں، یتیمان، بے وارثاں دا دو جگ دا جس نوں شہنشاہ ملیا  
 نعت نبی ﷺ نئیں عاجز ختم ہوندی اس ماں نوں حبیبِ خدا ملیا  
 غریب سمجھ گواندی نہ پان جھاتی گھر حلیمہ دا رب چکان لگا  
 مہربان حلیمہ تے رب ہويا فضل و کرم تے رحمت فرمان لگا  
 حلیمہ دے گھر دی پلٹ دتی جدوں مدنی ﷺ قدم نکان لگا  
 ہور دایاں مایاں عاجز اک پاسے جبرائیل وی پھیریاں پان لگا  
 رونقاں گھر حلیمہ دے لگ گیاں جدوں نبیاں دا گھر سردار آیا  
 دایاں آ مبارکاں دین سھے گھر تیرے حلیمہ بچاں آیا  
 توں کیہہ اس نوں پالنا ایہ تے تہ نوں پالن بیٹاں آیا  
 کتھوں لہھی ایہہ کان توں رحمتاں دی نبی ﷺ عاجز دا بن مختار آیا

## التجاء

کملی والیا نظرِ کرم کر دے تینوں پنجتن دے نام دا واسطہ ای  
 رکھو اے ناچیز دی لاج رہا تینوں مدنی ﷺ دے یاراں دے نام دا واسطہ ای  
 شہیدان کربلا تے خواجہ اولیس قرنی نالے بلال دے نام دا واسطہ ای  
 بوہے تیرے تے کرے صدا عاجز تینوں ہی نام دا واسطہ ای  
 امام حسین تے اس دے نانے پاک محمد ﷺ ہادی دے نام دا واسطہ ای  
 رہی صفراں بیمار مدینے دے وچ جہڑی اس سید زادی دے نام دا واسطہ ای

پیر پیران پیر غوث شاہ عبدالقادرؒ بغدادی دے نام دا واسطہ ای  
 رکھیں عاجز دی لاج خداوند امیرے مرشد سید طالب حسینؒ فاروق آبادی دے نام دا واسطہ ای  
 ربا اک لکھ تے کئی ہزار نالے خاتم النبیین دے نام دا واسطہ ای  
 پاک دامناں جو شام دے ول ٹریاں نالے زین العابدینؑ دے نام دا واسطہ ای  
 تینوں واسطہ اولیاء انبیاء دا ہور بزرگان دین دے نام دا واسطہ ای  
 دیویں عاجز نوں حشر وچ بخش ربا ختم المرسلین ﷺ دے نام دا واسطہ ای

## درشانِ مرشدؒ

پیر سو جو پیڑ گواوے تے دیوے راہ راست وکھا بیلی  
 کرے آباد اوہ دل دی کھیتی بوٹا عشق محمدی ﷺ وچ لا بیلی  
 مرشد لائے تے لگ دی جاگ یارو دیوے نوری رنگ چڑھا بیلی  
 صدقے عاجز میں مرشد دی ذات اتوں دیندا ناؤ کنارے لا بیلی  
 دتساں تساں نوں مرشد دی شان یارا ذرا گل ول غور فرما بیلی  
 جس دے سر تے مرشد دا ہتھ ہووے دست نبی ﷺ جاندا اُتے آ بیلی  
 ہتھ نبی ﷺ دا اپنا رب ہتھ آکھے اس گل وچ شک نہ لا بیلی  
 در مرشد تے عاجز جدوں جھک جائے بارش رحمت دی کرے خدا بیلی

اللہ ولیوں کا دوست ہے

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝



إِنَّهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْعًا ط وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ج وَاللَّهُ  
وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ۝ هَذَا بَصَائِرٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

(سورة جاثية، ركوع ۲)

ترجمہ: پھر ہم نے اس کام کے عمدہ راستہ پر تمہیں کیا یعنی دین کی راہ پر اے محمد ﷺ تو اسی راہ چلو اور نادانوں کی خواہشوں کا  
ساتھ نہ دو بے شک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام نہ دیں گے اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور ڈروالوں  
کا دوست اللہ۔ یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت و رحمت دین اسلام ہے۔

بہتر رستہ دنیا تینوں سن توں نبی ﷺ پیارے نادان کچھے تسان لگنا نائیں حکم اللہ فرماوے  
اللہ برابر کوئی کم نہ دیسی اس وچ شک نہ کائی اکھیں کھول کے ذرا دیکھن لوکیں تاں ایہ بات بتائی  
ظالم دوست ظالماں کارن تے ولیاں دوست اللہ ہدایت اہل ایماناں کارن رحمت مارے اچھلا

لہذا ثابت ہوا کہ ظالم لوگوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے والے لوگ بھی ظالم ہی ہوتے ہیں اس لیے ان  
سے حکم خدا نفرت کرنی چاہیے اور میدان محشر میں اللہ رب العزت ان پر سوال کرے گا کہ تم نے ان ظالم لوگوں کی پیروی  
کیوں کی جو میرے نبی ﷺ اور دین اسلام کو جھٹلایا کرتے چوری، جوا، شراب، دغہ بازی، زنا، کاری اور دیگر برے اعمال میں  
مشغول رہتے تھے۔ تو اس وقت وہ ظالم لوگوں کے دوست عرض کریں گے اے ہمارے خدا اس وقت وہ ہم کو ظاہری فائدہ  
دیتے تھے تو اللہ فرمائے گا اب ان کو بلاؤ اور فائدہ حاصل کرو؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے! کیا میں نے تم کو یہ نہ بتایا تھا کہ اللہ  
ولیاں کا دوست ہے واللہ ولی المتقین یعنی اللہ پرہیزگاروں سے پیار کرتا ہے۔

برادران اسلام! کیا یہ بات واضح نہ ہوئی کہ متقین جن میں پیر، فقیر، علماء، اکرام، ثناء خوان رسول ﷺ اور بزرگان دین  
حضرات شامل ہیں بشرطیکہ اہل بیعت ہوں اور اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہوں اللہ ان کا دوست ہے۔

ظالم دوست ظالماں کارن تے ولیاں دوست اللہ

ہدایت اہل ایماناں کارن رحمت مارے اچھلا



## نعت شریف

آجا ماہی میرے عربی سائیاں اک نظر اساں ول ہووے  
 پیاں اکھاں ترن دید نوں آقا ﷺ دل یاد تیری وچ رووے  
 وہ دیدار میرے مدنی ﷺ سائیاں تاں ہر مقصد حل ہووے  
 کریں امداد عاجز دی آقا ﷺ جدوں پیش خدا دے ہووے

جاگے بخت حلیمہ سعدیہ کے جب گودی میں لال کھلاتی رہی  
 دے دے بوسے سوہنے مدنی ﷺ کو وہ تو اپنے نصیب جگاتی رہی  
 کنگھی کر کر آقا ﷺ کی زلفوں کو سرمہ آنکھوں میں وہ لگاتی رہی

ماں اٹھا کر گودی میں سوہنا ساتھ آنکھوں کے آنکھیں ملاتی رہی

جاگے بخت حلیمہ سعدیہ کے جب گودی میں لال کھلاتی رہی  
 دے دے بوسے سوہنے مدنی ﷺ کو وہ تو اپنے نصیب جگاتی رہی

جب مدنی ﷺ جھولا میں سلاتی تھی کبھی ساتھ بیٹھ کر جھولاتی تھی

کبھی جبرائیل بھی باری آدیتے نعتیں پڑھتی رہی اور پنکھی ہلاتی رہی

جاگے بخت حلیمہ سعدیہ کے جب گودی میں لال کھلاتی رہی  
 دے دے بوسے سوہنے مدنی ﷺ کو وہ تو اپنے نصیب جگاتی رہی

رہتی دیکھتی وہ صورت نوری کو واضحی مکھڑا بے مثل کستوری کو

سوہنے دست مبارک اٹھا اٹھا کر حلیمہ لبوں کے ساتھ لگاتی رہی

جاگے بخت حلیمہ سعدیہ کے جب گودی میں لال کھلاتی رہی  
 دے دے بوسے سوہنے مدنی ﷺ کو وہ تو اپنے نصیب جگاتی رہی

ہوا روشن گھر حلیمہ کا صبح و شام وہ عید مناتی رہی  
عاجز چھیچ نہ میلی وہ ہونے دیتی سفید چادر تلے بچھاتی رہی

اچیاں لیاں دن بیچ کھجوراں تے پتر جہاں دے ساوے  
ملدیاں صرف مدینے اندر ہور خبر رکھوں نہ آوے  
معجزہ نبی ﷺ میرے دا ہر حاجی آن بتاوے  
ایہو حسرت دل عاجز اندر جے مدنی بلا دکھاوے

### میلادِ مصطفیٰ ﷺ

خاطر نبی ﷺ دی رب کریم قادر سارے جگ جہان بنائے آپے  
وعدے سد کے نبیاں توں لئے اس نے نالے ہور ارواح بلائے آپے  
پاس تساندے جدوں محبوب ﷺ آؤ سی من لیا جے رب سمجھائے آپے  
رب عاجز دے عید میلاد اندر سارے جگ جہان بنائے آپے  
اللہ نبی ﷺ دا شاخوان بنیا زبان یار تھیں بول سنائے آپے  
واضحی مکھڑا وایل زلفاں وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فرمائے آپے  
وَ مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ویں آپ بتائے آپے  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُّبِينٌ رب عاجز دا خود سمجھائے آپے  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيمًا محفل یار دی خدا سجائے آپے  
إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ وَيُكْفَرُ يَارَ دِي شَان ودھائے آپے

رب دُنیا ایہہ محفل سجا دتی کوئی لیائے آپے کوئی لے جائے آپے  
 عاجز وچ قرآن جو شک کر سی کیتے اپنے دا پھل پائے آپے  
 جدوں رب دے جا کے پیش ہوئیوں پتہ لگسی چوں چلاکیاں دا  
 نبی ﷺ عرش تے گیا سی من سیں توں بڑا پٹ ہوسی جدوں ٹاکیاں دا  
 کس گل توں ظالماں حسد کرنا ایں پتہ لگ جاسی بے باکیاں دا  
 کیوں عاجز دے نال توں ویر پایا نعت گو ہاں کوثر دے ساقیاں دا

وَ إِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ لَتَنْصُرُنَّهُ، ط قَالَ ء أَقْرَرْتُمْ وَ أَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ

إِصْرِي ط قَالُوا أَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوا وَا أَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝

(سورۃ آل عمران - رکوع ۹۶) ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو

کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر  
 ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا گیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کیا ہم نے  
 اقرار کیا اور پھر فرمایا ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

ترجمہ: اور جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

کرو ویلا وقت اوہ یاد نبیؐ رب وچ قرآن فرمایا  
 دیساں کتاب و حکمت میں تساندے تائیں ایوی بات بتائی  
 ایمان لیا کے کرنا جے مدد اسدی رب اپنی سب منائی  
 ہن توں بعد جو پھر سن عاجز رب ایوی بات بتائی  
 جدوں نبیاں نوں سد کے لیا وعدہ رب صاف داصاف بتایا  
 کرسی کتب دی آ تصدیق سوہنا اللہ پاک نے مہر لگائی  
 رہنا گواہ تساں اک دو جے تے اللہ خود گواہی پائی  
 فاسق لوکیں اوہ ہوسن سارے اللہ مٹدی گل مکائی

## خادم مدنی ﷺ دے

خوش بخت خادم میرے مدنی دے رہندے عید میلاد مناندے اوہ

رہندے نعتاں پڑھدے سُنْدے تے محفلاں خوب سجاندے اوہ

پیر فقیر تے عالم قاری نعت خوان بلاندے نے

بہندے یاد سرکار دی اندر پلکاں راہواں وچ وچھاندے اوہ

خوش بخت خادم میرے مدنی دے رہندے عید میلاد مناندے اوہ

رہندے نعتاں پڑھدے سُنْدے تے محفلاں خوب سجاندے اوہ

عاشق صادق نبی ﷺ میرے دے نیڑے دُوروں آؤندے نے

یار تجن ویں نال لیوندے ٹولے بن بن آؤندے اوہ

خوش بخت خادم میرے مدنی دے رہندے عید میلاد مناندے اوہ

رہندے نعتاں پڑھدے سُنْدے تے محفلاں خوب سجاندے اوہ

میں سُدیا ایں میرے مدنی آقا وچ محفل دے آندے نے

سب نوں آن مراداں وٹڈے پھیرا رحمت پاندے اوہ

خوش بخت خادم میرے مدنی دے رہندے عید میلاد مناندے اوہ

رہندے نعتاں پڑھدے سُنْدے تے محفلاں خوب سجاندے اوہ

نظر کرم اک میں ول کرنا آقلیت رحمت پھیرا پایا جے

دَر تیرے دا سائل عاجز سر تاج شفاعت سہاندے اوہ

خوش بخت خادم میرے مدنی دے رہندے عید میلاد مناندے اوہ

رہندے نعتاں پڑھدے سُنْدے تے محفلاں خوب سجاندے اوہ

## منافق کی پہچان

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا  
الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ أَنفَا قَوْلِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَ  
هُمُ (سورة محمد، رکوع ۲)

ترجمہ: اور ان میں سے بعض تمہارے ارشاد سنتے ہیں یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں علم والوں سے کہتے ہیں ابھی انہوں نے کیا فرمایا یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی اور اپنی خواہشوں کے تابع رہے۔

وَالَّذِينَ اهْتَدُوا زَادَهُمْ هُدًى وَاتَّقَوْهُمْ ۝

ترجمہ: اور جنہوں نے راہ پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور ان پر پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی۔  
تو پھر اللہ رب العزت نے اس آیت کے آگے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم کا ہے کے انتظار میں ہو مگر قیامت کہ  
اچانک ان پر آجائے اس کی علامتیں تو آہی چکی ہیں پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ اور کہاں ان کا سمجھنا تو جان لو  
کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اے محبوب ﷺ اپنے خاصوں اور عام مسلمان مرد اور عورتوں کے گناہوں  
کی معافی مانگو اور جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا اور رات کو تمہارا آرام کر لینا۔

برادرانِ اسلام! ان آیات سے اب ہمیں یہ ثابت ہوا کہ وہ لوگ جو حکم خداوندی یا ارشادات نبوی ﷺ  
کسی مسجد کسی محفل میں کسی علماء دین یا کسی اور اللہ کے نیک بندوں کی زبانوں سے سن کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور  
بے ہودہ باتیں ان کے بارے میں کرتے ہیں وہ لوگ منافق ہیں اور ان کا یہ فعل حسد کی بنا پر ہوتا ہے تو پھر یوں بھی  
کہا جاسکتا ہے۔

نیوکاراں دا کرن جو حسد ظالم منکر قرآن نہ ہوون تے کون ہوون

کرن مذاق جو نبی ﷺ دے خادماں نوں منافق بے ایمان نہ ہوون تے کون ہوون

گل حق دی جہڑے ٹھکرا دیندے چیلے شیطان نہ ہوون تے کون ہوون

عاجز روکیاں ویں جہڑے نہیں مُردے دوزخ دے اوہ مہمان نہ ہوون تے کون ہوون

تو آئیے اب ذرا کچھ آگے چلیں تو سورۃ محمد کے رکوع نمبر 3 میں اللہ رب العزت نے یہ بھی ارشاد فرمایا اور اپنے نبی محمد ﷺ کو مخاطب فرما کر کہا

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَتِهِمْ ط وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ط

وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۝ (سورۃ محمد، رکوع ۴)

ترجمہ: فرمایا اگر ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھا دیں کہ تم ان کی صورت سے پہچان لو اور ضرور تم انہیں بات کے اسلوب میں پہچان لو گے اور اللہ تمہارا گواہ ہے عمل جانتا ہے۔

حدیث شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم ﷺ سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو ان کی صورتوں سے پہچانتے تھے چنانچہ جب منافق لب کو ہلاتا تو آپ ﷺ ان کے نفاق کو ان کی بات سے پہچان لیتے۔ فائدہ: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بہت سے وجوہ علم عطا فرمائے ان میں صورت سے پہچاننا بھی اور بات سے پہچاننا بھی۔

مگر یاد رکھو جنہوں نے راہ پائی اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی اور پرہیزگاری ان کو عطا فرمائی تو ذعا ہے اللہ رب العزت ہم سب کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرما کر پرہیزگار بنائے۔

جہاں نال سرکار ﷺ دے عشق کیتا اوہ تے دم دم ورد پکائی پھر دے

رہندے رب رسول ﷺ دی یاد اندر ذکر لباں دے اُتے سجائی پھر دے

کدیں محفل میلاد سجا بہندے پلکاں راہواں دے وچ وچھائی پھر دے

شمع عشق محمدی ﷺ بال سینے عاجز پل پل عید منائی پھر دے



## نعت شریف

رکھو دل میں عشق محمد ﷺ کا دن یاد اس کی بات بنتی نہیں  
اپنے آپ نمازیں لکھ پڑھیے دن مرشد کشتی ترقی نہیں  
کر حمد و ثنا تو خالق کی اور ذکر نبی ﷺ بھی کرتا رہ

چوم قدم مبارک مرشد کے پھر عشق کی بازی ہرتی نہیں

رکھو دل میں عشق محمد ﷺ کا دن یاد اس کی بات بنتی نہیں  
اپنے آپ نمازیں لکھ پڑھیے دن مرشد کشتی ترقی نہیں  
رہ درود نبی ﷺ پہ پڑھتا تو اور اللہ اللہ کرتا تو

اس جان خدا سے کیا لینا جو جان خدا سے ڈرتی نہیں

رکھو دل میں عشق محمد ﷺ کا دن یاد اس کی بات بنتی نہیں  
اپنے آپ نمازیں لکھ پڑھیے دن مرشد کشتی ترقی نہیں  
جس سر پہ ہاتھ ہو مرشد کا اوپر دست نبی ﷺ آ جاتا ہے

دست نبی ﷺ کو دست خدا سمجھو اس میں شک کی گنجائش تو آتی نہیں

رکھو دل میں عشق محمد ﷺ کا دن یاد اس کی بات بنتی نہیں  
اپنے آپ نمازیں لکھ پڑھیے دن مرشد کشتی ترقی نہیں  
آؤ کر لیں غلامی مدنی ﷺ کی جسے تاج شفاعت سہاتا ہے

نبی ﷺ کو نور خدا نے بتایا منکر کو شرم کیوں آتی نہیں

رکھو دل میں عشق محمد ﷺ کا دن یاد اس کی بات بنتی نہیں  
اپنے آپ نمازیں لکھ پڑھیے دن مرشد کشتی ترقی نہیں



ہے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام ان کا چاند سورج بھی ہے غلام ان کا  
عاجز میلادِ محمد ﷺ مناتا تو رہ کسی چیز کی کمی پھر آتی نہیں

## نعت شریف

پڑھتے ہیں فرشتے اور خود بھی خدا درود کے پڑھنے کا حکم آ رہا ہے  
محمد ﷺ کے صدقے یہ سب کچھ بنا دل میں تصور تو یہی آ رہا ہے  
اسی کی خاطر یہ سب کچھ بنایا میلادِ محمد ﷺ خدا نے رچایا  
اس دنیا کی محفل میں ہر کوئی دیکھو آ رہا ہے کوئی جا رہا ہے  
پڑھتے ہیں فرشتے اور خود بھی خدا درود کے پڑھنے کا حکم آ رہا ہے  
محمد ﷺ کے صدقے یہ سب کچھ بنا دل میں تصور تو یہی آ رہا ہے  
طفیل محمد ﷺ یہ دنیا بنائی پانی میں کشتی خدا نے ترائی  
واضحیٰ مکھڑا جو اس نے بنایا چرچا زلفوں کا فرما رہا ہے  
پڑھتے ہیں فرشتے اور خود بھی خدا درود کے پڑھنے کا حکم آ رہا ہے  
محمد ﷺ کے صدقے یہ سب کچھ بنا دل میں تصور تو یہی آ رہا ہے  
یہ فرش و عرش بھی اسی کی خاطر مسجد و کعبہ اور دفاتر  
کر و شکر و خوشی نعمتِ خدا کا قرآن میں جس کا ذکر آ رہا ہے  
پڑھتے ہیں فرشتے اور خود بھی خدا درود کے پڑھنے کا حکم آ رہا ہے  
محمد ﷺ کے صدقے یہ سب کچھ بنا دل میں تصور تو یہی آ رہا ہے

یہ زمین و آسمان خدا نے بنائے محمد ﷺ کی خاطر یہ غنچے مہکائے  
عاجز محفل میں چاند اور سورج سجائے ستاروں سے زینت بڑھا رہا ہے

سُنوں عرض حضور پر نور ﷺ میری نظرِ کرم اسماں دے دل ہووے  
اپنے نفراں وچ کرو شمار ساڈا بھاویں اُج ہووے بھاسیں کل ہووے  
اکھیاں تکدیاں سوہناں راہ تیرا دل وچ یاد تیری ہر پل ہووے  
بخشو عاجز ناچیز نوں دید آقا ﷺ تاں دلی مقصد ساڈا حل ہووے

## نعت شریف

پیار مل پیار دا سرکار ﷺ چاہیدا  
آقا ﷺ دے دو غاماں نوں دیدار چاہیدا  
ملے ساتھ خدا دے بندیاں دا نہ ملے مکاڑے گندیاں دا  
رہیے اسمیں رضائے خدا اندر نال نیکاں دے اسماں دا شمار چاہیدا  
پیار مل پیار دا سرکار ﷺ چاہیدا  
آقا ﷺ دے دو غاماں نوں دیدار چاہیدا  
مدت دی تاہنگ آقا اسماں ایہہ رکھائی اے دید تیری دی رتج سانوں آئی اے  
کرو نظرِ کرم نئیں اُدھار ہونا چاہیدا  
پیار مل پیار دا سرکار ﷺ چاہیدا  
آقا ﷺ دے دو غاماں نوں دیدار چاہیدا

و کھا دو مدینے دیاں نوری نوری گلیاں جہاں وچ میرے آقا لایاں تساں تلیاں

ایہو میری عرضی تے ہو روی اجیل اے اساں داوی بیڑا آقا پار ہونا چاہیدا

پیار مل پیار دا سرکار ﷺ چاہیدا

آقا ﷺ دے دو غلاماں نوں دیدار چاہیدا

خضرئی وکھا دو آقا تے مینار جہڑا نال اے

رہندا ہر ویلے سانوں ایہہ ہی خیال اے منظور ساڈا وی سوال چاہیدا

پیار مل پیار دا سرکار ﷺ چاہیدا

آقا ﷺ دے دو غلاماں نوں دیدار چاہیدا

ہو دے لبان اُتے کوثری جام سوہنیاں نالے مٹھا جہیا کلمہ تیرا نام سوہنیاں

ہو دے اکھاں اگے تیری تصویر سوہنیاں تب عاجز دا وقت وصال چاہیدا

## نعت شریف

محمد ﷺ پیارے بڑی شان والے

ان سا دو جگ میں اور کوئی نہیں ہے

انہی کی خاطر یہ عرض و سماں ، عرض و سماں بلکہ سارے جہاں

محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا ان کی مثل کوئی آیا نہیں

محمد ﷺ پیارے بڑی شان والے

ان سا دو جگ میں اور کوئی نہیں ہے

براق پہ خدا نے محمد ﷺ بٹھائے آسمان و جنت بھی ان کو دکھائے

بات تو یوں ہے محمد ﷺ کے سوا عرش پہ کسی کو بلایا نہیں ہے

محمد ﷺ پیارے بڑی شان والے

ان سا دو جگ میں اور کوئی نہیں ہے

کیے مردہ زندہ نبیوں نے بیشک ہے شان محمد ﷺ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ذکر بلندی جو فرمایا خدا نے کنارہ تو اس کا بتایا نہیں ہے

محمد ﷺ پیارے بڑی شان والے

ان سا دو جگ میں اور کوئی نہیں ہے

کیسی شان محمد ﷺ حکم خدا اللہ رضائے محمد ﷺ رضائے خدا اللہ

سوائے ان کے توڑا نہ جوڑا چاند کو کسی نے سورج کو واپس مڑایا نہیں ہے

محمد ﷺ پیارے بڑی شان والے

ان سا دو جگ میں اور کوئی نہیں ہے

یہی آرزو اور عرض ہے میری مانگتا ہوں تجھ سے غامی میں تیری

آقلیٰ ﷺ عاجز پہ ہو اک نظر کرم تیرے در سے خالی کوئی آیا نہیں ہے

## التجاء در حضور پر نور رسول مقبول ﷺ

نہیں ہوتا بن یاد تیری ہمارا گزارہ یارسول اللہ ﷺ

تم ہی تو ہو ہم گناہگاروں کا سہارا یارسول اللہ ﷺ

تیرے ہی دم سے جگمگاتا ہے عالم یہ سارا یارسول اللہ ﷺ

کرو عاجز پہ نظر کرم خدارا یارسول اللہ ﷺ

درود و سلام ہو تجھ پہ بے شمار ہزارہ یارسول اللہ ﷺ  
 نہیں ہوتا جدائی کا ڈکھڑا گوارہ یارسول اللہ ﷺ  
 عاجز کو بھی بلاؤ ڈر پہ کہ دیکھیں ہم بھی وہ نظارا یارسول اللہ ﷺ  
 جہاں ہے گنبد خضریٰ تیرا پیارا پیارا یارسول اللہ ﷺ  
 سورج مڑ کر آ گیا جب کیا آپ ﷺ نے اشارہ یارسول اللہ ﷺ  
 چاند بھی ہوا حاضر خدمت ہو کر پارہ پارہ یارسول اللہ ﷺ  
 یارسول اللہ یا حبیب اللہ کتنا نام ہے آپ کا پیارا یارسول اللہ ﷺ  
 نعت لکھتا ہے بیشک قلم عاجز مگر یہ تو کرم ہے تمہارا یارسول اللہ ﷺ  
 میں تو بندہ ہی ناچیز ہوں نکارہ یارسول اللہ ﷺ  
 مگر جشن میاد مناتا ہوں تمہارا یارسول اللہ ﷺ  
 جگا دو ہمارے بھی مقدر کا ستارہ یارسول اللہ ﷺ  
 کہ کہیں اتر جائے عاجز کے حاسدوں کا افارہ یارسول اللہ ﷺ  
 تم ہی تو ہو حضرت عبداللہ کے نورِ نظر اور حضرت آمنہ کا تارا یارسول اللہ ﷺ  
 اے والی، کونین تمہارا ہو محشر میں ہم کو سہارا یارسول اللہ ﷺ  
 میں بھی ہوں تیرے ڈر کا بھکارا یارسول اللہ ﷺ  
 کہ ہو جائے عاجز کی حل ہر مشکل خدارا یارسول اللہ ﷺ  
 کون کوئی جو کھاتا نہیں صدقہ تمہارا یارسول اللہ ﷺ  
 آپ ہی تو ہیں محبوب خدا اور نبی ہمارا یارسول اللہ ﷺ  
 رہے ہمارے بھی سروں پر دستِ رحمت تمہارا یارسول اللہ ﷺ  
 کہ عاجز کا بھی ہو جائے دنیا اور آخرت میں گزارہ یارسول اللہ ﷺ

ہو لبوں پہ جام کوثر اور زباں پہ کلمہ تمہارا یا رسول اللہ ﷺ  
 میری آنکھوں میں تصویر ہو تیری جب نکلے دم آخر ہمارا یا رسول اللہ ﷺ  
 ہو درود و سلام تجھ پہ بے شمارہ یا رسول اللہ ﷺ  
 کر لینا قبول یہ از طرف عاجز خدارا یا رسول اللہ ﷺ  
 اللہ قادر کریم رحیم ہے تو میری دل دی آس پہنچا مولیٰ  
 بن ساں نیک تے نیک اعمال کر ساں مینوں نیکاں سنگ ملا مولیٰ  
 تیرا جہاں تے غضب خداوندا لوں اوہناں دے راہوں بچا مولیٰ  
 کیجے جہاں تے توں انعام سائیاں راہ اوہناں دے عاجز نوں چلا مولیٰ

### نعت رسول مقبول ﷺ

کملی والے میرے مدنی آقا ﷺ کا ہر نام بڑا سوہناں  
 قسم رب کی جس پہ ہے رب پڑھتا درود و سلام بڑا سوہناں  
 میرا نبی ﷺ نبیوں سے اعلیٰ ہے اور اس کا رتبہ بالا ہے

میرے اللہ نے ان کو خود جو دیا وہ محمود مقام بڑا سوہناں  
 کملی والے میرے مدنی آقا ﷺ کا ہر نام بڑا سوہناں  
 قسم رب کی جس پہ ہے رب پڑھتا درود و سلام بڑا سوہناں  
 کوئی لے کر زبور تورات آیا کوئی ساتھ اپنے انجیل لایا

لائے مدنی قرآن ہمارے لیے وہ خدا کا کلام ہے بڑا سوہناں  
 کملی والے میرے مدنی آقا ﷺ کا ہر نام بڑا سوہناں  
 قسم رب کی جس پہ ہے رب پڑھتا درود و سلام بڑا سوہناں

خدا یا نبی ﷺ کی غلامی مجھے بھی تو دو کہ ہماری بھی قسمت سنور جائے

آقلا علیہ ﷺ اپنے غلاموں کو پلاتے جو ہیں وہ کوثر کا جام ہے بڑا سوہناں

کملی والے میرے مدنی آقا علیہ ﷺ کا ہر نام بڑا سوہناں

قسم رب کی جس پہ ہے رب پڑھتا درود و سلام بڑا سوہناں

آقلا علیہ ﷺ رو کر امت بخشاتے رہے یہی اللہ کو عرض مناتے رہے

دیا رب نے جو اُن کو تاج شفاعت وہ تو انعامِ خدا ہے بڑا سوہناں

کملی والے میرے مدنی آقا علیہ ﷺ کا ہر نام بڑا سوہناں

قسم رب کی جس پہ ہے رب پڑھتا درود و سلام بڑا سوہناں

ہم عمرو آؤ ذکر محمد ﷺ کریں ہمیشہ ہمیشہ خدا سے ڈریں

عاجز درود و سلام از جلدی پڑھیں یہ بھی تو کام ہے بڑا سوہناں

صَلِّيْ عَلٰی نَبِيِّنَا، صَلِّيْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّيْ عَلٰی شَفِيْعِنَا، صَلِّيْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اوہ اکھیاں کاہدیاں اکھیاں نے جو دکھ جدائی وچ روندیاں نیں

سہلیاں نیں جو دید رسول ﷺ کارن نال ہنجواں ہار پروندیاں نیں

پاک صاف کر کے اپنے آپ تائیں راہ سرکار ﷺ وچ پکاں وچھاؤندیاں نیں

عاجز اوہ مکالیاں گندیاں نے جو نبی ﷺ نال عشق رکھاؤندیاں نیں

## بے نمازوں کے مکر و بہانے

نماز زکوٰۃ تے حج وی لازم حکم خدا فرمایا پڑھو کلمہ سوہنا پاک محمد ﷺ روزہ فرض بتایا

ستر دفعہ رب اگ نون دھوتا پھر دُنیا وچ گھلائی  
 پر جے کوئی کہے نماز دی پاروں جو حکم خدا فرماوے  
 کتنی سخت اگ دوزخ دی ہوسی پھر سمجھ کیوں نیں آئی  
 سہو کم ہور دُنیا والے بھج بھج کے سب کر دے  
 سو سو عذر بہانے کر کے ہر کوئی بول سناوے  
 سن اذان نماز دی پاروں کہندے گوڈے دردا کر دے  
 بھلی موت اوہناں نون عاجز نیں خوف خدا دا کر دے  
 دسن پیڑاں بند بند اندر کئی مکر بہانے کر دے  
 کوئی کہن خراب طبیعت جسم ہے ٹٹ دا کھسدا  
 بعضے کہن سر پیڑ ہوندی نیں میرا رب آج زُسدا  
 کوئی کہن آج کپڑے گندے کئی ہور بہانے کر دے  
 عاجز نیں خدا توں ڈردے پئے پٹھے پاسے مردے  
 بعضے کہن آج پالا بُھتا کل دے وعدے کر سن  
 اجل پیالہ جے پیش آ ہویا پھر عاجز کی کر سن  
 سب تعریفاں لائق رب دے درود نبیؐ تے ہووے  
 ایہو عرض عاجز دی موٹی نہ بے نماز کوئی ہووے

## نعت رسول مقبول ﷺ

محمد ﷺ پیارے بڑی شان والے  
 ان سا دو جگ میں اور کوئی نہیں ہے  
 انہی کی خاطر یہ رونق بنائی خدا نے یہ دُنیا ہے محفل سجائی  
 عرش و فرش پہ چرچا ہے ان کا ایسی تو ہستی اور کوئی نہیں ہے  
 محمد ﷺ پیارے بڑی شان والے  
 ان سا دو جگ میں اور کوئی نہیں ہے  
 محمد ﷺ ہمارا محبوب خدا ہے رضاء محمد ﷺ رضاء خدا ہے  
 بتایا کعبے کا قبلہ بحکم خدا ان کی تو مثل اور کوئی نہیں ہے  
 محمد ﷺ پیارے بڑی شان والے  
 ان سا دو جگ میں اور کوئی نہیں ہے



نبی ﷺ کو نور خدا نے بنایا دیا تاج شفاعت ان کو سجایا  
 وہ ساقی، کوثر ہمارے نبی ﷺ ان سا شافی اور کوئی نہیں ہے  
 محمد ﷺ پیارے بڑی شان والے  
 ان سا دو جگ میں اور کوئی نہیں ہے  
 ہو ان پہ درود و سلام اللہ اللہ لب عاجز پہ رہے ان کا نام اللہ اللہ  
 دے دے ان کی غلامی مجھے میرے دل کی حسرت اور کوئی نہیں ہے

## کرامت حضرت پیر غوث زمانہ بچپن میں

پیر غوث پیران پیر حضرت بچپن وچ کرامت دکھائی ہسی  
 پہلی رمضان نہ ماں دا دودھ پیتا بات لوکاں نوں ماں بتائی ہسی  
 کہیہ ہو یا جے چن نئیں نظر آیا میرے لال نے بات سمجھائی ہسی  
 پہلا روزہ آج چن دی پہلوی اے عاجز ماں جی گل سنائی ہسی

## نعت شریف

تیرا ہر دم ورد پکاواں ایہو میرا جی کر دا  
 آقا ﷺ میں ویں مدینے ٹر جاواں ایہو میرا جی کر دا  
 شفاعت تیری دیاں دھماں پیاں پائے فیض بے شماراں سیاں  
 جا کے دکھڑے میں ویں سناواں ایہو میرا جی کر دا

تیرا ہر دم ورد پکاواں ایہو میرا جی کر دا

آقلائیے ﷺ میں ویں مدینے ٹر جاواں ایہو میرا جی کر دا

تیرے جہیا مینوں ہور نہ کوئی ہنجواں دی نینا چکی جھوئی

سنوں آقلائیے ﷺ جی میریاں صداواں ایہو میرا جی کر دا

تیرا ہر دم ورد پکاواں ایہو میرا جی کر دا

آقلائیے ﷺ میں ویں مدینے ٹر جاواں ایہو میرا جی کر دا

جے سائیاں مینوں کول بلاویں نظر کرم اک میں ول پاویں

وج قدماں جا سیس جھکاواں ایہو میرا جی کر دا

تیرا ہر دم ورد پکاواں ایہو میرا جی کر دا

آقلائیے ﷺ میں ویں مدینے ٹر جاواں ایہو میرا جی کر دا

پڑھ پڑھ درود صلوة پہنچاواں بوہا تیرا مل بہہ جاواں

اوتھوں خالی کدیں نہ آواں ایہو میرا جی کر دا

تیرا ہر دم ورد پکاواں ایہو میرا جی کر دا

آقلائیے ﷺ میں ویں مدینے ٹر جاواں ایہو میرا جی کر دا

میں عاجز نکتاں کوہجا نہ کوئی عقل نہ ہے سو جھا

کرو اساں ول آقلائیے ﷺ جی نگاہواں ایہو میرا جی کر دا

## بدی اور نیکی کا صلہ روز قیامت

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهُ مِنْ دَافِعٍ ۝ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مُمْرًا ۝ وَ

## تَسِيرُ الْجِبَالِ سِيرًا ۝

ترجمہ: بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہوتا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ملیں گے اور پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے۔

## فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

ترجمہ: اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔

الَّذِينَ هُمْ فِي حُوضٍ يُلْعَبُونَ ۝ يَوْمَ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعَا ۝ هَذِهِ النَّارُ الَّتِي

كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝

(سورۃ طور، رکوع ۱)

ترجمہ: وہ جو مشغلہ میں کھیل رہے ہیں جس دن دھکا دے کر جہنم میں دھکیلے جائیں گے یہ ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے۔

بیت المعمور، بحر و عرش تے رب قسماں کھاوے کوہ طور دیاں

پڑھ کے دیکھ سورۃ طور دے اندر نیں باتاں ایہہ کوئی دُور دیاں

قیامت ایک دن برپا ہو سی لگیاں مہراں رب غفور دیاں

عاجز پہاڑ وی اڈسن روئی دے وانگوں جدوں آوازاں آون صور دیاں

جو نہ حکم ربانا منسن تے بنیاں نوں جھٹلاسن

ایہ اوہ آگ جنہوں جھٹلاندا پساؤ رب کہسی اب بتاؤ

پرہیزگار رہسن باغاں اندر اس وچ شک نہ کائی

کھاسن پیسن اوہ من مرضی دا بیٹھے تختاں اُپر ہوسن

موٹیاں اکھیاں حوراں دیاں ہوسن جہاں نال ہوسی شادی

نیکاں دیاں خدمتگار اولاداں جنت وچ ملاسی

کیتے دا پھل ہر کوئی پاسی منکر دوزخ اندر جاسی

اللہ گوشت میوے دیسی ہور جو جنتی چاہون

دج کھیل تماشے جوز جھہ رہندے دوزخ اندر جاسن

رہو ہمیشہ اس آگ دے اندر پھل کیتے دا پاؤ

دان الہی تے خوش اوہ رہسن رب آگ توں جان بچائی

تکے ہوسن اوہناں تختاں اُتے تخت وچ قطاراں ہوسن

خوشی دی بات اک ہور وی عاجز اوہ وی رب بتا دی

اپنے فضل و کرم نال اللہ ان پر رحم فرما سی

مومن جنت وچ خوشیاں کرسی ہر ہر نعمت پاسی

خادم لڑکے چوفیرے ہوسن جو جام شراب پلاون

سوچ جہاں دی دنیا اندر بچے بدیاں توں رہیے رہیے دور شیطانی جالوں نیکیاں کر دے رہیے  
جگ دے وچ عبادت کیتی جنتی کہسن یارو مہربان اللہ احسان ہے کیتا تان بچے عذابوں یارو

## نعت رسول مقبول ﷺ

فرمایا نبی ﷺ میں لال ہاں آمنہؓ دا نورِ نظر عبد اللہؓ دا آ گیا ہاں  
دسن راہ توحید دا تساں تائیں رسول اللہ بن کے آ گیا ہاں  
کوئی کلیم اللہ کوئی روح اللہ، خلیل اللہ کوئی ذبیح اللہ، حبیب اللہ بن کے آ گیا ہاں  
نبی ﷺ عاجز دے ایوی فرما دتا رحمت اللہ میں بن کے آ گیا ہاں

میرا نبی ﷺ نبیوں سے اعلیٰ ہے کیا بات مدینے والے کی

بے مثل دو جگ میں آئی ہے اک ذات مدینے والے کی

اللہ اللہ کرتے رہیے کلمہ نبی ﷺ کا پڑھتے رہیے

ہر نعمت اسی کا صدقہ ہے سوغات مدینے والے کی

میرا نبی ﷺ نبیوں سے اعلیٰ ہے کیا بات مدینے والے کی

بے مثل دو جگ میں آئی ہے اک ذات مدینے والے کی

بنا اسی کا صدقہ یہ عرض و سماں اسی کا صدقہ ہیں سارے جہاں

ہر کوئی دن رات کھاتا ہے خیرات مدینے والے کی

میرا نبی ﷺ نبیوں سے اعلیٰ ہے کیا بات مدینے والے کی

بے مثل دو جگ میں آئی ہے اک ذات مدینے والے کی

رضائے محمد ﷺ رضائے خدا اللہ اللہ رضائے خدا ہے مصطفیٰ اللہ اللہ

تو پھر کیوں نہ کہوں ہے حکم خدا ہر حرکات مدینے والے کی

میرا نبی ﷺ نبیوں سے اعلیٰ ہے کیا بات مدینے والے کی  
بے مثل دو جگ میں آئی ہے اک ذات مدینے والے کی

اے عاجز کے خدا ہے یہ میری التجاء

کہ دن رات پڑھتا رہوں نعت مدینے والے کی

کہ آویسین میڈا مدنی ماہی تیڈی دید کوں اکھیاں ترن  
رہن تکدیاں سوہنیاں راہ تیڈا نہ ہن درد وچھوڑا ایہہ جرن  
دن عید تے رات شبرات ہو سی جدوں دید حضور ﷺ دی کرن  
خانہ عاجز دا تدوں بج جا سی جدوں مدنی ﷺ نظر چا کرن

## نعت شریف

کردے کرم آج کرم اے مدنی میرے آقا ﷺ تیرے در پہ میں ادنیٰ غلام آ گیا

تیرے در سے کوئی نہ خالی مزا صبح آ گیا یا شام آ گیا

کی تو نے آقا ﷺ جس پہ نظر کرم

لبوں پہ اس کے تیرا نام آ گیا

کردے کرم آج کرم اے مدنی میرے آقا ﷺ تیرے در پہ میں ادنیٰ غلام آ گیا

تیرے در سے کوئی نہ خالی مزا صبح آ گیا یا شام آ گیا

دنیا کی شاہی سے ہے آقا ﷺ بہتر تیری غلامی

لیے کارہ یہ سائل کرتے صدا آ گیا

کردے کرم آج کرم اے مدنی میرے آقا ﷺ تیرے در پہ میں ادنیٰ غلام آ گیا

تیرے در سے کوئی نہ خالی مزا صبح آ گیا یا شام آ گیا

سورج نہ نکلا اس وقت تک  
 جب تک اذان نہ پڑھ کر بلا آ گیا  
 کردے کرم آج کرم اے مدنی میرے آقا ﷺ تیرے در پہ میں ادنیٰ غلام آ گیا  
 تیرے در سے کوئی نہ خالی مُرا صبح آ گیا یا شام آ گیا  
 تیرے در پہ عرض یہ کروں میں جب بھی خدایا مروں میں  
 دمِ آخر نہ کبھی ٹوٹے میرا جب تک نہ لب پہ محمدؐ کا نام آ گیا

### نعت شریف رسول مقبول ﷺ

میرے نبی ﷺ دا حسن کمال چہرہ نوری اے  
 سوہنا زلف دا اک اک وال چہرہ نوری اے  
 نہ کوئی اس دا ثانی آیا نہ کوئی جگ وچ آؤنا ایں  
 اوہدا رحمت لقب کمال چہرہ نوری اے  
 میرے نبی ﷺ دا حسن کمال چہرہ نوری اے  
 سوہنا زلف دا اک اک وال چہرہ نوری اے  
 اوہدے سرتے تاج لولاکی سوہنا اوہ حوضِ کوثر دا ساقی سوہنا  
 سوہنا مدنی میرا لہجیاں چہرہ نوری ای  
 میرے نبی ﷺ دا حسن کمال چہرہ نوری اے  
 سوہنا زلف دا اک اک وال چہرہ نوری اے  
 کالی پتلی چشم وی سوہنی سوہنے سرخ وچ ڈورے نے  
 میرے نبی ﷺ دے نین نرالے چہرہ نوری اے

میرے نبی ﷺ دا حسن کمال چہرہ نوری اے۔

سوہنا زلف دا اک اک وال چہرہ نوری اے

چنے دند کلیاں توں ودھ کے چمک وی خوب نرالی اے

مِلدی دو جگ نئیں مثال چہرہ نوری اے

میرے نبی ﷺ دا حسن کمال چہرہ نوری اے

سوہنا زلف دا اک اک وال چہرہ نوری اے

بیز کلر روئے دا سوہنا سوہنی ہر ہر جالی اے

کارن دیدِ خضرئ دی آقا ﷺ عاجز تیرا سوالی اے

## افضل ذکر

افضل ذکر نبیؐ دا کلمہ جو اول رب لکھوایا سوہنے سوہنے حرف مبارک جہاں اعلیٰ درجہ پایا

افضل ذکر نبیؐ دا کلمہ سوہنا ذکر الہی دلدا شیشہ صاف کریندا کفر دی کرے تباہی

نام اللہ کرے دور پلیتی محمد ﷺ پھر پڑھایا اول آخر اللہ اللہ محمد ﷺ وچ سجایا

اتارے زنگ جنگال دے دا کفروں دل نوں دھوئے سب حقیقت کلمے اندر عشق نبی ﷺ دا بوئے

سوہنا کلمہ پاک محمدی اُچیاں اس دی شانناں رکھی لاج کلمے دی لوکو علیٰ دیاں شیر جواناں

بعض مرشد راہ لہدا نائیں عاجز عرض سناوے رکھو ذکر زبانی کلمہ کم ہمیشہ آوے

کلمے پاک وِرگا ہور ذکر نئیں جے بیڑیاں ڈبیاں دوئے ترا کلمہ

ہر مشکل اُس دی حل ہوندی جہڑا حُب نال لوے پکا کلمہ

کلمے وچ ہقیقتاں ساریاں نے ہر مرض دا ایہ دوا کلمہ

عاجز ہمیشہ تہ دے کم آؤ سی اُتے لبان دے لے سجا کلمہ

## سی حرفی

الف: اللہ دا رہیے شکر کر دے جس اساں تے رحم فرما دتا  
جو چاہندا بنا اوہ سکدا سی پر انسان آساں نوں اس بنا دتا  
صدقے جاں محمد ﷺ دے جوڑیاں توں جہندی اُمت وچ پیدا فرما دتا  
عاجز مدنی سرکار ﷺ دا بول کلمہ رب نبی وی اعلیٰ عطا فرما دتا  
ب: بدی برائی نوں ترک کریے رہیے رب دا شکر ادا کر دے  
صدقہ منگیے نبی ﷺ دیاں جوڑیاں دا بوہے اللہ دے رہیے صدا کر دے  
ہر کم تے ہر ادا ساڈی ربا اپنی وچ رضا کر دے  
کر دے عاجز تے کرم دی نظر مولیٰ غلامی نبی ﷺ دی سانوں عطا کر دے  
ت: تک ذرا گریبان اندر جان بچھ فساد مچا ناہیں  
شیطانی چیلیاں دا نہ ساتھ دیویں غلامان نبی ﷺ نال ویر کما ناہیں  
وچ حشر دے رب نے پچھنا ایں پاک قرآن کلام بھلا ناہیں  
عاجز حسد نہ کسے دا کریں مولے ایہ پنڈ گناہ دی چا ناہیں  
ث: ثابت رکھ ایمان تاہیں رب نبی ﷺ نوں نور فرما دتا  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ سورة مائدہ وچ فرما دتا  
صدے جاں سرکار ﷺ دی شان اتوں چن توڑ کے جوڑ وکھا دتا  
نماز علیٰ نہ ہون قضا دتی نبی ﷺ عاجز دے سورج مڑا دتا  
ج: جاگ نئیں موت اُدھار کر دی اک دن چھڈ جہان نوں جاونا ایں  
جلدی نال سائیاں گھروں کڈھ دینا وچ قبر دے جا ٹکاونا ایں



اوتھے ملکاں آن سوال کرنے ویلا وقت حساب دا آونا ایں  
 عاجز حساب دا پھر کیہہ پالا سڈیا ایں آ مدنی ﷺ پھیرا پاونا ایں  
 ح: حُب رسول ﷺ دی رکھ سینے درود نبی ﷺ دے اُتے پہنچا لیتے  
 نالے پڑھیے سلام صلوة اس اُتے کلمہ سوہنے دا ورد پکا لیتے  
 رہیے یاد رسول ﷺ دی یاد اندر خضریٰ وچ تصور دے لا لیتے  
 ماں باپ مرشد دی عاجز کر سیوا انشاء اللہ مراد نوں پا لیتے  
 خ: خاص عرض اک سرکار ﷺ کرساں میری قبر وچ مدد فرما دینا  
 آقلم ﷺ مجھ تے نظر کرم کرنا مینوں پاک دیدار کرا دینا  
 جدوں منکر نکیر آ سوال کر سن تاں اوہناں نوں حضور ﷺ فرما دینا  
 ایہہ عاجز غام محمدی ﷺ اے حکم دے کے مینوں چھڑا دینا  
 خ: خوف خدا دا کر بندے بھید دلاں والے اللہ جان دا اے  
 چغل خور جو ہووے بخیل بندہ ہوندا چیل اوه خاص شیطان دا اے  
 جہڑا نبی ﷺ دے نال اجوڑ رکھے ہوندا منکر اوه پاک قرآن دا اے  
 صدقے جاں حضور ﷺ دیاں جوڑیاں توں عاجز تھی شاہ سلطان دا اے  
 ذ: دغ نہ کسے دے نال کریئے اک دن پیش خدا دے ہونا ایں  
 جہڑے رب رسول ﷺ نوں بھل بیٹھے اوڑک اوہناں نے اک دن روونا ایں  
 ذرے ذرے دا رب حساب لینا دن حشر برپا جدوں ہونا ایں  
 عاجز آخر اوه ہی وڈنا ایں جہڑا اس جہان وچ بوونا ایں  
 ذ: ذات خدا سبحان اللہ رہیے اس دی حمد و ثنا کر دے  
 پڑھیے درود و سلام رسول ﷺ اُتے رہیے رب نوں سجدہ ادا کر دے

صدقہ نبی ﷺ دا منگیے تہ کولوں شفا اساں نوں مولیٰ عطا کر دے  
میں عاجز دی ہر ادا مولیٰ تو اپنی وچ رضا کر دے  
ر: رب دی ذات توں ڈر بندے کجھ حشر لئی کر سامان میاں  
رہ رب دی حمد و ثنا کر دا رکھ لباں تے نبی ﷺ دا نام میاں  
منگ حلال رزق تے کھا روزی کر توبہ صبح شام میاں  
ماں باپ تے مرشد دی کر سیوا بہتر ہووے گا عاجز انجام میاں  
ز: زر و اسیرہ دی ربا قدر اتھے نیں غریب دا حق پہچان دا کوئی  
(بذریعہ فضول خرچی) اگ لاکے نوٹاں توں ساڑ دیندے نیں بھکے نوں روٹی کھاناو ادا کوئی  
چوری جواہر زنا معمول بنیا قتل کرن توں نیں شرمانو ادا کوئی  
عاجز بدیاں دی جھب منگ معافی وقت گزریا ہتھ نیں آنو ادا کوئی  
س: سدا ماپے نیں ساتھ رہندے بھین بھائی دی ساتھ نے چھڈ جاندے  
بچہ بچی تے بیوی نیں ساتھ دیندے فاتحہ پڑھ کے دوست ٹھ جاندے  
دولت مال نیں لے کوئی نال ٹریا سارے گتے ہتھ نیں ہتھ جاندے  
نیک اعمال عاجز اتھے کم آؤسن جو کوئی کر کے جگ نوں چھڈ جاندے  
ش: شوق محمدی ﷺ بخش مولیٰ سینے اساں دے نور و نور کر دے  
پئے نیک تے نیک اعمال کریئے حُب نبی ﷺ دی دان ضرور کر دے  
ہویا جہاں تے تیرا غضب مولیٰ راہ اوہناں دے توں سانوں ذور کر دے  
کیتے جہاں تے توں انعام مولیٰ رستہ اوہناں دا دان ضرور کر دے  
ص: صاف کریئے شیشہ دل والا کلمہ نبی ﷺ دا ورد پکا لینے  
رہیے رب دی حمد و ثنا کر دے درود حضور ﷺ دے اُتے پہنچا لینے

پنجتن پاک دے نال پیار کرے پیر غوثؒ نوں یاد وچ لا لیتے  
 ماں باپ تے مرشدؒ دی کر سیوا عاجز دلی مراد نوں پا لیتے  
 ض: ضرور وقت ہے نزع آؤنا کے جان اتوں ویلا اکنا تائیں

اک دن حشر میدان وچ پیش ہونا ذات رب کولوں کے لکنا تائیں  
 آپ کوثر جنوں عطا ہو یا ساہ اُس دا پھر کدیں سکنا تائیں  
 رہ نبی ﷺ دا عاجز غلام بن کے بن شفاعت محمدی ﷺ کے چھٹنا تائیں  
 ط: طاقتاں سھے اللہ پاک تائیں جس فرعون وچ نیل رُزا دتا

دتا دھنسا شداد نرا زمین اندر اودھے سر تے مال ٹکا دتا  
 حضرت یوسفؑ پیغمبر شاہزادے نوں بردہ بنا بازار وکا دتا  
 اس دی طاقت دی نیں کوئی حد عاجز رب اباہیلاں توں لشکر مروا دتا  
 ظ: ظاہر باطن سب رب جانے اللہ خالق جو سب جہان دا اے

خط لکھن دی اس نوں لوڑ کھڑی بھید دلاں دے سارے اوہ جان دا اے  
 نہ ہو یا نہ ہوی دو جہان اندر سوہنے پاک محمدی ﷺ دی شان دا اے  
 عاجز پاک رسول ﷺ دے چم جوڑے مدنی ڈبیاں بیڑیاں تار دا اے  
 ع: عرصہ دراز توں آس رکھی کھلی والیا دید کرا سائیاں

سوہنے شہر مدینے بلا مینوں گنبد خضریٰ ﷺ دہ وکھا سائیاں  
 مینار ویکھاں میں روضے دے نال والا جالی روضے دی دہ چما سائیاں  
 تینوں حسن حسین دا واسطہ ای عرضی عاجز دی منظور فرما سائیاں  
 غ: غور کر چھڈ دغہ بازی جھوٹ چوری جواء زنا حرام میاں

چغل خوری بخیلی حرام کھانا تھیز ٹی وی سینے بد کام میاں

ظلم و ستم کرنا حق کھوہ کھانا ہوندا قتل دا برا انجام میاں  
 فخر تکبر بے ادبی چھڈ عاجز کر یاد خدا صبح شام میاں  
 ف: فخر تکبر توں دُور رکھیں حضرت فاطمہؑ دے لال دا واسطہ ای  
 چوری جوئے زنا توں بچے رہیے خواجہ اولیسؑ قرنیؑ بلالؑ دا واسطہ ای  
 دغہ بازی فریب نہ مول کریے پر غوث سرکارؑ دا واسطہ ای  
 غلامی نبی ﷺ دی عاجز نوں بخش رہا تینوں مدنی لچپالؑ دا واسطہ ای  
 ک: کر رحمت دی نظر خداوندا فضل و کرم اپنا ساڈے نال کر دے  
 کر دُور شیطان دے جال سارے نیک اساں دے سب اعمال کر دے  
 کریے نیک کام تے نیک بنیے نیک اساں دے پاک خیال کر دے  
 بخش عاجز نوں شرم و حیا رہا نیک سب دی آل اولاد کر دے  
 ق: قدر کیہہ نبی ﷺ دی اوہ جان اندر جہاں دے عشق رچیا نیں  
 عشق رچ جاوے جس دل اندر دن یادِ محبوب ﷺ کدی بچیا نیں  
 بھاویں زندگی مُکدی مُک جاوے درِ یارِ منگنوں کدی ہٹیا نیں  
 ساری عمر کھادے عاجز ڈھیر دھکے راہ باجھہ مرشدؑ کسے دسیا نیں  
 ل: لوکاں قدیمی نے کسب وڈے راہ چھڈ کرہا نوں جا رہے نے  
 بُت بنا دکاناں دے وچ رکھے جوڑے اوہناں نوں خوب پہنا سجا رہے نے  
 بیشک نیں سارے کجھ بین ایسے جہڑے دُور اسلام توں جا رہے نے  
 جہاں کتھاں توں رب رسول ﷺ منع کیتا عاجز پھر اوہ عمل کما رہے نے  
 م: ماں تے باپ دی چھاں سوہنی امانت پُراک وود لکھا ہر بیان کوئی نیں  
 درِ مرشدؑ توں جو ہے دان ہوندا اس دان ورگا ہور دان کوئی نیں

صدتے جاں سرکار ﷺ دے جوڑیاں توں جہندے سائے وِ رگا دو جہان کوئی نئیں  
 عاجز نبی ﷺ دا بول کلمہ جہندے نالدا شاہِ سلطان کوئی نئیں  
 ن: نگر اندر حافظ کاری تے ہووے امام مسجد اوہنوں سلام نہ آکھاں تے کیہہ آکھاں  
 بوقت جمعہ نماز پڑھائے جہڑا نبی ﷺ دا اوہنوں غلام نہ آکھاں تے کیہہ آکھاں  
 بعضے داؤ اسلام نوں لائی پھر دے نال احترام نہ آکھاں تے کیہہ آکھاں  
 عاجز امام پڑھائے نہ جمعہ جہڑا اوہنوں دشمن اسلام نہ آکھاں تے کیہہ آکھاں  
 و: ویکھ قرآن کریم اندر رُتبه یارِ دا رب ودھا دتا  
 واضحی مکھڑا وایل زلفاں طہ یسین فرما دتا  
 سوئے نبی ﷺ نوں رب نے نور کہا ، وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فرما دتا  
 شان نبی ﷺ توں عاجز جاں صدتے جس لولاک لَمَّا خَلَقْنَا الْاَفْلاکَ بتلا دتا  
 ہ: ہے سبحان تیری ذات خدایا تو رحمن رحیم ہے  
 سہو صفتاں نے لائق تیرے تیری شان عظیم ہے  
 ہو درود و سلام اس ذات پہ مولیٰ جو نبی ﷺ محمد ﷺ کریم ہے  
 کر دے عاجز پہ رحم خداوندا یہ تو بندہ ہی مسکین ہے  
 ع: عین ہاں لال میں آمنہ دا نورِ نظر عبداللہ دا آ گیا ہاں  
 ذن راہ توحید دا تہاں تائیں رسول اللہ بن کے آ گیا ہاں  
 کوئی کلیم اللہ کوئی روح اللہ ذبح اللہ کوئی خلیل اللہ حبیب اللہ بن کے آ گیا ہاں  
 نبی ﷺ عاجز دے نے ایوی دس دتا رحمت اللہ وی بن کے آ گیا ہاں  
 ی: یاد کر بندیا مار جھاتی نئیں بچپن جوانی ہن نظر آؤندی  
 دن بدن بڑھاپے دا وقت آیا کیوں نئیں قبر کوٹھی ہن نظر آؤندی

کر اس دے کارن سامان بندے پاک قرآن وچوں پئی خبر آؤندی  
 سر بندے جے اَبے وی نہ جھکیا عاجز قسمت ماڑی پھر نظر آؤندی  
 یے: یاد رسول ﷺ دی بخش رہا رہیے اس تے درود سلام پڑھ دے  
 رہیے تیری اسیں رضا اندر حمد و ثنا تیری صبح و شام کر دے  
 کر دے اسماں تے رحم خداوندا ساڈی قسمت وچ کوثری جام کر دے  
 کریں عرض اپیل منظور مولیٰ لب عاجز پہ محمدی ﷺ نام کر دے  
 یے: یاد محبوب ﷺ وچ رہن عاشق صفت رب رسول ﷺ بناں بچدے نیں  
 ذکر یار اوہ لبان تے لائی رکھدے کدی اکدے نیں کدیں تھکدے نیں  
 در محبوب ﷺ تے رہندے گدا کر دے بھاویں لکھ موڑو پچھے ہندے نیں  
 عاجز لبان تے نبی ﷺ دا لاکھ دن ذکر رسول ﷺ ایہ بندے نیں

تریپے ۳۰ روزے رکھیے بھاویں تے بن بن پہیے نمازی

کیہ کھیا اس جگ وچہ عاجز جے نبی ﷺ نہ ہو یا راضی

## بیان روزِ قیامت

جب قیامت کا دن برپا ہوگا تو اس دن کسی کو اس کے انکار کی گنجائش نہ ہوگی اور اس دن بعض کے مقامات بلند کیے جائیں گے اور بعض کو پست کر دیا جائے گا۔ یہ عمل ان کے عمل پر ہی مبنی ہوگا تو اللہ رب العزت قرآن مجید میں سورۃ الواقعہ کے اندر قیامت کے بارے یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا ۖ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۖ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّثْبَثًا ۖ

(سورۃ الواقعہ۔ رکوع ۱)

ترجمہ: جب زمین کانپے گی تھر تھرا کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چور ہو کر تو ہو جائیں گے جیسے روزن کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے۔

تھر تھرا کے زمین کنبھی پہاڑ وی ہوسن ٹوٹے روز قیامت ذرے بن اڈسن ہرگز رہن نہ موٹے حضرات گرامی! اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ اس دن جبکہ ہر چیز فنا ہو جائے گی پھر مردے اٹھائے جائیں گے تو تمام لوگوں کے تین گروہ ہوں گے ایک گروہ وہ ہوگا جو سب سے اعلیٰ درجہ رکھتا ہے یعنی جنہوں نے اللہ رب العزت سے عشق کیا اور اس کے احکام لوگوں تک پہنچائے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو عام جنتی ہوں گے یہ دونوں گروہ دائیں طرف والے حضرات ہوں گے، اور تیسرا گروہ وہ ہوگا جو یہ کہتے ہیں کہ جب ہم مر گئے ہڈیاں مٹی میں زلیں تو خدا ہم کو کیسے دوبارہ اٹھائے گا یعنی منکر وغیرہ۔

جنتی جاسن جدوں جنت اندر نیکی تختیاں تے پاس  
کوزے جام ہتھاں وچ ہوسن جو لڑکے خادم آسن  
رہسن پاس ہمیشہ لڑکے کوئی ہرگز چھڈ نہ جاوے  
موٹیاں اکھاں حوراں دیاں ہوسن جیویں پردے وچ موتی  
بیہودہ بات نہ کوئی اس جاہ سنسی نہ ہوسی گناہگاری  
عام گروہ جو جنتی ہوسی اہوی خوشیاں خوب مناسن  
رہسن ہمیشہ اوہ سائے تھلے پانی جاری وی ہوسی  
نہ کوئی اونان نون روکے ٹوکے جو مرضی سوکھاسن  
عورت مرد جوان سب ہوسن بلند بچھونے پاسن  
تتی وانے ابلیا پانی چھاں دھوئیں دی پاسی  
تھوہر درخت خوراک اوہ پاوون تے پانی تروا جھنسن  
ٹیکاں لا آرام فرما سن تے خوشیاں خوب مناسن  
شراب گوشت میوے حاضر کرن جو جنتی دل چاہسن  
اگلی بات بتاؤ عاجز جویں خدا فرماوے  
سلام سلام لبان تے ہوسی ہر کوئی خوشی وچ ہوسی  
عاجز نصیب ایہہ اونان نون ہوسی جہاں لائی خدا مال یاری  
ہن کنڈیاں دے بیریاں ہوسن تے کیلے گچھے پاسن  
کھاوون میوہ توڑ کے جتھوں ختم کدیں نہ ہوسی  
عاجز خوشی وچ رہسن سارے پھل نیکی دا پاسن  
بچہ بڈھا او تھے نہ کوئی ہوسی عاجز زور جوانی پاسن  
گروہ جو کہند اڑلیاں ہڈیاں تے کویں خدا اٹھاسی  
عاجز مندے حال اوہناں دے دوزخ امنہ بھیمون

بخش خدایا بخش خدایا صدق حضرت علیؑ دا  
 پنجتن پاک گھرانے دا صدق نالے صدق غوث جلیؑ دا  
 صدق میرے مرشدؑ دا مولیٰ صدق پیر فقیرؑ سبھی دا  
 عشق و کلمہ عاجز نوں بخشیں سو بنے پاک محمد ﷺ نبیؑ دا

### نعت شریف حضرت محمد ﷺ

حرام سے کتنی اقصیٰ ہے دور ذرا سوچیں کہاں ہے بیت المعمور  
 عرش سے بھی اوپر خدا نے بلائے محمد ﷺ کے رتے کتنے بڑھائے

عرش کو خدا نے اور بنایا بھیجا جبرائیل اور پیغام سنایا

بلاؤ محمد ﷺ ابھی دیر نہ کرنا اللہ کے پاس جلد آئے ضرور

حرام سے کتنی اقصیٰ ہے دور ذرا سوچیں کہاں ہے بیت المعمور  
 عرش سے بھی اوپر خدا نے بلائے محمد ﷺ کے رتے کتنے بڑھائے

رضوان کو کہہ دو جنت سجائے مالک کو کہہ دو دوزخ بجھائے

محبوب ﷺ خدا کی آمد ہے ابھی انتظار میں رہیں ان کے حضور

حرام سے کتنی اقصیٰ ہے دور ذرا سوچیں کہاں ہے بیت المعمور  
 عرش سے بھی اوپر خدا نے بلائے محمد ﷺ کے رتے کتنے بڑھائے

حورو ملائک سب راہیں بنائیں ان کے رستے میں آئیں بچائیں

آگے پیچھے وہ کہیں نہ جائیں کریں درود لے تھے پیش حضور

حرام سے کتنی اقصیٰ ہے دور ذرا سوچیں کہاں ہے بیت المعمور  
 عرش سے بھی اوپر خدا نے بلائے محمد ﷺ کے رتے کتنے بڑھائے



پیش محمد ﷺ سلام ہے کرنا ان کی نیند خراب نہیں کرنا  
حاجر بوسے تلووں میں جا کر دینا ہے ان کے جگانے کا یہی دستور

## نعت شریف

تیرے فیض کا دریا سرعام چل رہا ہے

آقلیٰ ﷺ تیرے نور کا دیا ہر جاہ چل رہا ہے

تیری ہی خاطر ہے ارض و سماں تیری ہی خاطر یہ سارے جہاں

تیرے ہی صدقے یہ سارے کا سارا نظام چل رہا ہے

تیرے فیض کا دریا سرعام چل رہا ہے

آقلیٰ ﷺ تیرے نور کا دیا ہر جاہ چل رہا ہے

تیرے ہی چرچے ہیں کون و مکاں میں ارض و سماں بلکہ سارے جہاں میں

ہے یہ آقلیٰ ﷺ تیری نظر کرم کہ ہم بیکسوں کا کام چل رہا ہے

تیرے فیض کا دریا سرعام چل رہا ہے

آقلیٰ ﷺ تیرے نور کا دیا ہر جاہ چل رہا ہے

تیرے ہی کرم کے یہ سب ہیں نظارے کہ ہم بھی جیتے ہیں تیری یاد کے سہارے

بڑی مدت سے آقلیٰ ﷺ تیری دید کے لیے دل چل رہا ہے

تیرے فیض کا دریا سرعام چل رہا ہے

آقلیٰ ﷺ تیرے نور کا دیا ہر جاہ چل رہا ہے

دل ہے تیری یاد میں سرِ راہ آنکھیں نبھی ہیں  
 نہ کھاتا ہے صرف عاجز تیرے نام کا صدقہ کنبہ پل رہا ہے

## اللہ کو راضی کرنے کا انعام

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ  
 كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ط أُولَئِكَ كَتَبَ فِي  
 قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
 الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ط رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ط أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ط أَلَا  
 إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ؕ

(سورة المجادلة، ركوع ۳)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے  
 رسول ﷺ سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان  
 نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور ان کو باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ  
 رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابو بکر صدیق نے بروز  
 بدرا اپنے بیٹے عبدالرحمن مبارزت کے لیے طلب کیا لیکن رسول کریم ﷺ نے انہیں جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمر  
 نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب نے اپنے ماموں حاص بن ہشام بن مغیرہ کو عقبہ اور شیبہ کو اور  
 ولید بن عقبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے۔ خدا اور رسول ﷺ پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا  
 پاس۔

برادرانِ اسلام! وہی لوگ اللہ اور رسول ﷺ کے مخالف ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کے مخالف زندگی

بسر کرتے ہیں جیسا کہ آج کل۔ اگر غور کیا جائے تو بہت سے لوگ چوری، جوا، شراب، زنا کاری، ڈاکہ زنی، سود، رشوت خوری اور ایسے بہت سے کاموں میں مشغول ہیں اور دوسروں میں سے بھی بہت سے لوگ دنیاوی طور پر ان کی مدد کرتے ہیں اور اسی کام میں عزت سمجھتے ہیں۔ مگر اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان تمام برائیوں سے منع فرماتا ہے بلکہ ایسے کام کرنے والوں کی امداد کرتا بھی جائز نہیں۔

رب رسول ﷺ دے جو مخالف بندے رب اوہناں پاروں فرماوے  
 مومن نہ اوہناں نوں دوست رکھن خواہ رشتہ دار ہوون اوہ سارے  
 ایمان عطا رب جہاں نوں کیجا مدد اوہناں دی کر سی  
 نہراں وگن جہاں باغاں اندر رب داخل جنت وچ کر سی  
 رہن ہمیشہ اوہ جنت اندر جہاں راضی رب نوں کیجا  
 راضی کر سی رب اوہناں تا میں ماجز وعدہ خدا نے لیجا  
 جمعہ دن تبلیغ دا ملاں نہیں وعظ نصیحت کر دے  
 داؤ دین نوں لائی پھر دے پے دانے اکٹھے کر دے  
 مل مسیحاں نوں ماری پھر دے نیں حق ادا ایہہ کر دے  
 ماجز جے کہیے جمعہ دے بارے پے غدر بہانے کر دے  
 کوئی ملک نیں ملک عرب ورگانہ ہی شہر مدینے دے نال دا کوئی  
 آئے حسین زمانے وچ ڈھیر بھاویں ثانی نیں میری سرکار دا کوئی  
 بیشک اک لکھ تے کن ہزار آئے نبی نیں محمد ﷺ دے نال دا کوئی  
 ماجز چنہ توں زید بلال کولوں نیں سرکار ﷺ وانگوں لچپال دا کوئی  
 کر دے لرم توں میرے خداوند پیر پیران پیر غوثِ ثقلین دا واسطہ ای  
 نسق سنور پر نور دا بخش سانوں حضرت امام حسن حسین دا واسطہ ای

صدقہ حضرت علیؑ شیر خدا حضرت بی بی فاطمہؑ حرامین دا واسطہ ای  
رہا عاجز نوں حشر وچ بری کر دیں بی بی آمنہؑ دے نورالعین دا واسطہ ای

## نعت شریف رسول مقبول ﷺ

الہی کی ہے یہ نظرِ کرم کہ قلب عاجز پہ رحمت کے بادل برسا دیئے ہیں  
کیا بات ہے میرے آقا ﷺ کی کہ ہم گناہگار بھی اپنے نعت گو بنا دیئے ہیں  
کوئی مانے نہ مانے یہ تو اس کے مقدر کی بات ہے ہم کیا کہیں  
میرے آقا ﷺ نے تو پتھروں کو بھی گلے پڑھا دیئے ہیں  
الہی کی ہے یہ نظرِ کرم کہ قلب عاجز پہ رحمت کے بادل برسا دیئے ہیں  
کیا بات ہے میرے آقا ﷺ کی کہ ہم گناہگار بھی اپنے نعت گو بنا دیئے ہیں  
وہی ہیں منافق جو کہتے ہیں نبی ﷺ عرش پہ گیا ہی نہیں  
مگر اللہ نے تو فکان قوسین او اذنی کے حکم فرما دیئے ہیں  
الہی کی ہے یہ نظرِ کرم کہ قلب عاجز پہ رحمت کے بادل برسا دیئے ہیں  
کیا بات ہے میرے آقا ﷺ کی کہ ہم گناہگار بھی اپنے نعت گو بنا دیئے ہیں  
مانگا جب صحابیوں نے پانی سفر میں پینے کے لیے  
بچھڑ بکری سے آقا ﷺ نے دودھ کے دریا بہا دیئے ہیں  
الہی کی ہے یہ نظرِ کرم کہ قلب عاجز پہ رحمت کے بادل برسا دیئے ہیں  
کیا بات ہے میرے آقا ﷺ کی کہ ہم گناہگار بھی اپنے نعت گو بنا دیئے ہیں  
قلم و کاغذ ختم ہو سکتے ہیں نعتِ نبی ﷺ ختم ہوتی نہیں  
کیا شان ہے ان کی کہ انہی کے صدقے خدا نے سارے جہاں بنا دیئے ہیں

## نعت شریف آنحضرت محمد ﷺ

ونڈاں چوری گھيو دے بال دیوے درِ اقدس جے آقا ﷺ بلائے مینوں  
 دھم جس دی پئی جہان اندر سوہنا، شہر مدینہ اوہ دکھائے مینوں  
 کئی بن سرکار ﷺ دے درِ جاواں وچ نفران داخل فرمائے مینوں  
 روح عاجز دی سوہنیا کرے ترے اک وار تے مدنی ﷺ بلائے مینوں

تیرے درِ اقدس میں سوہنیاں وے عرضی لے کے کھلی

کر دو معاف خطاواں گناہگار ہاں بڑی

تیری یاد دے سہارے آقا ﷺ ہوندے میرے نے گزارے

خوشبو تیرے نور دی مستی پھلاں نوں چڑھی

تیرے درِ اقدس میں سوہنیاں وے عرضی لے کے کھلی

کر دو معاف خطاواں گناہگار ہاں بڑی

تیرے در تے جو آوے مراداں منگیاں اوہ پاوے

تیرے فیض دی سائیاں بس تھان تھان جڑی

تیرے درِ اقدس میں سوہنیاں وے عرضی لے کے کھلی

کر دو معاف خطاواں گناہگار ہاں بڑی

جھب دے بلاویں توں طیباً سوہنے رب دے حبیباً

تیری دید والی رتج اسان سینے وچ جڑی

تیرے درِ اقدس میں سوہنیاں وے عرضی لے کے کھلی

کر دو معاف خطاواں گناہگار ہاں بڑی

عاجز ترے - پاوے کدوں مدنی ﷺ بلاوے

ایہہ دُنیا اے فانی موت ہر تے کھڑی

## قرآن پاک کی عظمت و طاقت

اللہ رب العزت قرآن پاک کی عظمت و طاقت سورۃ حشر کے رکوع نمبر 3 آیت نمبر اکیس ۲۱ میں یوں بیان فرماتا ہے۔

لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ

الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ (سورۃ حشر، رکوع ۳)

ترجمہ: اگر ہم قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے ڈر سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں۔

قرآن میں کوہ تے جے نازل کر دا ہے اللہ حکم فرماندا

دیکھدوں اس نوں توں محبوباً ڈر دا پاش پاش ہو جاندا

ایہہ مثالوں لوکاں کارن اس توں رب فرماوے

کہ ڈر کے سوچے کوئی بھلے دے کارن سدھے رستے جاوے

برادرانِ اسلام! یہ آیت مبارک کفار کے بارے فرمائی گئی جس میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا جو کافر اللہ اور

رسول ﷺ پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل پہاڑوں سے بھی سخت ہو چکے ہیں۔ لہذا اگر حالات حاضرہ پر غور کیا جائے

کافروں کے علاوہ مسلمان حضرات جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتے، کلمہ، محمد ﷺ بھی زبان پر لاتے ہیں اور

ایمان کی صفتیں بھی زیادہ بار نہیں تو ایک بار تو شادی کے موقع پر ضرور ہی پڑھ لیتے ہوں گے۔ مگر نماز سے انکار ہے جو کہ اللہ اور

اس کے رسول ﷺ نے ذریعہ نجات فرمایا بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو نماز اور قرآن پڑھنے کے بھی عادی ہیں مگر حسد،

جھوٹ، چغلی، بخیلی، چوری، جوا، شراب، زنا کاری، دھوکا، فریب اور دغا بازی جیسی بری عادات سے باز نہیں رہتے تو میرے اور

آپ کے آقا حضرت محمد ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے تو پھر ہم سب کو یہ چاہیے کہ ہم اس حدیث پاک کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کریں کہ جب تک ہم ان تمام برائیوں سے باز نہیں آتے اس وقت تک ہماری نماز صرف دکھلاوے کی نماز ہے اور ہم ان برائیوں یا ان جیسی اور بھی بے شمار برائیاں ہو سکتی ہیں سب کو ترک کریں اور حبیب ﷺ اللہ کی غامی کی خواہش رکھتے ہوئے اللہ رب العزت سے یہ بھی ذعا کیا کریں کہ اے اللہ مجھے بھی نیک بنا اور نیک کاموں کی توفیق عطا فرما۔ اس کے علاوہ جب ہم نماز کی ہر رکعت میں یہ ذعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ ہم کو ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام کیے نہ کہ ان پر جن پر تو نے اپنا عذاب نازل فرمایا۔ تو پھر ہمیں یہ بھی چاہیے کہ ہم اللہ کے ان نیک بندوں کا ساتھ دیں جو ہم کو نیک اور راہ راست پر چلتے نظر آتے ہوں نہ کہ ان کا ساتھ دیں جو چور ڈاکو شرابی زانی ذنہ باز وغیرہ نظر آتے ہیں کیونکہ اس بارے میں میدان محشر میں سوال کیے جائیں گے اور یہ پوچھا جائے گا اب بتاؤ برے لوگوں کا ساتھ تم کیوں دیتے تھے جبکہ منع کیا گیا۔ اس کے علاوہ مساجد اور مدارس میں بھی کئی دفعہ اشیاء گم ہونے کی شکایات پائی جاتی ہیں حالانکہ یہ جگہیں پاک صاف اور بابرکت ہوتی ہیں اور وہاں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو سننا سمجھنا ہوتا ہے اور اللہ اور رسول ﷺ کی محبت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

رحمت ہو ان بچوں پہ جو والدین اُستاد کا احترام کرتے ہیں  
 مُراد کو نہیں پاتے وہ جو ان کو بدنام کرتے ہیں  
 نورِ علم سے ہوتے ہیں منور وہ جو علم کو سمجھ میں لانے کا کام کرتے ہیں  
 خدا جانے کیا ہوگا ان کا انجام عاجز جو جوتے چرانے کا کام کرتے ہیں  
 بخش خدایا تو بخش خدایا صدقہ پاک نبی ﷺ دا  
 دو ہیں جہانیں بخشیں مولیٰ ہر گناہ سبھی دا  
 ہر برائیوں دُور توں رکھیں صدقہ حضرت علیؑ دا  
 نیکاں دا سنگ عاجز منگے صدقہ غوثِ جلیؑ دا  
 کون کمینہ میں اوگنہارا اک نظرِ کرم فرما سائیاں  
 اساں او جڑ و تیاں بے مہاریاں نوں راہ راست تے تو چلا سائیاں

بچے نیک تے نیک اعمال کریئے نارِ دوزخ توں لویں بچا سائیاں  
رہا پنجن پاک دا واسطہ ای غلام نبی ﷺ دا عاجز بنا سائیاں

## نعت رسول مقبول ﷺ

دکھا دو مدینہ آقا ﷺ تینوں واسطہ ای پیار دا  
فیض دا دریا تیرا ٹھاٹھاں پیا مار دا  
پاواں واسطہ خدا دا سوہنے چہرے تیرے واضحی دا  
دکھا دو مدینہ آقا ﷺ صدق زلفاں دے جال دا  
دکھا دو مدینہ آقا ﷺ تینوں واسطہ ای پیار دا  
فیض دا دریا تیرا ٹھاٹھاں پیا مار دا  
خلق وچوں انبیاء ، انبیاء تھیں رسول  
رسولاں وچوں ودھ سوہنا چہرا میری سرکار ﷺ دا  
دکھا دو مدینہ آقا ﷺ تینوں واسطہ ای پیار دا  
فیض دا دریا تیرا ٹھاٹھاں پیا مار دا  
جدوں ویں مدینے ول کوئی جاندا اے تک تک اوہنوں رہندا دل لپچاندا اے  
کدوں آوے گا بلاوا سانوں مدنی سرکار ﷺ دا  
دکھا دو مدینہ آقا ﷺ تینوں واسطہ ای پیار دا  
فیض دا دریا تیرا ٹھاٹھاں پیا مار دا  
عاجز دے نبی ﷺ دی کوئی جگ تے مثال نہیں  
رب عرش تے پکایا ہے سی نقشہ اہدیٰ پال دا



## نبی حضرت محمد ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَ

سِرَاجًا مُنِيرًا ۝ (سورة الاحزاب، رکوع ۶)

ترجمہ: اے نبی ﷺ بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانا اور چمکادینے والا آفتاب۔

(جمل و خازن) شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر بہت بہترین ترجمہ ہے مفردات راعب میں ہے الشُّهُودُ وَ شَهَادَةُ الْخُضُورُ مَعَ الْمَشَاهِدَةِ أَمَا بِالْبَصْرِ أَوْ بِالْبَصِيرَةِ یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ ہو اور گواہ کو بھی اسی لیے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہد کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے۔ سید عالم حضرت محمد ﷺ قیامت تک ہونے والی ساری مخلوق کے شاہد ہیں۔

حکم فرمائے رب نبی دی پاروں اس وچ شک نہ آوے  
بھیجیا حاضر و ناظر سوہنا خوشخبری ڈر سناوے  
بلاوے طرف خدا دی سب نوں حکم نال الہی  
چمکاون والا اوہ سورج عاجز رب ایوی بات بتائی  
قرآن کتاب خدا دی سوہنی اس وچ شک نہ کائی  
بھیجی آپ خداوند باری جو طرف محمد ﷺ آئی  
حمد و ثنا خدا دی اس وچ تے نعت نبی ﷺ دی آئی  
ہر حکمت ہے اس دے اندر اس وچ جھوٹ نہ رائی

## نعت شریف رسول مقبول ﷺ

میں جانا جانا جانا انشاء اللہ مدنی دے کول نی اوہدا کلمہ پکا کے

لے جاساں پڑھ پڑھ درود و سلام نی سوہنی ڈالی بنا کے

اوہدے جہیا مینوں ہور نہ کوئی لہ لہ اس نوں کملی ہوئی

کتھوں اس دی کراں میں ٹول نی میں جانا مدنی دے کول

میں جانا جانا جانا انشاء اللہ مدنی دے کول نی اوہدا کلمہ پکا کے  
لے جاساں پڑھ پڑھ درود و سلام نی سوہنی ڈالی بنا کے  
کیہہ منگاں مینوں عقل نہ کوئی ئیں کوئی چیز اس نے لکوئی  
اہدا کلمہ تحفہ انمول نی میں جانا مدنی ﷺ دے کول  
میں جانا جانا جانا انشاء اللہ مدنی دے کول نی اوہدا کلمہ پکا کے  
لے جاساں پڑھ پڑھ درود و سلام نی سوہنی ڈالی بنا کے  
مدنی ﷺ سوہنا جدوں کرم کما سی مجھ نوں اپنی دید کرا سی  
پنجاں جوڑے بہہ کے اوہدے کول نی میں جانا مدنی دے کول  
میں جانا جانا جانا انشاء اللہ مدنی دے کول نی اوہدا کلمہ پکا کے  
لے جاساں پڑھ پڑھ درود و سلام نی سوہنی ڈالی بنا کے  
کھڑا تک تک ریجاں لاہساں ڈکھڑے دل دے پھول سناساں  
روح عاجز کلمہ نبی ﷺ دا بول نی ذرا سر نوں جھکا کے  
کلی والیا نظر کرم کر دے در اقدس تے مینوں بلا سائیاں  
روح عاجز کرے فریاد آقا ﷺ داخل نفراں وچ فرما سائیاں  
ڈھماں جس دیاں ڈھمیاں جگ اندر سوہناں شہر مدینہ دکھا سائیاں  
روح عاجز کرے فریاد آقا ﷺ داخل نفراں وچ فرما سائیاں

اللہ کا خبردار کرنا حضور پر نور ﷺ کو برائے منافقین

اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور ﷺ کو منافقوں کی خبر دیتے ہوئے قرآن کریم کی سورۃ التوبہ، رکوع ۱۳ میں

ارشاد فرمایا

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ ۚ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَنَافِقُ وَآءِ عَلَى  
النِّفَاقِ قَفَا لَا تَعْلَمُهُمْ ط نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ط سَعَدَ بِهِمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَرُدُّونَ إِلَىٰ عَذَابِ

(سورة التوبة، ركوع ۱۳)

عَظِيمٌ ۝

ترجمہ: اور تمہارے آس پاس کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے ان کی خو ہو گئی ہے نفاق تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں جلد ہم انہیں دوبارہ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔

اللہ رب العزت نے حضور ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ اے محبوب ﷺ تمہارے آس پاس کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے ان کی خو ہو گئی ہے نفاق اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو تم نہیں جانتے ہم جانتے ہیں ایسے کہنا بھی کسی کو اس کے بارے بتانے کا اندازہ ہوتا ہے جس کا اسے پتہ نہ ہوتا کہ وہ خواہش کرے اور اسے بتایا جائے اور بتایا بھی گیا جیسا کہ کلبی و سدی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے بروز جمعہ خطبہ کے لیے قیام فرما کر نام بنام فرمایا نکل اے فلاں تو منافق ہے، نکل اے فلاں تو منافق ہے تو مسجد سے چند لوگوں کو سوا کر کے نکالا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو اس کے بعد منافقین کا علم عطا فرمایا گیا اور دوبارہ عذاب سے مراد دنیا اور آخرت کا عذاب۔

## سچے دل کی توبہ

مفسرین نے مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کی ایک جماعت کا ذکر کیا جو غزوہ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے اس کے بعد تادم ہوئے اور توبہ کی اور کہا ہم گمراہوں کے ساتھ یا عورتوں کے ساتھ رہ گئے اور رسول کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب جہاد میں ہیں جب رسول کریم ﷺ واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو انہوں نے قسم کھائی کہ ہم اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ دیں گے اور ہرگز نہ کھولیں گے جب تک کہ رسول کریم ﷺ نہ کھولیں۔ یہ قسمیں کھا کر وہ مسجد کے ستونوں سے بندھ گئے جب حضور ﷺ تشریف لائے اور ان کو ملاحظہ کیا یہ کون ہیں عرض کیا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو جہاد میں حاضر ہونے سے رہ گئے تھے اور انہوں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ یہ اپنے آپ کو نہ کھولیں گے جب تک حضور ﷺ ان سے

راضی ہو کر ان کو خود نہ کھولیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کو اس وقت تک ہرگز نہ کھولوں گا جب تک کہ مجھے اللہ کی طرف سے ان کے کھولنے کا حکم نہ دیا جائے تب اللہ نے ان کے کھولنے کا حکم دیا اور حضور ﷺ نے ان کو کھولا اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ مال ہمارے رہ جانے کے باعث ہوئے ان کو لیجئے اور صدقہ لیجئے اور ہم کو پاک کریں اور ہمارے لیے دعائے مغفرت فرمائیں جیسا کہ اللہ رب العزت فرماتا ہے۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ ط وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ ۚ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ (سورة التوبه، ركوع ۱۳)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ ان کے مال سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھر اور پاکیزہ کرو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سُخا جانتا ہے کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقے خود اپنے دست قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

جنگ تبوک توں جو رہ گئے کچھ نہ شامل اس وچ ہوئے  
ہو یا ظلم ایہہ اسان دے کولوں ہنجو ہار پروئے  
بجھ گئے نال ستوناں سارے قیدی بن کھلوئے  
واپس آئے تبوکوں حضرت بدھے سارے پائے  
پتہ لگا ایہہ نلٹی کر کے سب ول توبہ دے آئے  
قسم خدا دی میں نہ کھولاں حکم نبی ﷺ فرمایا  
تاں پھر حکم خدا دے ولوں کھولن بارے آیا  
دعا کرو ساڈے بھلے دے کارن رب وی راضی ہووے  
توبہ رب منظور ہے کر دا اس وچ شک نہ ہووے

بیٹھے رہے اوہ گھراں دے اندر پھر حال اپنے تے روئے  
رب رسول توں ڈر گئے عاجز ول توبہ دے ہوئے  
کہیا اوہناں کدی نہ کھلساں جے نبی نہ راضی ہوئے  
کیوں ایناں ایہہ عمل کمایا نبی ﷺ اللہ فرمائے  
نبی اللہ دے کھولیاں کھلے عاجز عہد ایہناں اپنائے  
جب تک حکم خدا دے کولوں نہ کھولن بابت پایا  
دعا حکم نبی ﷺ اللہ نے تے سب نوں آزاد فرمایا  
دفتر ساڈا بدیاں والا خداوند باری دھو دے  
پر در نبی ﷺ جے جھیلے عاجز تاں منظوری ہووے

امام ابو بکر زاری بھاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے (خازن وادکام القرآن)

مدارک میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لیے دُعا کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی حدیث میں ہے کہ جب کوئی نبی ﷺ کے پاس صدقہ لاتا تو آپ اس کے لیے دُعا کرتے میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضور ﷺ نے دُعا کی تو پھر مسئلہ: یہ ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پا کر دُعا کرتے ہیں یہ قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔

## اللہ تعالیٰ کا منع فرمانا حضرت محمد ﷺ کو مسجدِ ضرار میں جانے سے

اس مسجد کے بارے اللہ رب العزت نے قرآن کریم کے گیارہویں پارہ سورۃ توبہ کے رکوع نمبر ۱۳ میں ارشاد فرمایا

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَارْضَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ط وَ لِيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَى ط وَاللَّهُ يَشْهَدُ أَنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ط لِمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى اتَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ط فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّطَهَّرُوا ط وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ۝

(سورۃ التوبہ۔ رکوع ۱۳) ترجمہ: اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا۔ بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پر ہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب سحر ہونا چاہتے ہیں اور سحرے اللہ کو پیارے ہیں۔

کفر سبب منافقان لوکاں مسجد اک بنائی کہ تفرقہ پائیے مسلماناں اندر نیت نقصان ٹھہرائی  
قسمائں کھاؤں ایہ سب لوکیں بھلائی ظاہر کر اس مخالف رب رسول دے پہلے اپنا آپ چھپا سن  
پر ایہ سب ہے جے جھوٹے لوکیں اللہ شاہد ہے تیرا جانیو نہ اس مسجد اندر سن حکم محبوب ﷺ میرا

رب کہیا نہ جائیں محبوباً میں ضرار مستیوں روکاں ہرگز ہرگز جاویں نہ توں نال منافقاں لوکاں  
 پرہیزگاری بنیاد جس مسجد دی پہلے دن رکھائی اوہ (قباً) ہے مسجد قابل تساں دے اس وچ شک نہ کائی  
 جانیو جے اس مسجد اندر او تھے سترے لوگ نے سارے سترے لوکیں اللہ تائیں لگ دے خوب پیارے  
 یعنی غزوہ تبوک سے رہ جانے والے لوگ تین قسم کے تھے ایک منافق جو نفاق کے خوگر تھے دوسرے وہ لوگ جنہوں  
 نے قصور کر کے اعتراف اور توبہ میں جلدی کی اور تیسرے وہ جنہوں نے توقف کیا اور جلدی توبہ نہ کی۔ مگر یہ آیت جس کا ذکر  
 کیا گیا یہ منافقوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجد قباء کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت متفرق کرنے کے لیے  
 اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی اس میں بری چال تھی۔ وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانہ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا سید عالم  
 حضرت محمد ﷺ کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضور ﷺ سے کہنے لگا یہ کونسا دین ہے جو آپ لائے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا  
 یہ ملت حنیفیہ دین ابراہیمی علیہ السلام لایا ہوں کہنہ لگا میں اسی دین پر ہوں حضور ﷺ نے فرمایا نہیں اس نے کہا کہ اس میں  
 آپ ﷺ نے کچھ اور ملا دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں میں خالص صاف ملت لایا ہوں ابو عامر نے کہا کہ ہم میں سے  
 جو جھوٹا ہو اللہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بے کس کر کے ہلاک کرے حضور ﷺ نے فرمایا (آمین)۔ لوگوں نے اس کا نام ابو  
 عامر فاسق رکھ دیا روز احد ابو عامر فاسق نے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ ﷺ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے  
 ساتھ ہو کر آپ ﷺ سے جنگ کروں گا۔ چنانچہ جنگ خین تک اس کا یہی معمول رہا اور حضور ﷺ کے خلاف مصروف جنگ  
 رہا ہوا زن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر ملک شام کی طرف بھاگا اس نے منافقوں کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامان جنگ ہو  
 سکے قوت و صلاح سب جمع کرو اور میرے لیے ایک مسجد بناؤ میں شاہ روم کے پاس جاتا ہوں اور وہاں سے رومی لشکر لے کر  
 آؤں گا اور سید عالم ﷺ اور ان کے صحابیوں کو نکالوں گا۔ یہ مسجد ضرار اس خبر کے ملنے پر ان لوگوں نے بنائی اور سید عالم ﷺ  
 سے عرض کیا تھا کہ یہ مسجد ہم نے آسانی کے لیے بنائی ہے کہ جو لوگ بوڑھے کمزور ضعیف ہیں وہ اس میں بغراغت نماز پڑھ لیا  
 کریں آپ ﷺ اس میں ایک نماز پڑھا دیجئے اور برکت کی ذعا کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اب تو میں سفر تبوک کے لیے  
 جا رہا ہوں واپسی پر اگر اللہ کی مرضی ہوگی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا جب نبی ﷺ سفر تبوک سے واپس مدینہ شریف کے قریب  
 ایک موضع میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں تو اس وقت یہ  
 آیت نازل ہوئی اور اللہ رب العزت نے منافقوں کے ارادوں کا اظہار فرمایا تب رسول کریم ﷺ نے بعض اصحاب کو حکم دیا

کہ جاؤ اس مسجد کو گرادو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب ملک شام میں بحالت سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا۔

علم حاصل نے کافی کر دے قاری عالم کوئی کوئی  
قاری عالم تے حافظ کافی تے عامل ہوندا کوئی کوئی  
زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھ دا عشق رکھاندا کوئی کوئی  
ذکر اڈھے دا عاجز بہتے کر دے پورے دا کر دا کوئی کوئی

## منافق کی پہچان

وَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّارًا وَرَأْسَهُمْ وَرَأْيُتَهُمْ يَصُدُّونَ

وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝ (سورة المنفقون، ركوع ۱)

ترجمہ: اور جب ان کو کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے معافی چاہیں اور اپنے سر گھماتے ہیں اور تم ان کو دیکھو کہ نور رتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

اور اس سے اگلی آیت میں اللہ رب العزت نے یہ بھی فرمایا ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا اور فرمایا

هُم الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا ط وَ لِلَّهِ

خِزَانُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ۝

ترجمہ: وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو رسول ﷺ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں اور اللہ ہی کے لیے آسمان اور زمین کے خزانے ہیں مگر منافقوں کو سمجھ نہیں۔

اے محبوباً وہ منافق لوکیں جو سب ایسے گل کہندے  
اللہ کے سب بین خزانے جو وچ زمین آسمان  
خرچ نہ کرو ایناں بندیاں اتے جو پاس رسول دے رہندے  
سمجھ نہ آئے منافقاں تائیں ہے اللہ دا فرمانا

اس آیت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ لوگ اللہ اور رسول ﷺ سے پیار کرتے تھے جو رسول ﷺ کے پاس رہا کرتے ان پر خرچہ کیا جاتا تھا جس وجہ سے منافقوں نے ان پر خرچ نہ کرنے کے لیے کہا تو پھر یہ ثابت ہوا اب بھی جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ سے پیار رکھنے والے ہیں ان کی خدمت کرنا یعنی ان پر خرچ کرنا باعث نیکی ہے اور خدمت کرنے والوں پر بھی اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوش ہوتا ہے۔ دُعا ہے کہ ہم سب کو نیک لوگوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اس کے علاوہ اللہ رب العزت نے حضور ﷺ کو منافقوں کے بارے یوں بھی بتایا

إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ط وَ اللَّهُ يَشْهَدُ أَنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَاذِبُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (سورة منافقون، ركوع ۱)

ترجمہ: جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور ﷺ بے شک یقیناً اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ﷺ ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں اور انہوں نے قسموں کو ڈھال ٹھہرایا تو اللہ کی راہ سے روکا بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔

اے محبوباً جدوں منافق پاس آئیں گے آہندے نے دین گواہی تیں رسول اللہ دے زبانی اور بھائی کساندے نے  
اللہ نون ایسے سب چھ معلم تیں رسول الہی پر ایسے منافق جھوٹے سارے اللہ دے گواہی  
قسمان نون ایناں ڈھال بنایا برے ایناں دے کارے زبانی کہن ایمان لیائے تے وچوں کافر سارے  
منافق موزی ہے ظالم ہوندا عاجز جو حسد نبی دا کردا پڑھے درود نبی تے اللہ نالے راکھیاں رہندا کردا

## حضور پر نور ﷺ کو مجنون کہنے والا جہنمی ہے

اللہ رب العزت قرآن کریم میں سورۃ قلم کے اندر ارشاد فرماتا ہے۔ اے محبوب ﷺ قلم اور اس کے لکھنے کی قسم تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے آپ کا خلق اعلیٰ اور عظیم ہے اور اب تم جلد



دیکھ لو گے اور وہ بھی یعنی (کافر) دیکھ لیں گے کہ مجنون کون تھا بے شک تمہارا رب جانتا ہے جو راہ خدا سے بھکے اور جو اس کی راہ پر ہے۔ تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو یعنی معاملہ دین میں رعایت کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں تو ہر ایسے کی بات نہ سننا۔

وَلَا تَطْعُ كُلَّ حَلَا فٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَاءٍ مِّنْمِيمٍ ۝ مَّنَاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اٰثِمٍ ۝

عُتْلِمٍ بَعْدًا ذَالِكِ زَنِيمٍ ۝ اَنْ كَانَ ذَامَالٍ وَ بَيْنِنَ ط (سورۃ قلم، رکوع ۱)

ترجمہ: اور پھر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل بہت طعنے دینے والا۔ بہت ادھر کی لگاتا پھرتا ہو بھلائی سے بزارو کئے والا حد سے بڑھنے والا گناہگار درشت خواں پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے۔

یعنی بدگوہر تو اس سے افعال خبیثہ کا صدور کیا عجب مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا محمد ﷺ نے میرے حق میں دس باتیں فرمائیں ہیں نو ۹ کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ بتادے یا میں تم کی گردن مار دوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائیگا تو اس کا مال غیر لے جائینگے تو میں نے ایک جوا ہے کو بلا لیا تو اس سے ہے۔ فائدہ: ولید نے نبی کریم ﷺ کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس عیوب ظاہر کئے یا فرمادئے اس سے سید عالم ﷺ کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوتی ہے اور ولید بن مغیرہ کا جھوٹ ظاہر ہوا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کی تھوٹی پرداغ دیں گے یعنی اس کی باطنی علامت اس کے چہرے پر نمودار کر دیں گے تاکہ اس کے لیے سب عار ہو یہ سب کچھ آخرت میں ہوگا مگر دنیا میں بھی کہ خبر پوری ہو کر رہی کہ اس کی ناک دغیلی ہو گئی کہتے ہیں کہ اس کی ناک جنگ بدر میں کٹ گئی۔

نہ سنیں محبوباً بات اہناں دی جو طعنے بہتے دیندے بہعیاں قسماں کھاون والے ہین ذلیل سدیندے  
ایدھر اودھر لائے چواتی ہتھ مواتا پھریا بھلے کم تو روکن والا جو حدوں رہندا بڑھیا  
مال اولاد تے فخر ہے کر دا زمین فساد مچاوے بدخو ہے مجرم ہوندا گناہگار سداوے  
جدوں قرآن سنایا جاوے اللہ پاک فرماوے اگلیاں دیاں کہانیاں آکھے خوف ذرا نہ کھاوے

اللہ کے قریب ہے اس نوں اس دا اجر بتلا ساں سور جیسی تھوتی اوپر جدوں داغ میں چالا ساں

## باغبانوں کا توبہ کرنا

إِنَّا بَلَوْنَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝

(سورۃ قلم، رکوع ۱)

ترجمہ: بیشک ہم نے ان کو جانچا جیسا ان باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کے کھیت کاٹ لیں گے۔

اس آیت مبارک میں اللہ رب العزت نے ایک باغ کے مالکوں کا ذکر بھی کیا ہے جنہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم صبح سویر باغ کا تمام پھل اپنے قبضہ میں آئیں گے نہ کہ کسی فقیر کو اس میں سے کچھ دیں گے تو یہ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔

یموں دُور دو فرسنگ سی راہ دے اُتے ضر دان باغ سدیندا  
سد فقراً اوہ نال لے جاندا جدوں باغ ولے سی جاندا  
بستر فقراء تھلے وچھاندے تے بوٹے پھر ہلاندا  
اوہناں وچوں ویں دسواں حصہ پھر فقراً نوں دیندا  
تتاں بچیاں ورثہ سانبھی وفات مالک جد پائی  
اک دو بے نوں دیں دلیاں مال بہت قلیل ہے  
بے خیرات اسان جاری رکھی باپ اپنے دے وانگوں  
تے تے قسماں کھا کھا سارے اٹھے صبح سویرے  
سارے میوے جا کٹھے کرے تے لکسن موج بہاراں  
سخی صالح سی مالک اس دا جس دا چمن اکھویندا  
اٹھا لو میوے جو پکے ڈگے سب نوں حکم سناندا  
بستریاں والے میوے سب اوہنا نوں دیندا تے باقی پھر اٹھاندا  
باقی کھیتی وی کٹن ویلے ایہو معمول بنیندا  
تتاں رات نوں اکٹھے بہہ کے اک نوں صلاح بنائی  
کویں گزارہ اسان دا ہوسی کنبہ بڑا طویل ہے  
تنگ دستی آور ہو سی کس پاسوں ہم مانگوں  
سب فقراء اتھے چھڈیے جائے منہ ہنیرے  
لاچ بری بلا ہے عاجز ذرا وکھ خدا دیاں کاراں

فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَ هُمْ نَائِمُونَ ۝

ترجمہ: اس پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا وہ سوتے تھے۔

فَاصْبَحْتُ كَالصَّرِيمِ ۝ فَتَنَّا دُورًا مُّصْبِحِينَ ۝

ترجمہ: تو صبح رہ گیا جیسے پھل ٹوٹا ہوا پھر انہوں نے صبح ہوتے ہوئے ایک دوسرے کو پکارا۔

یعنی اس لیے کہ صبح اپنی کھیتی کو چلوا کر تم نے کاٹنی ہے تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے۔

أَنْ لَا يَدْخُلْنَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينٌ ۝

ترجمہ: ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں آنے نہ پائے۔

ایا پھیرا اک پھیری والے نال حکم خداوند باری  
کوئی میوہ نہ وچ باغ دے چھڈیا تے کھیتی لے گیا ساری  
لیئے رہ گئے گھراں دے اندر نہ کوئی خبر باغ دی پاوے  
کروٹاں لے لے رات گزارا پر نیندر کتھوں آوے  
فجر ہوئی سب خوشیاں اندر ول باغ دے آئے  
جاڈٹھا جدوں باغ دے اندر تے میوہ نظر نہ آئے  
بھل گئے ہاں اسیں رستیوں سارے اس وچ شک نہ کوئی  
کہن لگے اک دو جے نوں سارے اج بے نصیبی ہوئی  
کہن لگے اسیں ظالم بندے غلطی سانویں آئی  
معافی منگی خطا دی اوہناں توبہ کر بخشائی

حق فقراء دا آمدن اندر نہ ہرگز کوئی دباوے  
دینا لازم ہے سب دے کارن اللہ پاک سمجھاوے  
لاچ کر دبائے جہڑا کمی آمدنی وچ آوے  
جھڑک نہ دیئے سائل تائیں عاجز جو کوئی در پر آوے  
کھلا توبہ کارن در الہی ہر ہر غلطی پاروں  
پر نمبر معافی دی لگ دی لوکو مدنی ﷺ دے درباروں  
ہر کوئی کھاندا سوہنے نبی ﷺ دا صدقہ بھادیں جیوے سال ہزاروں  
راہ راست لہجہ دا عاجز مرشد دی سرکاروں



## سی حرفی

الف: اوس ویلے خداوندا ہر مومن تے رحمت عام ہووے  
 صورت سوہنے محمد ﷺ دی نظر آوے اُتے لباں دے کوثری جام ہووے  
 جدوں وقت وصال دا آ جاوے کلمے پاک دا ورد زبان ہووے  
 ربا مشکل نہ عاجز دے پیش آوے فضل و کرم تیرا ساڈے نال ہووے

ب: بی بی فاطمہؓ پڑھ قرآن رہی سی اک دن سر توں دُور حجاب ہویا  
 سورج جا وڑیا وچ بھج بدلی جگ جاندا اے بانقاب ہویا  
 پر سروں نگیاں ناروں وچ بازار پھرن ماحول زمانے دا آج خراب ہویا  
 عاجز نام دے ہی مسلمان رہ گئے پیشہ بھنگ بوٹی تے جوا، شراب ہویا

ت: تخت چبارے سب چھڈ جانے اک دن اس جہان توں کوچ کرنا  
 جند جان جو آئی وجود اندر ہر اک نے ہے ضرور مرنا  
 دتا حکم خدا دی ذات میاں اطاعت رب رسول ﷺ دی تساں کرنا  
 عاجز عملاں نال ترازو دے تل جانا رب کھوٹیوں الگ ہے کھرا کرنا

ث: ثابت رکھ ایمان تائیں جھوٹ مار پر جھوٹ نہ بولیا کر  
 چھڈ جوا شراب تے دغہ بازی چوری چغلی کفر نہ تولیا کر  
 ڈاکہ زنی زنا حسد سود ہے کارمندی بیچ نیک کوئی جگ وچ بولیا کر  
 عاجز ماں باپ تے مرشد دی کر سیوا آوے یاد حسینؑ عشق وچ رو لیا کر

ج: جاگے ایوبؑ اج بخت تیرے گھر تہ دے محبوبؑ رب العالمین آیا  
 تینوں ہون مبارکاں لکھ واری قدم تہ دل ختم انبیینؑ پایا

کوئی نبی رسول نہ ہو رہی ہو سوہنا ﷺ بن کے ختم المرسلین آیا

مان موجاں ایوبؑ ہن کہے عاجز خانے ٹہ دے رحمت العالمین آیا

ح: حُب حضور ﷺ دی بخش مولیٰ رحمت اساندے شامل حال کر دے

بچے نیک تے نیک اعمال کرے نیک اسان دے مولیٰ توں بال کر دے

نیکی کرن دی وہ توفیق سائیاں نیک اسان دے پاک خیال کر دے

رکھیں عاجز تے کرم دی نظر ربا دور سب شیطان دے جال کر دے

خ: خاص محبوب خدا دا ایں کملی والیا کرم کما سائیاں

گناہگار ہاں بے شمار آقا ﷺ دیویں کر معاف خطا سائیاں

دست بدستہ ہاں تیرے حضور ﷺ تیری من دا اے رب رضا سائیاں

مشکل عاجز دی کرے آسان اللہ جدوں آوے وقت قضا سائیاں

د: دکھ مصیبت نہ پیش آوے جدوں مجھ دا ربا وصال ہووے

سوہنی صورت حضور ﷺ دی نظر آوے فضل و کرم تیرا ساڈے نال ہووے

جام کوثر ہووے نصیب سانوں نال پیاس نہ جان ٹڈھال ہووے

کلمہ نبی ﷺ دا ذکر زبان ہووے جدوں عاجز دا ربا انتقال ہووے

د: ذرا توں کر خیال بندے اک دن پیش خدا دے ہونا ایں

جے توں نبی ﷺ نوں اپنی مثل آکھیں منکر پاک قرآن دا ہونا ایں

نبی ﷺ پاک دی شان گھٹائے جہڑا اوڑک اس نے اک دن روونا ایں

جہندے واسطے رب پیار کینا عاجز اس جہیا کس ہونا ایں؟

ر: رزق انسان دا جدوں ملے دم آخر وی پھر تک جاندا

جڑ جسدی نوں نہ ملے پانی بوٹا سکدا سکدا سک جاندا

گناہ اس دے رب معاف کر دا جو در حضور ﷺ تے جھک جاندا  
 عاجز صفت رب رسول ﷺ دی مکدی نیں پر بندہ مکدا مکدا مک جاندا  
 ز: زندہ کر سی رب مار کے تے سارے حشر وچ کول بلا لیسے  
 جو بھی کینا کسے جہان اندر سب کھول کے اوہ دکھا دیسی  
 عملاں نال ترازو دے مثل جانا راہداریاں ہتھ پھرا دیسی  
 عاجز اساں نوں عملاں تے مان نہیوں کملی پوش شفاعت فرما دیسی  
 س: سبحان اللہ واحدہ لا شریک ہے رب میرا ہستی ہور نیں اس غفور ورگی  
 اک لکھ تے کئی ہزار آئے شان کسے دی نیں حضور ﷺ ورگی  
 چمن و باغ بہشتی بے مثل بھاویں خوشبو نیں پسینے حضور ﷺ ورگی  
 جن سورج بھاویں بجلیاں بلکہ چمکن پر چمک نیں محمد ﷺ دے نور ورگی  
 ش: شان محمد ﷺ توں جاں صدقے سوہنا عرش معلیٰ تے جان والا  
 بچے جابر دے دونویں ہوئے مردہ آقلیہ ﷺ اٹھا کے کھانا کھلان والا  
 دتا جن نوں توڑ دکھا مدنی ﷺ پھر جوڑ کے آپ دکھان والا  
 کیسا نبی ﷺ دا خلق عظیم عاجز چادر دشمنان تھلے وچھان والا  
 ص: صبر نیں آنودا اکھیاں نوں کدوں اساں نوں دید حضور ﷺ ہووے  
 میناں کر دیاں عمر وی گزر چلی کدوں اساں دی عرض منظور ہووے  
 روضہ اقدس دی بخش توں دید رہا دکھ درد مصیبت سب دور ہووے  
 سبز جالیاں دے لئیے جا بوسے جویں نفراں دا عاجز دستور ہووے  
 ض: ضعیف جوان دی گل کہڑی موت بچپن وچ وی آ جاندی  
 ایہہ لکیاں چھپیاں چھڈ دی نیں شکم ماں اندر ایہہ دھا جاندی

پڑھو نماز تے رکھو، روزہ زکوٰۃ جسم دی ہو ادا، جاندی  
عاجز مرشد جے نہ راضی ہووے پڑھی ہوئی وی ہو قضا جاندی  
ط: طور تے جدوں سن گئے موسیٰ رب کہیا اک بات سنا مینوں  
کیہ پھڑیا ای ہتھ دے وچ موسیٰ کم اس دا ذرا بتا مینوں  
پھڑیا عاسہ ربا میں ہتھ اندر پتے رکھاں توں دیندا ایہہ لہ مینوں  
عاجز رب تے سب کجھ جاندا اے کر دا لاڈ سی جا پدا پتا مینوں  
ظ: ظاہر شان محمدی ﷺ اے جنوں رب معراج کرا دتا  
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی ذَاتِ رَبِّ دى خود فرما دتا  
وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ مَجْبُوبٌ نُونِ كَبِهَ اللّٰهُ رَبُّ يَارُ دَا اس ودھا دتا  
عاجز شان محمدی ﷺ توں جاں صدقے رب رحمت اللعالمین فرما دتا  
ع: عشق نبھاوناں بڑا اوکھا عاشق گلے تے چھری نکوا بیٹھا  
اللہ پاک دے پاک پیار بدلے اک آگ منظور کرا بیٹھا  
امام جھوک دی جھوک لئا دتی سیس سجدے اندر کٹا بیٹھا  
خواجہ اولیس قرنی دا عاجز عشق دیکھو دند بچی دے بچی گھڈا بیٹھا  
غ: غیر راہوں مولیٰ ذور رکھیں راہ نیکاں دے سانوں چلا ربا  
ہویا جہاں تے شد دا غضب ربا لویں اوہناں دے راہوں بچا ربا  
کیتے جہاں تے تو انعام مولیٰ سانوں اوہناں دا راہ دکھا ربا  
توفیق نیکی دی عاجز نوں بخش سائیاں روز حشر نہ ملے سزا ربا  
ف: فتح ہویا جدوں شہر مکہ کافر رو رو کے ڈابو لین لگے  
پالے لگ گئے سب نوں کیتیاں دے ترے آن سرکار ﷺ دے لین لگے

کلی والیا بخش خطا سانوں سارے آ قدماں وچ ڈھین لگے  
عاجز ساریاں نوں جاؤ معاف کیتا کلی پوش محمد ﷺ ایہہ کہن لگے  
ق: قد مناسب تے رنگ وی سوہنا کالی کلی حضور ﷺ نوں بھانودی اے  
سرخ ڈورے وچ اکھیاں دے کالی پتلی خوب سہانودی اے  
واضحی مکھڑا بے مثل سوہنا وایل زلف چمکاں پئی مار دی اے  
عاجز اوہ شان نیں کسے دی ہو سکدی جہڑی شان مدنی سرکار دی اے  
ک: کر دے کرم خداوندا مینہ رحمت دا دہ وسا ربا  
رکھیں اپنی خاص رضا اندر رہیے کر دے یاد خدا ربا  
کر دے نیک بم اولاد سانوں عاشق نبی ﷺ دے دہ بنا ربا  
رہیے ماں تے باپ دی وچ سیوا تابع مرشد دا عاجز بنا ربا  
ل: لوگ پئے دین توں دور ہوندے دکاناں بٹیاں دے نال سجان لگے  
سوہنے کپڑے زیور پہنا کے تے اگے دراں دے خوب نکان لگے  
اللہ نبی ﷺ نے جستوں منع کیتا اوہ ہی عمل قدیمی کمان لگے  
عاجز بھل گئے حکم ایہہ رب دے نوں جان بچھ کے دوزخ ول جان لگے  
م: محمد ﷺ محبوب خدا سوہنے ایناں بٹیاں توں منع فرما دتا  
کعبہ بٹیاں تھیں اوہناں نے صاف کیتا ہر اک نوں باہر وگا دتا  
اس کم شیطانی توں موز کے تے راہ حق دا نبی ﷺ دکھا دتا  
عاجز اوہناں دا کیہہ حشر ہو سی جہاں پھر ایہ شرک جگا دتا  
ن: نشان سی ظاہر ایہہ کافراں دا بُت گھراں دے وچ رکھائی پھرنا  
زریں زیور خوب پہنا کے تے بُت بغلاں دے وچ اڑائی پھرنا



کر کے ظلم و ستم شراب نوشی بلاوجہ فساد مچائی پھرنا  
 عاجز اوہنان دا جو معمول بنیا یاری نال شیطان دے لائی پھرنا  
 و: دیکھ پاک قرآن اندر کئی بار خدا فرمانودا ای  
 بتاں والیاں مشرکاں جھوٹیاں تے لعنتاں رب بتانودا ای  
 جان کافر منافق وچ دوزخ رب بارہا بار سمجھانودا ای  
 عاجز ایہہ بت نہ کسے نوں نفع دین حکم آپ خدا فرمانودا ای  
 ہور میاں جے غور کریئے اتھے وں دی گل بے وں ہوئی  
 ہ: ننگے سر بازاراں وچ پھرن رتاں ساڈے آکھنے دی بس بس ہوئی  
 پتر مایاں تھیں ہو عاق پھر دے گل چس والی بے چس ہوئی  
 عاجز چوری چرس پاؤڈر زنا معمول بنیاں گل اسلام والی کہڑی دس ہوئی  
 ع: عزتاں رکھیں محفوظ رہا تینوں صغراں بیمار دا واسطہ ای  
 ملک و ملت آزاد آباد رکھیں حضرت علیؑ حیدر کرار دا واسطہ ای  
 بول بالا اسلام دا کریں مولیٰ حضرت حسینؑ جنتی سردار دا واسطہ ای  
 لوں کج توں عاجز دے عیب رہا نبی ﷺ احمد مختار دا واسطہ ای  
 ی: یاد آئی رہا عرض مینوں کراں اہوی اپیل زبانی  
 بہتری جس وچ دو جگ دی میری اس وچ عید جوانی  
 بہتے لوکیں رہا جگ دی تیتھوں حکومت مسکن تمام  
 عاجز سائل در تیرے دا نبی ﷺ دی چاہے غلامی  
 ے: یارا صدا نہیں بیٹھ رہنا ایہہ دنیا آخر فانی  
 پڑھ نے پاک محمدی ﷺ کلمہ جو سکہ دین اسلامی

اول آخر کم ایہ آؤ سی کر لے ذکر زبانی  
 ایہو نکت بہشتی عاجز سوہنے دتا نبی ﷺ ربانی  
 یے: یارب کوئی منگدا منک دی بادشاہی کوئی آکھدا نال دو چار دیدے  
 کوئی آکھدا وہ جاگیر مینوں ارباں نوٹ تے چمن گلزار دیدے  
 کوئی منگے وزارت دی سیٹ تیتھوں ہوائی جہاز تے لعل جواہر دیدے  
 عاجز منگدا ربا اک چیز تیتھوں سوہنے نبی ﷺ دا مینوں دیدار دیدے

## حضور پر نور ﷺ اور حضرت صدیقؓ کا سفر شام

اک دن آقا تجارت کارن چلے شام دے ولے  
 رستے اندراک بیری آئی آقا بیٹھے اسدے تھلے  
 راہب نام صدیق دا پچھیا تے پتہ مکمل پایا  
 بیری تھلے جو ہستی بیٹھی اس کا نام بتاؤ  
 بتایا حضرت صدیق اکبرؓ محمد ﷺ نام پیارا  
 آمنہ بی بی ماں ہے اس دی حلیمہ اس دی دائی  
 سن کے بات صدیق دے پاسوں راہب قول سنایا  
 بعد از حضرت نبی عیسیٰ دے نیں کوئی اس جاہ بیٹھا  
 دیہہ ۲۰ سال عمر حضور دی پسی صدیق دی دو سال تھلے  
 حضرت صدیق چلدے پھوے گئے اک راہب ولے  
 پھر پچھیا سرکار دی پاروں نال ادب دے بول سنایا  
 کون ہیں اسدے والد صاحب نالے دادا اسم بتاؤ  
 دادا اس دا عبدالمطلب تے عبد اللہ دا ایہہ تارا  
 یار عار صدیق اکبرؓ سوہنی بات سنائی  
 لکھیا ہو یا تفسیر دے اندر نیں عاجز وادھا اییا  
 ایہہ محمد ﷺ ختم المرسل جو اس تھلے آ بیٹھا

## ذکر افضل

وہ توفیق خداوند باری اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کروں میں  
 دم آخر وی کلمہ سوہنا پاک محمدی ﷺ پڑھوں میں

ہے وسیلہ ایہہ بخشش کارن مسلم بھائیو سبھی دا  
ایہو سکہ پڑ دین جو کلمہ میرے نبی ﷺ دا

وہ توفیق خداوند باری اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کرے میں  
دم آخر وی کلمہ سوہنا پاک محمدی ﷺ پڑھوں میں  
اللہ قادر کریم تو رب میرا کریں مجھ دے شامل حال کلمہ  
جد مجھ دا جگ توں کوچ ہووے صدقہ نبی ﷺ دا جاوے ایہہ نال کلمہ  
روے کلمے دا ذکر زبانی اُتے ہر لمحے تے ہر حال کلمہ  
عاجز کلمے دی شان سبحان اللہ سارے مل کے پڑھو مسلمان کلمہ

## بھاگ جانے سے موت نہیں ٹلتی

موت کے بارے سورۃ بقرہ میں اللہ رب العزت یوں ارشاد فرماتا ہے۔

الْمُ تَرَىٰ إِلَىٰ الدِّينِ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۗ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ  
مُوتُوا قِفْ ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا  
يَشْكُرُونَ ۝

(سورۃ بقرہ، رکوع ۳۲)

ترجمہ: اے محبوب ﷺ کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے  
ان کو فرمایا مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا بے شک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

اے محبوب کیا تو نہ دیکھا نبیؐ نوں رب فرمائے ہزاراں لوکیں موت توں ڈر کے گھر تھیں باہر آئے  
مر جاؤ تسیں اتھے سارے حکم خدا فرمایا فضل کیتا خداوند باری اوہناں نوں پھر جگایا

اکثر لوگ ناشکرے ہے جے اللہ پاک فرماوے سورۃ بقرہ وچ لکھیا ہویا نہ عاجز وادھا لاوے  
 مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت مبارک کا جو ترجمہ فرمایا ہے کہ اے محبوب ﷺ کیا تم نے  
 نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے چونکہ یہ سوالیہ فقرہ اور زمانہ ماضی سے تعلق رکھتا ہے اور اس کے لیے بولا جاتا جو اس  
 وقت دیکھتا رہا ہو۔ لہذا یہ بات واضح ہوتی ہے سید عالم ﷺ اس وقت بھی بحکم خدا دیکھ رہے تھے جب وہ لوگ گھروں سے نکل  
 کر باہر آئے اور ان کے ساتھ مرنے اور اٹھنے کا واقعہ پیش آیا حالانکہ سید عالم ﷺ اس وقت اس دنیا فانی میں تشریف بھی نہ  
 لائے تھے۔

بنی اسرائیل جماعت اک پسی طاعون جہاننوں ہویا      ڈر کے دوڑے موت دے کولوں ہر کوئی گھرتوں باہر ہویا  
 بستیاں پھڈیاں اونوں لوکاں جا جنگل ڈیرہ لایا      مر گئے لوکیں اوہ جنگل اندر جدوں حکم خدا دا آیا  
 کجھ دیر بعد اونوں لوکاں کارن حضرت حرقیلؑ دُعا الائی      اللہ نے اوہ زندہ کیتے رہے مدتوں زندہ آہی  
 موت بھجیاں جان نہ دیندی نہ ایں اک پل زکدی      عاجز آؤندی وقت مقررہ تے گل مکائی مندی

## نعت شریف

لوگ اکٹھے کیے سرکار ﷺ نے جب کوہ صفا پر

رہے دیتے دعوت حق اعلان نبوت فرما کر

سب عبادت لائق اللہ دے محمد ﷺ رسول ہے اس کا

لاؤ ایمان سب اس بات کے اوپر بھلا ہے اس میں تجھ کا

لوگ اکٹھے کیے سرکار ﷺ نے جب کوہ صفا پر

رہے دیتے دعوت حق اعلان نبوت فرما کر

کافر لوگ ایمان نہ لائے اور مارے وٹے روڑے

جسم اطہر سے نکلے خون کے دھارے جو جاتے رہے وچ جوڑے

لوگ اکٹھے کیے سرکار ﷺ نے جب کوہ صفا پر

رہے دیتے دعوت حق اعلان نبوت فرما کر

چلے گئے آقا ﷺ اک شجر کے نیچے جا قیام فرمایا

سہہ نہ سکا جبرائیل فرشتہ اس آ سوال سنایا

لوگ اکٹھے کیے سرکار ﷺ نے جب کوہ صفا پر

رہے دیتے دعوت حق اعلان نبوت فرما کر

دو اجازت مجھ کو آقا ﷺ میں کچل کافر سب دیاں

جو ایمان نہ تجھ پہ لاؤں سب کو چل میں دیاں

لوگ اکٹھے کیے سرکار ﷺ نے جب کوہ صفا پر

رہے دیتے دعوت حق اعلان نبوت فرما کر

سید عالم حکم فرمایا ختم کرنے کو میں نہیں آیا

انشاء اللہ نسل کافر ایمان میں آئے عاجز نبی اللہ فرمایا

### در محمد ﷺ پہ التجاء عاجز

میں در تیرے کا سائل آقا دے دو خیر فقیروں کو

تجھ کو ملا ہے تاج شفاعت معاف کرو تقصیروں کو

بے شک تو محبوب خدا کا دے دو صدق علی شیر خدا کا

حسن حسین اور بی بی فاطمہ کا کر دو نیک تقدیروں کو

میں در تیرے کا سائل آقا دے دو خیر فقیروں کو

تجھ کو ملا ہے تاج شفاعت معاف کرو تقصیروں کو

میں در تیرے کا سائل آقا دے دو خیر فقیروں کو  
تجھ کو ملا ہے تاج شفاعت معاف کرو تقصیروں کو  
آقا تو نبی ﷺ ہے سب سے اعلیٰ تیرا رتبہ سب سے بالا  
چشموں سے میں چم چم لاؤں تیرے قدموں کی تصویروں کو  
میں در تیرے کا سائل آقا دے دو خیر فقیروں کو  
تجھ کو ملا ہے تاج شفاعت معاف کرو تقصیروں کو  
عاجز آقا تیرا منگتا ہمیشہ کھائے تجھ کا صدقہ  
نظرِ کرم آقا مجھ پہ رکھنا لکھتا رہوں تفسیروں کو

میڈے آقا ﷺ دا ازل توں فیض جاری وچ دو جگ دے ایسا ہور دا نہیں  
اس دے در دا جو کوئی بنے سائل خالی کدیں اوہ کسے نوں موڑ دا نہیں  
بیڑے وچ محمدی جو کوئی آن بہندا سوہنا لائے بنے دریا روہڑ دا نہیں  
بے مثل ہے عاجز دا نبی ﷺ لوکو ہور کوئی وی اس دے جوڑ دا نہیں

## نعت شریف

پھول کلیوں سے بڑھ کر ہے خوشبو پسینے حضور ﷺ کی  
کلام کرتے جب آقا چمک پڑی منہ سے نور کی  
ہنتے نہ مدنی ﷺ قہقہہ لگا کر  
مسکراتے ہی نظر آتے کیا بات ہے ان کے دستور کی  
پھول کلیوں سے بڑھ کر ہے خوشبو پسینے حضور ﷺ کی  
کلام کرتے جب آقا چمک پڑی منہ سے نور کی

رہے پھرتے نرنگے بے سب کے سب بے شک وہ مرسل بھی تو تھے

میرے مدنی تو پہنچے عرش پہ کی سیر بیت المعمور کی

پھول کلیوں سے بڑھ کر ہے خوشبو پسینے حضور ﷺ کی

کلام کرتے جب آقا چمک پڑی منہ سے نور کی

کھجوریں بھی تو ہو گئیں دن بیچ کے اُگ کر تیار اک رات ہی رات میں

تو پھر کیوں نہ کہوں کوئی مثل نہیں دو جہاں میں حضور پر نور ﷺ کی

پھول کلیوں سے بڑھ کر ہے خوشبو پسینے حضور ﷺ کی

کلام کرتے جب آقا چمک پڑی منہ سے نور کی

خطا کار جو پہنچے در حضور ﷺ پہ معاف کرانے کے لیے

تو خدا یہ کہتا ہے میں بھی بخش دیتا ہوں اسے بدولت رسول کی

پھول کلیوں سے بڑھ کر ہے خوشبو پسینے حضور ﷺ کی

کلام کرتے جب آقا چمک پڑی منہ سے نور کی

ابھی ارادہ ہی کیا تھا سرکار نے تو کعبے کا قبلہ بنا دیا

لگتا تو یوں ہے عاجز ایک ہی رضا ہے حضرت محمد ﷺ اور رب غفور کی

## نعت شریف

کلمہ نبی ﷺ دا جو ورد پکا جاندا اوہ سُتے ہوئے بخت جگا جاندا

اہدی ہر مشکل ہو حل جاندى یاری نال رسول ﷺ جو لا جاندا

اوتھے ملک نورانی آندے نے جو آ درود پہنچاندے نے

اہدی مُز کے واری نیں آؤنی جہڑا حاضری آن لوا جاندا

کلمہ نبی ﷺ دا جو ورد پکا جاندا اوہ سُتے ہوئے بخت جگا جاندا

اہدی ہر مشکل ہو حل جاندى يارى نال رسول ﷺ جو لا جاندا

اوپداً فیض ازل توں ابدى اے جو یں مرضی سوہنے رب دی اے

اہدے در دا منگتا تر جاندا جو دامن کھول وچھا بہندا

کلمہ نبی ﷺ دا جو ورد پکا جاندا اوہ سُتے ہوئے بخت جگا جاندا

اہدی ہر مشکل ہو حل جاندى يارى نال رسول ﷺ جو لا جاندا

کلمے پاک و رگا ہور ذکر کہڑا ایہہ تے ڈبیاں بیڑیاں تار دیندا

بوٹے کفر و شرک دے پٹ کے تے اُجڑے کھیت وچ لا بہار دیندا

قلب مومن دا ایہہ سدا بہار بوٹا رہندا پھل ایہ لگاتار دیندا

عاجز کلمہ محمد ﷺ توں جاں صدقے ایہہ تے بدیاں دے بوجھ اتار دیندا

کلمہ نبی ﷺ دا جو ورد پکا جاندا اوہ سُتے ہوئے بخت جگا جاندا

اہدی ہر مشکل ہو حل جاندى يارى نال رسول ﷺ جو لا جاندا

میرا نبی ﷺ حاکم کل نبیاں دا اوہدے در دی غامی جچدی اے

اوہ مَر کے دی عاجز نہیں مَر دا جو دید حضور ﷺ دی پا جاندا

## حقہ نوشی بری عادت ہے

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس کا اندر والا پانی بار بار بلبلے بنانے کی وجہ سے اور تمباکو کا دھواں اس پانی سے بار بار

گزرنے کی وجہ سے پانی بدبودار ہو جاتا ہے اور بدبودار دھواں پھر نہ صرف ہمارے منہ میں جاتا ہے بلکہ ناک کی نالیوں میں

بھی چلا جاتا ہے جس سے بیماری پیدا ہو سکتی ہے منہ سے بدبو آتی رہتی ہے اور حقہ نوشی کی یہ عادت ذکر الہی سے بھی کافی حد



تک محروم رکھتی ہے۔

دستاں حقے نہیں دی گل کھڑی رہندا لوکاں دے منہ نوں تھکدا اے  
 کوئی آوے تے آ بلائے مینوں نہ ایہہ رونداتے نہ ایہہ ہسدا اے  
 بعضے کہن ایہہ اتفاق بوٹی وچ پرہیا دے بڑا سجدا اے  
 کجھ آکھدے قبض کشا ہوندا جڑ گیس دی ایہہ پٹدا اے  
 دسو اس نے کسے نوں کیہہ دینا جہندے سر وچ کھتے بھس ہووے  
 جہندے لگدے لیندے آ منہ چمن اگوں کر دا بک بک ہووے  
 کوں کسے دے گیس نوں ختم کرسی جنہوں آپ نوں پیٹ وچ وٹ ہووے  
 عاجز اس حکیم توں کیہہ فیض حاصل جہندے سر وچ دکھتی آگ ہووے

## نعت شریف

رب سب سے اعلیٰ بنا دی ہے اک ذات مدینے والے کی  
 مجھے خوب پیاری لگتی ہے ہر بات مدینے والے کی

یہ بحر و بر یہ ارض و سماں یہ چمن و بن بلکہ سارے جہاں

سب بنائے خدا نے خیرات مدینے والے کی

رب سب سے اعلیٰ بنا دی ہے اک ذات مدینے والے کی  
 مجھے خوب پیاری لگتی ہے ہر بات مدینے والے کی

دربار الہی میں وہ منظور ہو گئے فکر و غم ان کے سب دور ہو گئے

پڑ گئی جن پہ اک جہاب مدینے والے کی

رب سب سے اعلیٰ بنا دی ہے اک ذات مدینے والے کی

مجھے خوب پیاری لگتی ہے ہر بات مدینے والے کی

اسی کے صدقہ یہ دن رات ہے دن رات نہ صرف بلکہ ساری کائنات ہے

کوئی نہیں ہے جہانوں میں جسے ملی نہ خیرات مدینے والے کی

رب سب سے اعلیٰ بنا دی ہے اک ذات مدینے والے کی

مجھے خوب پیاری لگتی ہے ہر بات مدینے والے کی

عاجز درود سلام نبی ﷺ تے پڑھیے ہر دم حمد خدا دی کریئے

ہے افضل ذکر نبی ﷺ وا کلمہ سوغات مدینے والے کی

گلاں ہور زمانے دیاں بھاویں لکھ کریئے ہستی نئیں کوئی رب رحمن ورگی

نہ ہی کیتی شان عطا مولیٰ سوہنے نبی ﷺ مختار دو جہان ورگی

بے شمار چھاواں بے شک ہین بھاویں کبل پوش دی نئیں کوئی چھاں ورگی

عاجز نہ آئی نہ آئے گی ہور کوئی سوہنے پاک محمد ﷺ دی ماں ورگی

### نعت شریف حضور ﷺ

جدوں مدنی ﷺ آیا سوہنا وچ دنیا روشن ہو گئی گلی گلی

وچ چمن بہاراں آ گیاں ہر سو کھل گئی کلی کلی

سوہنے نبی ﷺ دے چارے یار عمر عثمان اک غار یار

چوتھا کہندے علیٰ علیٰ یا علیٰ علیٰ یا علیٰ علیٰ

جدوں مدنی ﷺ آیا سوہنا وچ دنیا روشن ہو گئی گلی گلی

وچ چمن بہاراں آ گیاں ہر سو کھل گئی کلی کلی

ہووے گناہگار ظالم بے شک بھاویں

جہڑا در رسول ﷺ تے جھک جاندا اہنوں رب وی کردا بری بری

جدوں مدنی ﷺ آیا سوہنا وچ دُنیا روشن ہو گئی گلی گلی

وچ چمن بہاراں آ گیاں ہر سو کھل گئی کھلی کھلی

پختن پاک لچپال گھرانہ جانے اس نوں کل زمانہ

پیر غوث پیراں دا پیر یارو جنہوں ہر کوئی مندا ولی ولی

جدوں مدنی ﷺ آیا سوہنا وچ دُنیا روشن ہو گئی گلی گلی

وچ چمن بہاراں آ گیاں ہر سو کھل گئی کھلی کھلی

میرے مرشد طالب حسینؑ سید سر عاجز دست رکھایا اے

سوہنی نظر کرم دے نال اس نے میری کھیتی کر دی ہری بھری

## شانِ حضور ﷺ میں دوہڑے

کھلی والی سرکار تو جاں صدقے جس جیہا زمانے وچ ہور کوئی نیں

چرچا اس دا عرش و فرش اُتے ثانی جگ وچ اس دا ہور کوئی نیں

جو کوئی در حضور ﷺ تے جھک جاوے کسے شے دی اس نوں تھوڑ کوئی نیں

عاجز نبی محمد ﷺ دا مل بوہا جتھوں کسے وی سائل نوں موڑ کوئی نیں

نیں منک کوئی عرب شریف ورگانہ ہی شہر مدینے دے نالدا کوئی

نہ ہی گلی مدینے دی گلی ورگی نہ ہی گنبد خضریٰ دے نالدا کوئی

اس مینار وِ رگی کسے دی شان نبجے بھاویں پھرے زمانہ بھالدا کوئی  
 عاجز اک لکھ تے کئی ہزار آئے میری نیں سرکار دے نالدا کوئی  
 بخشش اُمت کارن حراء وچ رہے روندے سر رب اگے سجدے پا دتا  
 جدوں ہون براق اسوار لگے سوال پھر اوہ نبی ﷺ دوہرا دتا  
 جدوں رب دی ذات دے کول پہنچے سر وچ سجدے پھر پا دتا  
 عاجز جدوں سرکار دا وقت وصال آیا کارن اُمت سوال سنا دتا  
 میرے نبی ﷺ جہیا نیں کوئی وچ دُنیا نہ ہی مثل کوئی دو جہان اندر  
 قَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُّبِينٌ وچ ماندہ پاک قرآن اندر  
 وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ وی رب آکھے سوہنے پاک محمد ﷺ دی شان اندر  
 دتا رب مقام محمود اس نون عاجز شک نہ جان بیان اندر

## نعت شریف

نبی ﷺ کے غلاموں کا بن یاد محمد ﷺ گزارہ نہیں ہوتا

ان سے بڑھ کر تو ان کو کوئی رشتہ پیارا نہیں ہوتا

وہی تو ہیں دو جہاں میں رحمت لقب پانے والے

بے کس خطا کاروں کے حامی جن کا کوئی سہارا نہیں ہوتا

نبی ﷺ کے غلاموں کا بن یاد محمد ﷺ گزارہ نہیں ہوتا

ان سے بڑھ کر تو ان کو کوئی رشتہ پیارا نہیں ہوتا

سب سے افضل ہے ذکر پیارے نبی ﷺ کا کلمہ

اس کے پڑھنے والے کو کبھی خسارہ نہیں ہوتا

نبی ﷺ کے غلاموں کا دن یادِ محمد ﷺ گزارہ نہیں ہوتا  
ان سے بڑھ کر تو ان کو کوئی رشتہ پیارا نہیں ہوتا  
مدت سے حسرت ہے آقا ﷺ یہ دل میں میرے  
کہ دکھا دو مدینہ مجھے دن دید سہارا نہیں ہوتا  
نبی ﷺ کے غلاموں کا دن یادِ محمد ﷺ گزارہ نہیں ہوتا  
ان سے بڑھ کر تو ان کو کوئی رشتہ پیارا نہیں ہوتا  
سب درود محمد ﷺ پہ پڑھو یارو اور یادِ خدا بھی کرو یارو  
دن اطاعت جن کی عاجز چھٹکارا نہیں ہوتا

## نعت شریف

جدوں مدنی آقا ﷺ میرا آیا جگ تے دوہائی مچ گئی  
جھنڈا حق دا اس کعبے اُتے لایا جگ تے دوہائی مچ گئی  
سوہنا اس دا نام محمد ﷺ سب توں سوہنا آپ محمد ﷺ  
ایسا رب نے نیں ہور بنایا جگ تے دوہائی مچ گئی  
جدوں مدنی آقا ﷺ میرا آیا جگ تے دوہائی مچ گئی  
جھنڈا حق دا اس کعبے اُتے لایا جگ تے دوہائی مچ گئی  
کلمہ اس دا بہاریا بوٹا کفر و شرک سب ہے سی جھوٹا  
کلمہ نام محمد ﷺ آیا جگ تے دوہائی مچ گئی  
جدوں مدنی آقا ﷺ میرا آیا جگ تے دوہائی مچ گئی  
جھنڈا حق دا اس کعبے اُتے لایا جگ تے دوہائی مچ گئی

جوں معراج محمد ﷺ کیا کے نیں کرنا نہ ہی کیا  
 اوہنوں عرش تے رب نے بلایا جگ تے دوہائی مچ گئی  
 جدوں مدنی آقا ﷺ میرا آیا جگ تے دوہائی مچ گئی  
 جھنڈا حق دا اس کعبے اُتے لایا جگ تے دوہائی مچ گئی  
 عاجز ذات خدا دی خود فرمایا تاج شفاعت مدنی سر پایا  
 بلند ذکر وی اوہدا فرمایا جگ تے دوہائی مچ گئی

## حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کی بیعت کیسے اور کس مقام پر لی

مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمانے کے بعد جب پہلی دفعہ حضور پر نور سرور عالم ﷺ بیت اللہ شریف کی زیارت اور طواف کی غرض سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لائے تو آپ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر قیام فرمایا جبکہ آپ کے صحابی بھی ساتھ تھے تو حضور سرور کونین ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ میں بھیجا کہ وہ قریش کو اطلاع دیں کہ حضرت محمد ﷺ زیارت کعبہ اور طواف کی غرض سے مکہ میں تشریف لارہے ہیں نہ کہ جنگ کی غرض کے لیے۔ تو یہ واقعہ تفسیر میں یوں بیان فرمایا گیا ہے

مقام حدیبیہ میں رکھ اک کنڈیاں والا جو سمرہ نام سدا یا  
 نبی پاک محمدؐ سرور ڈھیرہ اس دے تھلے سی الیا  
 بھیجیا حضرت عثمانؓ غنیؓ نوں جاؤ قریشیاں نوں بتاؤ  
 طواف زیارت کعبہ خاطر آئے محمد ﷺ جا کے خبر پہنچاؤ  
 قریشیاں کہیا متفق ہو کے نہ اس برس محمد ﷺ آئیں  
 آپ حضرت عثمانؓ غنیؓ طواف کعبہ فرمائیں  
 بغیر محمد ﷺ سرور عالم میں طواف نیں کرنا  
 کہیا حضرت عثمانؓ غنیؓ نے اسان کم عشق دا کرنا  
 او دھر کہن حدیبیہ اندر اصحاب نبیؐ دے پیارے  
 کینا طواف عثمانؓ نے ہوسی تے اوہ بڑے نصیباں والے  
 حضور فرمایا پتہ ہے مینوں یہ اندازہ تمہارا بے کار ہے  
 میرے بناں طواف نہ گرسی عثمانؓ ہمارا یار ہے

جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ کے ضعیف مسلمانوں کو بحکم حضور ﷺ فتح کی بشارت دی تو قریشیوں نے حضرت عثمانؓ کو روک لیا اور یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ یہ خبر پا کر مسلمانوں کو بڑا جوش آیا اور حضور ﷺ نے صحابہؓ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت قدم رہنے پر بیعت لی جسے بیعت رضوان کہتے ہیں (خاردار سمرہ درخت کے نیچے)۔

بایاں دست مبارک آقا جدوں داہنے اقدس وچ پھڑیا ہوندی ویکھو بیعت عثمانیؓ حکم صحابہ نوں کریا  
 کیتی دُعا محمد ﷺ سرور وچ درگاہ الہی کریں حفاظت عثمانؓ دی ربا تیری ہے سب شاہی  
 جے پتہ نہ نبیؐ نوں ہوندا زندہ عثمانؓ پیارا نہ پھر بیعت عثمانیؓ والا محمد ﷺ کر دا کارا  
 جدوں ایہہ خبر قریش نے پائی تے خوف دے وچ آیا تاں پھر حضرت عثمانؓ غنی نوں واپس اوہناں گھلایا  
 کون کہے نبیؐ جانے کجھ نائیں سوہنا محبوبؐ خدا سیندا جدوں ضرورت پیش کوئی آوے رب نائیں ادھار کریندا

برادران اسلام! جب قیام نماز میں سرور عالم ﷺ کو خیال آیا کہ کعبہ کا قبلہ بنا چاہیے تو اس خواہش سے آسمان کی طرف نظر مبارک اٹھائی تو اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی اس دلی خواہش کو جانتے ہوئے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ اے محبوب آپ ﷺ اگلے سال کعبہ کا قبلہ بنالیں نہ یہ فرمایا اگلے ماہ میں بنالیں نہ یہ فرمایا کہ اگلے ہفتہ بنالیں نہ یہ کہ اگلے دن یا کہ اگلی نماز میں بنالیں اور نہ یہ ہی ادھار کیا کہ اس نماز کے اگلے قیام میں بنالیں بلکہ اللہ رب العزت نے فرمایا محبوب ﷺ اگر تم ابھی چاہتے ہو تو ابھی اپنا منہ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لو۔

عشق محمدیؐ اساں پلے پایا اوہدی یاد بن نئیں گزارہ نعت محمدیؐ انشاء اللہ پڑھو بھادیں حاسد لاون چارہ  
 آجاہ نی تینوں اللہ لیاوے تیرے قدم مبارک پھڑساں چم چم پائے ريجاں لاہواں تے میں سرقداں وچ دھرساں  
 پڑھ پڑھ کلمہ سوہنیاں تیرا بندہ ہر میں ترساں نظرِ کرم عاجز تے کرناہن دید کتے نہ مرساں

آجا واضحی دے مکھڑے وچوں کلام خدا بولدا مدتاں ہوئیاں نیناں دا بوہا کھولیا  
 روے دل آقلی اللہ تیری یاد دے وچ کدوں آملیں مینوں میرے عربی ڈھولیا  
 رہن رستے تیرے وچ ہر ویلے پر آج تک اہناں کجھ نئیں بولیا  
 عاجز پچھ دا رہیا میں اکیاں نوں ہنجواں دا اہناں نے کھوہ جھولیا

رکھو۔ لاج مدنی لہجاً میڈا اک نظرِ کرم فرما سائیاں  
 اکھاں تکدیاں سوہنیاں راہ تیڈا پھیرا غریب خانے میڈے پا سائیاں  
 منت تیڈی کرنی ہے کم میرا مرضی تہ دی جویں رضا سائیاں  
 نام عاجز دا لکھ دیو وچ نفران ایہو عرضی اپیل التجا سائیاں

## شانِ رسول ﷺ کیخلاف باتیں کرنیوالوں کی سزا

اللہ رب العزت نے حضور اکرم ﷺ کو ارشاد فرمایا اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو وہ یورپ اور پچھتم کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اس کو اپنا کارساز بناؤ اور کافروں کی باتوں پر صبر کرو۔

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝

ترجمہ: اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو۔

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِيَ النَّعْمَةِ وَمَهَلْهُمْ قَلِيلًا ۝ (سورة المزمل، رکوع ۱)

ترجمہ: اور مجھ پر چھوڑو جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو۔

کر صبر محبوباً ایناں دیاں گلاں اوپر جو مخالف تیرے  
 تھوڑی مہلت دیہو اینانوں اس وچ شک نہ کائی  
 کھانا پھسے جو گلے دے اندر رخت عذاب سناوے  
 ریزہ ریزہ پہاڑ ہو جان جویں ریت دے ٹیلے  
 مالدار جھٹاندے جہڑے چھڈو فیصلے اوپر میرے  
 بھاری بیڑیاں پاس ہمارے آگ بھڑکتی آہی  
 جس دن کمبھی زمین ویں ساری ہر پہاڑ لرزاوے  
 اس دن سڑسن ایہہ نار دے اندر ہوسن کالے پیلے

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے۔



بھیجا اک رسولِ اسماں نے جو طرف تسازی آیا  
 حاضر و ناظر جو تہاں دے اُتے بیشک رب فرمایا  
 گیا جو یں فرعون دی طرف نے اک رسولِ الہی  
 رہیا مان دولت دے اندر نہ بات موسیٰ دی بھائی  
 سخت پکڑ میں اوہنا نوں کیتی رب نال دلیل سمجھاوے  
 کیکر بچے اوہ سخت عذابوں جو کوئی کفر کماوے  
 اتنا صدمہ اس دن ہوسی بچہ بڈھا ہو جاسی  
 آسماں ہوسی ٹکڑے ٹکڑے رب وعدہ پورا فرماسی  
 عاجز نصیحت ایہہ اوہناں دے کارن جو راہ راست چاہوں  
 ہے عذاب اوہناں دے کارن جو کوئی کفر کماون  
 کملی وچ لپیٹیا تاجدارا اے محبوبِ پیارا  
 بے شک کافر گلاں کر دے کر سن کے صبر گزارہ  
 ایناں دی گل توں مجھ تے پھڈ دے خود خدا فرمایا  
 ایہہ امیر جہنم جاسن تینوں جہاں جھٹلایا

## منت کا پورا کرنا اور رضائے خدا کیلئے کھانا کھلانا

منت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اوپر واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا مرض اچھا ہو یا میرا مسافر بخیر واپس گھر آئے تو میں راہ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا تیری رکعتیں نماز پڑھوں گا اس نذر کی وفا واجب ہوتی ہے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ اطاعت و عبادت اور شرع سے واجبات کے عامل ہیں حتیٰ کہ جو طاعات غیر واجبات اپنے اوپر نذر سے واجب کر لیتے ہیں ان کو بھی ادا کرتے ہیں تو اللہ رب العزت ان کے بارے میں یوں فرماتے ہیں۔

يُؤْفُونَ بِالَّذِرِّ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝

ترجمہ: اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝

ترجمہ: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین، یتیم اور اسیر کو۔

منت اپنی جو پوری کر دے روز حشر توں ڈردے  
 کھانا کھلاون غریباں تائیں پر نہیں طمع کوئی کر دے

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَ لَا شُكْرًا ۝

ترجمہ: ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ (سورة الدهر، ركوع ۱)

ترجمہ: بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے۔

کہن رضا خدا دی خاطر کھانا اسیں کھلانڈے  
بیشک خوف حشر دا سانوں جو رب نے ہے بنایا  
نہ کجھ تساں مسکیناں کولوں بدلہ اس دا چاہندے  
بڑا ترش اوہ ہوسی عاجز ہے رب نے سخت بنایا  
﴿﴾ ﴿﴾ ﴿﴾

نیک لوگ جو صابر بندے جد جنت وچ جاسن  
تختاں اُتے تیکے ہوسن ٹیکاں نال لگاسن  
ریستی کپڑا پہنن اوتھے خوب آرام فرماسن  
دھوپ اوہناں توں نظر نہ آوے نہ ہی ٹھنڈ مناسن  
سایہ رکھاں دا جھکیا ہوسی پھل گچھے جھک جاسن  
برتن کوزے چاندی دے ہوسن چشمے پاس کنارے  
ساقی لڑکے اوتھے نال ہی پھرسن جو بھر بھر جام پلاسن  
اس چشمہ کا نام سلسبیل ہے جو جنت میں ہے

جدوں جنتی ذرا پاسے تلکسن اک ہور نظارہ پاسن  
کرہی کپڑا اوہناں پہنیا ہوسی عاجز خبر قرآنوں آئی  
ہتھیں گنگن چاندی دے ہوسن جو نظر چمکدے آسن  
ہر کوئی کہسی ذات خدا دی ستھری شراب پائی  
کلی وچ لپینیا تاجدارا اے محبوب پیارا  
اہناں دی گل توں مجھ تے پھڈ دے اللہ خود فرمایا  
بے شک کافر گلاں کر دے کر سن کے صبر گزارہ  
ایہ امیر جہنم جاسن تینوں جہاں جھٹلایا

## حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا منت ماننا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت حسنین کریمین بیمار ہو گئے تو حضرت علیؑ شیر خدا بی بی فاطمہؑ اور آپ کی خادمہ نے یہ منت مانی کہ جب آپ تندرست ہو گئے تو ہم تین روزے رکھیں گے۔ لہذا جب آپ صحت مند ہوئے تو انہوں نے روزے

رکھنے شروع کیے حضرت علیؑ 3 صاع جو لائے جن کا آٹا بنایا گیا۔ پہلے دن جب افطاری کا وقت ہوا تو ایک سائل نے آکر در پر یوں صدا بلند کی

پہلے دن افطاری دا وقت ہو یا کھانا پک کے پیش جناب ہو یا  
کھانا سارے داسارا اٹھا دتا افطاری پانی دے نال فرمادتی  
جدواں افطاری دا وقت ہو یا کھان پک کے سامنے آن لگا  
کھان اٹھا کے اسدے پیش کیجا پانی نال افطاری فرمان لگے  
تجے روزے افطاری دے وقت عاجز اک قیدی آسوال کیجا  
صرف رب دی اک رضا بد لے حضرت علیؑ نے کھانا اٹھا دتا  
بو ہے علیؑ دے آ مسکین کہیا میں بھکھ دے نال بیتاب ہو یا  
پانی سحری اٹھ کے پھر پیتا نیت روزے دی او ناں فرمادتی  
مینوں بھکھ نے ہے ٹڈ حال کیجا سوال آن یتیم سنان لگا  
صبح سحری اٹھ کے پی پانی نیت روزے دی پھر فرمان لگے  
نخی سمجھ میں آیا ہاں ذرا تے مینوں بھکھ نے ہے ٹڈ حال کیجا  
پانی نال افطاری فرما کے تے صبر و شکر کر و کھا دتا

## نعت شریف

چن سورج سارے بنائے مولیٰ عرش و فرش بنائے آسمان سارے  
بحر و بر دریا پہاڑ سارے ہجر و شجر بنائے میدان سارے  
حوراں ملک جن بنائے مولیٰ خاطر نبی ﷺ بنائے انسان سارے  
لوح قلم ہو یا تیار عاجز صدقے نبی ﷺ بنائے جہان سارے  
کیجا ذکر محبوب ﷺ بلند مولیٰ پڑھ ویکھ لو آپ قرآن سارے  
گلاں کول بلا کے رہیا کر دا دسے پھول کے نفع نقصان سارے  
جنت دوزخ وی رب وکھائی اس نون بو ہے کھول وکھائے آسمان سارے  
عاجز سن صحاباں ایمان آندا منکر ہوئے کافر بے ایمان سارے  
اللہ پاک قرآن وچ دسدا اے ذرا غور نال کرو دھیان سارے  
فَکَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ سُوْرَةُ نَجْمٍ وَچ پڑھو بیان سارے

صدتے جاں شانِ محمدی ﷺ توں عاشقِ نبیؐ توں ہون قربان سارے  
جو کہنِ نینِ عرش تے گئے آقائے ﷺ ناجز جا پدے اوہ بے ایمان سارے

میرے مدنی ماہیاء ﷺ تینوں رب دیاں رکھھاں

درود ہزاراں سلام ہووے لکھھاں

دل اٹھدا ایہہ بہندا تیریؐ یاد وچ کہندا

تیرے راہواں وچ مدنیؐ نوکر رکھیاں میں اکھھاں

میرے مدنی ماہیاء ﷺ تینوں رب دیاں رکھھاں

درود ہزاراں سلام ہووے لکھھاں

جے کد مدنیؐ توں آویں پھیرا میں دل پاویں

تیرے قدام دی مٹی چمن میریاں اکھھاں

میرے مدنی ماہیاء ﷺ تینوں رب دیاں رکھھاں

درود ہزاراں سلام ہووے لکھھاں

تیراؐ راہِ نت دیکھن تیریؐ دید نوں ایہہ سہکن

کدوں ویلا اوہ آوے جدوں دیکھ دیکھ رجھاں

میرے مدنی ماہیاء ﷺ تینوں رب دیاں رکھھاں

درود ہزاراں سلام ہووے لکھھاں

آقاؐ تیریؐ یاد وچ روون کھوہا ہنجاواں دا جوون

کدوں آوے گا سوہناؐ نت چکھدیاں اکھھاں

میرے مدنی ماہیاء ﷺ تینوں رب دیاں رکھھاں

درود ہزاراں سلام ہووے لکھھاں

تیرے جیسا مینوں ہور نہ کوئی  
میں چپے عاجز تینوں لکھتاں

کر دُعا منظور خداوند اک مُٹھ ہوون مسلمان سارے  
کر دے سب تے رحم دی نظر ربا مُلک و ملت دا ہین نشان سارے  
خاطر دین اسلام محمدی ﷺ دی گونجاں وچ جہان دے پان سارے  
کلمہ پاک محمدی ﷺ بول عاجز نعرہ اللہ اکبر دا لان سارے

## حکم خداوندی برائے تبلیغ دین

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ قُمْ فَأَنْزِرْ ۖ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۖ

ترجمہ: اے بالاپوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بولو۔

یہ خطاب اللہ رب العزت کی طرف سے حضور سید عالم ﷺ کی طرف ہے۔

شان نزول: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں کوہِ حراء پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی  
يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا مگر کچھ نہ پایا پھر اوپر دیکھا ایک شخص آسمان وزمین  
کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) یہ دیکھ کر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہؓ کے پاس آیا اور میں نے کہا  
کہ مجھے بالاپوش اوڑھاؤ انہوں نے اوڑھا دیا تو جبرائیل آئے اور انہوں نے کہا اے بالاپوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ  
پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بولو۔ یعنی قوم کو عذاب الہی سے ڈراؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کے لیے  
جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم ﷺ نے اللہ اکبر کہا حضرت خدیجہؓ نے بھی حضور ﷺ کی تکبیر سن کر تکبیر کہی خوش ہوئیں  
اور ان کو یقین ہوا کہ وحی آئی۔

چادر اُتے تان کے آرام نہ ہن فرماؤ  
حمد و ثنا خدا دی بولو اٹھو خوف سناؤ

برادرانِ اسلام! رسول کریم ﷺ ایک ایسی ہستی ہے جس کے لباس کا ذکر قرآن اندر سونے کا ذکر قرآن اندر اٹھنے کا ذکر قرآن اندر چہرہ کا ذکر قرآن اندر زلف کا ذکر قرآن اندر مال و جان کا ذکر قرآن اندر سینہ مبارک کا ذکر قرآن اندر معراج کا ذکر قرآن اندر جان و داڑھی کا ذکر قرآن اندر آون داڑھی کا ذکر قرآن اندر تو پھر یہ کیوں نہ کہوں کہ قرآن ہے نبی ﷺ کی شان اندر بلکہ اس کے ذکر بلندی کا ذکر قرآن اندر نبوت و رسالت کا ذکر قرآن اندر۔ اتنی شان ہونے کے باوجود بھی اللہ رب العزت نے اپنے محبوب سید عالم ﷺ کی اس بات پر ڈیوٹی لگائی جو کہ اس آیت کریمہ سے واضح ہے یعنی اے محمد ﷺ اٹھو اللہ کی حمد و ثنا کرو اور دین اسلام کی تبلیغ کرو تو پھر وہ کون جو امام مسجد ہونے کے باوجود بھی دین اسلام کی تبلیغ نہ کرے، وعظ و نصیحت نہ کرے بروز جمعہ نماز جمعہ بھی نہ پڑھائے ایسے امام جو دین پھیلانے کی کوشش نہیں کرتے، وعظ و نصیحت بھی نہیں کرتے، نماز جمعہ بھی مقامی بستی میں نہیں پڑھاتے وہ نہ صرف اس بستی کے لوگوں کو دین سے غافل رکھتے ہیں بلکہ دین کو نقصان پہنچاتے ہیں اور کمزور کرتے ہیں۔ محض دنیاوی لالچ کی غرض سے اور وہ دین کے دشمن نظر آتے ہیں، بے شک وہ دلی ارادہ سے تو دین کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتے مگر ان کی یہ کمزوری جو بیان کی گئی ہے یہی دینی دشمنی کا سبب ہے۔ لہذا ان کو چاہیے کہ اس کمزوری کو دور کریں اور نماز جمعہ کا اپنی مسجد میں انتظام کریں ورنہ ہو سکتا ہے کہ میدانِ حشر میں اللہ رب العزت ان سے یہ سوال کرے کہ بتاؤ تم امام مسجد تو بنے مگر میرے دین کی تبلیغ کی لوگوں کو وعظ و نصیحت کی قرآن پاک کے احکام کی وضاحت بتائی تو پھر وہاں کیا جواب دیا جائے گا۔ ذعا ہے کہ ہم سب کو قرآن پاک پڑھنے، سننے، سنانے، سمجھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق اللہ رب العزت عطا فرمائے۔

مکے چار چوہیر دوہائی پئے گئی سوہنا جگ وچ بدر منیر آیا  
 آیا ہو کے آپ یتیم سوہنا بن ہو ناں دا دستگیر آیا  
 کفر شرک بھاجڑاں چک ٹریا نبی ﷺ رب دا بشیر اندر آیا  
 عاجز نبی محمد ﷺ دا بول کلمہ معاف اساں دی کرن تقصیر آیا  
 جہوی خوشبو مدینے دی گلی اندر مثل اس دی جگ وچ ہو کوئی نیں  
 میرا نبی ﷺ محبوب خدا اوتھے ہستی جس جہی جگ وچ ہو کوئی نیں

اوتھے رحمت دو جگ ذی وسدی اے بہار اس ورگی کہتے ہور کوئی نہیں  
 سدا کھلا رہندا اوتھے در رحمت سائل کے نوں عاجز اوتھے تھوڑ کوئی نہیں  
 آجے توں تقدیرے نہ آویں مینوں لگیاں توڑ نبھاہ لین دیں  
 کر دیاں جان حوالے تیرے اہدا مدنی ﷺ مالک آ لین دیں  
 مینوں اس دے سوہنے کلمے دا ذرا لباں تے ذکر سجا لین دیں  
 اک ہور وی عرضی عاجز دی مینوں دید حضور ﷺ دی پا لین دیں

### نعت شریف بحضور ﷺ

میرے مدنی عربی آقا ﷺ دا در رحمت کھلیا رہندا اے  
 منگتا اس در دا جو نہیں بن دا بھل بھل کے بھلیا رہندا اے  
 خطا مدنی جس نوں معاف کرے اوہنوں رب وی دوبارہ کچھدا نہیں  
 پڑھ ویکھ قرآن کریم اندر اوہدا رب وی ایہہ گل کہندا اے  
 میرے مدنی عربی آقا ﷺ دا در رحمت کھلیا رہندا اے  
 منگتا اس در دا جو نہیں بن دا بھل بھل کے بھلیا رہندا اے  
 کئے ہتھ اس پل وچ جوڑ دتے کر زندہ مُردے نور دتے  
 چھڈ پھاہیوں شکار بلا لیندا رہیا اللہ اللہ کہندا اے  
 میرے مدنی عربی آقا ﷺ دا در رحمت کھلیا رہندا اے  
 منگتا اس در دا جو نہیں بن دا بھل بھل کے بھلیا رہندا اے  
 لے گیا رب محبوب ﷺ دے تائیں اُتے عرش معلیٰ  
 دونویں بیٹھ رہے باتاں کر دے اک محبوب اور اللہ

میرے مدنی عربی آقا ﷺ دا درِ رحمت کھلیا رہندا اے  
 منگتا اس در دا جوئیں بن دا بھل بھل کے بھلیا رہندا اے

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ كَقَبِ خُودِ اللّٰهِ

عاجز سورۃ نجم دے اندر پڑھ کے کر تسلا

جگ دا منگتا دنیا منگ منگ رہندا اکٹھا کر دا مال  
 فقیر خدا دا رب توں منگدا اللہ نبی ﷺ دا پیار  
 مال دولت نہ چھچھے رہیا نہ چھچھے جنت گلزار  
 عاجز جو کوئی رب دے ہو گئے تے کیجا نبی ﷺ دے نال پیار

## نعت شریف

اَجے توں تقدیرے نہ آنویں مینوں لگیاں توڑ نبھاہ لین دیں  
 کر دیاں جان حوالے تیرے اہدا مدنی ﷺ مالک آ لین دیں  
 مینوں اس دے سوہنے کلمے دا اُتے لباں دے ذکر سجا لین دیں  
 اک ہور وی عرضی عاجز دی ذرا دید حضور ﷺ دی پا لین دیں

آجا مدنی ﷺ طیبیا دل تیرے نانویں کیجا

دیدے دید دا نظارہ پیالہ عشق والا پیتا

تیری یاد دے سہارے ہوندے میرے نے گزارے

کیکر سوہنیاں مناواں مینوں آؤندا نئیں طریقہ

آجا مدنی ﷺ طیبیا دل تیرے نانویں کیجا

دیدے دید دا نظارہ پیالہ عشق والا پیتا



گجا جہیا روگ ہوندا عشق والی پیڑ دا  
 کتھوں لوواں . نقشہ میں تیری تصویر دا  
 آجا مدنی ﷺ طپیا دل تیرے نانویں کیا  
 دیدے دید دا نظارہ پیالہ عشق والا پیتا

عرصے توں یاد اک میرے دل آؤندی اے  
 تقدیر عاجز پئی نیڑے نیڑے آؤندی اے

عجب کم ہے عاشق دا ہوندا چت وچ محبوب اوہ لائی پھر دا  
 رہندا یاد حضور ﷺ پر نور اندر وچ دل دے عید رچائی پھر دا  
 کھوہا ہنجواں دا کدیں جوئی رکھدا وچ راہواں دے اکھیں وچھائی پھر دا  
 بن مرشد کدیں عین گل بن دی عاجز دیندا ہے دوھائی پھر دا  
 خواجہ اولیس کرنی دا یارو عشق ویکھو بھارو جنگلاں وچ چرائی پھریا  
 اوہ تے دید حضور ﷺ پر نور خاطر پھیرے دل مدینے دے لائی پھریا  
 جدوں نبی ﷺ دے دند شہید ہوئے اوہ بتی دے بتی گھڈائی پھریا  
 جبا نبی ﷺ دا عاجز ہویا دان اس نوں چم چم کے سینے نال لائی پھریا

## اللہ رب العزت کا لوگوں کو روز قیامت سے آگاہ کرنا

نبی کریم ﷺ نے جب اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر ان کو سنایا تو ان میں باہم گفتگو میں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد ﷺ کیا دین لائے ہیں۔ اس صورت میں اللہ رب العزت نے ان کی اس گفتگو کا جواب دیتے ہوئے فرمایا

اے محبوباً ایہہ آپس اندر کس دی پچھ گچھ کر دے ہاں پتہ لگسی ایناں منکراں تائیں جوئیں خداتوں ڈردے  
کیا وڈی چیز کوئی پچھدے ایہہ لوکیں جس وچ راہواں بڑیاں فرش زمیں میں آپ نے پایا تے پہاڑ میخاں وچ جڑیاں

الْمَنْ نُجْعَلِ الْأَرْضَ مِهْدًا ۝ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ۝

ترجمہ: کیا ہم نے زمین کو پچھوٹا نہ کیا اور پہاڑوں کو میخیں اور تمہیں جوڑے بنایا۔ (سورۃ النبا - رکوع ۱)

جوڑے بنائے تساندے میں نے حکم خدا فرمایا رات نیند آرام دی خاطر تے کم لئی دن بنایا  
سے آسمان تساندے اُتے میں مضبوط بنائے سورج وچ چراغ چلایا تے بدلیوں بارش آئے  
سبزی اناج باغ اگائے ایوی رب فرمائے عدل دا دن مقرر کیتا اس وچ شک نہ آئے  
جس دن صور پھونکیا جاسی پہاڑ جلائے جاسن جہم انتظار کفار وچ ہوسی ایہہ ہمیشہ جس وچ تھیوں  
دوزخ جاوون فوج در فوج یعنی بن بن ٹولے سارے ٹھنڈک دا مزہ نہ ہرگز پاوون تزا پانی پیوون  
پہپ ریشہ جو زخماں وچوں جلیاں باہر آسی نار دوزخ ایناں کافراں تائیں خوب بنا کے ساڑے  
نہ جو ڈرن حساب دی پاروں اس وچ شک نہ کائی رب فرماوے ایناں تائیں اوہ پلایا جاسی  
کامیابی ہے اوئاں دے کارن جو کوئی رب توں ڈردے آیتاں جہاں جھٹلایاں لوکاں رب کھول کے بات بتائی  
جنت ہوسی نیکاں کارن باغ انگور سب میوے اس گل اندر شک نہ کائی حکم خداوند کر دے  
بیہودہ بات نہ سُنسن او تھے جو کوئی نہ جھٹلاوون اک عمر ہوسن جو بن بھریاں جیوں مندری اندر تھیوے  
کوئی اختیار نہ کسے نوں ہوسی کہ کوئی بات خدا نال کر سے عاجز صلہ خدا توں لیسن پھل نیکی دا پاوون  
وہی بات اس جاہ کرسی جس نوں ہوسی حکم ربانا جس دن جبرائیل کھلوتا ہوسی سب ملک وی سطر وچ کر سے  
یہی ٹھیک بات ہے وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنا لے تو پھر فرمایا:

قَالَ تَعَالَى: إِنَّا أَنْزَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۝ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ

ترجمہ: ہم تم کو ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ قریب آگیا جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا

و يَقُولُ الْكَافِرُ بَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۝  
(سورة النبا ، رکوع ۲)

ترجمہ: اور کہے گا کافر ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا۔

آگیا دن قریب اوہ لو کو حکم اللہ فرماوے

بھیجیا ہو یا ہتھماں دااگے جس دن سامنے آوے

دیکھ عذاب نوں کافر کہسی ہے حکم خدا فرماندا

کے طرح میں ویں خدایا خاک در خاک ہو جاندا

اس مقام پر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس دن حیوان بھی اٹھائے جائیں گے اور ان کو ایک دوسرے سے بدلہ دلایا

جائے گا یعنی یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جیسے سینگ والے نے سینگ نہ ہونے والے کو مارا ہو گا ویسا ہی بدلہ

داا کہ حیوان خاک کر دیے جائیں گے۔ برادران اسلام! اب بھی جب کسی کو نماز کے بارے میں کہا جاتا ہے تو وہ اس کی

طرف نہیں آتا جیسا کہ اللہ ارشاد فرماتا ہے

وَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ اذْكُرُوا مَا كَفَرْتُمْ اذْكُرُوا مَا كَفَرْتُمْ ۝  
(سورة مرسلت ، رکوع ۲)

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے۔

پڑھو نماز بے ایناں نوں کہیے پھر وی ایہہ نہیں پڑھدے

کہڑی گل تے ایمان لیا سن امر خداوند کردے

وہ دن یاد رکھنا چاہیے جس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا ماں باپ اور بیٹوں سے بھی بھاگے گا مگر بعض حضرات

چہرے روشن اور وہ ہنستے خوشیوں میں ہونگے جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

وَجُودٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ لَا

تَرَاهُهَا قَتْرَةٌ ۝ اُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرَةُ الْفَجْرَةُ ۝  
(سورة عبس ، رکوع ۱)

ترجمہ: کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے ہنستے خوشیاں مناتے اور کتنے مونہوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ

رہی ہے یہ وہی کافر بدکار۔

اس آیات مبارکہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ وہی لوگ ہنستے خوشیاں مناتے اور ان ہی کے چہرے روشن ہونگے

جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کی اطاعت کی یعنی نیک پرہیزگار لوگ اور اللہ اور جو اس کے رسولوں پر ایمان نہ لائے ان

کے منہ پر گرد و غبار اور سیاہی چڑھ رہی ہوگی یعنی کافر لوگ۔

ہے ایمان جہاں دے اندر چہرے اوہناں دے چمکن  
اونان مونہاں تے گھٹا پڑسی کیتے جہاں بدکارے  
روشنی ختم سورج دی ہوسی جس دن جھڑن تارے  
مویٹی جانور جدوں اکٹھے ہوسن سلگائے سمندر جاسن  
پوچھیا جاسی اونان دے کولوں جو زندہ دفن کرائیاں  
اپنی جگہ آسمان نہ رہسی اوہ وی کھچیا جاسی  
عاجز ہسن اوہ خوشیاں اندر نہ کوئی غم اندیشہ کرسن  
سیاہی مونہاں تے چڑ دی ہوسی جو سن کافر سارے  
ریزہ ریزہ پہاڑ ہو اڈ سن ریتے وانگوں سارے  
نیک ساتھ نیکاں دے ہوسن برے بریاں نال ملاسن  
کیہہ خطا تسان نے کیتی جو گئیاں مار مکائیاں  
نامہ اعمال کھل کے عاجز سامنے سب دے آسی  
اس وقت جہنم بھڑکا دیا جائے گا جب جنت پاس لائی جائے گی ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو سامنے لائی جائے گی۔

## نعت شریف

جسے چاہے مدنی بخشا جاندا اوہ تے کعبے دا قبلہ بنا جاندا

دیندا کلمہ پڑھا سوہنا پتھراں نوں اہدا ذکر بلندی خدا جاندا

کر کے مردے زندہ ٹرا دینے والے بھارو شیراں توں واپس کرا دینے والا

چن توڑ کے جوڑ وکھا دینے والا رکھ ٹور کے کول بلا جاندا

جسے چاہے مدنی بخشا جاندا اوہ تے کعبے دا قبلہ بنا جاندا

دیندا کلمہ پڑھا سوہنا پتھراں نوں اہدا ذکر بلندی خدا جاندا

سوہنا خلق عظیم وکھا دینے والا چادر دشمنان تلے وچھا دینے والا

مدنی رورو کے اُمت بخشا دینے والا دن گنکاں کھجوراں اُگا جاندا

جسے چاہے مدنی بخشا جاندا اوہ تے کعبے دا قبلہ بنا جاندا

دیندا کلمہ پڑھا سوہنا پتھراں نوں اہدا ذکر بلندی خدا جاندا

جس کا جھولا جبرائیلؑ جھولاندا رہیا کذیں آندا رہیا کدیں جاندا رہیا  
 وہ سرکارِ دو عالم شاہِ مدینہ عرش پہ پھیریاں پا جاندا  
 جسے چاہے مدنی بخشا جاندا اوہ تے کعبے دا قبلہ بنا جاندا  
 دیندا کلمہ پڑھا سوہنا پتھراں نوں اہدا ذکر بلندی خدا جاندا  
 اسی کی خاطر یہ کون و مکاں ارض و سماں بلکہ سارے جہاں  
 خدایا عاجز کو دیدے اسی کی غلامی سوہنا مدنی گکیاں نبھاہ جاندا

## کم تولنا حرام ہے

ماپ تول کے بارے میں اللہ ارشاد فرماتا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

(سورة المطففين، ركوع ۱)

ترجمہ: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب ان کو ماپ تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہوں نے اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

جدوں ستارے آسمانوں جھڑن آسمان وی ہوسی ٹوٹے  
 سمندر سب بہائے جاں ہر جان جان پھر جاسی  
 کس چیز تینوں دھوکہ دتا دس انسان نکارے  
 سب اعضاء بنائے تیرے دتی صورت بہتر تینوں  
 قبراں وچوں سب اٹھ کھلوسن سارے وڈے چھوٹے  
 آگے کچھے جو بھیجیا ہو یا رب نامہ اعمال دکھاسی  
 جسے تینوں پیدا کیتا اہدے بھلیوں احکام کیوں سارے  
 کیوں بھلیوں توں رب فرمای آج بتا پھر مینوں

کچھ نگران تسان دے اُتے ایوی رب بتاوے جو اعمال تسیں کر سو عاجز رب سب لکھاندا جاوے  
 نیکوکاراں نوں جنت ملسی مانن موج بہاراں بدکار جاسن گے دوزخ اندر کرسن چیخ پکاراں  
 لکھا چھپیا نہ جاسی اوتھے جدوں دن عدل دا آیا سارا حکم خدا دا چل سی عاجز رب نے خود فرمایا  
 بے شک کافروں کی لکھت سب سے نیچی جگہ جہنم میں ہے جو ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس  
 اور اس کے لشکروں کا محل ہے بلکہ ان کے دلوں کو زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کی کمایوں نے یعنی برے کاموں کی بدولت ان  
 کے دلوں پر سیاہی چھائی ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ سورۃ المطففین میں ارشاد فرماتا ہے

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ۝

ترجمہ: ہاں ہاں بے شک وہ (کافر) اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں پھر بے شک انہیں جہنم میں داخل ہونا ہے۔  
 دید خدا دی پاؤں نائیں اس دن کافر سارے جاسن سب جہنم اندر اس وچ شک نہ آوے  
 مگر نیکوں کی لکھت سب سے اونچی محل علین میں ہے جو کہ ساتویں آسمان میں زیر عرش ہے کہ مقرب اس کی  
 زیارت کرتے ہیں۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَآئِكِ يَنْظُرُونَ ۝

ترجمہ: نیکوکار ضرور چین میں ہیں تختوں پر بیٹھے ہیں۔

جاسن جنتی جدوں جنت اندر تخت سہانے پاس تختاں اُتے تکیے ہوسن نال ٹیکاں اوناں دے لاسن  
 ہسن کھیڈن خوشیاں اندرتے رج رج بین شراباں جہاں نوں کے چھویا نہ ہوسی ہوسن وچ حجاباں  
 تسنیم شراب مقرب پسن یعنی جو خاص خدا دے بندے عاجز عام ملا کے پسن جو ہوسن جنت وچ بندے

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝

ترجمہ: بے شک مجرم لوگ ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے۔

یعنی ابو جہل ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل رؤسا وغیرہ کفار تھے جو حضرت عمارہؓ خباب و صہیبؓ اور بلالؓ جیسے فقراء  
 مؤمنین کے خلاف باتیں بنا بنا کر کیا کرتے مزاق وغیرہ کے انداز میں۔

ہمدے بیسن ایہہ مجرم لوکیں جدوں اہل ایماناں نوں تکدے اکھیاں نال مزاقاں کردے بول برے سن بکدے شان نزول: ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک جماعت کے ساتھ جارہے تھے تو منافقوں نے ان کو جاتے دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کیے اور مزاق وغیرہ کرنے لگے اس کے علاوہ انہوں نے حضرت علیؑ کی شان کے خلاف بھی باتیں کیں تو اس پر اللہ رب العزت نے اس آیت کا نزول فرمایا جبکہ ابھی حضرت علیؑ سید عالم ﷺ کے پاس پہنچے بھی نہ تھے اور وہ لوگ مسلمانوں کو دیکھ کر یہ بھی کہتے کہ یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں جو سید عالم ﷺ پر ایمان لا کر دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝ هَلْ ثَوَّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

ترجمہ: تو آج ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں کیوں کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کئے کا۔ اس دن جنتی ہمدے ہوسن اُتے تختاں بیٹھ کے سارے دیکھن کافر بدلہ دیندے سڑدے دوزخ و چکارے دیدار کراسی خود جنتیاں تائیں جو رب الغلمین ہے عاجز صدقہ پاک نبی میرے دا جو رحمت اللعالمین ہے

## حکم الہی برائے سجدہ قرآنی

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ ۝

(سورة الانشقاق)

ترجمہ: تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں۔ کیا ہوا اوہناں دے تائیں جو نہیں ایمان لیوندے سن قرآن کلام خدا دائیں سر سجدے و سچ پوندے اس گل اندر شک نہ کوئی اللہ خود فرماوے اوہ تے ہوندا کافر ہے جے جو سر سجدے نہ پاوے (نوٹ: یہاں سجدہ سے مراد سجدہ تلاوت ہے) جب یہ حکم نازل ہوا تو سید عالم ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومنین

نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفار نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو یہ سجدہ نہیں کرتے یعنی سجدہ تلاوت۔

مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوت واجب ہے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیات ہیں جن کو پڑھنے سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو مسئلہ سجدہ تلاوت کے لیے بھی وہ شرطیں ہیں جو نماز کے لیے مثل طہارت اور قبلہ زوہونے اور ستر عورت وغیرہ کے مسئلہ سجدہ کے اول آخر اللہ اکبر کہنا چاہیے۔ مسئلہ: امام نے سجدہ کی آیت پڑھی تو امام مقتدیوں پر اور جو آدمی سن لے ان سب پر سجدہ واجب ہوتا ہے سجدہ کی جتنی بھی آیات پڑھی جائیں اتنے ہی سجدے واجب ہونگے۔ اگر مجلس میں ایک ہی آیت بار بار پڑھی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اس کے علاوہ تلاوت کر نیوالے کو چاہیے کہ وہ سجدہ تلاوت کا خاص خیال رکھے اور جب ایسی آیت پڑھے جسکے پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے تو وہ سننے والوں کو بھی ضرور بتادے کہ یہ آیت سجدہ ہے تاکہ وہ بھی سجدہ ادا کر سکیں۔

## ایک ظالم بادشاہ

اللہ رب العزت نے قسم اٹھائی آسمان کی جس میں برج ہیں اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے یعنی (روز قیامت) اور اس دن کی جو گواہ ہے اور اس کی جس دن میں حاضر ہوتے ہیں (یعنی بروز جمعہ کی)۔

تَوَفَّرَ مَا يَأْتِيهِمْ أَصْحَابُ الْأَخْذُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝ وَهُمْ

عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝ (سورة البروج)

ترجمہ: اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں کھائی والوں پر لعنت ہو اس بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے کنارے پر بیٹھے تھے اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے۔

مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جس کا ذکر اللہ رب العزت نے ہمارے لیے قرآن کریم میں بطور نصیحت فرمایا اور یہ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔

جادوگر شاہی جدوں بڑھا ہوا اس شاہوں عرض سنائی کافی عمر ہن ہو گئی میری نئیں طاقت رہ گئی کائی



جیوندا جیوندا تساں دے تائیں تحفہ دے مر جاواں  
 بڈھے اس نوں جادوگری دا شروع کم کروایا  
 سنے کلام اسدے پاسوں کجھ بہہ کے وقت لنگھاوے  
 خدا جانے کہڑا رب دا پیارا سوچے اٹھا ایہندا  
 لڑکے اس نوں مارن کارن پتھر اک اٹھایا  
 سدھا رستہ لہمن کارن دُعا خدا کول کر سے  
 راہب ہوسی رب نوں پیارا اس عظیم پختہ پھر کریا  
 اندھے کوڑھے اسدے ہتھوں پاؤن فیض ہزاراں  
 اہوی آیا پاس لڑکے دے آن سوال سنایا  
 اللہ اس نوں بینائی بخشی ہر جاہ پئی دوہائی  
 توں تے پہلے اندھا پسائیں آج کتھوں ملی بینائی  
 شاہ بلوایا لڑکے تائیں نال سب دی سختی آئی  
 سب توں دین چھڑاوے ظالم نالے مار ڈرایا  
 پہلا ظلم اس راہب تے کیجا جدوں نال چرایا آرے  
 کیوں ئیں ہوندا دین توں مگر آرے نال چراؤ  
 پھر کہیا اس لڑکے تائیں ہن آگئی تیری داری  
 پہاڑوں سٹ کے اس نوں مارو ایوی نال بتایا  
 زلزلہ آیا سپاہی ڈگے سب دی ہوئی تباہی  
 کیسے آیا تو دس لڑکے کتھے ہن سپاہی  
 پہاڑوں گر کے مرے سپاہی سب دی ہوئی صفائی  
 غرق کرو اینوں وچ سمندر لڑکا نظر کیوں آیا

تسیں بھیجو کوئی لڑکا مینوں میں اس نوں علم سکھاواں  
 بادشاہ نے لڑکا گھلایا جو پاس بڈھے دے آیا  
 لڑکا آؤندا جاندارستے اندر اک راہب نوں پاوے  
 کجھ عرصہ جدوں گزریا ایسے لڑکا دل اپنے وچ کہندا  
 مہیب جانور اک اس نے ڈٹھا جو رستے اندر آیا  
 راہب ربا بے پیارا تینوں تاں جانور پتھر نال مر سے  
 ماریا پتھر اس لڑکے جس دم جانور فوراً مریا  
 اس تے ہو یا فضل الہی عاجز ویکھ خدا دیاں کاراں  
 مصاحب نابینا اک شاہی ہے سی جدوں اسنوں کہے بتایا  
 بارگاہ خدا دی اندر دُعا لڑکے الائی  
 دربار شاہی مصاحب پہنچا بادشاہ دھمکی لائی  
 مصاحب کہیا ایہہ رب نے دتی ساری گل سنائی  
 لڑکے دسیا اس راہب بارے شاہ نے اسے منگایا  
 کہے نہ اسدی اک وی مٹی دین تے ڈٹ گئے سارے  
 پھر کہیا اس مصاحب کارن اسے بھی مار مکاؤ  
 آرے نال چرائے دونویں مت سی شاہ دی ماری  
 جاؤ سپاہیوں لے جاؤ اسنوں شاہ نے حکم سنایا  
 جدوں سپاہی پہاڑ تے پہنچے لڑکے دُعا الائی  
 جس دم لڑکا واپس آیا شاہ نے دھمکی لائی  
 جواب لڑکے اس شاہ نوں دتا دیر نہ کیتی کائی  
 بادشاہ ہور سپاہی سدے پھر اوہناں نوں حکم سنایا

ظالم لوگ حسد دے مارے کر دے کئی کئی کارے  
 اللہ تبتی ہوا نہ اوہناں نوں لگے جو نیک فرزند پیارے  
 حمد و ثنا جو کر سن تیری بھیجن درود نبی ﷺ تے سارے  
 عشق محمد ﷺ بخشیں لوں لوں اندر مولیٰ عاجز عرض سناوے

لڑکا لے سپاہی پنچے بحر اچھلاں مارے  
 دور دراز جدوں کشتی پنچنی اسنے ڈولا کھایا  
 ڈبی کشتی مرے سپاہی لڑکا واپس آیا  
 لڑکا پیش آ شاہ دے ہو یا اس نے بات سنائی  
 مار نہ سکیں توں شاہا مینوں میں ٹڈنوں گل سناواں  
 کرتے لوگ اکٹھے کافی کھلے وچ میدان  
 کھجور دے اک ڈنڈل اُتے سولی دینا مینوں  
 ماریں تیر گلے دے اُتے جدوں دیکھے خلقت ساری  
 بادشاہ ظالم ایویں کیجا لڑکا مار مُکایا  
 پھر اک خندق شاہ پٹائی اس وچ اگ مچائی  
 اس مقام پر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب ان ایماندار لوگوں کو آگ میں ڈالا جاتا تو ان کی جانیں بحکم خدا پہلے ہی پرواز کر جاتیں اور ان روحوں کو آگ کی کوئی آنج نہ آتی۔

لائے عورت اک بچے والی جس کول بال انجانا  
 دین پیارا وی چھڈ نہ سکے دل پیار بچے دا آوے  
 زار و زار اوہ روے عورت نظر آسمان ول جاوے  
 معصوم بچے اس بول سنایا سن توں ماں پیاری  
 پانی حلقوں لنگدا نہیں پر ماں نیا حکم ربانا  
 بچہ گودی جد لے کے آئی دل دل پین کلاوے  
 واہ مولیٰ تیری بے پرواہی ٹردی اگ دل اوہ جھکاوے  
 بیشک ہیں توں سدھے رستے نہ کر گریہ زاری

من لے ماں تقدیر الہی جویں لکھی خداوند باری کرتے راضی ذات خدا دی کوئی کرسی بات ہماری  
 اوکھی بات ہے توڑ نبھاہنی سوکھی کہنی یاری عاجز جہاں خدا نال لائی نہیں کر دے جان پیاری  
 تماشائی جو منکر اوتھے پھر واری اوناں دی آئی ساڑتے اس اگ نے سارے جدوں خندقوں باہر آئی  
 سبحان اللہ تیری ذات خدایا تو مالک ہر ہر دا کریں معاف محبوب د اصدقہ عاجز کلمہ سوہنے دا پڑھدا

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوْا فَلَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ  
 عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝

ترجمہ: بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے  
 آگ کا عذاب ہے۔

جہاں تکلیف مسلماناں نوں دتی اس وجہ شک نہ کائی جاسن نار جہنم اندر بے نہ توبہ کر بخشائی  
 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنَّتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط ذٰلِكَ  
 الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝

ترجمہ: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے۔  
 تو اس آیت پاک سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صرف ایمان لانے سے انسان جنت کا حقدار نہیں ہوتا  
 بلکہ ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اس کے اعمال بھی اچھے ہوں تو پھر جنت کا حقدار ہوتا ہے اور اعمال اچھے ہونے کے  
 باوجود بھی کوئی ان اعمال پر فخر و تکبر نہ کرے بلکہ عاجزانہ طور پر ہی اللہ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت کا امیدوار رہے  
 اور نہ یہ ہی ہونا چاہیے کہ ایمان تو اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر لے آیا اور عمل بد کو ترک نہ کیا تو پھر کافروں اور منافقوں  
 کی طرح برائی کو اپناتے پھر تو اسے اس ایمان لانے لانے کا کیا فائدہ حاصل ہوگا جب تک عمل اچھے نہ کیے۔

نیک اعمال جہاں نے کہتے جنت اندر اوہ جاسن جہاں باغاں تلے نہراں جاری حکم الہی فرما سن



## ابو جہل کا آنا حضور ﷺ پر وار کرنے کیلئے بوقت نماز

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى ۞ عَبْدًا إِذَا صَلَّى ۞ (سورة العلق)

ترجمہ: بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے نماز پڑھنے سے۔

شان نزول: یہ آیت ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے رسول کریم سید عالم ﷺ کو نماز پڑھنے سے منع کیا اور جو الفاظ اس نے حضور ﷺ کے خلاف بولے میرا دل نہیں چاہتا کہ میں ان کو اشعار میں لکھوں اور ان کا بتانا بھی میرے لیے مجبوری ہے تفسیر میں یوں لکھا ہے اس نے کہا اے لوگو میں محمد ﷺ کو ایسا کرتے (یعنی نماز پڑھتے) دیکھوں گا تو (معاذ اللہ) گردن پاؤں سے کچل دوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا (نعوذ باللہ) پھر اسی ارادہ فاسدہ سے وہ آیا جبکہ حضور ﷺ نماز میں مصروف تھے۔

جدوں حضور سید عالم نماز دے اندر سر جبدے وچ پایا  
جس دم پاس نبی دے آیا اُلنا دوڑن لگا  
ساہ نال ساہ نہ ملدا اسدا مُڑکا دھارو دھاری  
ساتھیاں پچھیا دس کیہہ ہو یا پر گل نہ کرنی آوے  
کہندا یارو کجھ نہ پچھو نال میرے جو ہوئی  
جدوں پاس محمد دے پہنچا اک خندق نظر مینوں آوے  
جو کہ اصل میں فرشتے تھے بصورت مہیب جانور

اُلے پاؤں مین او تھوں نیا اگے ہتھ پھیلائی  
پتہ ہوندا مین کدیں نہ جاندا سُن لو سارے بھائی  
ٹر لے کر دا لہاں لیندا میں آیا جان بچائی  
اک وار شکنجے وچوں مَر مَر جان چھڑائی



## دکھلاوے کی نماز

اللہ رب العزت نماز دکھلاوا کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے۔

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ ۝ وَ

يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝

(سورة الماعون)

ترجمہ: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھلاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیزیں مانگتے نہیں دیتے۔

ان آیات سے مراد منافقین لوگ ہیں جو اکیلے ہوتے ہوئے تو نماز نہیں پڑھتے اور نمازی کہلانے کے لیے دوسروں کے سامنے نماز پڑھتے ہیں اس کو نماز دکھلاوا کہتے ہیں اور اس کے علاوہ حضور سید عالم ﷺ کی حدیث پاک ہے کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے تو اگر نمازی ان برائیوں سے باز رہتا ہے اور نماز صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے پڑھتا پھر تو صحیح ہے لیکن جو آدمی نماز تو پڑھے اور برائیوں کو ترک نہ کرے اس نماز کو بھی نماز دکھلاوا ہی کہا جاسکتا ہے۔ لہذا سورۃ العصر میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے

زمانہ نبی دی کھار قسم بتا دے بیشک لوگ نے وچ خسارے مگر ایمان جو لیائے لوکیں تے چنگے کیے ٹکارے  
راہ حق اک دو جے نوں دس دے صبر نصیحت کردے عاجز ایہہ نہیں کم خسارے والا جو نیک لوگ نے کردے  
تو ثابت یہ ہوا کہ نماز کے ساتھ ساتھ اعمال کا نیک ہونا بھی ضروری ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝

ترجمہ: اے محبوب ﷺ بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔  
بے حد خوبیاں رب بتائیاں پاک محمد ﷺ بارے پڑھو نماز خدا دے کارن کرو قربانی نالے  
یعنی اللہ رب العزت نے اور فضائل کثیرہ عنایت فرما کر تمام خلق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی نسب  
عالی بھی نبوت بھی کتاب بھی حکمت بھی علم بھی شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام محمود بھی کثرت امت بھی عدائے دین پر غلبہ بھی

کثرت فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں عطا فرمائیں اور یہاں اس نماز سے مراد نمازِ عید بھی ہے۔

إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

ترجمہ: جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خبر سے محروم ہے۔

کیونکہ آپ ﷺ کی آل کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ ﷺ کا ذکر ممبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر کرتے رہیں گے اور آپ ﷺ پر درود پاک پڑھتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔

شانِ نزول: جب سید عالم ﷺ کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ ﷺ کو اَبْتَرُ یعنی مُنْقَطِعُ النَّسْلِ کہا کہ آپ کی نسل نہیں رہی اور ان کے بعد ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ چہ چا ختم ہو جائے گا تو اس پر آیت کریم اللہ رب العزت نے نازل فرمائی۔

ذکر و چہ چہ ہسی تیرا محبوباً محکم خدا فرماوے نام و نشان اسدا ای مٹسی جو دشمن تیرا بن اوے

## ابولہب اور اس کی بیوی

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝

ترجمہ: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہی ہو گیا۔

شانِ نزول: جب نبی کریم ﷺ نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور ﷺ نے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں ان سے لینے کے بعد فرمایا اِنِّى لَكُمْ نَذِيرٌ بَيْنَ يَدَى عَذَابٍ شَدِيدٍ اس پر ابولہب نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا اس پر یہ آیت شریف نازل ہوئی اور اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی طرف سے جواب دیا ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے یہ حضرت عبدالمطلب کا بیٹا اور حضور ﷺ کا چچا تھا بہت گورا خوبصورت آدمی تھا اس لیے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا دونوں ہاتھ سے مراد اس کی ذات ہے۔

تباہ ہوویں توں ابولہبا حکم خدا فرمایا ہووی گیا سی بے شک لوگو کم مال نہ اسدے آیا  
 سَيَصْلِي نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ طَحْمَالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّنْ  
 مِّسَدٍ ۝

ترجمہ: اب دھنتا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جو رو (بیوی) لکڑیوں کا گٹھاسر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی  
 شال کارستا۔

ام جمیل بنت حرب بن امیہ ابوسفیان کی بہن جو رسول کریم ﷺ سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی اور یہ بہت  
 دولت مند بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم ﷺ کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا رکھ کر حضور ﷺ  
 کے راستہ میں بکھیرتی تھی تاکہ حضور ﷺ اور ان کے صحابیوں کو ایذا و تکلیف ہو۔

جان دی عورت سی لہب دی جنگل رہندی کنڈے اکٹھے کر دی  
 اس گٹھے نوں کھول کے منکر رہندی راہ حضور داتکدی  
 اک دن گٹھا سرتے چکیا وزن سی کجھ چنگیرا  
 بجکم خدا اک ملک نے آکے کینا چکھے نوں وزن ودھیرا  
 اوہ سی جہزی پہلوں لگدی سی بڑی پیاری  
 نہ کوئی کول بھین نہ بھائی نہ اس دیلے ماپے  
 نہ ہی چیخ پکار کوئی نکلے نہ ہی رویا جاوے  
 اکھیں تاڑے لگیاں ہوسن جب دی ہوسی بنے  
 آیا ملک الموت ڈراؤنی شکلے اس ڈٹھی گل وچ گانی  
 گئی نار جہنم اندر ہے فیصلہ پاک قرآنی  
 بخش خدایا سرکار دا صدقہ فضل و کرم توں کر دے  
 عشق محمدی ساڈے دل دے اندر پیدا مولی توں کر دے  
 گٹھا بنجھ کے سرتے چکدی بڑی مشکل لیا سی دھردی  
 جس راہوں آقا آؤندے دسدے کنڈا اک اک راہ وچ رکھدی  
 راستے اندر اک پتھر آیا لگی اس تے کرن بسیرا  
 عاجز وزن جد چکھے نوں ہو یا کینا رسی گل وچ پھیرا  
 ہتھیں گنڈاں سن جس نوں دتیاں اوہ ہی آگنی کاری  
 سارے کارے ساہنویں آگے جدوں گل وچ پئے گئے چھاپے  
 کون پلاوے پانی اوتھے ساہ اٹھا مڑ آوے  
 گھر والے سب لہدے ہوسن کتھے گیوں رنیں  
 روح قبض اس نار دی کیتی تے واپس گیا آسانی  
 عاجز جو رہے حسد نبی دا کر دے ایہہ سمجھ او ناں دی نانی  
 رہیے ٹڈی حمد و ثنا کر دے نالے درود حضور تے پڑھدے  
 نبی پاک دے نفراں اندر داخل عاجز نوں کر دے

## نعت بحضور رسول مقبول ﷺ

مجھے دیدے دیدے دیدے خدایا غلامی محمد ﷺ کی  
کہ جاؤں میں بھی مدینے مدینے مدینے دینے سلامی محمد ﷺ کی

نہ دیکھی نہ دیکھے گا کسی کی کوئی

جیسے دیکھی سلطانی محمد ﷺ کی

مجھے دیدے دیدے دیدے خدایا غلامی محمد ﷺ کی  
کہ جاؤں میں بھی مدینے مدینے مدینے دینے سلامی محمد ﷺ کی

نہ بنائی خدا نے نہ بنائے گا کبھی

جیسی بنائی پیشانی محمد ﷺ کی

مجھے دیدے دیدے دیدے خدایا غلامی محمد ﷺ کی  
کہ جاؤں میں بھی مدینے مدینے مدینے دینے سلامی محمد ﷺ کی

دین بھی اس کا اسلام بھی اس کا ایمان بھی اس کا قرآن بھی اس کا

سوہنا کلمہ نشانی محمد ﷺ کی

مجھے دیدے دیدے دیدے خدایا غلامی محمد ﷺ کی  
کہ جاؤں میں بھی مدینے مدینے مدینے دینے سلامی محمد ﷺ کی

یہ سارے جہاں اور مال و دولت سب ہے اسی کی بدولت

تو پھر کیوں نہ کہے یہ عاجز بندہ جند جان جوانی محمد ﷺ کی

مجھے دیدے دیدے دیدے خدایا غلامی محمد ﷺ کی  
کہ جاؤں میں بھی مدینے مدینے مدینے دینے سلامی محمد ﷺ کی



اجے توں تقدیرے نہ آویں مینوں لگیاں توڑ نبھاہ لین دین  
 کر دیاں جان حوالے تیرے اہدا مدنی ﷺ مالک آ لین دین  
 مینوں اس دے سوہنے کلمے دا اُتے لباں دے ذکر پکا لین دین  
 اک ہور وی عرضی عاجز دی مینوں دید حضور ﷺ دی پا لین دین

### شانِ حضور ﷺ میں دوہڑے

دن پاک محمد ﷺ لچال مدنی ہو یا براق اسوار کوئی دیکھیا ہے ؟  
 کل نبیاں دا ہور امام ہو یا بن مدنی سرکار ﷺ کوئی دیکھیا ہے ؟  
 فکان قاب قوسین اذ اذنی اک پاسے جاندا عرش تے یار کوئی دیکھیا ہے ؟  
 رو رو کے امت بخشائے مدنی ﷺ عاجز ایسا غمخوار کوئی دیکھیا ہے ؟  
 لیندا جن نوں توڑ کے جوڑ آپے ایسا ہور مختار کوئی دیکھیا ہے ؟  
 سترے ہزار فرشتے جتھے آ درود پڑھدے ایسا ہور دربار کوئی دیکھیا ہے ؟  
 حوراں ملک آسماناں تے رہن کافی جاندا سدہ توں پار کوئی دیکھیا ہے ؟  
 عاجز جویں نبی محمد ﷺ معراج لیجا ایسا کر دا یار کوئی دیکھیا ہے ؟  
 مدنی ﷺ شیراں توں بھارو مڑا لیندا ہور سورج مراندا کوئی دیکھیا ہے ؟  
 شکار چھڈ کے واپس بلا لیندا رکھ ٹور بلاندا کوئی دیکھیا ہے ؟  
 کلمہ دیندا پڑھا سوہنا پتھراں نوں دن بیج کھجوراں اگاندا کوئی دیکھیا ہے ؟  
 ورفنا لک ذکر کن محبوب نوں رب آکھے عاجز حکم ہور بارے آندا کوئی دیکھیا ہے ؟

صدقے جس دے بنے جہان سارے ایسا دریتیم کوئی ویکھیا جے ؟  
 چادر دشمنان تلے وچھائے سوہنا ایسا خلق عظیم کوئی ویکھیا جے ؟  
 میرے مدنی محمد ﷺ دی ذات باہجوں کسے ہور بارے رب فرماندا رحم کوئی ویکھیا جے ؟  
 عاجز ازل توں ابد سرکار دا فیض جاری آیا ایسا کریم کوئی ویکھیا جے ؟  
 جہڑا درجہ حضور پر نور ﷺ پایا ایسا پاندا ہور کوئی ویکھیا جے ؟  
 اک پاک محمد ﷺ دی ذات باہجوں رب عرش تے ٹور کوئی ویکھیا جے ؟  
 دتا کعبے دا قبلہ بنا مدنی انج فیصلہ ہور کوئی ویکھیا جے ؟  
 عاجز صفت رب رسول دی مکدی نیں ایسا ہور وی جوڑ کوئی ویکھیا جے ؟

## قوم بنی اسرائیل کا بندروں میں مسخ ہونا اور مسلمانوں پر جمعہ فرض ہونا

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب توریت نازل ہوئی تو انہوں نے قوم بنی اسرائیل کو تو انہیں خداوندی سے آگاہ کیا تو ان لوگوں نے انکار کر دیا تو ان پر حکم خدا عذاب نازل ہوا جیسا کہ اللہ رب العزت قرآن مجید کی سورۃ البقرہ کے آٹھویں (۸) رکوع میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَإِذَا أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ ط خذوا ما آتيناكم بقوة واذكروا ما فيه لعلكم تتقون ۝ ثم توليتم من بعد ذلك فلو لا فضل الله عليكم ورحمته لكنتم من الخسرين ۝ ولقد علمتم الذين اعتدوا منكم في السبت فقلنا لهم كونوا قردة خسئين ۝

(سورہ البقرہ، رکوع ۸)

ترجمہ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا اور تم پر طور کو اونچا کیا لو ہم جو پچھتم کو دیتے ہیں زور سے اور اس کے مضمون یاد کر۔

اس امید پر کہ تم کو پرہیزگاری ملے پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ٹوٹے والوں میں ہو جاتے بیشک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں سے جنہوں نے ہفتہ میں سرکشی کی تو ہم نے انہیں فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکار نے ہوئے۔

یہاں پر اللہ رب العزت نے ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک کتاب آسمان کی خواہش کی اس سے آگاہ کیا ہے اور انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کتاب کے قوانین پر عمل کریں گے مگر جب وہ کتاب تو ریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے عطا فرمائی تو پھر وہ بنی اسرائیل قوم اس سے انکار کر گئی اور اپنا وعدہ پورا نہ کیا۔ اس بنا پر کہ اس کتاب کے قوانین ان کی خواہشوں کے خلاف تھے اور خلاف تو ہونے ہی تھے کہ آسمانی کتاب کے قوانین خدا کی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں تو اس پر بحکم خدا حضرت جبرائیل نے طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں پر قد و قامت فاصلہ پر معلق کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! یا تو تم عہد قبول کرو ورنہ پہاڑ تم پر گر دیا جائے گا اور تم کچل دیئے جاؤ گے اس پر صورۃ و فائے عہد پر اکراہ تھا اور حقیقت پہاڑ کا سروں پر معلق کر دینا آیت الہی اور قدرت برہان قوی ہے اس سے دلوں کا اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بے شک یہ رسول مظہر قدرت الہی ہیں یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد کو پورا کرنے کا اصل سبب ہے۔

فضل رحمت سے مراد یا تو توفیق تو بہ ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ فضل الہی رحمت حق سے مراد حضور سرور کونین ﷺ ہیں جو سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں معنی یہ ہیں کہ اگر تمہیں خاتم المرسلین ﷺ کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ کی ہدایت و نصیحت نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک و خسران ہوتا۔ جیسا کہ شہر ایلمہ میں رہنے والی بنی اسرائیل کا ہوا جن کے لیے حکم تھا کہ شنبہ کا دن عبادت کے لیے مقرر کر دیں اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مشاغل ترک کر دیں ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ بروز جمعہ کو دریا کے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور شنبہ کے دن ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے زریعہ پانی کے ساتھ آ کر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں، یک شنبہ کو مچھلیاں پانی سے نکالتے اور پھر یہ کہتے کہ ہم شنبہ کے روز مچھلی پانی سے نہیں نکالتے۔ چالیس یا سترہ سال تک یہی عمل رہا جب حضرت داؤد علیہ السلام کا وقت عہد آیا تو آپ نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرمایا اور یہ بھی بتایا کہ قید کرنا ہی شکار کرنا ہے جو شنبہ کو کرتے ہو باز آ جاؤ ورنہ عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے وہ باز نہ آئے آپ نے دعا کی اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بندروں کی شکل میں مسخ ہو گئے عقل و حواس تو ان کے باقی رہے مگر قوت گویائی ان کی زائل ہو گئی بدنوں سے بدبو نکلنے لگی اپنے اس حال پر روتے روتے تین دن میں سب ہلاک ہو گئے

ان کی نسل باقی نہ رہی تقریباً یہ ستر (۷۰) ہزار کے قریب تھے۔

برادرانِ اسلام! یہ واقعہ بیان کرنے کا مقصد تو یہ ہے کہ جس طرح اس قوم بنی اسرائیل کو شنبہ کا دن خاص عبادت کیلئے بتایا گیا اور شکار کرنے سے بھی اس دن منع کیا گیا تھا یعنی کاروبار چھوڑنے کا حکم بھی دیا گیا تھا اس طرح امتِ محمدیہ ﷺ کے لیے جمعۃ المبارک کا دن خاص عبادت کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے اور صرف جمعہ کے دن ہی اللہ رب العزت نے کاروبار چھوڑ کر عبادت کی طرف آنے کا حکم دیا نہ کہ کسی اور دن کے لیے اتنی تاکید کی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ جمعہ ادا کرنا اور اس دن وعظ و نصیحت کرنا بہت ہی ضروری ہے جیسا کہ قرآن مجید میں سورۃ جمعہ کے اندر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

وَذُرُوا الْبَيْعَ ط ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (سورۃ جمعہ، رکوع ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نمازِ جمعہ کی اذان ہو جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

جمعہ کا دن سید الايام ہے جو مومن اس روز مرنے کی حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنہ قبر سے محفوظ رکھتا ہے اذان سے مراد اذان اول ہے نہ کہ اذان ثانی جو خطبہ سے قبل ہوتی ہے۔ لہذا بات توں یوں ہے کہ آج کل کافی بستیوں میں نمازِ جمعہ نہیں پڑھی جاتی اور طرح طرح کے بہانے سنے جاتے ہیں کئی کہتے ہیں کم آبادی میں نمازِ جمعہ فرض نہیں یا یہاں پر ضرورت کی چیزیں نہیں ملتیں جمعہ تو بڑے بڑے دیہاتوں شہروں میں پڑھا جانا چاہئے مگر یہ سب باتیں فضول ہیں کوئی کہہ دیتا ہے کہ یہاں کپڑا کی دکان نہیں یہاں تو کفن بھی نہیں ملتا تو کبھی کسی نے سنا ہے یا دیکھا ہے کہ کفن نہ آسکنے کی وجہ سے کوئی میت نگلی دفن کی گئی ہو اللہ تعالیٰ سب کو دیتا ہے۔ یہ صرف ان حضرات کے بہانے ہیں جو امام مسجد حضرات وعظ و نصیحت کرنا نہیں جانتے بے شک وہ حافظ قاری ہی کیوں نہ ہوں انہیں صرف اپنا مقصد حل کرنا ہوتا ہے کہ جو آئے نماز پڑھاؤ اور روزی کا مسئلہ بناؤ ایسے لوگوں کو دین اسلام سے کوئی محبت نہیں ہوتی بلکہ وہ وعظ و نصیحت نہ کرنے کے معاملہ میں آکر لوگوں کو غافل کرنے کا سبب بن جاتے ہیں اور ان کے ہاتھوں نہ صرف دین کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ وہ دین کے اور ان لوگوں کے دشمن ثابت ہوتے ہیں جہاں جہاں وہ مسجدوں میں بروز جمعہ نماز جمعہ وعظ و نصیحت کے ساتھ نہیں پڑھاتے اور لوگوں کو اللہ رسول ﷺ اور قرآن و حدیث کے قوانین سے آگاہ نہیں کرتے جس وجہ سے نہ کسی کے دل میں

عشق رسول ﷺ پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی خوف خدا۔ دعا ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ نماز جمعہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے محبوب ﷺ کا نام بنائے جن کے صدقہ سے ہم گناہگاروں پر پردہ ڈالا جا رہا ہے۔

جمعات نون نماں کھاؤں حلوے نالے ول ول کھیراں  
نماز جمعہ پھر اوکھی لگدی کہندے آؤندیاں نہیں تقریراں  
بے کوئی کہے جمعہ دی بابت لگدی وانگوں تیراں  
بس کر عاجز ایناں صاحباں دتیاں کر اخیراں  
چور ایناں دے ہلوں نہیں جاندا گل حق دی بچے پلنے نہیں  
نفع و عطا نصیحت توں کیہ ملنا دانے کسے دی چوہدری گلنے نہیں  
کدیں ایہہ نہیں بہہ کے سوچ کیتی رب بانجوں کم چلنے  
عاجز سب نے رب دے پیش ہونا بوہے چوہدریاں  
دے سدا ملنے نہیں

قاری قرآن دے پڑھن سجا آیتاں نال طرز انداز پیار یارو  
جویں بلبل کھیل دے نال پھلاں وچ موسم بہار گلزار یارو  
اہل سنت ذطیب غلام اس دے بہزی مدنی میری سرکار یارو  
شانخوان نبی ﷺ دی نعت پڑھدے بے مثل ہے عاجز ایوی کار یارو  
نعت لکھنا سننا سنانا کم ہے عاشقاں دا نال نبی ﷺ پیار جو پائی پھر دے  
رہندے یاد سرکار دی یاد اندر اُتے لباں دے ذکر سجائی پھر دے  
رکھن تائبگ دیدار دی ہر ویلے اکھیں راہواں دے وچ وچھائی پھر دے  
پڑھولا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ عاجز جگ وچ دین دہائی پھر دے

### وسیلہ محمد ﷺ کیساتھ یہودیوں کا دعا کرنا

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۖ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ  
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى

(سورة القفره ، ركوع ۱۱)

## الكفرين ۵

ترجمہ: اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو اس کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے اور اس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف الایان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت ان منکروں پر۔

شان نزول: چونکہ سید عالم ﷺ کی نبوت اور آپ کے اوصاف یہودی توریت کتاب میں پائے گئے تھے۔ سید عالم ﷺ کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لیے حضور ﷺ کے نام پانے کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے اور یوں کہتے اللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَاَنْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ کہ یہاں ہمیں اپنے نبی امی کے صدق میں فتح و نصرف عطا فرما۔

مسئلہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقبولان حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سے قبل جہاں میں حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی بوسیلہ سرکار ﷺ خلق کی حاجت روائی ہوتی ہے۔

نبی محمد دے نال ویلے رہے یہود دعاواں کر دے      پر ابے ہسی آیا بنانا دنیا اندر جدوں ہولیاں رہن بنجہ دے  
آیا مدنی جدوں دنیا اندر حاسد منکر ہو ہو رہے مردے      عاجز پڑھو کیجھ سورۃ بقرہ اندر رب لعنت حاسد تے کر دے

رکھیں لاج رہا رکھیں روندیاں تے ہتھیاں جوڑیاں دی اپنی رحمت دا توں نزول کر دے  
جا دیکھے تہ دا گھر مولیٰ عرضی اساں دی توں قبول کر دے  
پئے نیک تے نیک اعمال کرئے نیک اساں دے رہا اسموں کر دے  
قسمت عاجز میں تو خداوندا دید روضہ پاک رمل ﷺ کر دے

## نعت رسول مقبول ﷺ

لکھ دے لکھ دے لکھ دے تو مولیٰ میرے بھی مقدر میں نبی ﷺ کی غامی لکھ دے  
کہ رہوں کرتا میں بھی ذکر محمد ﷺ یہی قسمت میں میری نیک کامی لکھ دے

محمد ﷺ کے صدقہ یہ دنیا حسین ہے انہی کے صدقہ بنا عرش بریں ہے  
 کر دے نظر کرم خدایا انہی کا صدقہ صحت قلبی، روحانی، جسمانی لکھ دے  
 لکھ دے لکھ دے لکھ دے تو مولیٰ میرے بھی مقدر میں نبی ﷺ کی غلامی لکھ دے  
 کہ رہوں کرتا میں بھی ذکر محمد ﷺ یہی قسمت میں میری نیک کلامی لکھ دے  
 فکر و غم مجھ سے کر دے ذور خدایا صدقے جس کے تو نے دو جہاں کو بنایا  
 اس نام محمد ﷺ کے وسیلہ سے مولیٰ دنیا میں رہ جائے میری بھی نشانی لکھ دے  
 لکھ دے لکھ دے لکھ دے تو مولیٰ میرے بھی مقدر میں نبی ﷺ کی غلامی لکھ دے  
 کہ رہوں کرتا میں بھی ذکر محمد ﷺ یہی قسمت میں میری نیک کلامی لکھ دے  
 مولیٰ مجھے بھی تو ہو جائے دید حضور ﷺ کی تاکہ ہو جائے لسٹ صاف میرے قصور کی  
 ملے مجھے بھی نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ذور مجھ سے خدایا پریشانی لکھ دے  
 لکھ دے لکھ دے لکھ دے تو مولیٰ میرے بھی مقدر میں نبی ﷺ کی غلامی لکھ دے  
 کہ رہوں کرتا میں بھی ذکر محمد ﷺ یہی قسمت میں میری نیک کلامی لکھ دے  
 ہو لاکھوں کروڑوں نبی ﷺ پہ درود و سلام  
 عاجز کی زندگی کا ہر لمحہ مولیٰ یاد محمد ﷺ میں قربانی لکھ دے

## ولید بن مغیرہ مخزومی کا تکبر

ولید بن مغیرہ مخزومی جو اپنی قوم میں وحید کے لقب سے ملقب تھا جو سید عالم ﷺ کے اوصاف مبارک سے واقف  
 بھی تھا اور اپنی زبانی اس نے بیان بھی کئے مگر بوجہ تکبر ایمان نہ لایا تو اللہ رب العزت اس کے بارے میں سورۃ المدثر رکوع 1  
 کے اندریوں ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب ﷺ!

ذَرْنِي وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝ وَ جَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ۝ وَ بَنِينَ شُهُودًا ۝

ترجمہ: اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا اور اسے وسیع مال دیا اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہے۔ (سورۃ مدثر)  
یعنی کھیت اور کثیر مویشی اور تجارت میں مجاہد سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار نقد کی حیثیت رکھتا تھا اور طائف میں اس کا ایسا باغ تھا جو کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا اس کے دس بیٹے تھے جو کہ مالدار تھے اور ان سب کو معاش کے لیے سفر کرنے کی حاجت بھی نہ تھی اس لیے وہ اپنے باپ کے سامنے رہتے ان میں سے تین مشرف بہ اسلام ہوئے خالد اور ہشام اور ولید ابن ولید۔ اللہ تعالیٰ نے اسے جاہ بھی دی ریاست بھی عطا فرمائی عیش بھی اور طویل عمر بھی مگر پھر بھی اللہ کا شکر نہ کیا اور نہ اسلام قبول کیا چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال اولاد اور جاہ میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

سَأْرِهِنَّ صَعُودًا ۝ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقَتَلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قَتَلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ

نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْتَرُ ۝

ترجمہ: قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں بے شک وہ سوچا اور دل میں کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا پھر توڑی چڑھائی اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں سے سیکھا۔

شان نزول: جب حَمَّ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ آیت نازل ہوئی اور سید عالم ﷺ نے

تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اپنی مجلس میں آکر کہنے لگا

اک دن ولید سرکار دے پاسوں تلاوت سن کے آیا  
نہ کلام اوہ جن دا یارو نہ جا پے انسانوں  
سن کے بات ولید دی کافر پریشانی اندر آئے  
اکٹھے ہوئے قریشی سارے سب نے متا پکایا  
ان کے اپنی مجلس اندر لاکار کے اس بتایا  
بخدا تازہ دلکش عجب شیریں سب تے غالب جانوں  
دولت مند قریشی بڈھا اس نوں کون ا کسائے  
ولید پرپس کرن دی خاطر ابو جہل ہتھ اٹھایا  
ابو جہل اس مقصد کارن پاس ولید دے آیا  
بہہ گیا آن پواندیں اس دی بھیڑا منہ بنایا



خستہ حال ولید نے ڈٹھا اس نے آپ باایا  
 لہب کہیا توں بڈھا ہوئیوں قریش خرچ اکٹھا کر دے  
 جس پاروں توں صفت نبی دی کیتی لہب کہیا بتلاواں  
 جو چاہندا توں گدا میتھوں ولید نوں اس اکسایا  
 کس گل دی کمی ہے لہب مینوں ولید نے بول سنایا  
 اس موقع پر ولید نے زبان درازی کرتے ہوئے کہا کہ محمد ﷺ کے دسترخوان پر کیا بچتا ہے جو میں نے کھانا تھا وہ تو  
 نہ خود یہ ہو کر کھاتے ہیں اور نہ ان کے صحابی چونکہ ان لوگوں کا ایمان اس بات پر نہ تھا جو بچہ بھی خدا بنایا وہ صرف محمد ﷺ کے  
 صدقہ ہی میں بنایا۔ لہذا پھر ولید قریشوں سے چند سوال پوچھنے لگا۔

محمد ﷺ صادق تے نالے امین ہے کدیں جھوٹ بتاندا اوہ ویکھیا جے  
 اوگ زوات رکھدے پاس اس دے کدیں امانتاں کھاندا اوہ ویکھیا جے  
 ایویں شاعر اس نوں آکھدے او کدیں شعر سناندا اوہ ویکھیا جے  
 نبی ﷺ عاجز دے نوں مجنون تے کیوں پھر کاہن آکھو ایسا عمل کماندا ویکھیا جے

طرب قریشوں نے اس کے ہر ایک سوال کا جواب ساتھ ہی ساتھ صرف ایک ہی لفظ نہیں دیا جو درست تھا یعنی

محمد ﷺ میں ایسا کوئی عیب نہیں جو تو ولید ہم سے پوچھ رہا ہے مگر پھر ولید تھوڑ دیر پچھ سوچنے لگا تو پھر بولا

ولید پلید نے نظر اٹھائی تیوزی متھے تے پانی  
 نال تکبر پیٹھ اس پھیری منہ تمھیں بول سنایا  
 آخر کار اس جادو کہیا جو نبی ﷺ قرآن سنایا  
 ایہ دنیا ہے فانی مولیٰ آخر اینوں چھڈ مرنا  
 ایہ جگہ ہی چوہدر پارہ باز نہ اسوں حاکم بن کیہہ کرنا  
 زمانہ نبی دی رب قسم اٹھاوے پیشک آدمی وچ خسارے  
 ولید نے شکل بگاڑی تے دل دی سوچ بتائی  
 عاجز نہیں کوئی وادھا اندا حکم قرآنوں آیا  
 مر یا ولید ذالت اندر ڈیرہ دوزخ جا الیا  
 بخش پیار محمدی سانوں جس دو جگہ وچ لے ترنا  
 کریں نصیب عاجز دے مولیٰ غامی نبی ﷺ وچ مرنا  
 مگر ایمان لیانے ہو اوئیں تے چنگے لیتے کارے

حق داراہ اک دو بے نون دسدے صبر نصیحت کردے نفع بخش ایہو کم ہے عاجز ایویں حاسدر ہندے سزدے بے حد خوبیاں مجبو بآئینوں عطا فرمایاں اللہ حکم فرماوے پڑھو نماز تے کرو قربانی اس وچ شک نہ اوے

## اُمت محمدی ﷺ کی لوگوں پر گواہی

وَ كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِدًا ط

(سورۃ البقرہ، رکوع ۱۷)

ترجمہ: بات تو یوں ہے کہ ہم نے تم کو کیا سب اُمتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔  
 دُنیا و آخرت میں مسئلہ: دُنیا میں تو یہ مسلمان کی شہادت مومن اور کافر کے حق میں شرعاً معتبر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں۔ مسلمان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس اُمت کا ایمان بحت الازم القبول ہے۔ مسلمانوں کے حق میں بھی اس اُمت کی شہادت معتبر ہے رحمت و عذاب کے فرشتے اس کے مطابق کام کرتے ہیں۔ صحاح کی حدیث میں ہے کہ سید عالم ﷺ کے سامنے ایک جنازہ گزارا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور ﷺ نے فرمایا واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گزارا صحابہ نے اس کی برائی کی حضور ﷺ نے فرمایا واجب ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا یا رسول ﷺ کیا چیز واجب ہوئی تو اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے جنازے کی تم نے تعریف کی تو میں نے فرمایا اس پر جنت واجب ہوئی جب کہ دوسرے جنازے کی تم نے برائی لی تو میں نے فرمایا اس پر دوزخ واجب ہوئی تم زمین میں اللہ کے شہداء ہو یعنی (گواہ ہو)۔ پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی مسئلہ یہ تمام شہادتیں مسلمان، امت اور اہل صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہبانی شرط ہے جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلاف شرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں۔ صحاح کی حدیث میں ہے کہ وہ روز قیامت نہ شافع ہونگے نہ شاہد اس اُمت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب اولین، آخرین جمع ہوں گے۔

پھڈ پوری شراب تے دغہ بازی جھوٹ چغلی مندے جو کارے  
 ڈاکہ زنی زناہ تے پھڈ بھنگ بونی حرام رزق وی ہے بیکارے

نالے حق غریباں دا کھوہ کھانا رشوت حسد سود برے جو کارے  
کلمہ نبی ﷺ دا ذکر پکا عاجز بے شک نیک شہادت آوے

روز حشر سب اکٹھے ہوسن پہلے پچھلے جو سارے  
نہی رسول میں تہاں دل بھیجے جہاں راہ حق بتایا  
کافر رو کے عرض کریں یا خداوند باری  
انبیاء پھر خدا بلا سی جو آن شہادت دیں  
امت محمدی پھر رب باسی کجھ دوسب دے بارے  
کافر کہن اسیں پہلوں آئے ایہ آئے بعد وچ سارے  
شہادت دیسی پھر امت محمدی سن تو عرض خدایا  
دعوت حق اس اسانوں دتی جو قبول اسان نے کیتی  
قرآن کتاب توں نازل کیتی جو ول محمد ﷺ آئی  
قرآن کتابوں سانوں معلم مولیٰ نبیاں فرض نبھائے  
اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ سے فرمائے گا کہ اے محبوب ﷺ اب تم بتاؤ کیا تمہاری امت  
جو کجھ کہہ رہی ہے یہ ٹھیک ہے تو آپ ﷺ اپنی امت کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اے رب  
الغزت انہوں نے ٹھیک کہا واقعی تیرے پیغمبر دنیا میں تشریف لائے اور انہوں نے راہ حق بتایا بے شک تو جانے والا ہے۔

## حضور ﷺ کی ولادت باسعادت

(بقول ان کی والدہ محترمہ حضرت بی بی آمنہ)

ہوون لکھ مبارکاں ماں آمنہ نوں چنے نبی محمد ﷺ رسول جنیاں  
وقت ولادت گھر روشن ہو یا نور و نور اوہ وقت مقبول بنیاں

نور و نور دیواراں سب ہوئیاں رحمتِ رب دا جدوں نزول بنیاں  
میلادِ اکبر کتاب دے وچ پڑھیا تاں لکھن دا عاجز شعور بنیاں

روشنی روشنی ہر سو ہو گئی ماں جی بات بتائی  
بی بی حواتے آسیہ بی بی تیسری سارہ جانوں  
سنہری طبق زمردی لوٹا سفید حریر وی لایاں  
مشرق مغرب اک اک جھنڈا اک کعبے اُتے لہرایا  
چوہاں نہلایا میرے سوہنے تائیں سفید حریر پہنایا  
جدوں اٹھایا میں گودی اندر محمد ﷺ گودیوں باہر آیا  
اس توں بعد فوراً ایہہ سنیا جو غیبی آوازہ آیا  
بخشی امت تیری ہمت کارن ایوی ماں صاحبہ بتایا

برادرانِ اسلام! نور نبی ﷺ بے مثل نور ہے جس کی مثال سارے جہاں میں مل ہی نہیں سکتی۔

نور محمدی ﷺ رب دے نوروں دو جگ نور حضوروں  
مدنی دیدار جاعرش تے کینا موسیٰ جھلک کوہ طوروں  
ایک روایت ہے کہ بی بی صفیہ آپ ﷺ کی پھوپھی فرماتیں ہیں کہ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت میں حاضر تھی  
اس وقت تمام مکان روشن ہو گیا اور اس کی روشنی میں چھ چیزیں عجیب و غریب دیکھیں۔

(۱)۔ آپ ﷺ نے پیدائش کے بعد فوراً سجدہ کیا اور یا رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ پکارا۔

(۲)۔ آپ ﷺ کا نور چراغ کے نور پر غالب تھا۔

نور ظہور جتھے محمدی ﷺ ہووے کہیہ کردے او تھے دیوے  
جہاں عشق رسول نال کینا اوہ باہجہ شرابوں کھیوے

(۳)۔ میں نے کہا کہ آپ ﷺ کو نہلاؤ مگر غائب سے آواز آئی اے صفیہ یہ پاک و صاف ہے تم تکلیف نہ کرو۔

(۴)۔ آپ ﷺ خندہ کئے ہوئے پیدا ہوئے۔

(۵)۔ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے بیچ میں ستارہ روشن کی طرح ایک مہر چمکتی ہوئی دیکھی جس پر نورانی خط میں لا الہ

الا اللہ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللہ ط لکھا تھا۔

(۶)۔ یہ کہ اس وقت آپ ﷺ نے بہت وضاحت کے ساتھ انگلی اٹھا کر فرمایا

## اشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهُ ط

روایت ہے حضرت عبدالمطلب آپ ﷺ کے دادا فرماتے ہیں کہ اس وقت میں کعبہ شریف میں تھا فرماتے ہیں

اک واری سی کعبہ ہلایا جدوں رحمتاں بھڑیاں الیاں مقام ابراہیم دی طرفے سب دیواراں آیاں  
پئے گیاں سن جدے اندر کعبے دیاں دیواراں قدم مبارک عاجز دنیا اندر جدوں پایا آن سرکاراں  
آپ فرماتے ہیں کہ پھر دیواریں اپنے اپنے مقام پر جا کر کھڑی ہو گئیں اور دیواروں سے یہ آواز بلند ہوئی کہ اللہ  
کے مقبول محمد ﷺ پیدا ہوئے ہیں جس نے ان کی زیارت کی اس کے لیے سعادت ہے اور اپنی مراد کو پہنچا۔ بتایا گیا ہے کہ  
جب ان کی نظر کوہ صفا اور کوہ مردہ پر پڑی تو ان پر بھی خوشیوں کے ایثار نظر آرہے تھے مگر آپ نہیں آوازیں سن کر حیران  
پریشان ہو رہے تھے اتنے میں گھر سے ایک آدمی بلانے کے لیے آیا اور کہا

عبدالمطلب لکھ مبارکاں نیں بابا کے دیا سردارا نور نظر عبداللہ دا آیا پوتا تیرا پیارا  
اتنا بخت بلند نہ ہوتی بھاویں پھر توں عالم سارا بابا خانہ تیرا ان روشن ہو یا عاجز خوشبو دے نظارہ  
دادے نوں چہ گئے پا، دو نے نالے چلدا گھروں آوے (مثل) گٹھ گٹھ پیر زمینوں اچانہ پب فرش تے آوے

اس ماں نوں ہووے سلام میرا جس ماں نوں ختم النبیین ملیا  
جس نوں ملیا شفاعت دے تاج والا سوہنا ختم المرسلین ملیا  
واضحی دے ملیا مکھ والا طہ جنوں یسین ملیا  
عاجز اس ماں دی عظمت توں جاں صدقے جنوں رحمت اللعالمین ملیا  
ماں آمنہ لکھ مبارکاں نیں دو جگ دا تینوں سلطان ملیا  
جس دے نام دا انساں نوں آسرا اے تینوں اوہ شافی، دو جہان ملیا  
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ رَبِّ آكِهِ نَالِ اُوہنوں محمود مقام ملیا  
اس ماں دے عاجز چم جوڑے جس ماں نوں حبیب الرحمن ملیا

مگر حضرت عبدالمطلب نے بوجہ عجیب و غریب منظر دیکھنے کے بعد حضرت آمنہ بی بی سے پوچھا کہ میں

اس واقعہ سے حیران ہوں خیال کیا کہ شاید خواب دیکھتا ہوں لیکن نیند کا اثر آنکھوں میں ہرگز نہیں ہے اس لیے اس طرف آیا ہوں کہ یہ سچ ہے یا یہ میرا خواب و خیال ہے۔ حضرت آمنہؓ نے فرمایا سب سچ ہے اور جو عجائبات نظر سے گزرے تھے سب بیان کئے تو حضرت عبدالمطلبؓ نے دیکھنا چاہا تو بی بی آمنہؓ نے فرمایا اب تمہارے دیکھنے کی اجازت نہیں ہے محافظان غیب کی طرف سے تاکید ہے کہ جب تک تمام فرشتے زیارت سے مشرف نہ ہو لیں اس وقت تک اور کسی کو اجازت نہ ہوگی۔ یہ سن کر حضرت عبدالمطلبؓ ناخوش ہونے لگے ناچار حضرت آمنہؓ نے اس طرف اشارہ کیا جہاں آپ ﷺ جلوہ فرماتے تھے عبدالمطلبؓ نے اس طرف قدم بڑھایا تو فوراً ایک شخص تلوار اٹھائے ان کی طرف آیا اور سخت آواز سے دھمکایا تو حضرت عبدالمطلبؓ کا پٹنے لگے اور واپس ہٹ آئے ہر چند یہ واقعہ قریش سے بیان کرنا چاہا لیکن زبان نے کام نہ دیا مجبوراً خاموش رہے۔

منقول ہے کہ آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت تمام بت اوندھے منہ گر پڑے نوشیرواں بادشاہ عجم کے محل میں زلزلہ آیا اور شق ہو گیا چودہ کنگرے اس کے ٹوٹ گئے شیاطین کے تخت الٹ گئے سلاطین کی قوت ناطقہ سلب ہو گئی اور پارسیوں کا آتش کدہ جس میں ہزاروں برس سے آگ جلتی تھی بالکل بجھ گئی دریائے ساوہ جو عراق اور عجم جس میں ہزاروں برس سے پانی لی بوند نہ تھی اس میں ایک ندی جاری ہوئی کہ وہ ایک بڑی ندی ملک میں مشہور ہے۔

نٹ گئے جال شیطانی سارے جدوں جگ وچ بشر النذیر آیا  
کفر شرک بھا جڑاں چک ٹریا دو جگ دا مدنی ﷺ پیر آیا  
حوراں ملک آسماناں تے کرن خوشیاں محبوب ربی بدر منیر آیا  
نبی ﷺ پاک تے پڑھو درود عاجز معاف اساں دی کرن تقسیم آیا

روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ فرماتیں ہیں کہ جس نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے محمد ﷺ کو ہاتھوں پر لیا وہ میں ہوں آپ ﷺ نے اسی وقت الحمد للہ فرمایا اور اس کے جواب میں یرمک اللہ کی آواز سنائی دی اور اس وقت ایک نور ایسا چمکا کہ اس کی روشنی میں ملک شام کے شاہی محل نظر آئے۔

روایت ہے عثمان بن العاص لی ماں فاطمہ نے کہ آپ ﷺ کی وادد کے وقت میں وہیں حاضر تھی میں نے ایک ایسا نور دیکھا کہ تمام گھر روشن ہو گیا اور ستارے آسمان سے اتنے جھلکے کہ میں سمجھی کہ اب زمین پر گر پڑیں گے۔

روایت ہے سنیان بدلی سے کہ ایک رات ہمارا قافلہ ملک شام کی راہ میں تھا صبح ہوتے ہی آرام کے لیے ایک مقام

پر قیام کیا اور ارادہ کیا کہ سولیس سب نے دیکھا کہ ایک اسوار زمین و آسمان کے درمیان معلق ہوا اور ندا کی آواز سونے والو اٹھ بیٹھو یہ وقت سونے کا نہیں ہے کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اس وقت سید کائنات ﷺ کا ظہور ہوا اسلام کا ستارہ چکا اور کفر کی تاریکی زور ہوئی۔ راوی کہتا ہے کہ ان واردات سے ہم سب خوفزدہ ہوئے جب مکہ میں اپنے اپنے گھر آئے تو پتہ چلا کہ عبدالمطلب کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اور جس کا نام محمد ﷺ ہے۔

پتہ لگا عبد اللہ دل بچہ ہویا گودی آمنہ دی سوہنا لال آیا  
سوہنا نام محمد ﷺ اس دا نام سوہنا سوہنا لے کے حسن جمال آیا

ابر سفید نورانی نکڑا آیا اک آسمانوں فرمایا حضرت آمنہ بی بی روایت ایوی اک جانو  
آون آوازاں ابردے وچوں جویں آدمی بولن اور گھوڑے افضل شان محمدی ﷺ عاجز پر لفظ تیرے کول تھوڑے  
لے گیا ابر محمد ﷺ تائیں ماں صاحبہ فرماون سیر کراؤ سیر کراؤ آوازاں غیبی آون  
پھراؤ اس نوں مشرق مغرب خبر کتابوں آئی میاں اکبر وچ پڑھیا عاجز نہیں کولوں بات بنائی  
اور یہ بھی بتایا گیا کہ اسے انبیاء کی پیدائش کے مقامات میں لے جاؤ اور آدمیوں اور فرشتوں اور جانوروں وغیرہ

سب پر ظاہر کرو تا کہ ان کا نام اور صورت پہچانیں اور کوئی پکارنے والا پکارنا تھا

کہ ان کی نتجیاں نبوت اور نصرت اور خزانہ عالم کی اخلاقی سب پیغمبروں کے دو اور آپ ﷺ کی والدہ فرماتیں ہیں کہ  
بعد ایک ساعت آپ ﷺ کو پھر میرے پاس لائے اور غیب سے آواز آئی کیا خوب کیا خوب محمد ﷺ تمام دنیا پر مقرر ہوئے  
اور کوئی مخلوق ایسی نہ رہی کہ جو آپ ﷺ کے قبضہ سے باہر ہو اور جو کمالات ظاہری و باطنی اور مرابطہ صوری و معنوی سب  
انبیاء کو الگ الگ عنایت ہوتے تھے وہ سب آپ ﷺ کی ذات اعلیٰ صفات میں موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
تمام مخلوق سے نبی ﷺ کو اشرف و افضل بنایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ اور ان سب سے مؤمنین و صالحین اولیاء اور انبیاء کو  
انتخاب کیا اور ان سب میں سے جناب احمد مصطفیٰ ﷺ کو چن لیا۔

مخلوقات سے اعلیٰ مخلوق انسانی انسانوں میں افضل اولیاء توں جانی  
اولیاء سے انبیاء عاجز انبیاء سے رسل سب توں اعلیٰ محمد ﷺ محبوب ربانی

## ولادت باسعادت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ابولہب کا ثوبیہ کو آزاد کرنا

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ سات (۷) دن آپ ﷺ کو آپ کی والدہ محترمہ نے دودھ پلایا اور پھر چند روز ثوبیہ نے دودھ پلایا اور آپ ﷺ کی کھلاوی مقرر ہوئی اور یہ وہ لوٹھی ہے کہ جس کو ابولہب نے مرثدہ ولادت شریف اس سے سُن کر آزاد کیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جا محمد ﷺ کو دودھ پلانا۔

روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابولہب کو خواب میں یوں دیکھا

حضرت عباسؓ ابولہب نوں جدوں خواب اندر سی پایا      پچھیا اس دا حال حوالہ تے لہب نے بول سنایا  
سخت عذاب لہب نے دیا جان لبان تے رہندی      سخت سزاواں روز دہاڑے جب پانی پانی کہندی  
رات سوموار جدوں ویں آوے وقفہ ملے عذابوں      پی پی دوہاں انگلیاں وچوں سیر ہوواں میں آہوں  
نال جہاں دے اشارہ کیجا آزاد ثوبیہ کیتی      پیدا ہوئے جدوں پاک محمد ﷺ میں ویں خوشی سی کیتی

ابولہب نے بتایا کہ اس رات مجھے اتنی راحت نصیب ہوتی ہے کہ چھ دن کا عذاب بھول جاتا ہوں۔

برادرانِ اسلام! ذرا غور فرمائیں کہ جب ایسا کافر دشمن رسول ﷺ جس کی مذمت پر کلام الہی بھی گواہ ہے اور میلاد محمد ﷺ میں خوشی منا کر عذاب سے نجات پاتا ہے تو پھر جو مسلمان مال و دولت اس میلاد کی خوشی میں صرف کرے وہ اللہ کے انعام و اکرام اور عطیات سے کیسے محروم رہ سکتا ہے۔ یہ روایت ادیاء العلوم اور مواہب الدینیہ اور شرح شفا فی قاضی عیاض میں موجود اور منقول ہے۔



درِ مرشد سے جسے فیض نصیب ہو گیا غم دو جہاں اس سے بعید ہو گیا

### درشانِ مرشد رحمۃ اللہ علیہ

میرے مرشد بنائی تے گل بن گئی بھاویں آج بن گئی بھاویں کل بن گئی  
سوہنے سخی دی سخاوت توں جاں صدقے جو ہر مشکل داخل بن گئی







ترجمہ: وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن کھڑے نہ ہونگے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جیسے ایسب نے چھو کر مجبوظ بنا دیا ہو۔

روز قیامت اٹھ اٹھ ڈگسن سود جو کھاؤں والے آکھے لگ جو شیطان دے لوکیں ایہہ کار کماؤں والے پیٹ اوٹاں دا ودھیا ہو سی سود کھان دی پاروں سدے ہو کھلو نہ سکن تے پوسی مار دربارو مدت تک وچ دوزخ رہسن حکم خدا فرماوے آیا پاک قرآن دے اندر نہ وادھا عاجز لاوے مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سود خور اس کے کار پرواز اور سود ستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا یہ سب گناہ میں شامل ہے۔

رزق حرام دا اک وی لقمہ جو کسی پیٹ وچ جاوے دُعا منظور نہیں چالی ۴۰ دن ہوندی عاجز نبی اللہ فرماوے

## مسلمان کا نکاح صرف مسلمان سے کرنا جائز ہے

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اسلام ایک معتبر اور سلامتی والا دین ہے ہم لوگ بڑے ہی خوش نصیب ہیں کہ اللہ رب العزت نے ہم سب کو امت محمدی ﷺ میں پیدا کیا اور دین اسلام کی نعمت عطا فرمائی مگر احسان تو اللہ تعالیٰ کے ہم پر بہت ہی زیادہ ہیں جن کا اگر اندازہ بھی کیا جائے تو نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان میں سے ایک یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں امت محمدیہ ﷺ میں پیدا فرمایا۔ لہذا نکاح کے بارے میں جو سب سے بڑی شرط فرمائی گئی وہ یہ ہے کہ مرد اور عورت کا مسلمان ہونا لازمی ہے جیسا کہ حکم خداوندی ہے

وَلَا تَنْكَحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوْا ط (سورة البقرہ، رکوع ۲۷)

ترجمہ: اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں۔

یعنی مسلمان مرد یا عورت کا نکاح مسلمان سے ہی جائز ہے نہ یہ کہ کوئی غیر مسلم ہو بلکہ غیر مسلم سے نکاح حرام ہے جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے۔ مسلمان مرد اور عورت ان مالدار مشرکوں سے اچھے ہیں خواہ وہ غریب یا غلام ہی کیوں نہ ہوں۔



## شانِ مرشدِ رحمۃ اللہ علیہ

میرا مرشد طالب حسینؑ کھگہ فاروق آباد وچ اہدا دربار یارو  
 آس پاس دربار دے چمن مہکے اوتھے رہندی اے سدا بہار یارو  
 خاندان کھگہ شالا ودھے پھلے میڈے مرشدؑ دا پاک گلزار یارو  
 مرشدؑ پاک دے عاجز چم جوڑے انشاء اللہ ہو سی بیڑا پار یارو

نوری رنگ وچ مرشدؑ رنگ دیندا بھاویں رب دے کولوں سوہنا منگ دیندا

کسے شے دی کمی اوہ نیں چھڈ دا جہنوں پیار نبی ﷺ دا منگ دیندا

اہدے درتے خوب بہاراں نے جتھے ڈیرے لائے سرکاراں نے

اوتھوں پائے فیض ہزاراں نے سوہنا ہر سائل نوں وٹد دیندا

نوری رنگ وچ مرشدؑ رنگ دیندا بھاویں رب دے کولوں سوہنا منگ دیندا

کسے شے دی کمی اوہ نیں چھڈ دا جہنوں پیار نبی ﷺ دا منگ دیندا

میرا مرشدؑ کرم کماندا اے اوہ کھوٹیوں کھرا بناندا اے

جو سائل اس در جاندا اے مڑ خالی کدیں نہ آؤندا اے

نوری رنگ وچ مرشدؑ رنگ دیندا بھاویں رب دے کولوں سوہنا منگ دیندا

کسے شے دی کمی اوہ نیں چھڈ دا جہنوں پیار نبی ﷺ دا منگ دیندا

اہدے فیض دا ہر سو چرچا اے عاجز سچ دسیاں کیہہ ہر جا اے؟

اہدے وچ قداماں جو بہہ جاندا اوہنوں پیار خدا دا منگ دیندا

نوری رنگ وچ مرشدؑ رنگ دیندا بھاویں رب دے کولوں سوہنا منگ دیندا

کسے شے دی کمی اوہ نیں چھڈ دا جہنوں پیار نبی ﷺ دا منگ دیندا

## نعت شریف

میرے نبی ﷺ دیاں جنہاں یارو کیتیاں غلامیاں  
جگ وچ اوہناں دیاں یاداں نے نشانیاں  
جگ وچ آیا جدوں آمنہؓ دالال سی پیر والا دن ۱۷۵۰ء دا سال سی

آسماناں توں حوراں آئیاں دین سلامیاں  
میرے نبی ﷺ دیاں جنہاں یارو کیتیاں غلامیاں  
جگ وچ اوہناں دیاں یاداں نے نشانیاں  
ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ و علیؓ چارے یار بنائے سوہنے نبی ﷺ

غلام بلالؓ اُتے ہوئیاں مہربانیاں  
میرے نبی ﷺ دیاں جنہاں یارو کیتیاں غلامیاں  
جگ وچ اوہناں دیاں یاداں نے نشانیاں  
شانِ بلالؓ حبشی کیسی کمال اے جنت جانا اس آقاؐ دے نال اے  
دستِ بلالؓ مہار ہو سی اُتے محبوبؐ رحمانیاں

میرے نبی ﷺ دیاں جنہاں یارو کیتیاں غلامیاں  
جگ وچ اوہناں دیاں یاداں نے نشانیاں  
لاٹانی اسوار ہو سی نہ غلام دی مثال اے  
چھم چھم ڈاچی چلسی گل وچ گانیاں  
میرے نبیؐ دیاں جنہاں یارو کیتیاں غلامیاں جگ وچ اوہناں دیاں یاداں نے نشانیاں  
مدت توں تاہنگ آقا ﷺ ایہو ہی اپیل اے  
عاجز غلامی چاہے آقا ﷺ مدنی لاٹانیاں

## ذکرِ کلمہ

نور نبی ﷺ سی پیدا کینا آپ خداوند باری  
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَبِيُّ ﷺ حَمْدٌ وَ ثَنَاءٌ بِكَ  
 مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللَّهُ رَبِّ فَرَمَا كَيْسِي سَوَهْنِي نَعْتِ بِكَ  
 عَاجِزٌ بُولُ مُحَمَّدِي كَلِمَةٌ أَوْهَنُونَ دَتِي رَبِّ سَرْدَارِي  
 حَمْدٌ وَ ثَنَاءٌ خُدا دِي كَرْنَا هِي سَنَتِ بِكَ نَبِي ﷺ دِي  
 نَعْتِ پڑھنا هِي خُدا دِي سَنَتِ تِي سَنَّا سَنَتِ نَبِي ﷺ دِي  
 قُرْآنِ حَدِيثِ دُونِي كَلِمَةٌ اِنْدَرِ تَالِي سَنَتِ اللّٰهِ نَبِي ﷺ دِي  
 عَاجِزٌ نُونِ تُونِ بَخْشِي سَوَلِي غَامِي بِكَ نَبِي ﷺ دِي  
 حَمْدِ اللّٰهِ دِي كَلِمَةٌ اِنْدَرِ نَعْتِ نَبِي ﷺ وَ چَكَارِي  
 قُرْآنِ حَدِيثِ دِي اِسْ دِي اِنْدَرِ بَاتَانِ اَفْضَلِ چَارِي  
 اِيهَو سَكَّةَ دِينِ دَا يَارُو بَخْشِي نَبِي ﷺ بِكَ  
 عَاجِزٌ سَوَهْنَا كَلِمَةٌ اِيهِي بِكَ مُحَمَّدِ ﷺ جِهْرَا عَرَشِ تِي چَكَارِي مَارِي  
 آ جَا سَوَهْنَا مِيْذَا مَدَنِي مَاهِي مِيْنِ كُونِ هَرِ دَمِ تِيرِيَا لُوْزَا  
 مِيْذِي جِهِيَا مِيْنُونِ هَوْرِ نِي كَانِي تِي كُونِ مِيْنِ جِهِيَا لَكْهِ كَرُوْزَا  
 لُوِي رَكْهِ غَرِيْبِ دِي لَاجِ سَايَا كَرَا مِيْغَا تِي هَتْهِ دِي جُوْزَا  
 رَكْهِ عَاجِزِ نُونِ وَجِ رِضَا اِنِي نِي هَوْرِ پَا سِي مَكْهِ مَوْزَا  
 اِلْهِ تِي رَا شَكْرِ هِي كِي مِيْرِي بِيْهِ بَكْزِي بِنَا دِي تُو نِي  
 بَرَا هِي اِحْسَانِ مَنْدِ هِي عَاجِزِ تِي رَا كِي نَعْتِ كُوْنِي سَكْهِي دِي تُو نِي

## خوشخبری

حکیم خدا صدقہ رسول ﷺ اور ابو الفیض مرشد سید طالب حسین شاہ صاحب کھگہ کی نظر کرم سے حضرات گرامی ذاتی تجربہ کے تحت چند بیماریوں کا علاج بذریعہ دیسی ادویات سے حکیم خدا کیا جاتا ہے۔ یعنی جگر، معدہ کی گرمی، پریشانی کی وجہ سے دماغی توازن کا ٹھیک نہ رہنا، نیند نہ آنا، مٹانہ کی گرمی و کمزوری، دائمی قبض، پرانا بخار، دانتوں کا درد، دانتوں سے پیپ کا بہنا، منہ سے بدبو کا آنا یا دوسرے الفاظ میں اسے ماس خورہ بھی کہتا ہے خواہ بیس پچیس سال سے کیوں نہ ہو۔ نیز عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کا علاج بھی کیا جاتا ہے اس کے علاوہ بوجہ فالج جسم کے کسی بیرونی حصے کا کام کرنا چھوڑ جانا جس پر مالش کی جاسکتی ہو یا کسی اور وجہ سے کسی اعضاء کے پٹھے سکڑ جاتے ہیں اور جسم کا وہ حصہ بیکار ہو جاتا ہے اسکے لیے بھی تیل برائے مالش مل سکتا ہے جس سے انشاء اللہ حضور پر نور تاجدار مدنی ﷺ کا صدقہ اور میرے مرشد صاحب کی نظر کرم سے صحت یابی حاصل ہو سکتی ہے۔

الہی تو اپنی رضا میں ہماری ہر ادا کر دے  
محمد ﷺ کے صدقہ ہر بیمار کو شفاء عطا کر دے

ملنے کا پتہ: محمد اسلم عاجز قادری اویسی (سکنہ ورن ڈیرہ تارڑاں تحصیل ضلع شیخوپورہ)

بروز: ممبر فیس - رابطہ نمبر: 0301-6629027







صوتی محمد اسلم عالم ربانی مدظلہ العالی

آف ورن ڈیرہ تارڑان تحصیل و ضلع شیخوپورہ